خطباتِ رحمٰن

مولف: فضل الرحمٰن ہزاروی عفی عنہ

ملنے کا پتہ: نعمانی کتب خانہ
حق سٹریٹ اردو بازار لاہور

www.KitaboSunnat.com

خادم التوحید والسنۃ

فضل الرحمٰن ہزاروی عفی عنہ

نام کتاب ———— خطبات رحمٰن

مولف ———— حضرت مولانا فضل الرحمٰن ہزاروی

اشاعت ———— اول جنوری ۲۰۰۱ء

تعداد ———— 1100

ضخامت ———— 480 صفحات

قیمت ———— 150

وما من كاتب الا سيفنى . ويبقى الدهر ما كتبت يداه

ہر لکھنے والا عنقریب اس دنیا سے چلا جائے گا۔ اور باقی رکھے گا زمانہ دور اس کے لکھے ہوئے الفاظ کو

بسم الله الرحمن الرحيم

نوٹ :- مؤلف کی دوسری کتاب الاستقامت فی الدین

ان شاء اللہ جلد منظرِ عام پر آ رہی ہے۔ (مؤلف)

تقریظ

استاذ العلماء شیخ الحدیث والتفسیر حضرت مولانا حافظ محمد الیاس صاحب اثری حفظہ اللہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم برادرم جناب مولانا فضل الرحمان زید مجدہ نے مجھے اپنے مرتب کردہ خطبات کا ایک مجموعہ دیا کہ میں اس کو پڑھوں اور پھر جہاں کہیں ترمیم و اضافہ کی ضرورت محسوس کروں' اس کی اصلاح کروں مگر وہ بہت حد تک اس عیب سے محفوظ تھے میں نے عدم فرصت کے باوجود وقت نکال کر اس کو دیکھا دلائل کی اپنے عنوان پر گرفت کافی ہے دلچسپی کے لئے موضع کی مناسبت سے اشعار کی پیوند کاری بھی کی گئی ہے اور تاریخی واقعات کو جگہ دے کر مزید مضمون میں حسن و نکھار پیدا کیا گیا ہے جب بھی کوئی آدمی اس قسم کی علمی کاوش کرتا ہے تو احباب جماعت کی خدمت میں صرف یہ عرض ہے کہ وہ اس قسم کی کتاب کو خرید کر پڑھنے کی زحمت ضرور کیا کریں اس طرح لکھنے والے کے مقصد کی تکمیل ہوتی ہے مگر المیہ یہ ہے کہ اب تو لوگ خطبات پڑھنے کی زحمت بھی برداشت نہیں کرتے بلکہ صرف آڈیو کیسٹوں پر ہی اکتفا کر لیتے ہیں جس کے نتیجے میں ہمارے منبر و محراب کافی حد تک ویران نظر آتے ہیں اگر یہ خطبات ہی پڑھ لئے جائیں' آیات حفظ کر لی جائیں' احادیث کو یاد کر لیا جائے اور واقعات کو ازبر کر کے بیان کیا جائے تو یقیناً" اس وعظ و نصیحت کا اثر ہو گا اور پھر دن بدن علم میں ارتقاء اور پختگی بھی آئے گی آخر میں دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ حضرت مولانا کو مزید اس قسم کی علمی کاوش میں مصروف فرمائے فارغ وقت گذارنا علماء کا کام نہیں ہے اس کے لئے دیگر دنیا دار لوگ موجود ہیں اور اللہ تعالیٰ اس کتاب کو ذخیرہ آخرت بنائے۔

این دعا از من واز جملہ جہاں آمین باد

الراقم العبد محمد الیاس اثری مرکز الاصلاح گلبرگ کالونی نوشہرہ روڈ گوجرانوالہ

14 اپریل 1998ء بمطابق 16 ذوالحجہ 1418ء

تقریظ

استاذ العلماء حضرت مولانا حافظ محمد امین صاحب مدظلہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد لله وسلام على عباده الذين اصطفى واشهد الا اله الا الله وحده لا شريك له واشهد وان محمد اعبده ورسوله اما بعد

جناب مولانا فضل الرحمٰن صاحب ہزاروی حفظہ اللہ تعالیٰ کا خطبات و دروس کے حوالہ سے مرتب مجموعہ دیکھنے کا اتفاق ہوا چند ایک مقامات پڑھے انداز انتہائی ناصحانہ و سنجیدہ ہے اور تقریبا" ہر موضوع دلائل سے مزین ہے موجودہ دور میں مطالعہ کا ذوق ختم ہو رہا ہے اگر اس مجموعہ کو منظر عام پر لایا جائے تو عوام الناس کے ساتھ ساتھ خواص یعنی طلباء و خطباء کے لئے مفید ہو گا اور امید ہے کہ مطالعہ کا شوق پیدا کرنے میں معاون ثابت ہو گا انشاءاللہ اللہ تعالیٰ موصوف کی اس کوشش کو صدقہ جاریہ بنائے۔

آمین یا رب العلمین۔

دعاگو! محمد امین بن عبدالرحمٰن

خادم جامعہ اسلامیہ سلفیہ نصرالعلوم گوجرانوالہ

23/1418ھ

جامعہ اسلامیہ سلفیہ نصرالعلوم اہل حدیث

نصر ٹاؤن عالم چوک بائی پاس گوجرانوالہ پاکستان

مولف کے قلم سے ابتدائیہ

میری انتہائے نگارش یہی ہے
کہ تیرے نام سے ابتدا کر رہا ہوں
انداز بیاں اگرچہ اتنا شوخ نہیں
شاید کہ اتر جائے تیرے دل میں میری بات

نحمده ونصلی علی رسوله الکریم اما بعد اعوذ باالله من الشیطن الرجیم

بسم الله الرحمن الرحیم یہ کتاب مسمی خطبات رحمٰن لکھنے کے مقاصد میری خود نمائی یا ریاکاری نہیں اور نہ ذریعہ معاش کا تصور ہے۔ بذات خود میں کوئی فاضل یا ادیب نہیں ہوں بلکہ اہل علم' مشائخ عظام کا ادنیٰ سا خادم ہوں۔ درس قرآن' خطبہ جمعہ یا تقریر کی ہو تو رب اقدس کے دربار عالی میں یہ التجا ہوتی تھی کہ الٰہی میری اور میرے ساتھیوں کی اصلاح فرما اور ظاہری باطنی بد عملی سے محفوظ فرما میرے عزیز ان دینی اداروں میں پڑھنے والے طلباء اگر میری اس کتاب کا مطالعہ کریں تو ان کے وقت کی کافی بچت ہو سکتی ہے۔ کیونکہ میں نے احادیث و تفاسیر اور دیگر کتب کی ورق گردانی کرنے کے بعد اس کتاب میں ان کے لئے کافی مواد جمع کر دیا ہے۔ میرے کچھ عزیز طلباء زبان آور ہوتے ہیں۔ وہ با آسانی درس و تدریس اور تقاریر وغیرہ کر لیتے ہیں اور بعض عزیزوں کو کچھ محنت کرنی پڑتی ہے اور بعض علمائے کرام مدارس و جامعات سے سند فراغت تو حاصل کر لیتے ہیں لیکن کچھ زیادہ شرافت اور شرمیلی طبیعت کی وجہ سے وہ اچھی طرح تقریر نہیں کر سکتے اور زندگی کا اکثر حصہ انہیں عوام کے سامنے آنے کا موقع نہیں ملتا۔ وہ ایسے ہوتے ہیں جیسے گودڑی میں لعل و جواہرات چھپے ہوتے ہیں مجھے اللہ رب العزت سے واثق امید ہے کہ ایسے احباب جو اس کتاب کا مطالعہ کریں گے تو اللہ تعالیٰ انہیں اپنی رحمت واسع سے کامیابی بھی دیں گے اور مجھے اجر عظیم سے نوازیں گے دیگر بعض متعلمین 2۔4 کلاسیں پڑھ کر علالت طبع کے باعث یا گھریلو معاشی پریشانی غربت کی وجہ سے علم دین کو خیر آباد کہہ کر گھر بیٹھ جاتے ہیں یا کسی ملازمتی مزدوری میں پڑ کر علم سے محروم ہو جاتے ہیں ان کے لئے بھی یہ کتاب نافع ہو گی ضلع ایبٹ

آباد میں ہمارے ایک بہت اچھے بزرگ تہجد گزار عالم دین' بہترین مقرر تھے ایک جملہ پڑھا کرتے تھے لِكُلِّ شَيْءٍ آفَةٌ وَلِلْعِلْمِ آفَاتٌ ہر چیز کی تباہی کے لئے ایک آفت ہے اور علم دین کے لئے کئی آفتیں ہیں۔ بہر حال ایسے کمعلم رکھنے والے ساتھیوں کے لئے بھی بطریق احسن خطبات و امامت کے فرائض ادا کرنے میں یہ خطبات معاون ثابت ہو سکتے ہیں جو صاحبان عربی نہیں جانتے صرف پرائمری' مڈل یا میٹرک پاس ہیں اگر وہ بھی خلوص اور یک جہتی کے ساتھ اس کا مطالعہ کریں سبقا" سبقا" یاد کرلیں تو اللہ تعالیٰ ان کو اس بات کی توفیق عطا فرمائیں گے کہ وہ اپنے زور بیان سے عوام کو بھی فائدہ پہنچائیں گے اور اللہ اور اس کے رسول کی اتباع کو اپنی روح و جان تصور کریں گے میری معزز ات مائیں' بہنیں' بیٹیاں بھی اس کتاب کا مطالعہ کریں کیونکہ یہ کتاب عام فہم ہے ہر ایک کے لئے مفید ہے

مجھے اپنی پستی پہ شرم ہے تیری رفعتوں کا خیال ہے
بایں تفاوت مرتبت مجھے پھر بھی شوق وصال ہے

ساتھ ہی برکت اور افادہ عام کے لئے شہید اسلام علامہ احسان الٰہی ظہیر شہیدؒ اور قاری عبد الحفیظ صاحب فیصل آبادی کے خطبات شامل کئے گئے ہیں۔ یعنی ان دونوں کے خطبے ہیں۔ خطبات رحمٰن میں قرآن و سنت کی روشنی میں انتیس مضامین مرقوم ہیں۔ کچھ اس میں تقاریر' کچھ خطبات جمعہ' کچھ درس قرآن کے ارشادات ہیں۔ میں اپنی اختصار علمی کے باوجود خطبات و امامت اور صبح درس قرآن میں محنت شاقہ سے کام لیتا صبح درس قرآن سے فراغت پر بچوں کو ناظرہ قرآن اور ترجمہ پڑھا کر جلد دیگر ذمہ داریوں سے فارغ ہو کر زیادہ سے زیادہ وقت اپنے مطالعہ کو دیتا جو کم از کم 4 گھنٹے پر محیط ہوتا اور یہ معمول الحمد اللہ آج بھی قائم ہے میرا یہ معمول تھا کہ صبح درس قرآن یا خطبہ جمعہ کی تیاری کے وقت چند ارشادات نوٹ کرتا جو کہ بیان کے وقت ساتھ نہیں لے جاتا تھا۔ کثرت مطالعہ اور اللہ کی توفیق سے مجھے یاد رہتے اور رب العلمین کی توفیق سے حاضرین مردوں اور معززات بہنوں کو جو مسجد کے متصل حجرہ یا گیلری میں ہوتیں۔ عرض کر دیتا اللہ تعالیٰ نے مجھے اپنی خصوصی مدد اور توفیق سے کافی عرصہ چک 25/EB نزد عارف والہ ضلع پاکپتن اور کوٹلی مہاراں (پسرور اور گوجرانوالہ کے درمیان قصبہ) میں دین کا کام کرنے کی سعادت بخشی الحمد اللہ علی

ذالک 18 سال کا عرصہ چک 25 عارف والہ میں گزارا۔ یہاں کے جماعت بزرگ، بھائی، نوجوان شاگرد اور میری والدہ محترمہ سے پڑھنے والی معزز مائیں بہنیں بے حد احترام کرتے تھے اور میری اہلیہ یعنی عنایت اللہ ربانی کشمیری کی والدہ نے بھی اپنی معلّمہ استاذہ اپنی ساس صاحبہ یعنی والدہ سے استفادہ کیا اور ان کی دینوی روایات کو قائم رکھتے ہوئے گھریلو کاموں کو ملتوی کر کے بھی اللہ کی نصرت و تائید سے بچیوں کی تعلیم پر خصوصی توجہ دی۔ پھر اسی طرح 7 سال کا عرصہ کوٹلی مہاراں میں خداوند قدس نے امامت و خطبات کے فرائض ادا کرنے کا موقع دیا اور بچوں بچیوں کی تعلیم کا ولولہ تازہ بتازہ رہا کوٹلی مہاراں کے یہ مخلص بزرگ اور معززات مائیں بہنیں اپنے جذبہ ایثار و ہمدردی حسن سلوک کی وجہ سے ہمیں اور ہم اخوت اسلامی کی وجہ سے سرشار اعزاز و اکرام کا مظارہ کرتے۔ اللہ ان کو ہر طرح سے خوش و خرم رکھے آمین۔ دیگر چک 25 عارف والہ میں جو زندگی کے ایام ہی نہیں بلکہ زندگی کے اٹھارہ سال گزرے ہیں۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہ گاؤں اپنا آبائی اجدائی گھر ہے۔ کیونکہ میں جوانی میں ہی یہاں پہنچا تھا۔ جب میں صبح کی نماز کے بعد درس قرآن دیتا تو قرب و جوار کے دیہاتوں کے لوگ محبت سے سنا کرتے تھے۔ میاں جمال اکرم صاحب بہت بڑے زمیندار تھے اپنی زمین میں ہوتا کے رہنے والے اور چک 21 اور چک 25 کے درمیان ان کا رقبہ اور کوٹھی تھی۔ ایک دفعہ ان کی کوٹھی پر ملاقات ہوئی کہنے لگے مولوی صاحب میں اپنی زمین میں راجباہ پر بیٹھ کر صبح درس قرآن سنتا ہوں جب تک آپ دعا نہیں کرتے اٹھتا نہیں ہوں۔ لکھنے کا مقصد یہ ہے کہ اس وقت لوگوں کو اللہ تعالیٰ کا دین اسلام اور نبی ﷺ کا دین سننے کا شوق ہوتا تھا جو کہ اب کم ہوتا چلا جارہا ہے۔ اب میری اس جماعت کے وہ بزرگ جو اس حلقہ قرآن کی زینت ہوا کرتے تھے اور اپنے لیل و نہار قرآن و سنت کے مطابق کرنے کے لیے پوری یکجہتی اور خلوص کے ساتھ درس سنا کرتے تھے۔ تقریباً ایک درجن کے قریب اجل مقررہ کا پیالہ پی کر مالک حقیقی کے پاس پہنچ چکے ہیں۔ جب کبھی یاد آجاتے ہیں تو آنکھیں اشکبار ہو جاتی ہیں۔ دل سے دعا نکلتی ہے کہ رب العالمین ان کی قبروں کو جنت کا حصہ بنائے۔ آمین۔

عاجز کا تعلیمی دور

ناظرہ قرآن حکیم نماز کی دعائیں اپنی والدہ محترمہ سے ہی پڑھیں۔ والدہ مرحومہ کے پاس سینکڑوں کے حساب سے بچیاں قرآن پڑھنے مسنون دعائیں اور نماز سیکھنے کے لیے آتیں۔ والدہ صاحبہ بڑی پابندی اور کنٹرول سے پڑھاتیں۔ مجھے یاد ہے کہ بعض مائیں بہنیں اپنے بچوں بچیوں کو چھوڑنے آتیں تو کہتیں کہ ان کا گوشت آپ کا ہے ہڈیاں ہماری ہیں ہمیں صرف قرآن چاہیے۔ خود بھی کثرت تلاوت قرآن کے ساتھ ساتھ احادیث میں وارد وظائف بھی پڑھتیں۔ شب بیدار، تہجد گزار، پردہ کی بڑی پابند تھیں۔ اللہ والدہ صاحبہ مرحومہ کے ان اعمال کو قبول فرمائے آمین۔ والدہ صاحبہ نے عمر رسیدگی کے دور میں ترجمہ قرآن رحیم بخش محدث دہلوی کی اسلام کی کتابیں حافظ محمد لکھویؒ صاحب کی احوال الآخرت اور زینت الاسلام بھی پڑھیں۔ اس خدمت اور غلامی کا موقع بھی مجھے نصیب ہوا اور میں ''سبقاً سبقاً'' خود والدہ صاحبہ کو پڑھائیں سکول نہ پڑھے ہونے کے باوجود ان کا تعلیمی ذوق کسی حد تک پورا ہوا۔ 6 یا 7 سال کی عمر میں ہم سب بہن بھائی پختہ نمازی تھے۔ اگر کبھی کسی وجہ سے نماز رہ بھی جاتی تو ایسے معلوم ہوتا جیسے کوئی بھاری دولت گم ہوگئی ہو۔ اس کے بعد میں نے قرآن پاک کے چند پاروں کا ترجمہ حضرت مولانا عبدالغنی صاحبؒ سے پڑھا جو ہندوستان کے زمانہ میں امرتسر کے اندر حضرت مولانا نیک محمد صاحبؒ جس مدرسہ میں صدر مدرس تھے وہاں پڑھاتے تھے۔ کچھ عرصہ بعد اپنے گاؤں جھنگڑہ آگئے اور دین کا کام شروع کیا۔ میرے عقیدہ کی اصلاح انہیں سے ہوئی۔ یہ وہ بزرگ شخصیت تھے کہ جنھوں نے قرآن و سنت کی اتباع کو اپنے جسم کی روح بنا لیا تھا اور جو بھی خدا اور رسول ﷺ کا باغی ہوتا اسے ضرور تبلیغ کرتے اور کسی سے بھی مرعوب نہیں ہوتے تھے۔ کسی بچے کے والدین کے عقیدہ میں اختلاف کے باوجود اور ذہنوں میں مولانا کے بارے رنجش کے ہوتے ہوئے بھی کسی مسئلہ کی خاطر آپ کے پاس آتے تو مولانا اپنے علمی جواہر پاروں سے ان کو محروم نہ رکھتے۔ مولانا عبدالغنیؒ نے اپنی جیب سے خرچ کر کے ضلع ایبٹ آباد کے ایک مشہور گاؤں میں مسجد بنوائی جہاں خطبہ

جمعہ کا اہتمام کیا ورنہ اس دور میں درجنوں ایسے گاؤں تھے کہ جمعہ نہ کوئی پڑھتا اور نہ کوئی پڑھاتا تھا۔ صرف حویلیاں شہر کے متصل ایک مشہور نالہ ہے وہاں ایک پٹھان حاجی صاحب تھے انہوں نے نالے کے کنارے پر مسجد بنائی تھی وہ مقلد تھے وہاں جمعہ کی نماز پڑھی جاتی تھی۔ غالباً وہ بھی احتیاطی ظہر پڑھتے تھے۔ بہر حال مولانا نے بے لوث، بغیر چندہ و تنخواہ کے کام کیا۔ ذریعہ معاش کا انتظام اللہ نے یہ کر دیا کہ جوتیاں بنانے والا چمڑہ، تلہ، دھاگہ وغیرہ دوکان پر رکھتے اور اسی سے گھر کا خرچہ چلتا تھا۔ لوگ دور دراز سے آتے اور آپ بلا امتیاز انہیں تعلیم دیتے۔ ان کے قابل ترین شاگردوں میں چند ایک ہیں۔ حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب ہری پور والے جنہوں نے ہری پور میں ہی (محلہ ملک پورہ) ملک برادری کی مسجد میں بہت عرصہ کام کیا جوانی کی کئی بہاریں یہاں گزاریں اب ہری پور میں ہی بسوں کے اڈہ کے سامنے ایک بہت بڑی مسجد اور مدرسہ کا انتظام سنبھالا ہے اور تعلیم کا سلسلہ شروع کیا ہے۔ دوسرے شاگردِ رشید حضرت مولانا فیروزالدین صاحب ہیں جنہوں نے کافی عرصہ جامع مسجد اہلحدیث راولپنڈی میں خطبات کے فرائض ادا کیے ہیں۔ اب کافی عرصہ سے جھنگڑہ (نزد حویلیاں ہزارہ) کی جامع مسجد میں خطیب ہیں۔ درسی کتب کے مطالعہ میں بہت قابل ترین ہیں۔ اور مطالعہ بھی بہت زیادہ ہے۔ تیسرے شاگرد حضرت مولانا محمد یعقوب شاہ صاحب ضلع ایبٹ آباد کے مشہور قصبہ پنج گراہیاں کے رہنے والے ہیں۔ بہت بڑے عالم دین ہیں انہوں نے حضرت الاستاذ سے ہی کسبِ فیض کیا۔ مولانا عبدالستار شاہ صاحب کشمہ کے رہنے والے ہیں۔ انہوں نے بھی حضرت مرحومؒ سے ہی کتابیں پڑھیں جو کہ بہت اچھے واعظ تھے۔ حضرت مولانا حکیم محمد اسحاق برق جو کہ حضرت الاستاذ کے بھتیجے ہیں بہت بڑے جیدٔ عالم دین ہیں۔ شاندار مقرر ہیں۔ سیاسی وابستگی جماعت اسلامی کے ساتھ ہے۔ پرانے ذی علم اطبا میں سے ہیں۔ دواخانہ حویلیاں شہر میں ہے۔ ان مذکورہ شخصیات کے علاوہ بھی سینکڑوں نے مولانا عبدالغنیؒ سے دین سیکھا۔ بہر حال ضلع ایبٹ آباد حویلیاں (ہزارہ) کے گرد و نواح میں مسلک اہلحدیث کا پرچار کرنے والے حضرت مولانا عبدالغنیؒ تھے۔ جن کی وساطت سے اللہ تعالیٰ

نے سینکڑوں لوگوں کو فضول رسومات شرک وبدعت سے پاک کتاب وسنت پر مبنی عقیدہ عطا کیا۔ یہ سب بفضل اللہ تعالیٰ استاذی محترم کی مساعی جمیلہ کا ہی نتیجہ تھا۔ مولانا عبدالغنیؒ نے دو شادیاں کیں لیکن خداوند عالم نے نرینہ اولاد عطا نہیں کی۔ ان دونوں بیویوں کا آپس میں بہت حسن سلوک تھا۔ ایک فوت ہو گئی ہے اللہ مرحومہ کو اپنی جوار رحمت میں جگہ دیں۔ (آمین) میں یہ محسوس کرتا ہوں کہ اللہ رب العزت نے شاید ان کو اس لئے صلبی اولاد سے نہیں نوازا کہ یہ یکجہتی سے دین کا کام کریں تاکہ روحانی اولاد ہی آخرت میں رفع درجات کا ذریعہ بنے۔ تو ہاں میں اپنے تعلیمی دور کا تذکرہ کر رہا تھا کہ استاذی المکرّم مولانا عبدالغنیؒ کا ذکر درمیان میں آگیا اور پھر میں کیوں نہ کرتا کہ ایسے مشفق و مہربان صاحب کرامت استاد کم ہی ہوتے ہیں۔ حضرت مرحوم سے چند پارے ترجمہ پڑھنے کے بعد ایک دو بزرگ علماء سے صرف، نحو، عربی، فارسی، بلوغ المرام تک پڑھنے کا موقع ملا اور اس کے بعد راولپنڈی شہر میں حضرت مولانا حافظ محمد اسماعیل صاحب ذبیحؒ کے پاس ان کے مدرسہ میں داخلہ لیا۔ حضرت حافظ صاحب بہت محنتی اور فیاض استاد تھے۔ صبح درس قرآن میں عوام کے دل و دماغ میں دین اتارتے پھر سارا دن طلبہ کو قرآن حدیث کے زیور سے آراستہ کرتے اور بعض دفعہ تقاریر کے سلسلہ میں انہیں پنجاب آنا ہوتا تو کوشش ہوتی تھی کہ تقاریر کے لیے باہر کم جاؤں۔ تقسیم سے پیشتر حضرت مولانا غلام اللہ خان صاحبؒ کو دو اسٹیجوں پر استعمال کیا جاتا تھا۔ یعنی دیوبندی اہلحدیث دونوں خطابات کے لیے بلاتے تھے۔ حضرت مولانا حافظ محمد اسماعیل ذبیحؒ کا راولپنڈی پہنچتے ہی جماعت اہلحدیث کا سٹیج ایسا سنبھالا کہ مثال قائم کر دی مولانا غلام اللہ صاحبؒ، حضرت حافظ صاحب کا بے حد احترام کرتے تھے اور حضرت صاحب بھی مولانا کی والہانہ توقیر کرتے تھے۔ اور زندگی بھر دونوں بزرگوں کے آپس میں گہرے مراسم قائم رہے لیکن مسائل کے بیان میں ذرا بھر لچک نہ تھی حضرت حافظ صاحب سے کتابیں پڑھیں پھر خطابت کے لئے بورے والا آگیا۔ حضرت الاستاذ مولانا حافظ محمد اسماعیل صاحب ذبیحؒ کا ذکر کر رہا تھا۔ حضرت الاستاذ بیک وقت شیخ الحدیث والتفسیر تھے۔ ہر موضوع پر عبور تھا لیکن اکثر

جلسوں میں انہیں توحید کا موضوع دیا جاتا تھا۔ جب بھی کوئی موضوع بیان کرنا ہوتا تو آیات قرآنی اور احادیث کے انبار لگا دیتے تھے۔ تاریخی واقعات کا یہ عالم تھا کہ طبری ابن خلدون، ابن ہشام، ابن اثیر وغیرہ عربی کتب سے بیان کرتے نزاعی مسائل میں بہت زیادہ تحقیق تھی بلکہ بہت حسین مناظر اسلام تھے۔ طبعیت میں لڑاکا پن تھا۔ خوش خلق ہنس مکھ اپنے اور بیگانوں سے یکساں سلوک کرنے والے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے ان علمائے کرام اور دیگر دین کے خادم علماء صلحا کے درجات بلند فرمائے اور جو زندہ ہیں دین حق کی خدمت واشاعت کے لیے کوشاں ہیں ان کی محنتوں کاوشوں کو تو نخل ہوگا کہ جنہوں نے اس کتاب کو چھپوانے میں میری حوصلہ افزائی فرمائی اور ہر معاملہ میں میری معاونت کی۔ میری مراد میرے بڑے ہی پیارے بھائی حکیم ضیاء اللہ صاحب ہیں کہ جنہوں نے کتاب کو منظر عام پر لانے میں بڑا اہم کردار ادا کیا۔ اللہ رب العالمین ان کو بہتر جزا سے نوازے اور دارین کی کامیابیوں سے ہمکنار فرمائے۔ آمین یارب العالمین۔ آخر میں محبت سے پڑھنے والے قارئین کرام سے التماس ہے کہ وہ جہاں کہیں علمی غلطی محسوس فرمائیں تو مجھے مطلع فرمائیں تاکہ آئندہ ایڈیشن میں تصحیح ہو سکے۔ اللہ رب العالمین اس حقیر سی کاوش کو شرف قبولیت سے نوازیں اور دارین میں سعادت مندی کا ذریعہ بنائیں ان کے ماسوا اور بھی بعض بزرگوں واحباب کرام نے تعاون کیا ہے اللہ تعالیٰ ان کے لیے اور ان کے والدین کے لیے صدقہ جاریہ بنائے۔ آمین یاالہ العالمین۔

بندہ احقر خادم نے جو یہ (خطبات رحمٰن) کے نام سے کتاب مرتب کی ہے اس میں گو کچھ تقاریر اور دروس لکھے گئے ہیں اور اس میں اکثر تقاریر کے اشارات لکھے گئے ہیں اگر میں اسے بالوضاحت تفسیری طور پر لکھتا تو یہ کتاب اس قسم کی تین چار جلدوں میں ہوتی اور اس کے چھپوانے کے لیے زر کثیر کی ضرورت تھی اس لئے بندہ عاجز نے مختصر لکھا ہے۔ دیگر اس میں شعر اشعار جو مجھے زبانی یاد تھے یا میرے مطالعہ میں آئے ہیں کچھ عربی کے کچھ فارسی کے کچھ اردو

کے کچھ مادری زبان پنجابی کے وہ بھی میں نے نقل کر دیئے ہیں تاکہ اشعار کی طرف رجحان رکھنے والے صاحبان اس کتاب کے ہوتے ہوئے کوئی دوسری کتاب خریدنے کی صعوبت نہ اٹھائیں اور دوسرا سبب یہ ہے کہ حضرت مولانا ثناء اللہ صاحب امرتسری مرحوم و مغفور کا ایک مناظرہ ضلع فیصل آباد تاندلیانوالہ کے قریب ایک قصبہ میں ہوا یہ پیش نظر تھا۔ جب حضرت شیر پنجاب کا مناظرہ شروع ہوا تو مرحوم نے اپنے مدمقابل سے بات شروع کی اور لوگوں کو مخاطب کرتے ہوئے گفتگو کا آغاز پنجابی زبان میں نہایت سلجھے ہوئے سادہ دیہاتی انداز میں شروع کیا تاکہ جو دیہاتوں، قصبوں، پنڈوں سے آئے ہوئے لوگ ہیں ان کو سمجھ آسکتے ہیں۔ جب اپنی ٹرن بیان کر کے بیٹھ گئے تو دوسرا مناظر کھڑا ہوا اور اس نے اپنی گفتگو کے آغاز میں یہ اعتراف کیا کہ آپ شیر پنجاب کے نام سے مشہور ہیں لیکن آپ کی گفتگو عالمانہ نہیں اس لئے آپ نے مناظرہ کیا کرنا ہے۔ شیر پنجاب نے جواب فرمایا اگر آپ نے علمی مناظرہ کرنا ہے اردو یا کسی علمی زبان میں تو برائے مہربانی آپ دہلی چلیں، لکھنو چلیں، کلکتہ، بمبئی چلیں پھر علمی گفتگو ہو گی۔ ہندوستان پاکستان کے کسی شہر میں چلیں ایسی گفتگو کا مناظر اور عوام پر بڑا اثر ہوا۔ بندہ عاجز نے جو طریقہ تحریر تجویز کیا ہے اس سے ہر میرا عزیز اور میرا محترم کم سے کم تعلیم والا بھی فائدہ اٹھا سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ مجھے اور میرے تمام بزرگ دوستوں اور ہم مسلکوں کو معاف کرے اور ہمیں مزید نیک اعمال کرنے کی توفیق بخشے (آمین ثم آمین)

معاونین حضرات کے اسمائے گرامی

حاجی محمد ارشد صاحب بن حاجی جمالدین صاحب مرحوم گوجرانوالہ

حاجی محمد افضال صاحب پاپولر نرسری نزد جامع قاسمیہ گوجرانوالہ

سردار بشیر احمد صاحب ڈوگر چک نمبر 25/B نزد منڈی عارفوالہ

محترم جناب حاجی شیخ عبدالوحید صاحب گوجرانوالہ

محترم بزرگوار رانا عبدالقیوم صاحب فتح گڑھی گوجرانوالہ

عزیزم عبدالقیوم مغل صاحب گوجرانوالہ

اللہ نے اپنے نبی کے ذکر خیر کو بلند کیا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔اس خدا کے نام جو بخشنے والا مہربان ہے۔

الم نشرح لك صدرك . ورفعنا عنك وزرك الذى انقض ظهرك . ورفعنا لك ذكرك. فان مع العس ر يسرا . ان مع العسر يسرا. فاذا فرغت فانصب. والى ربك فارغب.

ترجمہ : کیا ہم نے تیرا سینہ نہیں کھول دیا۔ اور تجھ پر سے تیرا بوجھ ہم نے اتار دیا۔ جس نے تیری پیٹھ توڑ دی تھی اور ہم نے تیرا ذکر بلند کر دیا۔ سو البتہ مشکل کے ساتھ آسانی ہے۔ یقیناً دشواری کے ساتھ سہولت ہے۔ پس جب تو فارغ ہو تو عبادت میں محنت کر اور اپنے پروردگار کی طرف دل لگا۔ یعنی ہم نے تیرے سینے کو منور کر دیا چوڑا، کشادہ اور رحمت والا کر دیا اور جگہ ہے فمن یرد اللہ یعنی جسے خدا ہدایت دینا چاہتا ہے اس کے سینے کو اسلام کیلئے کھول دیتا ہے جس طرح آپؐ کا سینہ کشادہ کر دیا گیا تھا اسی طرح آپ کی شریعت بھی کشادگی والی اور آسانی والی بنادی۔ جس میں نہ تو کوئی حرج ہے نہ تنگی، نہ ترشی، نہ تکلیف نہ سختی اور یہ بھی کہا گیا کہ اس سے مراد معراج والی رات کہتے کا شک کیا جاتا ہے۔ جیسا کہ مالک بن صعصہ کی روایت میں پہلے گزر چکا ہے۔ امام ترمذی رحمتہ اللہ علیہ نے اس حدیث کو پہلے وارد کیا ہے لیکن یاد رہے کہ یہ دونوں واقعے مراد ہو سکتے ہیں۔ یعنی معراج کی رات سینے کا شک کیا جانا اور سینہ کو راہ خدا کا گنجینہ بنادینا واللہ اعلم۔ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بڑی دلیری سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم وہ باتیں پوچھ لیا کرتے تھے جسے دوسرے نہ پوچھ سکتے تھے۔ ایک مرتبہ سوال کیا یا رسول اللہ آپؐ نے امر نبوت میں سب سے پہلے کیا دیکھا؟ آپؐ سنبھل کر بیٹھے اور فرمانے لگے کہ اے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ میں دس سال کچھ ماہ کا تھا کہ میں جنگل میں کھڑا تھا کہ میں نے آسمان کی طرف سے کوئی آواز سنی کہ ایک شخص دوسرے شخص سے کہہ رہا ہے کہ کیا یہ وہی ہیں؟ اب دو شخص

میرے سامنے آئے ان کے چہرے اتنے منور تھے کہ میں نے پہلے کبھی نہیں دیکھے اور ایسی خوشبو آرہی تھی کہ میرے دماغ نے ایسی خوشبو کبھی محسوس نہیں کی۔ اور انہوں نے ایسے کپڑے پہنے ہوئے تھے کہ میں نے ایسے کپڑے کبھی کسی کے نہیں دیکھے۔ اور انہوں نے آکر میرے دونوں بازو تھام لیے۔ پھر ایک نے دوسرے سے کہا کہ انہیں لٹادو۔ پھر ایک نے کہا کہ ان کا سینہ شق کردو۔ چنانچہ میرا سینہ چیر دیا گیا لیکن نہ تو مجھے اس میں کچھ دکھ ہوا نہ میں نے خون کو دیکھا۔ چنانچہ انہوں نے ایک خون جیسی کوئی چیز نکالی اور اس میں سے غل و غش حسد و بغض جیسی چیز نکالی اور اسے نکالی تھی اتنی بھر دی۔ پھر میرے دائیں پاؤں کا انگوٹھا ہلا کر کہا جائیے اور سلامتی سے زندگی گزاریے۔ اب میں جو چلا تو دیکھا کہ ہر چھوٹے پر میرے دل میں رقت طاری ہے اور ہر بڑے پر رحمت ہے۔ (مسند احمد) پھر اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ہم نے تیرے اگلے پچھلے سارے گناہ معاف کردیئے اور ہم نے تیرا ذکر بلند کردیا۔ حضرت مجاہد رحمتہ اللہ فرماتے ہیں کہ یعنی جہاں میرا ذکر کیا جائے گا جیسے اشھد ان لا الہ الا اللہ واشھد ان محمد رسول اللہ۔ قتادہ رحمتہ اللہ فرماتے ہیں کہ دنیا اور آخرت میں اللہ تعالیٰ نے آپؐ کا ذکر بلند کردیا۔ کوئی خطیب، کوئی واعظ ایسا نہیں جو اللہ کی واحدانیت کا اور آپؐ کی رسالت کا کلمہ نہ پڑھتا ہو۔ ابن جریر میں ہے کہ حضور ﷺ کے پاس جبرائیل آئے کہ میرا آپ کا رب فرماتا ہے کہ میں آپ کا ذکر کس طرح بلند کروں۔ آپؐ نے فرمایا کہ خدا ہی کو پورا علم ہے۔ فرمایا کہ میں یعنی اللہ کا ذکر کیا جاؤں تو آپؐ کا بھی ذکر کیا جائے۔ ابن ابی حاتم میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں نے اپنے رب سے ایک سوال کیا لیکن نہ کرتا تو اچھا ہوتا۔ میں نے کہا کہ خدایا مجھ سے پہلے نبیوں میں سے کسی کیلئے تو نے ہوا کو تابعدار بنادیا۔ کسی کے ہاتھوں مردوں کو زندہ کردیا تو خدا تعالیٰ نے مجھ سے فرمایا کہ کیا تجھے میں نے یتیم پاکر جگہ نہیں دی؟ میں نے کہا بے شک پھر فرمایا کہ کیا راہ گم کردہ پاکر میں نے تجھے ہدایت نہیں کی؟ میں نے کہا بے شک، فرمایا کیا فقیر پاکر غنی نہیں بنادیا؟ میں نے کہا بے شک، فرمایا کیا میں نے تیرا سینہ

نہیں کھول دیا؟ میں نے کہا بے شک کیا ہے۔ ابو نعیم دلائل نبوت میں لائے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا کہ جب میں اس چیز سے فارغ ہوا کہ جس کا حکم میرے رب عزوجل نے کہا تھا۔ آسمان اور زمین کے نام سے تو میں نے کہا خدایا مجھ سے پہلے جتنے انبیاء ہوئے ان سب کی تو نے تکریم کی۔ ابراہیم کو تو نے خلیل اللہ بنایا۔ موسیٰؑ کو کلیم بنایا۔ داؤد کیلئے پہاڑوں کو مسخر کیا۔ سلیمانؑ کیلئے ہواؤں کو تابعدار کیا۔ اور شیاطین کو بھی عیسیٰؑ کے ہاتھ پر مردے زندہ کرائے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ کیا میں نے تجھے ان سب سے افضل چیز نہیں دی؟ کہ میرے ذکر کے ساتھ ہی تیرا ذکر کیا جاتا ہے۔ اور میں نے تیری امت کے سینوں کو ایسا کر دیا کہ وہ قرآن کو ظاہراً پڑھتے ہیں۔ یہ میں نے پہلے کسی امت کو اعزاز نہیں دیا۔ اور میں نے تجھے عرش کے خزانوں میں سے ایک خزانہ دیا جو لا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم ہے۔ ابن عباسؓ رضی اللہ عنہ اور مجاہد رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اس سے مراد اذان ہے۔ یعنی اذان میں آپؐ کا ذکر ہے جس طرح حضرت حسان کے شعروں میں ہے۔

اعز علیه للنبوة خاتم　　من الله من نور یلوح ویشهد

وضم الا له اسم النبی الی اسمه　　اذ قال فی الخمس الموذن اشهد

وسق له من اسمه لجله　　فذو العرش محمود وهذا محمد

یعنی اللہ نے مہر نبوت کو اپنے پاس کا ایک نور بنا کر چمکا دی۔ جو آپ کی رسالت کی گواہ ہے۔ اپنے نام کے ساتھ اپنے نبی کا نام ملا دیا جب کہ پانچوں وقت جب موذن اشھد۔۔ الخ کہتا ہے تو آپ کی عزت و جلال کے اظہار کیلئے اپنے نام سے آپؐ کا نام نکالا۔ دیکھو وہ عرش والا محمود ہے اور آپؐ محمد ہیں۔ (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) اور لوگ کہتے ہیں کہ اگلوں پچھلوں میں اللہ تعالیٰ نے آپؐ کا ذکر بلند کیا اور تمام انبیاء علیہ السلام روز میثاق میں یہ عہد لیا گیا کہ وہ آپؐ پر ایمان لائیں۔ اور اپنی امتوں کو بھی آپؐ پر ایمان لانے کا حکم دیں۔ پھر آپؐ کے ذکر کو مشہور کیا کہ اللہ کے ذکر کے ساتھ آپؐ کا ذکر کیا جائے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت

قُلْ اَفَغَيْرَ اللّٰهِ تَاْمُرُوْنِّيْٓ اَعْبُدُ اَيُّهَا الْجَاهِلُوْنَ وَلَقَدْ اُوْحِيَ اِلَيْكَ وَاِلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكَ لَئِنْ اَشْرَكْتَ لَيَحْبَطَنَّ عَمَلُكَ وَلَتَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ بَلِ اللّٰهَ فَاعْبُدْ وَكُنْ مِّنَ الشّٰكِرِيْنَ ○ (پارہ 24 رکوع نمبر4)

توحید باری تعالیٰ کے بعد نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت بیان کرنے کے لئے جرائیل علیہ السلام کی زبان چاہئے' سننے کے لئے صدیق کا دل چاہئے اور عمل کرنے کے لئے حضرت عمرؓ ' حضرت عثمانؓ ' حضرت علیؓ ' حضرت طلحہؓ ' حضرت زبیرؓ ' حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ ' حضرت سعد بن ابی وقاصؓ ' ابو عبیدہ بن جراحؓ کا حوصلہ چاہئے۔ جنگ بدر میں شامل ہونے والے 313 صحابہ کا ایمان چاہئے۔ بیت الرضوان میں شہادت کی موت پر بیعت کرنے والوں 1400 کا عشق چاہئے ڈیڑھ لاکھ کے قریب صحابہ کرام کا تقویٰ و پرہیز گاری چاہئے حضرت عائشہ صدیقہ کا جملہ جو مسائل کے جواب میں طیبہ و طاہرہ نے فرمایا۔ مجھ سے کیا پوچھتے ہو آنحضرت کی سیرت کے بارہ میں مجھ سے نہ پوچھو بلکہ قرآن اور قرآن کے ہر ورق پر محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حسن بکھرا ہوا نظر آئیگا انبیاء کرام کا دنیا میں بھیجنے کا سبب کیا ہے؟

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت کے بارے میں قرآن کا نظریہ

انبیاء دنیا میں صرف تکمیل انسانیت کے لئے بھیجے گئے ہیں اور تکمیل انسانیت صرف اس وقت ہوتی ہے جب انسان کی جبین ہرجائی سے بے نیاز ہو کر یک جائی ہو کر خدا کا بن جائے جیسے اللہ رب العزت نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بارہ میں ارشاد فرمایا۔

وَاذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ اِبْرٰهِيْمَ اِنَّهٗ كَانَ صِدِّيْقًا نَّبِيًّا اِذْ قَالَ لِاَبِيْهِ يٰاَبَتِ لِمَ تَعْبُدُ مَا لَا يَسْمَعُ وَلَا يُبْصِرُ وَلَا يُغْنِيْ عَنْكَ شَيْئًا ○

اے میرے نبی اس میں کبھی اپنے دادا کا نظریاتی حسن دیکھ لیا کرو توحید باری تعالیٰ ایک ایسی عمدہ چیز ہے جس کے بارہ میں خداوند قدوس نے اپنے آخرالزمان نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو بطور تمثیل کے ارشاد فرمایا جارہا ہے۔

ثُمَّ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ اَنِ اتَّبِعْ مِلَّةَ اِبْرٰهِيْمَ حَنِيْفًا (الخ پارہ نمبر14 رکوع نمبر22)

اللہ تبارک و تعالیٰ نے اپنے آخری اور لاڈلے نبی کو اس آیت مقدسہ میں مخاطب کر کے فرمایا۔ اے نبی دین ابراہیم کی پیروی کیجئے کیونکہ وہ موحد تھا خدا کو ایک ماننے اور ایک منوانے والا تھا۔ کہا اگر خلیل اللہ کے دین پر ثابت قدم رہے تو تمہارا دین میرے ہاں مقبول و منظور ہو گا ورنہ تمہارے سارے عمل ضائع ہو جائیں گے۔ فرمایا میرا ابراہیم بھی تو ایک انسان ہے باپ دادا مشرک ہیں نمرود کو اپنا خدا ماننے والے ہیں لیکن بلا خوف و خطر ایک دن اپنے ابا کو مخاطب کر کے کہہ دیا اے میرے والد گرامی! آپ ایسے بتوں کو کیوں پوجتے ہیں ایسے بتوں کے سامنے اپنی فریادیں کیوں لے کر آتے ہیں جو نہ آپ کے نفع و نقصان کے مالک ہیں نہ آپ کی تکلیف دور کر سکتے ہیں' نہ تمہاری بات کو سن سکتے ہیں نہ ہی وہ دیکھ سکتے ہیں لیکن آج کا بشر کیسا ہے درباروں مندروں میں پوجا پاٹ کرتے ہیں' نذرانے چڑھاتے ہیں' چڑھاوے چڑھا کر ماتھے ٹیکتے ہیں اور پھر وہ اشیا خود ہڑپ کر جاتے ہیں بشر وہ ہے کہ علی نے دامن نچوڑا تو فرشتے وضو کرتے ہیں' بشر وہ ہے جو پیغام دے تو ہوائیں اطاعت کریں' بشر وہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سامنے سجدہ کرے تو زمین اس کی جبیں چوم لے' بشر وہ تھے کہ جب انہوں نے زندگی گذاری تو تاریخ کے اوراق سلام عقیدت پیش کرتے ہیں اسی لئے تو نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ باقی سب مسلمانوں کو دین اسلام نے پالا ہے لیکن صدیق اکبر نے دین مصطفیٰ کو پالا ہے اس لئے تو حضور ﷺ نے فرمایا۔

وَمَا لِاَحَدٍ عِنْدَنَا يَدًا لَا كَافِيْنَا مَا خَلَا اَبَا بَكْرٍ يُكَافِيْهِ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ○

بیہقی شریف میں آتا ہے کہ ابولہب نے آنحضرت ﷺ کی ولادت پر گھی کے چراغ جلائے اور چراغاں کیا۔ لیکن دین مصطفیٰ نصیب نہ ہوا ابوبکر' عمر' عثمان و علی اور دیگر صحابہؓ نے ایک لڈو بھی تقسیم نہیں کیا اور آپ کے حکم کو سینے سے لگایا اور محبت کا حق ادا کیا تو اللہ نے دنیا میں جنت کے ٹکٹ ان کے جیبوں میں ڈال دیئے۔

پانی پانی کر گئی مجھے قلندر کی یہ بات
تو جھکا جب غیر کے آگے نہ تن تیرا نہ من تیرا

مشرکین مکہ جب بیت اللہ کا طواف کرتے تھے تو کہتے تھے لبیک اللھم لبیک لا شریک

لک لبیک

تو حضور فرماتے بس یہیں تک بولو آگے نہ پڑھنا لیکن کفار ساتھ یہ بھی بولتے اِلَّا شَرِیْکًا ھُوَ لَکَ تَمْلِکُہٗ وَمَا مَلَکَ

کیا مطلب۔ کہ اے اللہ ہم تسلیم کرتے ہیں کہ تو اکیلا ہے لیکن تیرا ایک اور بھی شریک ہے تو اس کا بھی مالک ہے اور اس کے املاک کا بھی مالک ہے اور بھی ساتھ ہی کہتے غفرانک الٰہی ہم تجھ سے بخشش مانگتے ہیں۔ (تفسیر ابن کثیر پارہ نمبر9 صفحہ نمبر96)

حضرت ابو طلحہؓ فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک جنگ میں شریک ہوئے جب دشمن سے ملاقات ہوئی تو میں نے سنا رسول اللہ ﷺ فرما رہے ہیں۔

یَا مَالِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ ○

تو حدیث کے راوی حضرت ابو طلحہ بیان فرماتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ فرشتے کفار کو آگے اور پیچھے سے مارتے ہیں اور کفار کی نعشیں مردوں کی شکل میں زمین پر گر رہی ہیں سبحان اللہ خداوند قدوس سے مدد مانگنے کا یہ نتیجہ ہے خداوند تعالیٰ ظاہری اسباب کے ماسوا بھی مدد فرما رہے ہیں۔ اَخْرَجَهُ الطَّبَرَانِیُّ وَاَبُوْ نَعِیْمٍ فِی الدَّلَائِلِ اسی طرح شیخ السلام امام ابن تیمیہ رحمتہ اللہ علیہ کے دور میں جب والی دمشق کا مقابلہ دشمن کے لشکر سے ہوا تو وقت ضرب و حرب بادشاہ وقت یہ شرکیہ الفاظ کہنے لگا۔ یَا خَالِدَ ابْنَ وَلِیْدٍ

شیخ الاسلام وہاں موجود تھے اور شریک جہاد تھے بادشاہ وقت کو ڈانٹ دیا شیخ الاسلام نے کہا تو یہ کیا کہہ رہا ہے بلکہ یوں کہہ!

یَا مَالِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ ○

حضرت شیخ کے کہنے پر جب اس نے ان الفاظ کا ورد شروع کیا تو خداوند قدوس نے فتح عطا کی۔ یہ دونوں واقعات تفصیل کے ساتھ مجموع التفاسیر پارہ نمبر1 صفحہ نمبر67 میں موجود ہیں۔ توحید کے بارے میں فرید الدین، شیخ سعدی، مولانا روم، سالک ہندی کے نظریات

اللہ تعالیٰ حضرت خواجہ فرید الدینؒ پر ہزاروں رحمتوں کا نزول فرمائے جنہوں نے

اپنی کتاب پند نامہ شیخ عطار میں لکھا ہے۔

از خدا خواہ آنچہ خدائی اے پسر نیت درست خلائق نفع و قدر
بندگان رانیت نامرجز الہ یاری از حق خواہ واز غیرش منحواہ
دربلا یاری منحواہ از ہیچکس زانکہ نہ مود جز خدا فریاد رس
غیر حق داہر کہ خداندائے پسر کیست در عالم ازو گمراہ تر

حضرت شیخ سعدیؒ فرماتے ہیں

نداریم غیر از تو فریاد رس توہی عاصی را خطا بخش و بس
نگایدا دمارا ذرائے خطا خطا در گذار ثوابنم نما نگایدا

حضرت مولانا رومؒ فرماتے ہیں (اپنی کتاب مثنوی میں)

از کسے چہ ے خوائی مگر حق زدادن مفلس آمدائے پسر
رزق ازوائے خواہ نے از غیراو آب ازیم جو مجواز خشک جو
گفت پیغمبر کہ جنت ازالہ گر ہمی خواہ ہے زکس چیزئے منحواہ

ایک اور سالکؒ ہندی فرماتے ہیں

وہ کیا ہے جو نہیں ہوتا خدا سے جسے تم مانگتے ہو اولیاء سے
یا الہٰی تیرے سوا کوئی مشکل کشا نہیں دینے والا مدعا کوئی نہیں
بس تیری ہی مدد سے بیڑا پار ہے کر مدد میری تیری مدد درکار ہے

مولانا روم ایک اور جگہ مثنوی میں لکھتے ہیں

خدا خود مرا سامان ہست ارباب تو کل را
کار ساز مادر فکر کارما فکر مادر کارما آزار ما
باش ثابت درشریعت اے عزیز تا حقیقت کشف گردو بد تو نیز

اور عنایت اللہ شاہ بخاری کہتے ہیں

یقین دانم دریں عالم کہ لا معبود الا ھو
ولا موجود فی الکونین لا مقصود الا ھو

چوں تیغ لا بدست آدی بیاتھا پھہ غم داری
مجواز غیر حق یاری کہ لا فتاح الاھو
پڑھتے ہو کلمہ عمل نہیں کرتے
کلمہ ہے یہ ترانہ نہیں ہے
بہروپ والو ڈرامہ نہ سمجھو
یہ اسلام ہے افسانہ نہیں ہے
کہیں گودڑی ہے کہیں بودڑی ہے
کیا یہ ہے خدا کے ملن کا طریقہ
میں یہ نہیں کہتا کہ مانا نہیں ہے
مانا تو ہے مگر پہچانا نہیں ہے
وہ ہیں نحن اقرب تو عرش معلیٰ دل ہی تو ہے لامکان کا اشارہ
من کا منکہ پھرن ہے بہانہ تسی کا منکہ بہانہ نہیں ہے

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اپنے چچا کو بوقت مرض اسلام کی دعوت دینا

یَا عَمِّیْ قُلْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ فَاُحَاجَّ بِهَا لَکَ عِنْدَ اللّٰهِ

لیکن ابو طالب کا رسول خدا ﷺ کا جواب دینا

وَلَقَدْ عَلِمْتُ بِاَنَّ دِیْنَ مُحَمَّدٍ مِنْ خَیْرِ اَدْیَانِ الْبَرِیَّةِ دِیْنًا
دَعَوْتَنِیْ وَعَرَفْتُ اَنَّکَ نَاصِحِیْ وَلَقَدْ صَدَقْتَ وَ ثُمَّ کُنْتَ اَمِیْنًا
وَاللّٰهِ لَنْ یَّصِلُوْا اِلَیْکَ بِجَمْعِهِمْ حَتّٰی اُوَسَّدَ فِی التُّرَابِ دَفِیْنًا
لَوْلَا الْمَلَامَةُ اَوْحِذَارُ مُسَبَّةٍ لَوَجَدْتَنِیْ سَمْحًا بِذَاکَ مُبِیْنًا

اسی لئے تو اللہ تبارک و تعالیٰ نے اپنی وحدانیت بیان کرتے ہوئے قرآن پاک میں بارہا جگہ ارشاد فرمایا

وَاِنْ یَّمْسَسْکَ اللّٰهُ بِضُرٍّ فَلَا کَاشِفَ لَهٗ اِلَّا هُوَ وَاِنْ یَّمْسَسْکَ بِخَیْرٍ فَهُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ○ وَهُوَ الْقَاهِرُ فَوْقَ عِبَادِهٖ وَهُوَ الْحَکِیْمُ الْخَبِیْرُ ○ قُلْ اَیُّ شَیْءٍ اَکْبَرُ شَهَادَةً قُلِ اللّٰهُ شَهِیْدٌ بَیْنِیْ وَبَیْنَکُمْ وَاُوْحِیَ اِلَیَّ هٰذَا الْقُرْاٰنُ لِاُنْذِرَکُمْ وَمَنْ بَلَغَ

اَئِنَّكُمْ لَتَشْهَدُوْنَ اَنَّ مَعَ اللّٰهِ اٰلِهَةً اُخْرٰى قُلْ لَّآ اَشْهَدُ قُلْ اِنَّمَا هُوَ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ وَّاِنَّنِيْ بَرِيْٓءٌ مِّمَّا تُشْرِكُوْنَ ○ (پارہ نمبر7 رکوع نمبر8)

يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنْ كُنْتُمْ فِيْ شَكٍّ مِّنْ دِيْنِيْ فَلَآ اَعْبُدُ الَّذِيْنَ تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلٰكِنْ اَعْبُدُ اللّٰهَ الَّذِيْ يَتَوَفّٰىكُمْ وَاُمِرْتُ اَنْ اَكُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ○ وَاَنْ اَقِمْ وَجْهَكَ لِلدِّيْنِ حَنِيْفًا وَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ○ وَلَا تَدْعُ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَنْفَعُكَ وَلَا يَضُرُّكَ فَاِنْ فَعَلْتَ فَاِنَّكَ اِذًا مِّنَ الظّٰلِمِيْنَ ○ وَاِنْ يَّمْسَسْكَ اللّٰهُ بِضُرٍّ فَلَا كَاشِفَ لَهٗٓ اِلَّا هُوَ وَاِنْ يُّرِدْكَ بِخَيْرٍ فَلَا رَآدَّ لِفَضْلِهٖ يُصِيْبُ بِهٖ مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ وَهُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ○ (پارہ نمبر11 رکوع نمبر16)

مَا يَفْتَحِ اللّٰهُ لِلنَّاسِ مِنْ رَّحْمَةٍ فَلَا مُمْسِكَ لَهَا وَمَا يُمْسِكْ فَلَا مُرْسِلَ لَهٗ مِنْ بَعْدِهٖ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ○ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ هَلْ مِنْ خَالِقٍ غَيْرُ اللّٰهِ يَرْزُقُكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ فَاَنّٰى تُؤْفَكُوْنَ ○ (پارہ نمبر22 رکوع نمبر13)

اور اٹھارہ انبیاء کا ذکر کرتے ہوئے ارشاد فرمایا

ذٰلِكَ هُدَى اللّٰهِ يَهْدِيْ بِهٖ مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ وَلَوْ اَشْرَكُوْا لَحَبِطَ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ○ (پارہ نمبر7 رکوع نمبر12)

اَلَا لِلّٰهِ الدِّيْنُ الْخَالِصُ وَالَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ اَوْلِيَآءَ مَا نَعْبُدُهُمْ اِلَّا لِيُقَرِّبُوْنَآ اِلَى اللّٰهِ زُلْفٰى اِنَّ اللّٰهَ يَحْكُمُ فِيْ مَا هُمْ فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِيْ مَنْ هُوَ كٰذِبٌ كَفَّارٌ ○ (پارہ نمبر23 رکوع نمبر15)

اس لئے تو علامہ اقبالؒ نے فرمایا

ہم تو مائل بکرم ہیں کوئی سائل ہی نہیں راہ دکھلائیں کسے کوئی راہ روئے منزل ہی نہیں
تربیت تو عام ہے جوہر قابل ہی نہیں جس سے تعمیر ہو آدم کی یہ وہ گل ہی نہیں
کوئی قابل ہو تو ہم شان کیی دیتے ہیں مانگنے والوں کو بھی ہم دنیا نئی دیتے ہیں

جن کو آتا نہیں دنیا میں کوئی فن وہ تم ہو　　نہیں جس قوم کو پرائے نشیمن وہ تم ہو
بجلیاں جس میں ہوں آسودہ وہ خرمن تم ہو　　بیچ کھاتے ہیں جو اسلام کے مدفن وہ تم ہو
ہو نیکوکار قبروں کے تجارت کر کے　　کیا نہ بیچو گے جو مل جائیں صنم پتھر کے

گرونانک کا توحید کے بارہ میں شعر

جس جل تھل لے سما اس پر سیے نانکا
جو جمیاتے مر جا انہوں نے کیا پر سیئے

دادو بھگت جوگی کا شعر جو ہندو شاعر ہیں

دادو دنیا باولی مڑیاں پوجن اوت
دو پانیوں تھیں پیدا ہویوں نام رکھائیوں ای پوت
جو ہیں ماریں موت دے او تینوں کی دیون پوت

ابولہب اور عتبہ کا واقعہ

ابن عساکر میں ہے کہ ابولہب اور اس کا بیٹا عتبہ ملک شام کے سفر کی تیاریاں کرنے لگے اس کے بیٹے نے کہا کہ میں سفر میں جانے سے پہلے ایک مرتبہ ذرا محمد ﷺ کے سامنے اس کے خدا کو گالیاں تو دے آؤں۔ چنانچہ وہ آیا اور کہنے لگا کہ اے محمد میں تو اس تمہارے خدا کا منکر ہوں چنانچہ یہ سخت بے ادب اور گستاخ تھا بار بار گستاخی سے رب قدوس کو گالیاں دیتا تھا حضور ﷺ کی زبان مبارکہ سے اس پر ایک کتا مقرر کر دے جو اس کی زندگی کا خاتمہ کر دے۔ اس کیلئے بددعا نکل گئی کہ باری تعالیٰ اپنے کتوں کی مخلوق سے

جب عتبہ لوٹ کر واپس آیا تو اپنے باپ کو ساری باتیں سنائیں تو اس نے کہا بیٹا اب مجھے تیری جان کا اندیشہ ہو گیا ہے اس نبی ؐ کی دعا رد نہ جائے گی اس کے بعد یہ قافلہ یہاں سے روانہ ہوا اور شام کی سرزمین میں ایک راہب کے عبادت خانہ کے پاس پڑاؤ ڈالا راہب نے کہا یہاں تو بھیڑیئے اس طرح پھرتے ہیں جیسے بکریوں کے ریوڑ ہوں تم یہاں کیوں آئے ہو ابولہب یہ بات سن کر کھٹک گیا اور تمام قافلے والوں کو جمع کر کے کہا دیکھو میرے بڑھاپے کا حال تمہیں معلوم ہے تو تم جانتے ہو میرے تم پر کچھ حقوق ہیں اب میں تم

سے ایک عرض کرتا ہوں یقیناً" تم اسے قبول کرو گے۔ بات یہ ہے کہ مدعی نبوت نے میرے بیٹے کے لئے میرے جگر گوشہ کے لئے بدعا کی ہے اور مجھے اس کی جان کا خطرہ ہے تم سب اپنا مال اسباب اس عبادت خانہ کے پاس جمع کرو اور اس پر میرے بچے کو سلا دو اور تم سب اس کے ارد گرد پہرا دو۔ لوگوں نے اس بات کو منظور کرلیا یہ سب اپنے اپنے طور پر ہر قسم کے جتن کر کے ہوشیار رہے کہ اچانک ایک شیر آیا اور اس نے سب کے منہ سونگھنے شروع کردیئے جب سب کے منہ سونگھ چکا گویا جسے وہ تلاش کر رہا تھا اسے نہ پایا تو پچھلے پاؤں ہٹ کر بہت زور سے جست لگائی اور انچان پر پہنچ گیا اور وہاں جا کر اس کا بھی منہ سونگھا اور گویا وہی اس کا مطلوب تھا پھر تو اس نے اس کے پرخچے اڑا دیئے چیر پھاڑ کر ٹکڑے ٹکڑے کر دیا اس وقت ابولہب کہنے لگا اس کا تو پہلے ہی یقین تھا کہ محمد ﷺ کی بدعا کے بعد یہ بچ نہیں سکتا مذکورہ بالا واقعہ تفسیر ابن کثیر میں موجود ہے۔ (جلد نمبر5 پارہ نمبر27 صفحہ نمبر22)

توحید کی تائید میں شرک کی تردید میں سنت رسول کی تائید میں بدعت کی تردید میں سورہ غاشیہ کی آیات

وُجُوهٌ يَوْمَئِذٍ خَاشِعَةٌ عَامِلَةٌ نَّاصِبَةٌ ○ تَصْلَىٰ نَارًا حَامِيَةً ○ تُسْقَىٰ مِنْ عَيْنٍ آنِيَةٍ ○ لَّيْسَ لَهُمْ طَعَامٌ إِلَّا مِن ضَرِيعٍ ○ لَّا يُسْمِنُ وَلَا يُغْنِي مِن جُوعٍ ○

(پارہ نمبر30 رکوع نمبر13)

اسی طرح ایک اور مقام پر ارشاد ربانی ہوتا ہے

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تُقَدِّمُوا بَيْنَ يَدَيِ اللَّهِ وَرَسُولِهِ وَاتَّقُوا اللَّهَ إِنَّ اللَّهَ سَمِيعٌ عَلِيمٌ ○

(پارہ نمبر26 رکوع نمبر13)

حدیث قدسی ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں

لَئِنْ سَأَلَنِي لَأُعْطِيَنَّهُ وَلَئِنِ اسْتَعَاذَنِي لَأُعِيذَنَّهُ

اگر میرا بندہ مجھ سے کچھ مانگے تو میں اسے ضرور دونگا اور اگر وہ مجھ سے پناہ طلب کرے گا تو میں اسے ضرور پناہ دوں گا۔

دوسری حدیث قدسی ہے

مَنْ عَادَلِیْ وَلِیًّا فَقَدْ اٰذَنْتُہٗ بِالْحَرْبِ

یعنی جس نے میرے کسی ولی سے دشمنی کی میں اسے میدان کارزار میں لڑائی کے لئے للکارتا ہوں۔ حدیث قدسی ہے

کُنْتُ سَمْعَہُ الَّذِیْ یَسْمَعُ بِہٖ وَبَصَرُہُ الَّذِیْ یُبْصِرُ بِہٖ وَیَدَہُ الَّذِیْ یَبْطِشُ بِہٖ وَلِسَانُہُ الَّذِیْ یَتَکَلَّمُ بِہٖ ○

ترجمہ:۔ یعنی میں اس کا کان بن جاتا ہوں جس کے ساتھ وہ سنتا ہے اور اس کی آنکھ بن جاتا ہوں جس کے ساتھ وہ دیکھتا ہے اور اس کے ہاتھ بن جاتا ہوں جن کے ساتھ وہ پکڑتا ہے اور اس کی زبان بن جاتا ہوں جس کے ساتھ وہ بات کرتا ہے۔

جو لوگ اس دنیا میں اللہ کے نیک بندوں کو پوجتے ہیں قیامت میں وہ انکار کریں گے جیسے فرمان باری تعالیٰ ہے۔

وَاِذَا رَاَ الَّذِیْنَ ظَلَمُوا الْعَذَابَ فَلَا یُخَفَّفُ عَنْھُمْ وَلَا ھُمْ یُنْظَرُوْنَ ○ وَاِذَا رَاَ الَّذِیْنَ اَشْرَکُوْا شُرَکَآءَ ھُمْ قَالُوْا رَبَّنَا ھٰٓؤُلَآءِ شُرَکَآئُنَا الَّذِیْنَ کُنَّا نَدْعُوْا مِنْ دُوْنِکَ فَاَلْقَوْا اِلَیْھِمُ الْقَوْلَ اِنَّکُمْ لَکٰذِبُوْنَ ○

اور اسی طرح ایک دوسرے مقام پر ارشاد فرمایا

اِنَّ الَّذِیْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ عِبَادٌ اَمْثَالُکُمْ فَادْعُوْھُمْ فَلْیَسْتَجِیْبُوْا لَکُمْ اِنْ کُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ ○ (پارہ نمبر9 رکوع نمبر14)

اسی لئے حدیث شریف میں آتا ہے

عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَۃُ حَتّٰی تَلْحَقَ قَبَائِلُ مِنْ اُمَّتِیْ بِالْمُشْرِکِیْنَ وَحَتّٰی تَعْبُدَ قَبَائِلُ مِنْ اُمَّتِیْ الْاَوْثَانَ (اخرجہ الترمذی)

ترجمہ:۔ ثوبان کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تب تک قیامت قائم نہیں ہوگی جب تک میری امت کے کچھ لوگ مشرکین کے ساتھ نہیں مل جاتے اور تب تک قیامت نہیں ہوگی جب تک میری امت کے کچھ قبائل بت پرست نہ بن گئے۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعا جو حضور ﷺ کے بارہ میں مانگی تھی اڑھائی ہزار سال کے بعد قبول ہوئی۔

حضرت یعقوب علیہ السلام کی دعا چالیس سال کے بعد قبول ہوئی تو یہاں سے ثابت ہوا خدا ہی کی ایک وحدہ لاشریک ذات ہے جو اپنے بندوں کی دعاؤں کو مقبول و منظور کرنے والا ہے چاہے جلدی قبول کرلے یا دیر سے قبول کرے یعنی خدا کے دربار میں دیر ضرور ہے لیکن اندھیر نہیں ہیں۔

اسی طرح حدیث میں آیا

اِذَا اَحَبَّ اللّٰهُ عَبْدًا نَادٰی جِبْرَائِیْلَ اِنِّیْ اُحِبُّ فُلَانًا فَاَحِبَّهٗ فَیُحِبُّهٗ جِبْرَائِیْلُ ثُمَّ یُنَادِیْ فِی السَّمَآءِ (الخ)

ترجمہ:۔ جب اللہ تعالیٰ اپنے کسی بندے کو اپنا دوست بناتا ہے تو جبرائیل کو فرماتا ہے کہ میں فلاں بندے سے محبت کرتا ہوں تم بھی اسے دوست رکھو پھر جبرائیل علیہ السلام بھی اسے اپنا دوست بنالیتے ہیں پھر جبرائیل علیہ السلام آسمانوں میں منادی کرتے ہیں کہ اللہ تبارک و تعالیٰ اس بندے کو پسند کرتے ہیں لہٰذا تم بھی اس سے محبت کرو حتیٰ کہ زمین و آسمان میں رہنے والی مخلوق ایسے شخص کو پسند کرتی ہے اور محبت کرتی ہے اور حضرت علیؓ کے بارہ میں آنحضرت نے ارشاد فرمایا

لَا یُحِبُّهٗ اِلَّا مُؤْمِنٌ تَقِیٌّ وَلَا یُبْغِضُهٗ اِلَّا مُنَافِقٌ شَقِیٌّ

کہ علی کے ساتھ صرف مومن اور متقی لوگ محبت کرتے ہیں اور منافق اور بدبخت لوگ اس سے بغض رکھتے ہیں۔

ایک اور مقام پر رب تعالیٰ نے اپنی توحید کا درس دیتے ہوئے ارشاد فرمایا۔

قُلْ اِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ (پارہ نمبر8 رکوع نمبر7)

ذباب یعنی مکھی مار کر چڑھاوا چڑھانے کا واقعہ

وَعَنْ طَارِقِ ابْنِ شِهَابٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ دَخَلَ

اَلْجَنَّةَ رَجُلٌ فِيْ ذُبَابٍ وَدَخَلَ النَّارَ رَجُلٌ فِيْ ذُبَابٍ قَالُوْا وَكَيْفَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ مَرَّ رَجُلَانِ عَلٰى قَوْمٍ لَهُمْ صَنَمٌ لَا يَجُوْزُهُ اَحَدٌ حَتّٰى يُقَرِّبَ لَهٗ شَيْئًا فَقَالُوْا لِاَحَدِهِمَا قَرِّبْ قَالَ لَيْسَ عِنْدِيْ شَيْئٌ اُقَرِّبُ قَالُوْا لَهٗ قَرِّبْ وَلَوْ ذُبَابًا فَقَرَّبَ ذُبَابًا فَخَلَّوْا سَبِيْلَهٗ فَدَخَلَ النَّارَ وَقَالُوْا لِلْاٰخَرِ قَرِّبْ فَقَالَ مَا كُنْتُ لِاُقَرِّبَ لِاَحَدٍ شَيْئًا دُوْنَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فَضَرَبُوْا عُنُقَهٗ فَدَخَلَ الْجَنَّةَ (رواہ احمد) کتاب التوحید عربی صفحہ نمبر53)

طارق بن شہاب کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ایک آدمی صرف ایک مکھی کی وجہ سے جنت میں داخل ہو گیا اور دوسرا شخص صرف ایک مکھی کی بناء پر جہنم میں چلا گیا۔ صحابہ کرام نے پوچھا یا رسول اللہ وہ کیسے رسول اللہ نے فرمایا کہ دو مواحد آدمی سفر کر رہے تھے کہ وہ راستہ میں ایک معبد خانے کے پاس سے گذرے تو دربار کے مجاور کہنے لگے جب تک تم کوئی چڑھاوا نہیں چڑھاؤ گے تب تک ہم تمہیں یہاں سے گذرنے نہیں دیں گے کیونکہ ہمارا اصول ہے جو بھی یہاں سے گذرے اسے کوئی نہ کوئی چڑھاوا ضرور چڑھانا پڑتا ہے وہ دونوں کہنے لگے ہمارے پاس تو کوئی چیز نہیں جو ہم آپ کو پیش کریں وہ کہنے لگے اگر کچھ بھی نہیں تو ایک مکھی مار کر اس کا چڑھاوا چڑھا دو۔ ایک کہنے لگا ٹھیک ہے دوسرا پکا اور سچا موحد تھا لہٰذا اس نے انکار کر دیا۔ اس پر انہوں نے اس کو قتل کی دھمکی دی وہ کہنے لگا مجھے یہ سب منظور ہے لیکن میں میں اللہ کے ساتھ شریک نہیں کر سکتا۔ اس کے دوسرے ساتھی نے اسے معمولی چیز سمجھتے ہوئے مکھی کا چڑھاوا غیر اللہ کے نام چڑھا دیا تو مجاور نے اسے چھوڑ دیا اس کے بعد اللہ تعالیٰ کا وہ مواحد بندہ جس نے چڑھاوا چڑھانے سے انکار کیا تھا مجاروں نے اسے قتل کر دیا اللہ نے اس کو جنت الفردوس میں داخل کر دیا اور دوسرے پر جہنم کی آگ کو فرض کر دیا۔ (رواہ احمد)

يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اَنْتُمُ الْفُقَرَآءُ اِلَى اللّٰهِ وَاللّٰهُ هُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيْدُ ○ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے واقعہ میں اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتے ہیں۔ وَلَمَّا وَرَدَ مَآءَ مَدْيَنَ وَجَدَ مِنْ دُوْنِهِمُ امْرَاَتَيْنِ تَذُوْدٰنِ قَالَ مَا خَطْبُكُمَا قَالَتَا لَا نَسْقِيْ حَتّٰى يُصْدِرَ الرِّعَآءُ وَاَبُوْنَا شَيْخٌ كَبِيْرٌ ○

حضرت موسیٰ علیہ السلام ان کی بکریوں کو پانی پلاتے ہیں پھر بھوک کی شدت کی وجہ سے دعا مانگتے ہیں رَبِّ اِنِّیۡ لِمَاۤ اَنۡزَلۡتَ اِلَیَّ مِنۡ خَیۡرٍ فَقِیۡرٌ ○

یا الہ العالمین اس وقت مجھ پر جو احسان کریگا اس کا میں محتاج ہوں۔

حضرت آدم علیہ السلام گناہ کے بعد التجا کرتے ہیں۔

رَبَّنَا ظَلَمۡنَاۤ اَنۡفُسَنَا وَاِنۡ لَّمۡ تَغۡفِرۡ لَنَا وَتَرۡحَمۡنَا لَنَكُوۡنَنَّ مِنَ الۡخٰسِرِيۡنَ ○ حالانکہ مقصود حضرت آدم علیہ السلام کا صرف یہ تھا فَلَمَّا ذَاقَ الشَّجَرَةَ بَدَتۡ لَهُمَا سَوۡاٰتُهُمَا ○

کہ انہوں نے اللہ تعالیٰ کے ممنوعہ درخت سے کھالیا تو اللہ نے جنت النعیم سے نکال دیا اور حضرت زکریا علیہ السلام نے جب حضرت مریم علیہ السلام کے پاس بے موسمی پھل دیکھے تو حیرانگی سے پوچھا مریم یہ پھل تیرے پاس کہاں سے آئے ہیں تو مریم کہتی ہیں اللہ تعالیٰ نے مجھے پھلوں سے نوازا ہے تو اس وقت زکریا علیہ السلام بے ساختہ ہو کر پکار اٹھتے ہیں۔ هُنَالِكَ دَعَا زَكَرِيَّا رَبَّهٗ رَبِّ هَبۡ لِیۡ مِنۡ لَّدُنۡكَ ذُرِّيَّةً طَيِّبَةً اِنَّكَ سَمِيۡعُ الدُّعَاۤءِ (پارہ نمبر3 رکوع نمبر12)

جب اللہ تعالیٰ نے دعا کو شرف قبولیت بخشا تو حضرت زکریا علیہ السلام حیران ہو کر خود ہی عرض کرتے ہیں۔

قَالَ رَبِّ اِنِّیۡ وَهَنَ الۡعَظۡمُ مِنِّیۡ وَاشۡتَعَلَ الرَّاۡسُ شَيۡبًا وَّلَمۡ اَكُنۡۢ بِدُعَآئِكَ رَبِّ شَقِيًّا (پارہ نمبر16 رکوع نمبر4)

الٰہی میرے ہاں بچے کی پیدائش کیسے ہو سکتی ہے جب کہ میں بڑھاپے کی حدود پر پہنچ چکا ہوں اللہ فرماتے ہیں اے میرے بندے زکریا اس میں حیرانگی والی کونسی بات ہے جو مریم کو بے موسے پھلوں سے دے سکتا ہے کیا تمہیں بڑھاپے میں اولاد نہیں دے سکتا اور اسی لئے تو حضرت یونس علیہ السلام مچھلی کے پیٹ میں اپنے وحدہ لا شریک خدا کو پکار پکار کر کہتے ہیں۔

لَاۤ اِلٰهَ اِلَّاۤ اَنۡتَ سُبۡحٰنَكَ اِنِّیۡ كُنۡتُ مِنَ الظّٰلِمِيۡنَ ○

اسی لئے تو کسی شاعر نے کیا خوب کہا

اے خالق کل اے مالک کل اے حافظ کل اے رازق کل

سبحان ہے تو رحمٰن ہے تو کوئی صفتیں تیری پا نہ سکا
ہر شے پر تصرف ہے تیرا جب حکم ہوا تب مینہ برسا
اے مالک ابر سے تیرے سوا اک بوند بھی کوئی گرا نہ سکا
قادر وہ نہیں بن سکتی نہیں جن سے کبھی ایک مکھی بھی
مکھی کا بنانا تو دور رہا اک بال بھی بدلا جا نہ سکا
یونس نے پکارا اے اللہ اور بیٹھ گیا وہ کشتی میں
پر حکم تیرا ٹل نہ سکا وہ خود کو پار لگا نہ سکا
تو جس کو ڈبونے پر آئے پھر کس کی طاقت ہے پار کرے
محبوب تیرا مجبور رہا پسر کو کشتی پہ بیٹھا نہ سکا

يَاۤاَيُّهَا النَّاسُ ضُرِبَ مَثَلٌ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ اِنَّ الَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ لَنْ يَّخْلُقُوْا ذُبَابًا وَلَوِ اجْتَمَعُوْا لَهٗ وَاِنْ يَّسْلُبْهُمُ الذُّبَابُ شَيْئًا لَّا يَسْتَنْقِذُوْهُ مِنْهُ ضَعُفَ الطَّالِبُ وَالْمَطْلُوْبُ (پارہ نمبر17 رکوع نمبر17)

ترجمہ:۔ اے لوگو میں ایک مثال بیان کرتا ہوں اسے غور سے سننا جن لوگوں کو تم خدا کا شریک تسلیم کرتے ہو وہ تو ایک مکھی بھی پیدا نہیں کر سکتے اگرچہ وہ سارے کے سارے مل بیٹھیں اور اگر مکھی ان سے کچھ چھین لے تو وہ واپس نہیں لے سکتے چھیننے والی چیز اور جس سے چیز چھینی گئی دونوں کمزور ہیں۔

قریش مکہ کہنے لگے کہ آؤ ایک فیصلہ کرتے ہیں جس پر ہم عمل کریں گے تو کوئی کسی کے معبود کی مخالفت نہیں کریگا ایک سال آپ مسلمان ہمارے معبودوں کی عبادت کریں گے اور ایک سال ہم آپ کے معبود کی عبادت کرلیا کریں گے تو اللہ تبارک و تعالیٰ نے فورا" مندرجہ ذیل آیات کا نزول کر دیا۔

قُلْ يَاۤاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ ○ لَاۤ اَعْبُدُ مَا تَعْبُدُوْنَ ○ وَلَاۤ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَاۤ اَعْبُدُ ○ وَلَاۤ اَنَا عَابِدٌ مَّا عَبَدْتُّمْ ○ وَلَاۤ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَاۤ اَعْبُدُ ○ لَكُمْ دِيْنُكُمْ وَلِيَ دِيْنِ ○

(سورہ الکافرون پارہ نمبر30 رکوع نمبر34)

عکرمہ بن ابو جہل کا واقعہ

عکرمہ بن ابو جہل کشتی میں سوار تھے اور اس کے کچھ کفار ساتھ بھی موجود ہیں جب دریا کی فضا، کشتی کے مخالف ہوئی تو عکرمہ کے ساتھیوں نے کہا کہ اگر کشتی کی تباہی سے نجات حاصل کرنا چاہتے ہو تو محمد ﷺ کے خدا کو پکارو تو عکرمہ کہنے لگا اگر خدا مجھے اس سے نجات دے گا تو میں ضرور اللہ کے رسول سے معافی مانگ لوں گا اور میں امید کرتا ہوں کہ اللہ کے رسول مجھے معاف کر دیں گے اور یہ واقعہ اس وقت پیش آیا جب عکرمہ بن ابی جہل نے بھاگنے کا ارادہ کیا کیونکہ اس وقت رسول اللہ ﷺ نے مکہ کو فتح کر لیا تھا اور یہ حبشہ کی طرف بھاگنے کا ارادہ کر رہا تھا۔

اور اس واقعہ کا ذکر کرتے ہوئے اللہ تبارک و تعالیٰ نے قرآن پاک میں ارشاد فرمایا تھا۔

فَاِذَا رَكِبُوْا فِى الْفُلْكِ دَعَوُا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ فَلَمَّا نَجّٰهُمْ اِلَى الْبَرِّ اِذَا هُمْ يُشْرِكُوْنَ ○ (پارہ نمبر21 رکوع نمبر3)

حضرت عمر فاروق ؓ فرماتے ہیں کہ اے اللہ کے رسول جاہلیت میں ہمارا عجیب حال تھا ہم جب بھی سفر میں جاتے اپنے بتوں کو بھی ساتھ لے جاتے تھے ایک دفعہ ہم سفر میں گئے ہم آٹے کا بنا ہوا بت اپنے ساتھ لے گئے چلتے چلتے ہمارا یہ رب راستے میں گر پڑا اور ٹوٹ گیا واپس آکر ہم نے اسے اٹھایا اور صاف کیا پھر جب ہمارے پاس کھانے کو کچھ نہ رہا تو ہم نے اپنے اس ٹوٹے ہوئے رب کو پیس لیا اور اس کا آٹا گوندھ کر روٹیاں پکانی شروع کر دیں۔

حضرت معاذ بن عمر بن الجموع اور معاذ بن جبل کا واقعہ

حضرت معاذ بن عمرو بن جموع اور معاذ بن جبل یہ دونوں جوان مسلمان ہو چکے تھے مدینہ میں رات کے وقت مشرکین کے بتوں کے پاس جاتے اور ان کو توڑ دیتے اگر وہ لکڑی کے بنے ہوتے تو ان کو توڑ کر جلانے کے لئے بیوہ اور غریب عورتوں کو دیتے تاکہ ان کم بخت مشرکین کو کچھ عبرت ہو اور اپنے عمل اور عقیدہ پر کچھ غور کریں عمرو بن جموع اپنی قوم کا سردار تھا اس کا ایک بت تھا وہ اس بت کی عبادت کرتا تھا اس کو خوشبوئیں ملتا وہ دونوں

نوجوان رات کے وقت اس کے بت خانے میں جاتے اور اس پر غلاظت کرتے عمرو بن جموع آتا اور اپنے بت کو جب اس حالت میں دیکھتا تو اس کو دھوتا اور خوشبو ملتا اور اس کے پاس تلوار رکھ دیتا اور کہتا کہ اے میرے معبود اس کے ساتھ اپنی مدافعت کرو اور یہ لوگ دوبارہ اسی طرح کرتے عمرو بن جموع پھر اسے دھوتا اور صاف کرتا اور اپنی تلوار اس کے پاس رکھ دیتا آخر کار ایک دن ان دونوں نے اس بت کو نکالا اور ایک کتے کی لاش کے ساتھ اس کو باندھ دیا اور رسی کے ذریعہ ایک کھائی میں لٹکا دیا جب عمرو بن جموع آیا اور اس کی اس کیفیت کو دیکھا تو اس کی عقل ٹھکانے آگئی وہ بت پرستی کا باطل اعتقاد رکھتا تھا چنانچہ وہ کہنے لگا اگر تو سچ مچ کا خدا ہوتا تو کتے کے ساتھ کنوئیں میں نہ پڑا ہوتا۔ پھر اس نے اسلام قبول کر لیا اور اچھا مسلمان بن گیا اور جنگ احد میں شہید ہو گیا۔ میں نے خود بھی تحقیق کی ہے اور علماء سے بھی پوچھا ہے ذیل کا واقع بخاری میں نہیں ہے شائد کسی تاریخ کی کتاب میں ہو۔ کہ ولید کافر کا ایک سونے کا بت تھا جس کی وہ پوجا و عبادت کیا کرتا تھا ایک مرتبہ ولید نے اپنے بت کو کہا تیرا ناس ہو تو مرجائے میں آج تک تیری عبادت کرتا رہا ہوں کم از کم مجھے یہ تو بتا کہ محمد سچا ہے یا جھوٹا بت آگے سے اور پیچھے سے ہلا اور اس کے اندر سے آواز آئی کہ محمد ﷺ جھوٹا ہے اب اس نے لوگوں کو بتانا شروع کر دیا کہ نعوذ باللہ محمد ﷺ جھوٹا ہے پھر ایک دن مقرر کیا کہ تمام لوگوں کو جمع کر کے پوچھا جائے کہ آیا محمد سچا ہے یا جھوٹا ہے۔ مقررہ دن پر تمام تماشائی اکٹھے ہو گئے لیکن دوبارہ پوچھنے سے قبل ایک واقعہ پیش آیا وہ یہ ہے کہ ایک جن مسلمان جب اپنے گھر آیا تو اس کی اہلیہ کچھ پریشان تھی پوچھنے لگا کیا بات ہے تو اس کی بیوی (جننی) نے بتایا کہ تمہیں کیا پرواہ تم اپنے کاروبار میں مصروف ہو جب اس کے شوہر نے زیادہ مجبور کیا تو اس نے بتایا کہ فلاں مشرک جن ولید کے بت کے اندر داخل ہو کر کہتا ہے کہ محمد ﷺ جھوٹے ہیں اور وہ اللہ کے پیغمبر نہیں ہیں تو مسلمان جن نے جب کافر جن سے پوچھا تو اس نے انکار کر دیا اس پر مسلمان جن نے اسے قتل کر دیا اور ولید کے بت کے اندر تحلیل ہو گیا۔ جب انہوں نے (تماشائیوں) نے پوچھا کہ بتاؤ محمد سچا ہے یا جھوٹا تو مسلمان جن کہنے لگا محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں اور اللہ کے آخرالزماں نبی ہیں اس کے بعد یہ رسول اللہ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا تو تلوار خون سے آلودہ تھی اس مسلمان موحد

جن نے سارا واقعہ رسول اللہ کی خدمت میں گوش گذار کر دیا کہ میں اس کافر جن کو قتل کر آیا ہوں جس کی وجہ سے میری تلوار خون سے آلودہ ہو چکی ہے۔

اسی کے بارہ میں علامہ اقبال نے کیا خوب کہا۔

غیروں سے تجھے امیدیں اور خدا سے نا امیدی
مجھے یہ تو بتا اور کافری کیا ہے

اسی کے بارہ میں حضرت مولنا عباس صاحب مرحوم پاکپتن والے بتاتے ہیں کہ میں ایک مرتبہ کشتی میں سوار ہو کر کہیں جا رہا تھا اچانک معمولی سا خطرہ اہل کشتی کو درپیش آیا تو سب کے سب تلملا اٹھے کوئی خواجہ فیض کو پکارنے لگا کوئی شیخ عبد القادر جیلانی کو پکارنے لگا اس حال میں سب کو دیکھ کر مولانا عباس صاحب کھڑے ہو گئے اور فرمانے لگے کہ اگر کسی کا بیڑہ ڈوب جائے تو شیخ عبد القادر صاحب تو بارہ برس تک اس طرف دھیان ہی نہیں کرتے اور تمہارے عقیدہ کے مطابق بارہ برس کے بعد کشتی پار لگاتے ہیں آؤ ہم سب مل کر اس کو یاد کریں اس کے ہاں گریہ و زاری کریں جو ماہ و سال ایام گھنٹہ و منٹ کا خیال نہ کرے بلکہ اس سے پہلے ہی مدد کر دے سب کہنے لگے کہ اس بوڑھے نے ٹھیک کہا ہے اور بالاخر سب نے مل کر خدا کو پکارنا شروع کر دیا تو خدائے قدوس نے ان سب کو نجات بخشی اور بخیریت سب کے سب خشکی پر اتر آئے۔

فرعون کی ربوبیت کا دعویٰ کرنے کا سبب

ایک دفعہ فرعون کے پاس شیطان آیا جب وہ اپنے تخت شاہی پر بیٹھا ہوا تھا کہنے لگا میں آپ کو ایک مشورہ دوں فرعون کہنے لگا بتاو ء تو کہنے لگا کہ آپ اتنے بڑے بادشاہ ہوتے ہوئے اگر ربوبیت کا دعویٰ کر دیں تو آپ کے لئے کوئی مشکل نہیں کہ لوگ آپ کو رب ماننا شروع کر دیں گے۔ کہنے لگا دیکھنا کہیں میں پھنس نہ جاؤں شیطان کہنے لگا ڈر کی کوئی بات نہیں میں ہر وقت آپ کے تعاون میں لگا رہوں گا بالاخر اس کے اکسانے پر فرعون نے ربوبیت کا دعویٰ کر دیا لوگوں میں منادی کرا دی اَنَا رَبُّكُمُ الْاَعْلٰى فرعون کے اس دعوے کے بعد وقت گزرتا گیا فرعون بھی اپنے دعوے پر قائم رہا لیکن ایک وقت ایسا آیا کہ آسمان سے

رحمت کی بارش برسنی بند ہو گئی فرعون کے ماننے والے تنگ آکر فرعون کے پاس آئے کہ جناب ہم بارش کے بند ہو جانے کی بنا پر از حد تنگ ہیں آپ چونکہ ملک کے رہنے والوں کے رب ہیں۔ اس لئے گذارش ہے کہ آپ ہم پر بارش برسائیں فرعون نے کہا میں کل آپ کو بتاؤں گا رات کو ابلیس آیا تو اس سے بات چیت کی کہ میں نے پہلے آپ کو کہا تھا کہیں میں کسی مصیبت میں نہ پھنس جاؤں۔ اب میں پھنس گیا ہوں لہٰذا بارش برسانے کا کوئی حل سوچیں۔ تاکہ میں بدنام ہونے سے بچ جاؤں شیطان نے وعدہ کیا کہ کل جو بات ہو گی آپ کو بتا دی جائے گی فرعون کے پاس سے جاتے ہی ایک زبردست چیخ ماری جس سے تمام شطونگڑے جمع ہو گئے جن کو تاکید کی کہ تم بیک وقت خوب سیر ہو کر پانی پینا اور جب پیشاب آئے مل کر قطاروں اور صفوں کی شکل بنا کر پورے ملک مصر میں چلتے ہوئے پیشاب کر ڈالنا اس بات کی پوری سختی سے تاکید کر کے ادھر فرعون کے پاس آیا کہ اپنے لوگوں کو کہہ دینا کہ فلاں رات بارش ہو گی لوگ پوری امید رکھتے ہوئے سو گئے ادھر جب شیطانوں کو پیشاب آیا تو انہوں نے پیشاب کا چھڑکاؤ شروع کر دیا صبح ہوئی لوگ اٹھے تو بہت خوش ہوئے کہ بارش ہو چکی ہے جب لوگوں نے پورے غور سے دیکھا تو معلوم ہوا کہ رحمت کی بارش سے جو حالت فصلوں کی ہوتی ہے وہ نہیں زراعت اور کھیتی کا رنگ پہلے سے زیادہ خراب اور نیچے گری ہوئی ہے چھوٹی شاخیں اور پتے خوشحال نہیں ہیں فصلوں کی تباہی مچی ہوئی ہے لوگ پہلے سے زیادہ پریشان نظر آرہے ہیں شیطان فرعون کے پاس آیا فرعون نے شکایت کی کہ میں بدنام ہو چکا ہوں زراعت وغیرہ کا حال پہلے سے بھی زیادہ خراب ہے شیطان سے مناسب جواب پا کر خاموش ہو گیا ایک دفعہ شیطان محل کے دروازہ پر آیا فرعون اپنے شاہی تخت پر بیٹھا ہوا تھا دستک دی اور کہا جو شخص انسان ہوتے ہوئے اور مخلوق ہوتے ہوئے ربوبیت کا دعویٰ کرے اس پر خدا کی لعنت ہو فرعون نے باہر آکر دیکھا تو باہر کسی کو نا پا کر نامراد واپس لوٹ گیا۔

صوفی مولانا محمد عبداللہ صاحب اوڈانوالہ کا چشم دید واقعہ

کہتے ہیں کہ میں مدرسہ کے چندہ کی غرض سے میاں شیر محمد شرقپوری کے پاس جایا

کرتا تھا اور میاں صاحب شرقپور کے مشہور گدی نشین تھے انکے ہم عقیدہ مدرسوں کے سفیر و مہتمم ان کے پاس جاتے تھے لیکن میاں صاحب انہیں بہت کم چندہ دلواتے تھے لیکن میرے ساتھ انہیں ایک خاص دلچسپی تھی جس کی بناء پر خود بھی چندہ دیتا تھا اور اپنے مریدوں سے بھی دلواتا تھا۔ دوسرے لوگ اسی بناء پر میاں صاحب کو کہتے تھے کہ آپ انہیں زیادہ چندہ دلواتے ہیں اور ہمیں کم میاں صاحب انہیں مناسب جواب دے کر ٹال دیتے۔ صوفی محمد عبداللہ صاحب حسب عادت ایک مرتبہ شرقپور چندہ لینے کے لئے گئے شرقپور پہنچ کر میاں صاحب کو نہ پایا تو ان کے مریدوں سے پوچھا تو انہوں نے بتایا کہ وہ مکان کی اوپر والی چھت پر ہیں اور آپ کو اوپر جانے کی اجازت ہے صوفی صاحب سیڑھی عبور کر کے مکان کے پاس پہنچے تو معلوم ہوا کہ میاں صاحب شرکیہ وظائف میں مشغول ہیں جیسے شرکیہ عقیدہ والے پڑھتے ہیں یا شیخ عبدالقادر جیلانی شیاللہ امداد کن امداد کن۔ تو صوفی صاحب نے دل میں سوچا کہ ایسے مشرک سے چندہ لینے کی کیا ضرورت ہے یہ سوچ کر وہ دروازے سے ہی واپس ہو گئے میاں صاحب کو جب پتہ چلا تو انہیں زبردستی مجبور کر کے واپس اپنے پاس بلا لیا صوفی صاحب نے ایسے وظائف کی تردید میں گفتگو شروع کی جس پر میاں صاحب نے کہا کہ آپ وہابی عقیدہ رکھتے ہیں ان وظائف کی کیسے قدر کر سکتے ہیں ہم نے تو اس طرح کے وظائف کر کے اہل اللہ کے فیض سے کئی روحانی چیزیں حاصل کی ہیں صوفی صاحب نے اس کے بطلان میں کئی باتیں کیں بالآخر صوفی صاحب نے فرمایا آپ کوئی بھی دکھا دیں میاں صاحب کہنے لگے آپ تیار ہو جائیں مضبوط اور قوی رہیں آج میں نے تمہیں ان بزرگوں میں سے کوئی شخصیت ضرور دکھلانی ہے اتنی بات کہہ کر ایک گاڑی جو شرقپور سے لاہور کو آتی تھی کہلا بھیجا کہ فرنٹ سیٹ پر دو سواروں کی جگہ رکھ کر ہمارا انتظار کریں جب تک ہم نہ آئیں گاڑی نہیں چلانی۔ شہرت عامہ ہونے کی بناء پر اور معتقدین ہونے کی وجہ سے لوگ کافی منتظر تھے میاں صاحب اپنے وظائف میں مشغول تھے صوفی صاحب نے کہا کہ اب آپ اپنے کام کو چھوڑیں اور جہاں جانا ہے چلیں میاں صاحب اپنی گدی سے اٹھ کر اڈا پر آئے جب ہم لاہور پہنچے تو ڈرائیور سے کہا کہ ہم دونوں کو دریائے راوی پر اتار دیں صوفی صاحب بھی ہمراہ تھے دریا مذکورہ کے پل پر اتر کر صوفی صاحب کو کہنے لگے کہ کس بزرگ کو دیکھنا ہے میں

نے سید علی ہجویری کو دیکھنا ہے کچھ وظیفہ کیا اور کہنے لگے اب سید علی ہجویری آ رہے ہیں صوفی صاحب کہتے ہیں کہ میں کیا دیکھتا ہوں کہ سبز رنگ کے دو لمبے لمبے کپڑے پہنے ہوئے ہیں اور سر پر ٹوپی ہے جس پر مکتوب ہے سید علی ہجویری" اور ہاتھ میں لمبا سا عصاء ہے آ کر میاں صاحب سے مصافحہ اور معانقہ کیا غالبا" بتایا بھی کہ میں سید علی ہجویری ہوں صوفی صاحب یہ سارا ماجرا دیکھ کر حیران اور متعجب بھی ہوئے اور دل میں خیال آیا کہ اگر یہ سید مذکورہ فوت شدہ حاضر ناضر ہیں تو نعوذ باللہ ہمارا عقیدہ تو غلط ہے اتنے میں ہی دماغ میں یہ بات آئی کہ کہیں یہ فریب ہی نہ ہو حدیث شریف کی دعا یاد آئی لا حول ولا قوۃ الا باللہ تو اس کو پڑھا سر پھر گیا دوسری مرتبہ پڑھی تو اس کی ٹوپی گر گئی تیسری مرتبہ پڑھی تو وہ بھاگ گیا اب صوفی صاحب نے میاں صاحب کو بتایا کہ یہ شیطان مردود تھا جو آپ کے شرکیہ وظائف کی بناء پر آپ کو کئی کرشمے دکھاتا تھا جس پر میاں صاحب نے اعتراف کرتے ہوئے کہا عرصہ 16 سال سے میرے ساتھ ایسی باتیں ہو رہی ہیں لیکن پھر بھی پیری مریدی اور معتقدین اور آمدن کا وسیع میدان دیکھ کر اپنے اس غلط طریقہ سے اب تک توبہ نہ کی اور پھر صوفی صاحب کو بھی وہابی کہہ کر ٹال مٹول سے کام لیا۔

مولنا جمال الدین صاحب نے ایک اوڈ برادری کے اہلحدیث کی زبانی یہ واقعہ بیان کیا ان کا تعلق اہلحدیث گھرانے سے تھا کہتے ہیں کہ میں اور میرے کچھ ساتھی علاقہ جھنگ میں گئے ایک مقام پر ہم نے اپنے خیمے لگائے اور وہاں ہم قیام کی غرض سے ٹھہر گئے ہمیں کچھ فاصلہ پر آدمیوں کا ہجوم نظر آیا کسی سے پوچھنے پر معلوم ہوا کہ یہ مزار ہے جس پر لوگ اپنی منتیں اور نذرانے چڑھانے کی غرض سے آتے ہیں ساتھ ہی یہ بات بھی لوگوں میں مشہور تھی کہ پیر صاحب رات کو بارہ بجے مقررہ وقت پر مزار سے اٹھ کر باہر آتے ہیں اور مینار پر جاتے ہوئے لوگوں کی حاجتیں پوری کرنے کے لئے دعائیں مانگتے ہیں مولنا صاحب یہ بات سن کر متعجب ہوئے اور بات کی حقیقت معلوم کرنے کے لئے خود مزار پر گئے لوگوں کے حالات کا جائزہ لیا دیکھا کہ لوگ مزار کے گرد و نواح گھوم رہے ہیں منتیں نذرانے چڑھاوے چڑھائے جا رہے ہیں جب رات کو بارہ بجے کا ٹائم ہوا تو مزار کے اندر سے ایک شخص نکل کر مینار کی طرف جاتا ہوا دکھلائی دیا جس کے جسم کی بناوٹ کا یہ حال تھا کہ سبز رنگ کے لمبے لمبے

کپڑے پہنے ہوئے اور ہاتھ میں لمبا سا عصاء لئے مینار پر کھڑا ہے اور لوگوں کی باتیں سن کر ان کا جواب دینے میں مشغول ہے تو مذکورہ آدمی نے سوچا کہ اس کا کیا مطلب ہے کہ ہمارا عقیدہ انبیاء و اولیاء وفات کے بعد حاضر و ناظر نہیں ہوتے غلط ثابت ہو گا اب توحید کو ماننے والا شخص اس مزار کے پاس اٹھنے بیٹھنے والوں سے بات چیت رکھتا ہوا مجاورین تک پہنچ گیا اور مزار میں داخل ہو کر اندر سے مارتا اور لا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم کے ورد کو جاری رکھا اور دل میں یہ بات رکھی کہ اگر یہ شیطانی اثر ہوا تو ضرور دفع ہو جائے گا اور پھر ایسا ہوا کہ ایک رات مقررہ وقت پر لوگوں کے عقیدہ کے مطابق انکی منتیں پوری کرنے والا جب نہ آیا تو انہوں نے صبح تک انتظار کیا حتیٰ کہ سورج طلوع ہو گیا تو ان کی امیدوں پر پانی پھر گیا تو مواحد کو مکمل یقین ہو گیا کہ یہ شیطان تھا جو لوگوں کو بزرگ اور صالح شخص میں لوگوں کو گمراہ کیا کرتا تھا پھر لوگوں نے سوچا کہ یہ کیا ہو گیا ہے کہ ہمارا بزرگ ہم سے ناراض کیوں ہو گیا ہے۔ زیادہ تحقیق پر پتہ چلا کہ یہ کسی مواحد کی شرارت ہے کہ اس نے ہمارے پیر کو بھگا دیا ہے ادھر اللہ کا یہ مواحد بندہ اس نے اپنے خیمے اکھاڑ لئے اور وہاں سے چل بسے۔

واقعہ سوم مولنا صاحب سے منقول ہے

ریاست بہاولپور کا ایک بہت بڑا عالم مفتی مقرر تھا جو ایک مرتبہ بہاولنگر کے کسی گاؤں میں اپنے کسی رشتہ دار کو ملنے کی غرض سے آیا لوگوں نے اس کی موجودگی میں کہا کہ ہم نے گیارہویں شریف کا ختم دلوانا ہے لہٰذا آپ کی بھی دعوت ہے مفتی صاحب نے فرمایا کہ میں ایسی دعوت کو قبول نہیں کرتا کیونکہ یہ شرک ہے اور تم اس فعل باطلہ سے بچ کر رہنا تو لوگ کہنے لگے کہ اگر ہم نے گیارہویں شریف کا ختم نہ دلوایا ہماری بھینسیں مرجائیں گی۔ مفتی صاحب نے کہا کہ اگر مرگئیں تو مجھ سے لے لینا۔ مفتی صاحب کی اس تبلیغ کی بنا پر لوگوں نے گیارہویں شریف نہ دی جب صبح ہوئی تو لوگوں نے دیکھا کہ انکی بھینس ان کے شرکیہ عقائد کے مطابق بیمار ہو کر سرپاؤں مار رہی ہیں اور تڑپ رہی ہیں ابھی مفتی صاحب صبح کی نماز ادا کرنے کے بعد مسجد میں ہی تھے کہ کچھ لوگ لاٹھیاں کھینچ کر مفتی صاحب پر حملہ

آور ہونے لگے تو مفتی صاحب نے کہا کہ آپ مجھے اپنے مویشیوں کے پاس لے جائیں اگر وہ ٹھیک نہ ہوئے تو آپ جیسا بھی مجھ سے سلوک کرنا چاہیں آپ کو حق حاصل ہے بالاخر جب مفتی صاحب بھینسوں اور مویشیوں کے پاس گئے تو واقعی شیطانی اثر کی بناء پر بھینسوں کی حالت ناگفتہ تھی تو مفتی صاحب نے ولا حول ولا قوۃ اور دیگر وظائف پڑھتے ہوئے ان کے سروں پر جوتے مارے تو وہ پہلے کی طرح تندرست و توانا ہو گئیں تو تب لوگوں میں یہ بات ثابت ہو گئی کہ گیارھویں دینے یا نہ دینے سے مال کا نقصان ہونا یہ سب شرکیہ عقائد ہیں اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ سب کو شرکیہ عقائد سے نجات بخشے امین۔

واقعہ چہارم از مولنا جمالدین صاحب چاوٗے کا

حضرت مولنا رشید احمد صاحب یا کسی دوسرے عالم میں جن کے پڑوس میں ایک پیپل کے درخت کی پرستش ہوتی تھی مذکورہ مولنا صاحب نے فرمایا لوگو یہ سب سے بڑا شرک ہے لہٰذا اسے کاٹ دو بعض شرکیہ عقائد کے لوگوں میں اس کی بڑی شہرت تھی کہ یہاں جس حاجت والا بھی آجائے تو اس پیپل کے پاس ایک بزرگ کی منت چڑھاوا چڑھاوئے تو اس کی مشکل حل ہو جاتی ہے اور وہ کامیاب ہو کر بامراد ہو جاتا ہے حضرت مولنا کے اصرار پر لوگوں نے جواب دیا کہ حضرت سب سے پہلے کلہاڑا آپ اس درخت سے لگائیں پھر ہم اسے کاٹ ڈالیں گے مولنا صاحب کلہاڑا لے کر اس درخت کی طرف گئے اور پھر واپس آ گئے پھر دوسری مرتبہ گئے اور پھر واپس آ گئے۔ پھر تیسری مرتبہ یا چوتھی مرتبہ اسے چوٹ لگائی لوگوں نے عرض کی حضرت آپ دو یا تین مرتبہ واپس لوٹے اس کی کیا وجہ تھی اس پر مولنا نے بتایا کہ وہاں ایک شیطان جن تھا جو مجھے روکتا تھا اور مجھ سے مقابلہ کرنا چاہتا تھا جس کی بناء پر میں دو یا تین مرتبہ واپس لوٹا اب میں نے پوری معیت الٰہی اور طاقت سے اس پر وارد کیا اور کامیابی ہوئی چونکہ علمائے صالحین کا فرمانا ہے مَعَ كُلِّ صَنَمٍ جِنِّيٌّ کہ ہر بت کے پاس جن ہوتا ہے وہی جن لوگوں کو بھکانے کا سبب ہوتا ہے اور وہی جن لوگوں کو بزرگ کی شکل میں دکھلائی دیتا ہے اور جہلا طبقہ کے سامنے طرح طرح کے کرشمے پیش کر کے انہیں گمراہ کرنا اسی کا کام ہوتا ہے اور لفظ صنم ہر اس چیز پر بولا جاتا ہے جس کی پوجا پاٹ کی جاتی ہو خواہ

وہ قبر ہو یا مزار ہو یا حجر ہو یا شجر ہو جہاں بھی غیر اللہ کی عبادت کی جائے وہ صنم بن جاتا ہے اسی بناء پر سید الکل ختم الرسل خیر البشر امام الانبیاء ﷺ نے خداوند قدوس کے ہاں دعا مانگی اَللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلْ قَبْرِیْ صَنَمًا الٰہی میری قبر کو صنم کدہ مت بنانا اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کو ایسی توفیق عنایت فرمائے کہ وہ ہر جگہ سے برائی کو مٹا سکے۔ امین

پیر محمد اسماعیل شاہ کا واقعہ

کرمو والے حلقہ اوکاڑہ پیر محمد اسماعیل شاہ جو کہ کرموں والے اسٹیشن کے قریب گدی نشین ہیں اب اس کے دو بیٹے عثمان شاہ اور محمد علی شاہ ان کے قائم مقام علیحدہ علیحدہ گدی نشین ہونے کے معاملہ کو سرانجام دے رہے ہیں شاہ محمد اسماعیل صاحب کے بعض واقعات زندگی اہل اللہ کی سیرت کے خلاف ہیں مولوی محمد ابراہیم چک جاگوال کے رہنے والے ایک مرتبہ ان کے قرب و جوار میں کہیں گئے ہوئے تھے نماز کا وقت ہو گیا تو ان کے پیچھے نماز ادا کی یہ نماز غالباً" جمعہ کی نماز تھی یا کوئی دوسری نماز تھی پیر صاحب نماز ادا کرتے ہی علیحدہ جا بیٹھے مذکورہ مولانا صاحب نے مصافحہ کرنے کی غرض سے پاس جانا چاہا لیکن دربانوں نے نہ جانے دیا بالآخر مولانا صاحب نے کسی طریقہ سے جا کر ان کے پیچھے کھڑے ہو کر السلام علیکم عرض کیا۔ لیکن پیر صاحب نے کوئی توجہ نہ دی تو انہوں نے پھر سلام عرض کیا پیر صاحب جواب دینے کی بجائے بڑی تند خوئی سے پیش آئے اور کہنے لگے بیوقوف چلا جا باتیں کیسی کر رہے ہو مولنا صاحب نے عرض کیا کہ مجھے یہ بتائیں کہ کیا آنحضرت ﷺ کا یہی طریقہ تھا کہ اپنے پاس آنے والوں کو روکتے ہوئے سلام کا جواب نہ دیتے ہوئے یا ایسے دربان مقرر کئے ہوں جو آپ کے پاس آنے والوں کو روکتے ہوں اتنی بات کہہ کر مولانا صاحب واپس لوٹ آئے کچھ مسافت ہی طے کی تھی کہ ایک آدمی آوازیں دیتا ہوا اور دوڑتا ہوا آ پہنچا کہ پیر صاحب تمہیں بلا رہے ہیں مولوی صاحب نے کہا کہ میں واپس جا رہا ہوں لہٰذا میں نہیں جا سکتا اس آدمی نے اصرار کیا کہ پیر صاحب کہہ رہے ہیں کہ میں نے اسے جھڑکا ہے لہٰذا ضرور بلا لاؤ مولوی صاحب واپس آئے تو پیر صاحب نے معمولی دبی ہوئی زبان سے ان کی حوصلہ افزائی کی۔

پیر محمد اسماعیل شاہ کا دوسرا واقعہ

کرمو والے پیر صاحب خطبہ ارشاد فرما رہے تھے اور انکے اکثر خطبے اور واعظ و نصیحت اکثر بزرگوں کے واقعات اور داستانیں ہوا کرتی تھیں ایک آدمی نے کہا کہ میں نے ایک مرتبہ پیر صاحب کے پیچھے جمعہ پڑھا تھا تو پیر صاحب کہہ رہے تھے کہ ایک بہت بڑے دریا سے کئی نہریں نکلتی ہیں تو ان نہروں میں سے کئی کھال نکال کر زمینوں اور کھیتوں کو سیراب کرتے ہیں یہی حال پیروں اور بزرگوں کا ہے ان کے فیض سے بھی اسی طرح لوگ علم حاصل کرتے ہیں تو مذکورہ بالا آدمی کہتا ہے کہ میں آٹھ سال بعد بھی جمعہ پڑھنے کی غرض سے مسجد میں داخل ہوا تو پیر صاحب کا یہی عنوان تھا اور طریقہ طرز بیانی کچھ یوں تھا ایک بات بیان کرتے تو خاموش ہو جاتے اور ممبر پر بیٹھ کر ہل جل کر اپنے کپڑوں کو درست کرتے اور پھر دوسری بات شروع کرتے ایک مرتبہ ایک وہابی آدمی نے پیر صاحب کے خاموش ہونے پر اٹھ کر کہا پیر صاحب میری دو نوجوان بیٹیاں ہیں میں غریب آدمی ہوں اور میں نے ان کی شادیاں کرنی ہیں لہٰذا آپ دعا کریں کہ اللہ میرا یہ مسئلہ حل فرما دے پیر صاحب نے ناخوش ہو کر اپنے مریدوں کو اشارہ کیا انہوں نے واعظ کی مجلس سے دھکے مار کر اسے باہر نکال دیا اور وہ بیچارہ کہتا رہا میرا قصور کیا ہے مجھے بتاؤ تو سہی لیکن اس کی کسی نے ایک نہ سنی اور اسے باہر نکال کر ہی دم لیا یہ حال تو ہے ان پیروں کا۔

پیر اسماعیل شاہ کا واقعہ سوئم

علاقہ سندھ کا رہنے والا ایک آدمی اپنی بہن یا بیوی کو لیکر پیر صاحب کے پاس آیا اور آکر (500) پانچ سو روپیہ نذرانہ پیش کیا جب شام کا وقت ہوا تو مریدوں اور ملنگوں نے کہا یہاں رات ٹھہرنے کا حکم نہیں اس نے کہا کہ میں سندھ کا رہنے والا ہوں میں کہاں جاؤں لیکن پھر بھی مریدوں نے زبردستی انہیں وہاں سے نکال دیا وہ کافی راستہ سفر کرکے رات کے وقت اسٹیشن پہنچے بے سروسامان تھے سردی کی حالت میں رات اسٹیشن پر گذاری اور صبح بذریعہ ٹرین سندھ کا سفر شروع کیا۔

واقعہ چہارم

گاؤں کے ایک زمیندار کرموں والے نے بڑی کوشش اور خرچ سے گاؤں کی نمبرداری حاصل کی پیر صاحب نے اس کو بلا کر تاکید کی کہ اپنی نمبرداری سے دستبردار ہو جاؤ اور یہ ہمیں دے دو نمبردار زمیندار نے عرض کیا آپ کو نمبرداری کی کیا ضرورت ہے۔ آپ تو ماشاء اللہ بزرگ ہیں لیکن پیر صاحب نے پھر کہا کہ نمبرداری ہمیں دے دو تو اس نے صاف انکار کر دیا کہ میں نہیں دے سکتا تو پیر صاحب نے اپنے ملنگوں اور مریدوں سے کہہ دیا کہ تم اس نمبردار کو قتل کر ڈالو اب یہ معتقد اسے تلاش کرتے پھرتے تھے کہ وہ ہمیں مل جائے تو ہم اسے قتل کر دیں نمبردار نے بالا خر تنگ آ کر کہہ دیا اگر پیر صاحب نے مجھے قتل کر ڈالا تو ہمارا ابھی کچھ نہیں بن سکے گا۔ کیونکہ پیر صاحب کی رسائی اعلیٰ افسران تک تھی ہر جائز اور ناجائز بات پیر صاحب کے اشارہ پر وہ کر دیا کرتے تھے نمبردار نے ڈر کر پیر سے 3 یا 4 ہزار روپے اپنا خرچ لے کر اسے نمبرداری دے دی اور خود بخود نمبرداری سے دستبردار ہو گیا۔

اسی لئے تو کسی شاعر نے کہا ہے

دیتی ہے بے خبر تجھے حق کی خبر نماز
لیکن جو حضور دل سے ادا ہو اگر نماز

ایک پنجابی شاعر لکھتا ہے

اے غدار نہ ہار اقراروں انت پچھوں ہت ملنا
کدھر آیوں کدھر جانا کسی منگت وچ رلنا

نور جہان نے توحید کے تائید میں کیا خوب الفاظ کہے

ایہہ پتر ہٹاں تے نہیں وکدے تولبدی پھریں بازار کڑے
ایہہ سودا نقد وی نہیں ملدا توں لبدی پھریں ادھار کڑے
ایہہ دین اے میرے داتا دا نہ ایویں ٹکراں مار کڑے
کوئی داتا ہور نہ دیندانی اک دیندا رب غفار کڑے

بریلوی عقیدہ کی ایک خود ساختہ حدیث

قاضی محمد ثناء اللہ اپنی کتاب ارشادالطلبین میں اور قاری حامد لاہوری نے اپنے

مکتوبات میں وضع تحریر کیا ہے لہٰذا یہ روایت ذیل موضوع ہے

اِذَا تَحَیَّرْتُمْ فِی الْاُمُوْرِ فَاسْتَعِیْنُوْا بِاَهْلِ الْقُبُوْرِ ○

کہ جب تم اپنے مسائل میں الجھ جاؤ تو قبروں میں دفن ہونے والے بزرگوں سے مدد مانگا کرو۔

حالانکہ امام ابو حنیفہ" فرماتے ہیں

مَنْ قَالَ اِنَّ اَرْوَاحَ الْمَشَائِخِ تَعْلَمُ یُکَفَّرُ ○

کہ جس شخص کا عقیدہ یہ ہوا کہ صالحین کی روحیں حاضر ناظر ہیں اور وہ ہر بات کو جانتے ہیں تو ایسا شخص کافر ہے۔ فارسی کا ایک شعر درج ذیل ہے۔

من ازبیگان گان ہر گز نہ نالم کہ بامن ہرچہ کرداں آشنا کرد

مذکورہ فقرہ میں اسلام سے آشنا دوستوں کے نام نہاد مسلمانوں کو خطاب

چا چڑوانگ مدینہ دسے تے کوٹ مٹھن بیت اللہ

ظاہر دے وچ پیر فریدن تے باطن وچ اللہ

باطل عقیدہ کا ایک شاعر فارسی میں کہتا ہے

بگرد آب بلا افتاد کشتی

امداد کن یا معین الدین چشتی

وجود عاشقاں کلی نماز است

حاجی شیر کے میلہ پر رونما ہونے والا واقعہ

حاجی شیر کے میلہ پر آمد و رفت کرنے والی 2 گاڑیوں کا ایکسیڈنٹ ہونے پر 110 افراد ہلاک ہوئے اگر بزرگان فوت شدہ کے ہاتھوں میں مشکل کشائی ہوتی تو ایسا واقعہ کیوں درپیش آتا اسی طرح مٹھن کوٹ سے چاچڑاں کی گدی کی طرف جانے والی ایک کشتی ڈوب گئی اور ایک سو آدمی ہلاک ہو گیا یہ واقعہ بھی عین میلے کے موقع پر پیش آیا ویسے تو بدعتیوں کا عقیدہ ہے کہ شیخ عبدالقادر جیلانی" ڈوبتے ہوئے بیڑوں کو پار کرنے والے ہیں لیکن یہاں تو تیرتے ہوئے بیڑے ڈوبنے لگے۔ مذکورہ بالا واقعات دونوں ایک ہی دن درپیش آئے۔

74ءاور آٹھ یا دس جولائی کے روز یہ واقعات پیش آئے

قبولہ کی نزدیک منڈی عارف والہ کے مشہور پیر غلام کبیریا کے پاس ایک عورت آئی کہنے لگی پیر صاحب میرے ہاں کئی لڑکیاں پیدا ہوئی ہیں لیکن لڑکا کوئی نہیں پیدا ہوا تو پیر صاحب کہنے لگے فکر کی کوئی بات نہیں جب حمل کو تین ماہ گذر جائیں گے تو ہمارے پاس آنا ہم لڑکا بنا دیں گے۔ حالانکہ کہنا یہ چاہئے تھا کہ ہم اللہ سے دعا کریں گے اگر اللہ نے چاہا تو لڑکا بھی عطا کر دیں گے لیکن شرکیہ عقائد کا یہ حال ہے کہ ایسے جاہل پیر خدائی امور میں مداخلت کرتے ہیں اور عوام الناس کا ذہن ہی ایسا بنا رکھا ہے کہ یہ خیال اور عقیدہ رکھیں کہ پیر صاحب بیٹا اور دیگر اشیاء دے سکتے ہیں اور نیز یہ ہمارے نفع و نقصان کے بھی مالک ہیں۔ نعوذ باللہ من ذالک O

اسی کے ہم مثل ایک اور واقعہ

ایک جاہل صوفی نے ایک ملنگ سے تسخیر کے لئے تعویذ مانگا اور یہ صوفی ناجائز طریقہ سے اسے بتا رہا تھا اور لکھوا رہا تھا کہ لکھو لا الہ لا دے' الا اللہ ملا دے' محمد رسول اللہ جلا دے' اس کا تعویذ بنا کر چولہے میں دبا دینا معمولی سی تپش پہنچتی رہے وہ آدمی یا مطلوبہ عورت تمہارے پاس آ جائیگی پاس ہی ایک اچھے عقیدہ والا آدمی سردار بشیر احمد موجود تھا اس نے کہا اگر آگ کی تپش زیادہ پہنچ گئی تو پھر وہ کہنے لگا تو پھر ہلاک ہو جائیگا اچھے عقیدہ والے نے کہا پھر یہ ناجائز عقیدہ والی صورت بن جائیگی صوفی کہنے لگا ہاں یہ تو بات ٹھیک ہے اللہ تعالیٰ ایسے شرکیہ وظائف و اعمال سے مسلمانوں کو محفوظ فرمائے۔ حالانکہ قرآن پاک میں آتا ہے۔

وَاِذْ صَرَفْنَآ اِلَيْكَ نَفَرًا مِّنَ الْجِنِّ يَسْتَمِعُوْنَ الْقُرْاٰنَ فَلَمَّا حَضَرُوْهُ قَالُوْٓا اَنْصِتُوْا فَلَمَّا قُضِيَ وَلَّوْا اِلٰى قَوْمِهِمْ مُّنْذِرِيْنَ O قَالُوْا يٰقَوْمَنَآ اِنَّا سَمِعْنَا كِتٰبًا اُنْزِلَ مِنْۢ بَعْدِ مُوْسٰى مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ يَهْدِيْٓ اِلَى الْحَقِّ وَاِلٰى طَرِيْقٍ مُّسْتَقِيْمٍ O

ترجمہ:۔ اے نبی جب ہم نے تیری طرف جنوں کی ایک جماعت بھیجی وہ قرآن کو

سنتے تھے جب وہ قرآن کو سننے کے لئے حاضر ہوئے تو کہنے لگے خاموش ہو جاؤ جب قرآن کی قرات مکمل ہو گئی تو وہ اپنی قوم کی طرف پھر گئے اور وعظ و نصیحت کرنے لگے۔ کہنے لگے اے ہماری قوم ہم نے ایک کلام سنی ہے جو موسیٰ کے بعد نازل کی گئی ہے وہ پہلی باتوں کی تصدیق کرتی ہے اور حق کی طرف راہنمائی کرتی ہے۔ (پارہ نمبر26 رکوع نمبر4)

وَاِنْ یَّمْسَسْکَ اللّٰہُ بِضُرٍّ فَلَا کَاشِفَ لَہٗ اِلَّا ھُوَ (پارہ نمبر11 رکوع نمبر16)

یعنی اگر اللہ کی طرف سے کوئی تکلیف آ جائے تو اس کے علاوہ تکلیف کو کوئی دور نہیں کر سکتا اس کی تشریح میں تفسیر کبیر کے اندر درج ہے (صفحہ نمبر5 صفحہ نمبر33)

لَوِ اشْتَغَلْتَ بِطَلَبِ الْمَنْفَعَۃِ الْمَضَرَّۃِ مِنَ الرُّوْحَانِیَاتِ الَّتِیْ مَاسِوَاللّٰہِ فَاَنْتَ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ ○

کہ اے لوگو! اگر تم اللہ کے سوا کسی اور کی روحانی طاقت سے نفع یا نقصان چاہا تو تم ظالموں سے ہو جاؤ گے تو معلوم ہوا کہ اللہ کے علاوہ خواہ کوئی نبی ہو یا ولی خواہ فرشتہ ہو یا جن کسی سے نفع و نقصان کی امید نہیں کرنی چاہئے اور اگر کسی سے کوئی امید وابستہ کریگا تو وہ مشرکوں کی صف سے قیامت کو اٹھایا جائے گا اور مشرک کے بارہ میں اللہ تعالیٰ کہتے ہیں۔

اِنَّ اللّٰہَ لَا یَغْفِرُ اَنْ یُّشْرَکَ بِہٖ وَیَغْفِرُ دُوْنَ ذَالِکَ لِمَنْ یَّشَاءُ○ اللہ مشرک کے علاوہ جسے چاہے معاف کر دیں لیکن مشرک کے لئے نجات کا کوئی ذریعہ نہیں ہے اور نہ ہی ہو گا۔

ایک پنجابی شاعر لکھتا ہے

قسم خدا دی لوہے کولوں عزرائیل نہیں ڈر دا
جیکر لوہا راکھا ہوندا کوئی لوہار نہ مردا
نہ یاروں میں رہی یاری نہ بھائیوں میں وفاداری
ہے یہ کیسا دور آیا محبت اٹھ گئی ساری

حدیث مبارکہ میں آتا ہے مَسَاجِدُھُمْ عَامِرَۃٌ ھِیَ خَرَابٌ مِّنَ الْھُدٰی

ترجمہ:۔ کہ قیامت کے نزدیک ایسا بھی دور آئے گا کہ مسلمانوں کی مساجد آراستہ و

پیراستہ تو ہونگی لیکن روحانی ہدایت سے خالی ہونگی۔

عربی شاعر کہتا ہے

إِذَا الْمَرْءُ لَمْ يُخْلَقْ سَعِيْدًا مِنَ الْأَزَلِ
فَقَدْ خَابَ مَنْ رَبَّا وَخَابَ الْمُؤَمَّلُ

ترجمہ:۔ جب آدمی فطری طور پر نیک نہ ہو تو ناکام ہوگیا وہ شخص جس نے اسے پالا اور وہ بھی شخص ناکام رہا جس نے اس سے اچھی امید رکھی۔

فَمُوْسٰى الَّذِيْ رَبَّاهُ جِبْرَائِيْلُ كَافِرٌ وَمُوْسٰى الَّذِيْ رَبَّاهُ فِرْعَوْنُ مُرْسَلٌ

اسی لئے تو وہ سامری جس کی تربیت کرنے والا جبرائیل تھا وہ سامری بھی کافر نکلا اور وہ موسیٰ جس کی تربیت کرنے والا فرعون تھا لیکن وہ نبی ہوا۔ اسی لئے تو ایک پنجابی شاعر کہتا ہے

ن نال کوسنگ نہ کریئے تے کل نوں لاج نہ لائے ہو
تے شربوز مول نہ ہندے بھاویں توڑ مکے لے جایئے ہو
کانواں تے پت ہنس نہ ہندے بھاویں موتیا چوگ چوگایئے ہو
کھارے کھوہ کدے مٹھے نہ ہندے بھاویں لکھ مناں کھنڈ پایئے ہو

حافظ ابن کثیرؒ ایک واقعہ بیان کرتے ہیں

کہ دمشق میں ایک آدمی رہتا تھا جس کا ذریعہ معاش ایک خچر تھی جس پر سواری یا اس کا سامان منزل مقصود پر پہنچا کر واپس آجاتا تھا اور مزدوری وصول کرکے اپنا خرچ وغیرہ چلاتا تھا ایک دفعہ اس کے پاس ایک ڈاکو آیا کہنے لگا کہ میں نے فلاں جگہ پر اور فلاں علاقہ پر جانا ہے تم مجھ سے مزدوری حاصل کرکے مجھے فلاں جگہ پر پہنچا آئیں الغرض خچر والے نے اسے سوار کرلیا اور منزل مقصود کی جانب چل پڑے تھوڑا راستہ طے کرکے ڈاکو کہنے لگا آپ دو پہاڑوں والا راستہ اختیار کریں اس سے ہم جلد اپنے دولتخانہ پر پہنچ جائیں گے۔ خچر والے نے اس کی بات پر رضامند ہوتے ہوئے وہی راستہ اختیار کرلیا جب وہ پہاڑوں کے پاس پہنچے تو دیکھا وہاں ڈھیروں لوگوں کے سر اور کھوپڑیاں پڑے ہیں وہ خچر والا یہ دیکھ کر

پریشان ہو گیا ڈاکو نے کہا تم سے بھی تمہارا مال اسباب لوٹ کر یہی حال کیا جائے گا تم جو مانگنا چاہتے ہو مانگ لو خچر والے نے کہا مجھے دو رکعت نماز پڑھ لینے دو جواب ملا کہ تم سے پہلے بھی کئی لوگوں نے نوافل پڑے لیکن انکا کچھ نہ بن سکا مخلص بندے نے دو نوافل کی نیت باندھ کر نماز شروع کر دی جب قرات اور رکوع کے بعد سجدہ میں گیا بڑے خضوع و خشوع سے قرآن پاک کا ایک فقرہ یاد آیا تو اسے پڑھنے لگا۔

اَمَّنْ يُّجِيْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاهُ وَيَكْشِفُ السُّوْٓءَ

مذکورہ فقرہ کو بار بار پڑھتا رہا جب سر کو سجدے سے اٹھایا تو کیا دیکھتا ہے کہ ایک انسان سفید کپڑوں والا خوبصورت اور نورانی چہرہ والا ڈاکو کو قتل کر رہا ہے سر کو جسم سے الگ کر دیا مواحد خچر والے نے پوچھا جناب آپ کہاں سے تشریف لائے ہیں جواب ملا اللہ نے مجھے تمہارے معاونت کے لئے بھیجا ہے چونکہ آپ نے ایسے مشکل وقت میں سب دروازں کو چھوڑ کر خدا کے در پر دستک دی اللہ رب العالمین کو تیری یہ ادا بہت پسند آئی اس لئے اللہ رب العزت نے تجھے زبردست مصیبت سے نجات بخشی۔

ادب کی کتاب سے ایک عبرتناک حکایت

ایک انسان عابد اور متقی جو اعلیٰ درجہ کا شریعت کا پورا پابند تھا خدا پرست اور یہ متوکل انسان پہاڑ کی چوٹی پر رہتا تھا اور اس کا مشغلہ صرف عبادت خداوندی تھا اسی بناء پر اللہ تعالیٰ اس کے خورد و نوش کا انتظام بھی کر دیتے تھے ایک دفعہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے اسے آزمانا چاہا امتحان کے مطابق روٹی نہ آئی اور بھوک کا مارا توکل کے لباس کو چاک کرتے ہوئے پہاڑ سے اتر کر ایک یہودی کے مکان پر دستک دی یعنی روٹی کا سوال کیا گھر والوں نے اسے تین روٹیاں دیں اور یہ عبادت گذار انسان روٹیاں لیکر گھر سے تھوڑا ہی دور پہنچا تو دیکھتا ہے کہ گھر والوں کا کتا اس کے پیچھے آ رہا ہے متقی نے خطرہ محسوس کرتے ہی کتے کے کاٹنے سے محفوظ رہنے کے لئے اس کے آگے روٹی ڈال دی لیکن کتے نے پیچھا نہ چھوڑا اب دوسری روٹی بھی ڈال دی الغرض یکے بعد دیگرے تینوں روٹیاں ڈال دیں کتے نے پھر بھی اس کا تعاقب نہ چھوڑا بالآخر متقی انسان نے تنگ آ کر کتے کو مخاطب کر کے کہا تو بہت بے حیاء

ہے تیرے مالک نے مجھے تین روٹیاں دیں تھیں جو میں نے یکے بعد دیگرے تینوں تمہارے سامنے ڈالیں اور تم نے ہڑپ کرلیں اب بھی تم میرا تعاقب نہیں چھوڑ رہے۔ اللہ تعالیٰ نے کتے کو قوت گویائی دی کتا کہنے لگا بے حیاء تو ہے یا میں ہوں؟

مجھے اگر اپنے مالک سے کھانا نہ ملے تو میں پھر بھی کسی دوسرے کے در پر جانے کے لئے تیار نہیں ہوں اور تجھے ایک دن روٹی نہیں ملی تو تو نے آکر غیر کے دروازے پر سوال کر دیا اس بات سے عابد نے کافی عبرت حاصل کی اور اپنے توکل میں آگے سے بھی زیادہ بڑھ گیا لہٰذا ہر مسلمان کو اللہ پر اسی طرح بھروسہ و توکل کرنا چاہئے۔

اور شاعر اسلام کا کلام

آہ جاتی ہے فلک پر رحم لانے کے لئے
بادلو ہٹ جاؤ دیدو راہ جانے کے لئے
کل جن سے صلح تھی اب وہ برسر پیکار ہیں
وقت اور تقدیر دونوں درپہ ازار ہیں
رحم کر اپنے نہ آئین کرم کو بھول جا
ہم بھولے ہیں تجھے لیکن تو نہ ہم کو بھول جا
خلق کے راندے ہوئے دنیا کے ٹھکرائے ہوئے
آئے ہیں تیرے در پر ہاتھ پھیلائے ہوئے
خوار ہیں بدکار ہیں ڈوبے ہوئے ذلت میں ہیں
یا رب کچھ بھی ہیں لیکن تیرے محبوب کی امت سے ہیں
حق پرستون کی اگر کی تونے دلجوئی نہیں
طعنہ دیں گے بت پرست کہ مسلم کا خدا کوئی نہیں

اسی طرح ایک اور شاعر کہتا ہے

ط1 تیری ذات ہے یا رب عالم پناہ
کہ ہے بادشاہوں کا تو بادشاہ

تو پھولوں میں ہے تو بہاروں میں ہے
تیری مسکراہٹ ستاروں میں ہے
اگاتا ہے مٹی سے توہی اناج
عطا توہی کرتا ہے بادشاہوں کو تاج
تو روزی رساں ہے بدو نیک کا
ہے تو ہی نگہباں ہر ایک کا
دعا ہے تجھ سے میری اے خدا
ہمیں نیک بندوں کا ساتھی بنا
ہم خدمت کریں دل سے اسلام کی
ہمیں قرآن پڑھنے کا دے شوق بھی
چمک کر جہاں میں اجالا کریں
تیرے نام کا بول بالا کریں
تو ہو جائے راضی میرے کام سے
ہو ہر کام پورا تیرے نام سے

حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ پیش آنے والا ایک واقعہ

شیطان ایک مرتبہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو ملا چار گدھے سامان لادے ہوئے جا رہا تھا حضرت موسیٰ علیہ السلام نے پوچھا کیا لادے جا رہا ہے جواب دیا ایک پر حسد جو بعض عالموں میں پایا جاتا ہے دوسرے پر مکر جو عام طور پر عورتوں میں پایا جاتا ہے' تیسرے پر ہیر پھیر جو عام طور پر دوکاندار اور تجار کے طبقہ میں پایا جاتا ہے' چوتھے پر تکبر جو عام طور پر امیروں' چوہدریوں' سرداروں میں پایا جاتا ہے تو معلوم ہوا یہ سب کام رحمانی نہیں بلکہ شیطانی ہیں اور یہ سب کام شیطان کے بہکانے کی وجہ سے ہوتے ہیں خدا ہم سب مسلمانوں کو محفوظ فرمائے۔ (از مولنا حاجی ثناء اللہ خاکی صاحب)

بکری! بکری کی شریعت میں سانپ کھانا حرام ہے گو بکری کڑوی سے بھی کڑوی اشیاء کھا جاتی ہے۔ معمولی سے معمولی اور نکمی سے نکمی اشیاء سے پرہیز نہیں کرتی۔

اونٹ! اونٹ کی شریعت میں آک حرام ہے یعنی کنڈیاری اور کانٹوں والی کڑوی میٹھی ہر طرح کی اشیاء کھاجاتا ہے لیکن آک مکمل طور پر نہیں کھاتا۔

کتا! کتے کی شریعت میں شہد حرام ہے حالانہ کتا حرام غلیظ گندی سے بھی گندی اشیاء کھانے سے پرہیز نہیں کرتا لیکن شہد کو منہ تک نہیں لگاتا۔

گھوڑا! گھوڑے کی شریعت میں بادام حرام ہے گھوڑا ہر قسم کا گھاس کھالیتا ہے لیکن بادام نہیں کھاتا۔

خنزیر! خنزیر کی شریعت میں مکھن حرام ہے حالانکہ مکھن ذائقہ دار چیز ہے جسم کے لئے بھی بے حد مفید ہے لیکن خنزیر نہیں کھاتا۔

بھیڑ! بھیڑ کی شریعت میں تمباکو حرام ہے بھیڑ غلاظت اور ناقص سے ناقص چیز کھا لیتی ہے اور گھاس وغیرہ تو باسانی اور بخوشی کھالیتی ہے لیکن تمباکو سے مکمل طور پر نفرت کرتی ہے لیکن آج کے مسلمان کا یہ حال ہے کہ تمباکو حقہ پشاوری چلم سگریٹ بڑے شوق سے استعمال کرتا ہے حالانکہ حدیث شریف کی رو سے اکثر علماء ان چیزوں کو حرام شمار کرتے ہیں۔

توحید کی روحانی چمک کے بارہ میں

سن نام محمد عربی دا کسری دے منارے جھک گئے نے
توحید دا سورج چمک پیا سب شرک دے ستارے چھپ گئے نے
وہ مان تان نمانیاں دا آیا زورواراں دا رکھوالا
ٹٹے زور بڑے شاہ زوراں کئی ٹھگ ونجارے مک گئے نے
سن نام محمد عربی دا کسرئ دے منارے جھک گئے نے
توحید دا سورج چمک پیا سب شرک دے تارے چھپ گئے نے
جیڑھا بنیاں چھیڑوا متاں داکدی بینا پروہناں عرشاں دا
اوہدی ویکھ کے اکھ شرمیلی نوں چند ویکھ ستارے جھک گئے نے
سن نام محمد عربی دا کسرئ دے منارے جھک گئے نے
توحید دا سورج چمک پیا سب شرک دے تارے چھپ گئے نے

شاہ ولی اللہ مرحوم اپنی کتاب حجۃ اللہ البالغہ میں شرک کے بارہ میں لکھتے ہیں

اِنَّھُمْ یَسْتَعِیْنُوْنَ بِغَیْرِ اللّٰہِ فِیْ حَوَائِجِھِمْ مِنْ شَفَاءِ الْمَرِیْضِ وَ غِنَاءِ الْفَقِیْرِ وَیَنْذِرُوْنَ لَھُمْ یَتَوَقَّعُوْنَ اِنْجَاحَ مَقَاصِدِ ھِمْ بِتِلْکَ النُّذُوْرِ وَ یَتْلُوْنَ اَسْمَائَھُمْ رَجَاءَ بَرَکَتِھَا فَاَوْجَبَ اللّٰہُ عَلَیْھِمْ اَنْ یَّقُوْلُوْا فِیْ صَلٰوتِھِمْ اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ ○ وَقَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی لَا تَدْعُوْا مَعَ اللّٰہِ اَحَدًا ○ وَلَیْسَ الْمُرَادُ مِنَ الدُّعَاءِ الْعِبَادَۃِ کَمَا قَالَ بَعْضُ الْمُفَسِّرِیْنَ بَلْ ھُوَ الْاِسْتِعَانَتَہُ لِقَوْلِہٖ تَعَالٰی بَلْ اِیَّاہُ تَعْبُدُوْنَ فَیَکْشِفُ مَا تَدْعُوْنَ ○

ترجمہ:۔ کہ یہ مشرک لوگ اللہ کے علاوہ دوسروں سے مدد مانگتے ہیں اپنی حاجتوں کو ان کے سامنے پیش کرتے ہیں مثلاً" اگر کوئی بیمار ہے تو وہ سمجھتے ہیں کہ شاید یہ ہمارا پیرا سے صحت یاب کردے گا اور اگر کوئی غریب ہے تو اسے دولت سے سرفراز کردیگا اور وہ ان سے اپنے مقاصد کو پورا کرنے کی بھی توقعات وابستہ کرتے ہیں اور ان کے نام پر وہ چڑھاوے بھی صرف اسی وجہ سے چڑھاتے ہیں اور ان کے نام بھی صرف اسی لئے لیتے ہیں کہ ان کا نام لینا بذریعہ برکت ہیں حالانکہ اللہ تعالیٰ نے ان پر اس بات کو واجب قرار دیا ہے کہ وہ ہر نماز میں کہتے ہیں اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ ○ اور اللہ تعالیٰ نے یہ بھی ارشاد فرمایا ہے کہ لَا تَدْعُوْا مَعَ اللّٰہِ اَحَدًا کہ تم اللہ کے ساتھ کسی کو شریک مت ٹھہراؤ اور اللہ نے یہ بھی فرمایا ہے کہ جب تم تکلیف میں مبتلا ہو تو عبادت کے ساتھ اس سے مدد مانگو اس سے مراد یہاں دعا ہے اسی لئے اللہ نے فرمایا بَلْ اِیَّاہُ تَدْعُوْنَ فَیَکْشِفُ مَا تَدْعُوْنَ تم صرف اللہ کو پکارو تو پھر اللہ تمہاری اس تکلیف کو ضرور دور کردیں گے جس تکلیف کی وجہ سے تم اللہ کو پکارتے ہو گئے۔

اور اللہ تعالیٰ نے بارہا جگہ پر ارشاد فرمایا اِسْتَعِیْنُوْا بِاللّٰہِ ○ اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ ○ فَلَا تَدْعُوْا مَعَ اللّٰہِ اَحَدًا ○ اور حدیث شریف میں آتا ہے وَاِذَا سَاَلْتَ فَاسْاَلِ اللّٰہَ وَاِذَا اسْتَعَنْتَ فَاسْتَعِنْ بِاللّٰہِ ترجمہ:۔ کہ جب تو سوال کرے تو اللہ سے سوال کر اور جب مدد مانگے تو اللہ سے مدد مانگا کرو۔

مَنْ قَصَدَ الزِّیَارَۃَ الْقُبُوْرِ الْاَنْبِیَاءِ وَالصُّلَحَاءِ اَنْ یُّصَلِّیْ عِنْدَ قُبُوْرِھِمْ وَ یَدْعُوْا عِنْدَ

قُبُوْرِهِمْ وَ يَدْعُوا عِنْدَهَا وَيَسْئَلُهُمُ الْحَوَائِجَ فَهٰذَا لَا يَجُوْزُ عِنْدَ اَحَدٍ مِّنَ الْعُلَمَاءِ الْمُسْلِمِيْنَ فَاِنَّ الْعِبَادَةَ وَطَلَبُ الْحَوَائِجِ وَالْاِسْتِعَانَتَه حَقُّ اللّٰهِ وَحْدَه'

ترجمہ:۔ اسی طرح جس نے انبیاء اور صلحاء کی قبروں پر جانے کا ارادہ کیا وہاں نماز پڑھی یا وہاں جا کر دعا کی حالت میں اپنی حاجتیں پیش کیں تو یہ تمام مسلمانوں کے علماء کے نزدیک جائز نہیں کیونکہ عبادت کرنا اور اپنی حاجتوں کو پیش کرنا اور غیر اللہ سے مدد مانگنا یہ سب صرف اور صرف اللہ اکیلے کا حق ہے۔

اسی طرح امام ابو حنیفہ ؒ فرماتے ہیں

رَاَی الْاِمَامُ اَبُوْحَنِيْفَةَ مَنْ يَاتِي الْقُبُوْرَ لِاَهْلِ الصَّلَاحِ فَيُسَلِّمُ وَيُخَاطِبُ وَيَتَكَلَّمُ وَ يَقُوْلُ يَا اَهْلَ الْقُبُوْرِ هَلْ لَكُمْ مِنْ خَبَرٍ وَهَلْ عِنْدَكُمْ مِنْ اَثَرٍ اِنِّيْ اَتَيْتُكُمْ وَنَادَيْتُكُمْ مِنْ شُهُوْرٍ وَلَيْسَ سُؤَالِيْ مِنْكُمْ اِلَّا الدُّعَا فَهَلْ دَرَيْتُمْ اَمْ غَفَلْتُمْ فَسَمِعَ اَبُوْحَنِيْفَةَ يَقُوْلُ لَيُخَاطِبُهُمْ هَلْ اَجَابُوْلَكَ وَقَالَ لَا فَقَالَ لَهُ سُحْقًا وَتَرِبَتْ يَدَاكَ كَيْفَ تُكَلِّمُ اَجْسَادًا لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ جَوَابًا وَلَا يَمْلِكُوْنَ شَيْئًا وَلَا يَسْمَعُوْنَ صَوْتًا وَقَرَأَ وَمَا اَنْتَ بِمُسْمِعٍ مَنْ فِي الْقُبُوْرِ ۝

ترجمہ:۔ امام ابو حنیفہ نے ایک شخص کو دیکھا کہ وہ اولیاء اللہ کی قبروں پر جا کر ان سے سلام کہتا اور کہتا ہے کہ میں آپ کے پاس کئی مہینوں سے آ رہا ہوں اور میری آپ سے صرف ایک ہی عرض ہے کہ آپ اللہ کے ہاں دعا کریں اور مجھے معلوم نہیں کہ میرے آنے کا اور عرض کرنے کا آپ کو علم بھی ہے یا نہیں تو امام ابو حنیفہ نے کہا لعنت ہو تجھ پر اور تو نامراد ہو تو پھر ایسے جسموں کے ساتھ ذکر کلام کیوں کرتا ہے جو نہ تجھے جواب دے سکتے ہیں اور نہ وہ کسی چیز کا اختیار رکھتے ہیں اور نہ آواز سنتے ہیں پھر امام ابو حنیفہ نے بطور ثبوت یہ آیت پڑھی۔

وَمَا اَنْتَ بِمُسْمِعٍ مَّنْ فِي الْقُبُوْرِ ۝

اور جو قبروں میں رہنے والے انہیں تو سنا نہیں سکتا۔

اسی طرح شیخ عیسیٰ لکھتے ہیں

لَا یَجُوْزُ الْاِسْتِعَانَۃُ مِنْ اَھْلِ الْقُبُوْرِ قبروں میں رہنے والوں سے مدد مانگنا جائز نہیں۔

محمد ثناء اللہ نے ارشاد الطالبین میں لکھا ہے

اَلْاَوْلِیَاءُ لَا یَقْدِرُوْنَ عَلٰی اِیْجَادِ الْمَعْدُوْمِ وَاِعْدَامِ الْمَوْجُوْدِ فَنِسْبَۃُ الْاِیْجَادِ وَالْاِعْدَامِ اِعْطَاءِ الرِّزْقِ وَالْاَوْلَادِ وَرَفْعِ الْبَلَاءِ وَالْاَمْرَاضِ وَغَیْرِ ذَالِکَ مِنْ اِعْطَاءِ الْمَنَافِعِ وَرَفْعِ الْمَضَائِرِ اِلَیْھِمْ کُفْرٌ وَاللّٰہُ اَعَزُّ مِنْ اَنْ یُّوَکَّلَ الرَّبُوْبِیَّۃَ اِلٰی خَلْقِہٖ ○

ترجمہ:۔ اولیا اگر کوئی چیز نہ ہو تو اس کے لانے پر قادر نہیں اور اگر کوئی چیز موجود ہے تو اسے فنا نہیں کر سکتے کسی چیز کو ایجاد کرنا یا کسی چیز کو فنا کرنا کسی کو رزق سے نوازنا اور اولاد دینا اور تکلیفیں دور کرنا اور بیماریاں دور کرنا وغیرہ وغیرہ اور نفع دینا اور تکالیف کو دور کرنا یا کسی کو اپنے نفع یا نقصان کا مالک سمجھنا یہ کفر ہے اور یہ بات اللہ کے اعزاز کے خلاف ہے کہ اس کی ربوبیت کو اس کی مخلوق پر تقسیم کیا جائے۔

صوفیہ کرام کے بارہ میں

لَا یَصِحُّ الدُّعَاءُ مِنَ الْاَوْلِیَاءِ الْاَمْوَاتِ لِقَوْلِہٖ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ اَلدُّعَاءُ ھُوَ الْعِبَادَۃُ ثُمَّ تَلَا وَقَالَ رَبُّکُمُ ادْعُوْنِیْ اَسْتَجِبْ لَکُمْ وَلَا یَصِحُّ الذِّکْرُ بِاَسْمَاءِ الْاَوْلِیَاءِ عَلٰی سَبِیْلِ الْوَظِیْفَۃِ اَوِالسَّیْفِی لِقَضَاءِ الْحَاجَۃِ کَمَا یَقْرَأُ الْجُھَّالُ یَا شَیْخَ عَبْدَالْقَادِرِ جِیْلَانِی شَیْئًا لِلّٰہِ وَ غَیْرُ ذَالِکَ لِقَوْلِہٖ تَعَالٰی اِنَّ الَّذِیْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ عِبَادٌ اَمْثَالُکُمْ ○ (الآیۃ)

ترجمہ:۔ فوت شدہ اولیا سے دعا منگوانا جائز نہیں آنحضرت کا قول ہے کہ دعا اور عبادت ایک ہی چیز ہیں پھر آپ نے یہ آیت پڑھی وَقَالَ رَبُّکُمُ ادْعُوْنِیْ اَسْتَجِبْ لَکُمْ کہ تمہارا رب کہتا ہے تم مجھے پکارو میں تمہاری پکار کا جواب دوں گا اور اولیاء کا نام بطور وظیفہ کے لینا اور حاجات کو پورا کرنے کا وسیلہ بنانا یہ درست نہیں جیسے بعض جاہل لوگ کہتے ہیں اے شیخ عبدالقادر جیلانی ہماری فلاں فلاں حاجتیں پوری کر دی اور اس کے علاوہ بھی حالانکہ

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔ اِنَّ الَّذِیْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ عِبَادٌ اَمْثَالُکُمْ کہ جنہیں تم اللہ کے علاوہ پکارتے ہو وہ بھی تمہاری طرح کے انسان ہیں

شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کی اپنے بیٹے کو وصیت

وَفِیْ کِتَابِ فُتُوْحُ الْغَیْبِ فَلَمَّا مَرِضَ شَیْخُ رَحْمَتُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ مَرَضَہُ الَّذِیْ مَاتَ فِیْہِ قَالَ لَہٗ عَبْدُالْوَھَّابِ اَوْصِنِیْ یَا سَیِّدِیْ بِمَا اَعْمَلُ بِہٖ بَعْدَکَ فَقَالَ عَلَیْکَ بِتَقْوَی اللّٰہِ وَلَا تَخَفْ اَحَدًا سِوَی اللّٰہِ وَلَا تَرْجُ اَحَدًا سِوَی اللّٰہِ وَوَکِّلِ الْحَوَائِجَ اِلَی اللّٰہِ وَلَا تَعْتَمِدْ اِلَّا عَلَیْہِ وَاطْلُبْھَا جَمِیْعًا مِنْہُ التَّوْحِیْدَ اِجْمَاعُ الْکُلِّ ○

مفہوم! یعنی جب شیخ عبدالقادر جیلانیؒ بیمار ہوئے یعنی اس مرض میں جس میں وہ فوت ہوئے تو ان کے بیٹے عبدالوہاب نے عرض کی اے میرے آقا آپ مجھے ایسی بات کی وصیت کریں جس پر میں آپ کے بعد عمل کروں۔ فرمایا

(1) اللہ تعالیٰ سے ڈرو۔

(2) اللہ کے علاوہ کسی سے مت ڈرنا۔

(3) اللہ کے علاوہ کسی دوسرے سے امیدیں مت وابستہ کرنا۔

(4) اور اپنی تمام حاجات اللہ کی طرف سونپ دینا۔

(5) اور اللہ کے علاوہ کسی دوسرے پر مت بھروسہ کرنا

(6) تمام حاجات اللہ ہی سے طلب کرنا۔

(7) اور توحید کو مضبوطی سے پکڑنا اس پر سب کا اجماع ہے۔

یہ وصیت نامہ ان کا ہے جن کو آج کل غوث اعظم کہا جاتا ہے اسی طرح خواجہ فرید الدین نے اپنی کتاب قرآن مجید کی ان آیاتوں کا مطلب نظم میں کیا ہے۔

ازخدا خواہ آنچہ خواہی اے پسر نیست دو دست خلائق نفع و ضرر

بندگان رانیت نامر جزالہ یاری ازحق خواہ واز غیرش مخواہ

دربلا یاری منحواہ از ہیچکس زانکہ نبود جز خدا فریاد رس

غیر حق داہر کہ خواندائے پسر کیست در عالم ازو گمراہ تر

سعدیؒ فرماتے ہیں

نداریم ڈیر از تو فریاد رس توئی عاصیاں را خطا بخش و بس

مولنا روم مثنوی میں فرماتے ہیں

از کسے دیگرچہ می خواہی مگر حق زوادن مفلس آمدائے پسر

رزق ازوے خواہ نے از غیراو آب ازیم جو مجواز خشک جو

گفت پیغمبر کہ جنت ازالہ گر ھمی خواہے از کسے چیز منحواہ

مفہوم

(1) یعنی جو اللہ کے سوا دوسروں سے حاجتیں مانگتا ہے تو اللہ تیرے نزدیک مفلس ہو گیا ہے۔

(2) جو کچھ مانگنا ہو اسی خدا سے مانگا کرپانی دریا سے لیا جاتا ہے نہ کے خشک گھڑے سے۔

(3) خدا کے رسول کا فرمان ہے کہ اگر تم خدا سے اس کی جنت کے طالب ہو تو اس کے سوا کسی دوسرے سے کچھ بھی نہ مانگو۔

اسی طرح ایک سالک ہندی فرماتے ہیں

وہ کیا ہے جو نہیں ہوتا خدا سے جسے تم مانگتے ہو اولیاء سے

یا الٰہی تیرے جز مشکل کشا کوئی نہیں دینے والا مدعا کوئی نہیں

بس تیری ہی مدد سے بیڑا پار ہے کر مدد تیری مدد درکار ہے

توحید خداوندی کے بارہ میں چند آیات

وَاِنْ يَّمْسَسْكَ اللّٰهُ بِضُرٍّ فَلَا كَاشِفَ لَهٗٓ اِلَّا هُوَ وَاِنْ يَّمْسَسْكَ بِخَيْرٍ فَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ تا وَاِنَّنِيْ بَرِيْٓءٌ مِّمَّا تُشْرِكُوْنَ ۝ (پارہ نمبر7 رکوع نمبر8)

يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنْ كُنْتُمْ فِيْ شَكٍّ مِّنْ دِيْنِيْ فَلَآ اَعْبُدُ الَّذِيْنَ تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلٰكِنْ اَعْبُدُ اللّٰهَ الَّذِيْ يَتَوَفّٰىكُمْ وَاُمِرْتُ اَنْ اَكُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ تا وَهُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ (پارہ نمبر11 رکوع نمبر16)

قُلْ اَفَغَيْرَ اللّٰهِ تَاْمُرُوْنِّيْٓ اَعْبُدُ اَيُّهَا الْجَاهِلُوْنَ تا وَكُنْ مِّنَ الشّٰكِرِيْنَ (پارہ 24 رکوع 4)

مَا يَفْتَحِ اللّٰهُ لِلنَّاسِ مِنْ رَّحْمَةٍ فَلَا مُمْسِكَ لَهَا وَمَا يُمْسِكْ فَلَا مُرْسِلَ لَهٗ مِنْ بَعْدِهٖ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ تا فَاَنّٰى تُؤْفَكُوْنَ (پارہ نمبر 22 رکوع نمبر 13)

اٹھارہ انبیاء کا بیان کرتے ہوئے فرمایا

لَوْ اَشْرَكُوْا لَحَبِطَ عَنْهُمْ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ (آیت نمبر 83 سے لیکر 88 تک اَلَا لِلّٰهِ الدِّيْنُ الْخَالِصُ وَالَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ اَوْلِيَاءَ مَا نَعْبُدُهُمْ اِلَّا لِيُقَرِّبُوْنَا اِلَى اللّٰهِ زُلْفٰى اِنَّ اللّٰهَ يَحْكُمُ بَيْنَهُمْ فِيْ مَا هُمْ فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِيْ مَنْ هُوَ كٰذِبٌ كَفَّارٌ (پارہ نمبر 23 رکوع نمبر 15) قُلْ مَنْ يَّرْزُقُكُمْ مِّنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ اَمَّنْ يَّمْلِكُ السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ وَمَنْ يُّخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَيُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ وَمَنْ يُّدَبِّرُ الْاَمْرَ فَسَيَقُوْلُوْنَ اللّٰهُ فَقُلْ اَفَلَا تَتَّقُوْنَ (پارہ نمبر 11 رکوع نمبر 9) وَاِذْ قَتَلْتُمْ نَفْسًا فَادّٰرَءْتُمْ فِيْهَا وَاللّٰهُ مُخْرِجٌ مَّا كُنْتُمْ تَكْتُمُوْنَ (پارہ نمبر 1 رکوع نمبر 9)

فطرت یہ ہے کہ نبی عزیز علیہ السلام کو اور ان کے گدھے کو اللہ تعالیٰ نے مار دیا لیکن قدرت خداوندی ہے کہ اللہ نے نبی کو بھی اور اس کے گدھے کو بھی زندہ کر دیا اور اس کے کھانے کو بھی خراب ہونے سے محفوظ رکھا اور قدرت یہ ہے کہ سورج کے طلوع ہونے کے بعد زمین کو منور کر دے اور قدرت یہ ہے کہ اس کے نور کو ختم کرے اندھیرا اور بے نور کر دے (یعنی رات آجائے یا سورج گرہن یا چاند گرہن لگ جائے) اور قدرت یہ ہے کہ سورج مشرق کی طرف سے طلوع ہوتا ہے اور مغرب کی طرف غروب ہوتا ہے تو قدرت یہ ہے کہ اسے مغرب کی طرف سے طلوع کرے اور مشرق کی طرف غروب کرے (اور قیامت کے نزدیک ایسا ہی ہوگا) اور فطرت یہ ہے کہ آگ میں جب کوئی چیز داخل ہو جائے تو وہ جل کر راکھ بن جاتی ہے لیکن قدرت یہ ہے کہ وہی آگ اس کے لئے باغ و بہار بن جائے ارشاد ربانی یہ ہے۔

قُلْنَا يٰنَارُ كُوْنِيْ بَرْدًا وَّسَلٰمًا عَلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ ۝

فطرت یہ ہے کہ پانی چلتا رہے اور اپنے اندر آنے والی ہر چیز کو نیست و نابود کر دے اور قدرت یہ ہے کہ پانی کو پہاڑوں کی طرح کھڑا کر دے۔

اِضْرِبْ بِّعَصَاكَ الْبَحْرَ فَانْفَلَقَ فَكَانَ كُلُّ فِرْقٍ كَالطَّوْدِ الْعَظِيْمِ

فطرت یہ ہے کہ جب مکانوں کو تالے لگے ہوں تو اندر والا آدمی باہر نہیں جا سکتا لیکن قدرت یہ ہے کہ یوسف کو تالے لگے ہوئے دروازوں سے برائی سے محفوظ رکھنے کے لئے باہر نکال لیا اور دروازے خود بخود کھلتے گئے۔

وَغَلَّقَتِ الْاَبْوَابَ وَقَالَتْ هَيْتَ لَكَ قَالَ مَعَاذَ اللّٰهِ اِنَّهٗ رَبِّيْٓ اَحْسَنَ مَثْوَايَ ۞

فطرت یہ ہے کہ مرد اور عورت کے ملاپ سے بچے پیدا ہوئے ہیں لیکن قدرت یہ ہے کہ بغیر ماں باپ کے اللہ نے آدم پیدا کر دیئے۔

اِنَّ مَثَلَ عِيْسٰى عِنْدَ اللّٰهِ كَمَثَلِ اٰدَمَ خَلَقَهٗ مِنْ تُرَابٍ ثُمَّ قَالَ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ

فطرت یہ ہے کہ مرد اور عورت کے ملاپ سے بچہ جنم لیتا ہے لیکن قدرت یہ ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام کو بغیر باپ کے پیدا کیا۔

فَاَتَتْ بِهٖ قَوْمَهَا تَحْمِلُهٗ قَالُوْا يٰمَرْيَمُ لَقَدْ جِئْتِ شَيْـًٔا فَرِيًّا ۞ يٰٓاُخْتَ هٰرُوْنَ مَا كَانَ اَبُوْكِ امْرَاَ سَوْءٍ وَّمَا كَانَتْ اُمُّكِ بَغِيًّا ۞

اسی طرح قدرت خداوندی اور توحید خداوندی کے کئی انمول واقعات قرآن کی ورق گردانی کرنے سے سامنے آتے ہیں۔ اللہ ہمیں ان پر عمل کر کے اپنی زندگیوں کو سدھارنے کی توفیق دے اور شرک جیسی موذی بیماری سے محفوظ فرمائے۔

سیرت النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

الحمد لله نحمده ونستعينه ونستغفره و نومن به ونتوكل عليه و نعوذ باالله من شرور انفسنا ومن سيات اعمالنا من يهده الله فلا مضل له ومن يضلله فلا هادى له ونشهد ان لا اله الا الله وحده لا شريك له ولا نذيرله ولا مثال له ولا مثيل له ولا وزيرله ونشهد ان سيدنا ونبينا وشفيعنا وهاديانا ومرشدنا ومولنا امام الانبياء و سيد الانبياء وخاتم النبين ومولنا محمدا عبده ورسوله ○

ارسله بالحق بشيرا و نذيرا صلى الله عليه وسلم وعلى اله واصحابه وازواجه وذرياته وبارك وسلم تسليما كثيرا كثيرا ○

اما بعد! فاعوذ باالله من الشيطن الرجيم بسم الله الرحمن الرحيم

يُرِيْدُوْنَ لِيُطْفِئُوْا نُوْرَ اللّٰهِ بِاَفْوَاهِهِمْ وَاللّٰهُ مُتِمُّ نُوْرِهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُوْنَ ○ (پارہ نمبر 28 رکوع نمبر 9)

هُوَ الَّذِيْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ ○ (پارہ نمبر 28 رکوع نمبر 10)

ترجمہ:۔ وہ کافر لوگ تو پسند کرتے ہیں کہ وہ اپنے موہنوں سے غلط اقوال نکال کر اسلام کی اس روشنی کو ہمیشہ کے لئے بجھا دیں لیکن اللہ تو اپنے نور کو مکمل کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں اگرچہ یہ بات کافروں پر گراں گزرے

دوسری آیت کا ترجمہ:۔ وہ ذات پاک ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور سچا دین دیکر بھیجا تاکہ یہ برحق دین تمام دینوں پر غالب آجائے اگرچہ یہ بات مشرکوں کو ناپسند ہے۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا هَلْ اَدُلُّكُمْ عَلٰى تِجَارَةٍ تُنْجِيْكُمْ مِّنْ عَذَابٍ اَلِيْمٍ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَتُجَاهِدُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِاَمْوَالِكُمْ وَاَنْفُسِكُمْ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ○

ترجمہ! اے ایمان والو کیا میں تمہیں بہترین تجارت کے بارہ میں نہ بتاؤں جو تمہیں دردناک عذاب سے بچالے گی وہ تجارت یہ ہے کہ تم اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لے آؤ اور اللہ کے راستے میں جان و مال سے جہاد کرو یہ تمہارے لئے تمام چیزوں سے بہتر ہے اگر تم جانتے ہو۔

وَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ كُنْتُ نَبِيًّا وَآدَمُ بَيْنَ الْمَاءِ وَالطِّيْنِ وَقَالَ النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ والہ وسلم اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ وَاِنَّمَا لِامْرِءٍ مَّا نَوٰى وَقَالَ النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ والہ وسلم اَنَا سَيِّدُ وُلْدِ اٰدَمَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَلَا فَخْرَ صَدَقَ اللّٰهُ مَوْلٰنَا الْعَظِيْمُ وَصَدَقَ رَسُوْلُهُ النَّبِیُّ الْكَرِيْمُ وَنَحْنُ عَلٰى ذَالِكَ مِنَ الشَّاهِدِيْنَ وَالشَّاكِرِيْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ ○ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ○

ترجمہ:۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا میں اس وقت بھی نبی تھا جب آدم علیہ السلام پانی اور مٹی کے درمیان تھے (یعنی کہ حضرت آدم علیہ السلام کی تخلیق نہیں ہوئی تھی) اور ایک مقام پر آپ نے ارشاد فرمایا کہ اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے اور آدمی کے لئے وہی اجر ہوگا جس کام کی اس نے نیت کی ہوگی اور نبی کریم ﷺ نے فرمایا میں قیامت کے دن حضرت آدم علیہ السلام کی اولاد میں سے سردار ہوں گا لیکن یہ کوئی فخر کی بات نہیں۔

کسی شاعر نے کیا خوب کہا ہے

محمد کی غلامی ہے سند آزاد ہونے کی
خدا کے دامن توحید میں آباد ہونے کی
محمد کی محبت دین حق کی شرط اول ہے
اس میں ہو اگر خامی تو سب کچھ نامکمل ہے
سما سکتی ہے کیونکر حب دنیا کی ہوا دل میں
بسا ہو جب کہ نقش حب محبوب خدا دل میں

معزز سامعین گرامی! امام الانبیاء محبوب کبریا حضرت محمد ﷺ کی سیرت طیبہ کے سلسلہ میں یہ جلسہ یہ محفل منعقد کی گئی ہے اللہ تبارک و تعالیٰ مجھے اپنی معلومات کے مطابق جو باتیں میری زبان سے نکلیں اگر صحیح ہوں تو ان پر مجھے اور آپ سب کو عمل پیرا ہونے کی توفیق عطا کرے اور تمام مسلمانوں کو ہر قسم کے شر اور فتنے سے محفوظ فرمائے اللہ پاک مرتے وقت ہم سب کو ایمان کی دولت سے نوازے دنیا اور دین کو ہمارے لئے آسان کر دے تمام تر پریشانیوں کو دور فرمائے (آمین)

سرکار مدینہ ﷺ کی سیرت طیبہ و پاکیزہ کا عنوان اس قدر طویل ہے کہ ابتدا و انتہاء کو کوئی بھی نہیں پہنچ سکتا ہمارے علمائے کرام کا یہ عقیدہ ہے اگر ساری دنیا کے دریا اور نہریں اور سمندر اور تمام چشموں اور کنوؤں کی سیاہی بنالی جائے اور جتنے درخت اور جتنی شاخیں ہیں ان کی قلمیں بنالی جائیں اور دنیا کے تمام کاغذ اور درختوں کے پتوں کو اکٹھا کر لیا جائے اور تمام مخلوق انسانی بمعہ کافر و مسلم اکٹھے ہو کر آنحضرت ﷺ کی تعریف و توصیف کو لکھنا شروع کر دیں لیکن اس کے باوجود ان کی تعریف کے 100حصہ سے ایک حصہ بھی ادا نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ خدا تعالیٰ جس کا ثنا خواں ہو تو پھر اس کا کیا کہنا جیسے فرمان باری تعالیٰ ہے۔

وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ

اللہ رب العزت فرماتے ہیں کہ ہم نے آپ کے ذکر کو بلند فرمایا ہے گھٹانے والا کون ہے میرے آقا سید العالمین عجیب سیرت لے کر آئے اور تشریف لائے اور عجیب عنوان سے تشریف لائے اور کیسے وقت میں تشریف لائے یہ قرآن و حدیث اور تاریخ سے پوچھیں۔ جب کہ لوگ اپنی لڑکیوں کو زندہ درگور کر دیا کرتے تھے ضلالت ڈیرے ڈال چکی تھی لوگ سویرے کے منتظر تھے نہ کوئی نبی' نہ کوئی کتاب' نہ کوئی شریعت کچھ بھی نہیں تھا۔ ان حالات میں رسول اللہ ﷺ تشریف لائے کمزوروں کی زندگی تباہ ہو گئی تھی طاقتور سب کچھ کھائے چلا جا رہا تھا انسانیت نے دم توڑ دیا تھا جتنا بڑا مرض تھا اللہ تعالیٰ نے اتنا ہی بڑا معالج بھیج دیا۔ جب مرض کسی کے بس میں نہ رہے' روغ بس میں نہ رہے تو بڑے سے بڑے معالج کو بلایا جاتا ہے بلکہ یوں کہنا چاہیے خلیل اللہ کے دور میں امت اتنی بیمار نہ تھی' کلیم اللہ کے زمانہ

میں امت اتنی بیمار نہ تھی' روح اللہ کے زمانہ میں امت اتنی بیمار نہ تھی جس وقت حضور سرکار دو عالم ﷺ تشریف لائے بیماری حد سے بڑھ چکی تھی اور انہی حالات کی وجہ سے رسول اللہ ﷺ کی بعثت ہوئی پھر کس شان سے ہوئی' کس گھرانے میں ہوئی'' کس خاندان میں ہوئی' قریش مکہ کے خاندان سے جو سب قبائل سے خاندانی شرافت کے لحاظ سے اونچا تھا منصب و مرتبہ کے لحاظ سے بلند و بالا تھا اور عرب لوگ گھبرائے مکہ کے مکینوں نے بڑا شور مچایا کسی چوہدری کے ہاں' کسی رئیس کے ہاں' کسی بڑے کے ہاں نبوت کیوں نہ آئی اللہ تبارک و تعالیٰ فرماتے ہیں۔ وَقَالُوا لَوْلَا نُزِّلَ هٰذَا الْقُرْاٰنُ عَلٰى رَجُلٍ مِّنَ الْقَرْيَتَيْنِ عَظِيْمٍ (پارہ نمبر25 رکوع نمبر9)

یعنی قرآن پاک کسی بڑے کے اوپر کیوں نہ نازل کیا گیا اللہ پاک نے جواب میں فرمایا اَهُمْ يَقْسِمُوْنَ رَحْمَةَ رَبِّكَ ○ اے نبی یہ تو میری مرضی کی بات ہے کہ مکہ کے بڑے بڑے چوہدریوں کو بڑے بڑے رئیسوں کو پتھر مارنے والا بنا دیا اور ایک لاوارث اور در یتیم کو نبوت کا تاج پہنا دیا مورخین لکھتے ہیں جس دن حضور ﷺ تشریف لائے سرکار مدینہ ﷺ کی والدہ ماجدہ کے گھر چراغ میں تیل بھی نہ تھا لوگ کہتے ہیں تنگی تھی' قلت تھی' پیسے نہ تھے میں کہتا ہوں ایسا نہ تھا بلکہ اللہ کو یہی منظور تھا وہ جہاں پر آپ کا تاج نبوت طلوع ہو رہا تھا وہاں چراغوں' لالٹینوں' بجلی کے بلبوں کا کیا کام ہے۔ جہاں سراجا"منیرا○ تشریف لا رہے ہوں' جہاں کائنات کے حادی برحق تشریف لا رہے ہوں وہاں چراغوں وہاں مصنوعی بتیوں کا کیا کام اس لئے اللہ تعالیٰ نے اس گھر والوں کو چراغ جلانے کی توفیق ہی نہ دی تاکہ میرے نبی کی نبوت کی توہین نہ ہو۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا۔

وَقَدْ خَرَجَ لَهَا نُوْرًا اَضَاءَ لَهَا مِنْهُ قُصُوْرُ الشَّامِ (الخ)

سیدہ آمنہ بیان فرماتی ہیں کہ سرکار مدینہ ﷺ جب دنیا میں تشریف لائے دنیا میں قدم رکھتے ہی سب سے پہلے اللہ تعالیٰ کے ہاں سجدہ کیا اور یہ ثابت کیا کہ میں اللہ کا بندہ بن کر آیا ہوں اور یہ بھی ثابت کر دیا کہ میں معبود باری تعالیٰ کا ہی بھیجا ہوا ہوں میں ساری عمر لوگوں کو سجدہ و عبادت خداوندی کی دعوت دیتا رہوں گا جو میرے خلاف سجدہ کریں گے ان کا کچھ اور ہی حال ہو گا جو میرے سجدہ میں سر رکھنے کے بعد بوجھ رکھ دیں ان کی دنیا و

آخرت تباہ ہو گئی اور ایسے ہی لوگوں کے لئے اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا۔

كُلُوا وَتَمَتَّعُوا قَلِيلًا إِنَّكُم مُّجْرِمُونَ

تم چند دن کے لئے کھالو عیش و عشرت اڑالو انتہائی درجہ کے مجرم ہو جیسے قرآن مجید میں اللہ تبارک و تعالیٰ نے فرمایا۔

إِنَّ بَطْشَ رَبِّكَ لَشَدِيدٌ إِنَّهُ هُوَ يُبْدِئُ وَيُعِيدُ

"یعنی جب میں تمہیں پکڑوں گا تب تمہیں پتہ چلے گا کہ تم کس کی گرفت میں آپہنچے اور آپھنسے" وہ ابولہب جس نے در یتیم کی ولادت پر مٹھائیاں تقسیم کیں اور لونڈیاں آزاد کیں اور خوشیاں منائیں کہ میرے بھائی عبداللہ کا نام بھی باقی رہ گیا حضور ﷺ فرماتے ہیں جس نے خوشیاں منائی تھیں باندھیاں تقسیم کی تھیں جب میں نے اپنی نبوت کا اظہار کیا قرآن سنایا سب سے پہلا پتھر سگے چچا کے ہاتھ سے لگا۔ سرکار مدینہ ﷺ فرماتے ہیں کہ میں ایک دفعہ باہر کسی گاؤں میں گیا اور تلوار درخت کے ساتھ لٹکا کر میں آرام کی غرض سے درخت کے نیچے سو گیا اور کافر سردشت آپہنچا اور تلوار اتار لی اور تلوار سونت کر کہنے لگا اے محمد اب تمہیں میری تلوار سے کون بچائے گا۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا میرا اللہ مجھے تجھ سے بچالے گا یہ سن کر اس کے ہاتھ سے تلوار نیچے گر گئی سرکار مدینہ ﷺ نے وہی تلوار اٹھائی اور پوچھا اب تمہیں میری تلوار سے کون بچائے گا جواب میں یہ شخص کہنے لگا آپ آخرالزمان پیغمبر ہیں اور امام الانبیاء ہیں آپ اور آپ کا اخلاق حسنہ مجھے بچالے گا جیسے اللہ رب العزت اپنی عبادت میں عظیم ہیں اسی طرح آپ ﷺ کائنات انسانی میں اپنے اخلاق میں عظیم ہیں اس لئے تو اللہ تبارک و تعالیٰ نے ارشاد فرمایا۔

وَإِنَّكَ لَعَلَىٰ خُلُقٍ عَظِيمٍ

"اے میرے محبوب آپ تو بہت عظیم اخلاق کے مالک ہیں" مشرکین مکہ کی پریشانیوں سے تنگ آکر سرکار دوعالم ﷺ پہاڑ کے درہ میں جا بیٹھے درہ میں بیٹھے بیٹھے خیال آیا کہ یا الہ العالمین میرا اور میرے غلاموں کا کیا حال بن گیا' دشمنوں سے ہماری خلاصی کب ہو گی اچانک ابوجہل سامنے سے آنکلا ایک پتھر سرکار مدینہ ﷺ کے سر پر دے مارا اور کہنے

لگا یہاں بیٹھ کر کچھ اور پروگرام سوچ رہے ہو لہو کی دھار نکلی اور دور جا پڑی ایک عورت کی نظر پڑی کہنے لگی تمہارے دریتیم کو ابوجہل نے مارا ہے حضرت امیر حمزہ کو پتہ چلا در حالیہ کہ ابھی ایمان نہیں لائے تھے لیکن بھتیجے کی محبت میں آئے کمان لی اور ابوجہل کے سر میں تیر مار دیا تیر مار کر سرکار مدینہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہنے لگے میرے بھتیجے غمگین نہ ہو سرکار مدینہ ﷺ خاموش رہے حضرت امیر حمزہ فرماتے ہیں بھتیجے تم بولتے کیوں نہیں تمہارے والد گرامی اگر فوت ہو گئے ہیں تو ہم تمہارے چچے موجود ہیں اب تو راضی ہو جا حضور کی آنکھوں میں آنسو آگئے کہا اگر میں نے دنیا میں بدلے لینے شروع کر دیئے تو معاف کرنا کون سکھائے گا میں بدلے لینے کے لئے نہیں آیا انہوں نے میرے ساتھ جو کرنا ہے کرنے دو مجھے اپنے کام سے غرض ہے سرکار مدینہ ﷺ جدھر سے گذرتے ہیں پتھروں کی بارش ہے جہاں خداوند تعالیٰ کا نام لیتے ہیں' توحید الہی کی دعوت دیتے ہیں مار پٹائی کا سلسلہ شروع ہو جاتا ہے طائف کی وادی میں مار کھا کھا کر بے ہوش ہو جاتے ہیں تو اک باغ میں پناہ حاصل کرتے ہیں لیکن اس کے باوجود بد دعا نہیں کرتے بلکہ ہاتھ اٹھا کر محو دعا ہیں۔

اَللّٰهُمَّ اهْدِ قَوْمِيْ فَاِنَّهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ

دعا مانگی الہی قوم کو چشم بصیرت دے
الہی رحم کر ان پر انہیں نور ہدایت دے
جہالت ہی نے رکھا ہے صداقت کے خلاف انکو
بیچارے بے خبر انجان ہیں کر دے معاف انکو
الہی رحم کر کہسار طائف کے مکینوں پر
الہی پھول برسا پتھروں والی زمینوں پر

جس کے بارہ میں بھی پتہ چلتا ہے کہ اس نے محمد ﷺ کی غلامی اختیار کرلی ہے اس کو بھی مارا جاتا ہے رات آرام نہیں' دن آرام نہیں' کسی وقت بھی سکون نہیں' ہر وقت پریشانی ہی پریشانی ہے سرکار مدینہ ﷺ بیت اللہ میں تشریف لے گئے اللہ تعالیٰ کے حضور دعا مانگی حضرت ابوبکرؓ فرماتے ہیں کہ میں اچانک، حرم کی طرف جا نکلا میرے کانوں میں شور کی آواز آئی میں نے سمجھا قبیلے آپس میں لڑ پڑے ہونگے کوئی لوگوں کا ذاتی جھگڑا ہو گا میں مجمع

کے درمیان سے گذرا سارے قریش موجود ہیں میری آنکھوں نے دیکھا ایک آدمی سرکار مدینہ ﷺ کی گردن میں چادر ڈال کر پیچ در پیچ دے رہا ہے نبی کریم ﷺ کی گردن مبارک گھٹ گئی تاہم آپ بڑے خشوع اور خضوع سے اپنے مالک کے دربار میں سجدہ ریز ہیں۔ اتنے میں ابوبکر تشریف لائے اور کافر دشمن خدا اور رسول عقبہ بن ابی معیط کو دھکے دیکر پیچھے ہٹایا اور زبان سے فرمانے لگے۔

اَتَقْتُلُوْنَ رَجُلًا اَنْ يَّقُوْلَ رَبِّيَ اللّٰهُ وَقَدْ جَاءَكُمْ بِالْبَيِّنَاتِ

اس پر چند شریر کافر حضرت صدیق اکبر کو چمٹ گئے اور بہت زیادہ زدوکوب کیا۔

معراج کا واقعہ

سُبْحَانَ الَّذِىْ اَسْرٰى بِعَبْدِهٖ لَيْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَى الْمَسْجِدِ الْاَقْصَى الَّذِىْ بَارَكْنَا حَوْلَهٗ لِنُرِيَهٗ مِنْ اٰيَاتِنَا اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ (پارہ 15 رکوع نمبر1)

ترجمہ! "پاک ہے وہ ذات جس نے رات کے وقت اپنے بندے (حضرت محمد ﷺ) کو مسجد حرام سے لیکر مسجد اقصیٰ تک سیر کروائی جس کے اردگرد ہم نے برکتوں کا نزول کر رکھا ہے تاکہ ہم سے اپنی نشانیاں دکھلادیں بے شک وہ سننے والا اور دیکھنے والا ہے"۔

اور اسی کے بارہ میں ایک شاعر لکھتا ہے

سبق ملا مجھے یہ معراج مصطفیٰ سے
کہ عالم بشریت کی زد میں ہے گردوں

اور بعض لوگ یہ اعتقاد باطلہ رکھتے ہیں کہ نعوذ باللہ نبی کریم ﷺ بشر نہیں تھے لہذا اللہ تعالیٰ نے انہیں آسمانوں کی سیر کروائی یعنی کہ وہ کہتے ہیں کہ بشر ہو کے عرشاں تے جا کوئی نہیں سکدا حالانکہ اللہ تعالیٰ نے بِعَبْدِهٖ کا لفظ اس لئے استعمال کیا کہ انسانوں کو یا دنیا والوں کے ذہنوں میں کسی قسم کا شعبہ باقی نہ رہے اور عبد ایک ایسا لفظ ہے جس میں کسی قسم کی گنجائش نہیں کہ انسان شک کر سکیں حالانکہ اللہ تعالیٰ بنبہ برسولہ کا بھی لفظ استعمال کر سکتے تھے حالانکہ جبرائیل علیہ السلام نے ساتوں آسمانوں سے آگے سدرۃ المنتہی کے پاس جاکر

انکار کر دیا تھا کہ اے اللہ کے رسول میں آگے نہیں جا سکتا اگر میں اس سے آگے گیا میں بے شک نوری ہوں اور اللہ نے میرے ایک ایک پر میں اتنی طاقت رکھی ہے کہ دنیا کو لپیٹ سکتا ہوں لیکن اگر میں اس سے آگے گیا تو اللہ تعالیٰ کی تجلیات میرے پروں کو جلا کر راکھ کر دیں گی ۔اس لئے یہ صرف بشر کی خاصیت ہے کہ وہ سدرۃ المنتہیٰ سے آگے جا سکتے ہیں۔ اسی لئے کسی شاعر نے کہا۔

بشر ہو کے عرشاں تے جاوے محمد ﷺ
ملک ہو کے عرشاں تے جا کوئی نہیں سکدا

اور اسی طرح ایک عربی کا شاعر کہتا ہے۔

مَضَتِ الدُّهُوْرُ وَمَا اَتَيْنَ بِمِثْلِهٖ
وَلَقَدْ اَتٰى فَعَجَزْنَ عَنْ نُظَرَ ائِهٖ

ترجمہ۔ یعنی تو رسول اللہ ﷺ کی نافرمانی کر کے بھی محبت کا اظہار کرتا ہے یہ بڑی عجیب بات ہے۔

لَوْ كَانَ حُبُّكَ صَادِقًا لَاَ طَعْتَهٗ
لِاَنَّ الْمُحِبَّ لِمَنْ يُحِبُّ مُطِيْعُهٗ

ترجمہ! اگر تیری محبت سچی ہوتی تو رسول اللہ ﷺ کی اطاعت کرتا کیونکہ محب محبوب کا اطاعت شعار ہوتا ہے۔

سید الکونین والثقلین کی شان میں اشعار

ہے فرش تا عرش عجب بارش انوار
ہر سمت سے رحمت کی گھٹا جھوم رہی ہے
اک نغمہ پر کیف ہواؤں میں ہے رقصاں
فطرت بھی سر عرش علا جھوم رہی ہے
کانوں میں ہیں اکملت لکم دین کے نغمے
پڑھ پڑھ کے زباں صلی علی جھوم رہی ہے

(سید الکونین صفحہ نمبر 61 شاہ لکھنوی)

نبی اور رسول کا فرق

نبی! نبی وہ ہوتا ہے جو پہلی شریعت کا پرچار کرے اور نئی کتاب یا شریعت نہ رکھتا ہو۔

رسول! رسول وہ ہوتا ہے جو نئی کتاب اور شریعت لائے اور ان ہی چیزوں کا پرچار کرے۔

ایک اور شاعر رسول اللہ ﷺ کی مدح سرائی کرتے ہوئے کہتا ہے

میں بلبل نالاں ہوں گلزار محمدؐ کا
میں آئینہ حیراں ہوں انوار محمدؐ کا
بلبل ہے فدا گل پر شمع پہ پروانہ
لیکن مجھے عشق ہے اپنے دلدار محمدؐ کا

نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ میری مثال تو اس شخص کی طرح ہے جس نے آگ کو روشن کیا جب آگ تیز اور اس کا اردگرد روشن ہو گیا تو اس میں پروانوں نے اور جانوروں نے گرنا شروع کر دیا لیکن آگ جلانے والا انہیں باز کرتا' روکتا ہے کہ تم اس میں نہ گرو لیکن وہ اس کا کہنا نہیں مانتے اور اس پر غالب آجاتے ہیں اور آگ میں گرتے رہتے ہیں نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ میری مثال اسی شخص کی ہے میں بھی تمہیں کہتا ہوں۔

هَلُمَّ عَنِ النَّارِ هَلُمَّ عَنِ النَّارِ فَتَغْلِبُونِي تَقَحَّمُونَ فِيهَا

میں تمہیں کہتا ہوں کہ میری طرف آؤ میری طرف آؤ تمہیں آگ سے بچا لوں گا لیکن تم مجھ پر غلبہ حاصل کرتے ہو اور آگ میں چھلانگیں لگا رہے ہو۔

اسی طرح حدیث شریف میں آتا ہے کہ آنحضرت ﷺ نے وحشی کو جس نے امیر حمزہ کو قتل کیا تھا کہلا بھیجا کہ تم مسلمان ہو جاؤ لیکن اس نے جواب بھیجا کہ میں نے قتل شرک زنا وغیرہ سب کچھ کیا ہے اور ایسے لوگوں کے بارہ میں آپ اپنے قرآن میں پڑھتے ہو۔

وَمَنْ يَفْعَلْ ذَالِكَ يَلْقَ اَثَامًا ○ يُضٰعَفْ لَهُ الْعَذَابُ ○ جس نے اس طرح کیا اسے نالہ دوزخ میں ڈال دیا جائیگا اور اس پر ہمیشہ عذاب کی ترقی ہوتی رہے گی اس پر اس آیت کا

نزول ہوا۔ اِلَّا مَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ عَمَلاً صَالِحًا O

پھر وحشی نے کہہ بھیجا کہ یہ شرط مشکل ہے اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔

اِنَّ اللّٰہَ لَا یَغْفِرُ اَنْ یُّشْرَکَ بِہٖ وَیَغْفِرُ مَادُوْنَ ذَالِکَ لِمَنْ یَّشَاءُ

ترجمہ! بے شک اللہ تعالیٰ مشرک کو معاف نہیں کرتے اور اس کے علاوہ جسے چاہیں معاف کر دیتے ہیں۔ تو پھر وحشی نے کہا اس میں تو اس نے اپنے چاہنے کی شرط رکھی ہے مجھے کیا خبر کہ وہ میرے لئے چاہے گا بھی یا نہیں۔ پھر اس آیت کا نزول ہوا۔

یٰعِبَادِیَ الَّذِیْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰی اَنْفُسِہِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَۃِ اللّٰہِ اِنَّ اللّٰہَ یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِیْعًا

ترجمہ! اے میرے بندو جنہوں نے گناہ کر کے اپنی جانوں پر ظلم کیا ہے تم اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہو جاؤ اللہ تمام گناہوں کو معاف کرنے والا ہے۔

پھر وحشی نے اس بات کو تسلیم کر لیا اور مسلمان ہو گیا تو یہاں سے ثابت ہوا کہ رسول اللہ ﷺ کی شفقت اور رحمت تو بے مثال ہے کہ اتنے بڑے کافر اور اپنے چچا کے قاتل کو اسلام کی دعوت دی جس سے فلاح اور حیات طیبہ حاصل ہوتی ہے اور اپنے دشمنوں اور دشمنان اسلام پر ہمیشہ رحم و کرم کی نظر رکھتے ہیں اور معاف کر دینا اور درگذر کرنا ان کا شیوہ ہے حضرت ابن عمر کا قول ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ابراہیم علیہ السلام کا یہ قول پڑھا فَمَنْ تَبِعَنِیْ فَاِنَّہٗ مِنِّیْ اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا یہ قول پڑھا اِنْ تُعَذِّبْہُمْ فَاِنَّہُمْ عِبَادُکَ وَاِنْ تَغْفِرْ لَہُمْ فَاِنَّکَ اَنْتَ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ O

ترجمہ! الٰہی اگر تو انہیں عذاب دیگا تو پھر بھی وہ تیرے ہی بندے ہیں اور اگر تو انہیں معاف کر دے گا تو تو غالب حکمتوں والا ہے۔ پھر آنحضرت روئے اور ہاتھ اٹھا کر یہ دعا مانگی۔

اَللّٰہُمَّ اُمَّتِیْ اَللّٰہُمَّ اُمَّتِیْ

الٰہی میری امت، الٰہی میری قوم میری امت

اللہ تعالیٰ نے جبرائیل امین کو بھیجا کہا جاؤ میرے محبوب سے کہہ دو ہم تمہیں تیری امت کے بارہ میں راضی کر دیں گے تجھے ناراض اور رنجیدہ نہیں کریں گے۔ مسلم شریف کی روایت ہے

اِنَّا سَنُرْضِیْکَ فِیْ اُمَّتِکَ وَلَا نَسُوْئُکَ ○

امام باقر کہتے ہیں کہ مجھے یہ حدیث پہنچی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں اپنی امت کے لئے سفارش کرونگا اور اتنے لوگوں کی سفارش کرونگا کہ اللہ تعالیٰ مجھے پکار کر کہیں گے۔

اَرَضِیْتَ یَا مُحَمَّدُ فَاَقُوْلُ نَعَمْ یَا رَبِّ رَضِیْتُ

اے محمد کیا تو راضی ہو گیا ہے تو میں کہونگا ہاں اے اللہ میں راضی ہو گیا ہوں

یعنی جب تک رسول اللہ ﷺ راضی نہیں ہونگے تب تک اللہ امت محمدیہ کے جہنمیوں کو آزاد کرتے رہیں گے۔

شان مصطفیٰ کے بارہ میں دو احادیث

وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بُعِثْتُ مِنْ خَیْرِ قُرُوْنِ بَنِیْ آدَمَ قَرْنًا فَقَرْنًا حَتّٰی کُنْتُ مِنَ الْقَرْنِ الَّذِیْ کُنْتُ مِنْهُ (رواہ البخاری)

ترجمہ! ابو ہریرہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں بنی آدم کے بہترین طبقوں میں پیدا کیا گیا ہوں ایک صدی کے بعد دوسری صدری گذرتی گئی یہاں تک کہ میں اس صدی میں پیدا ہوا جس میں پیدا ہوا ہوں۔

دوسری حدیث

وَعَنْ وَاثِلَةَ الاَسْقَعِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰی کِنَانَةَ مِنْ وُلْدِ اِسْمَاعِیْلَ وَاصْطَفٰی قُرَیْشًا مِنْ کِنَانَةَ وَاصْطَفٰی مِنْ قُرَیْشٍ بَنِیْ هَاشِمٍ وَاصْطَفَانِیْ مِنْ بَنِیْ هَاشِمٍ (رواہ مسلم)

ترجمہ! حضرت واثلہ بن اسقع فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا کہ وہ کہہ رہے تھے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے بنو کنانہ کو حضرت اسماعیل علیہ السلام کی

اولاد کو چن لیا اور کنانہ سے قریش کو پسند کیا اور قریش خاندان سے بنی ہاشم کو چن لیا اور بنی ہاشم سے مجھے اللہ نے اپنی نبوت کے لئے پسند کیا۔ اس حدیث کو امام مسلم نے بیان کیا۔

يَا أَيُّهَا الرَّسُولُ بَلِّغْ مَا أُنزِلَ إِلَيْكَ مِن رَّبِّكَ وَإِن لَّمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهُ ۝

مندرجہ ذیل واقعہ میں بھی آپ کے اخلاق حسنہ کی جھلک نظر آتی ہے

ابن ابی حاتم میں ہے کہ حضور ﷺ نے جب بنو نجار میں غزوہ کیا تو ذات الرقاع کے کھجور کے باغ میں آپ ایک کنوئے پر پاؤں لٹکا کر بیٹھے تھے تو بنو نجار کے ایک شخص نے کہا دیکھو ابھی محمد کو قتل کرتا ہوں لوگوں نے کہا کیسے قتل کرو گے کہنے لگا میں کس حیلے بہانے سے اس سے تلوار لونگا اور ایک ہی وار میں اسے قتل کر دوں گا یہ شخص آپ کے پاس آیا اور ادھر ادھر کی باتیں کرنے لگا پھر آپ سے تلوار مانگی نبی کریم ﷺ نے اسے تلوار دے دی تلوار پکڑتے ہی اس پر بلا کا لرزہ طاری ہو گیا آخر تلوار اس سے سنبھل نہ سکی اور اس کے ہاتھ سے نیچے گر گئی تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ تیرے اور تیرے بد ارادے کے درمیان اللہ تعالیٰ حائل ہو گئے تھے۔

يَا أَيُّهَا الرَّسُولُ بَلِّغْ کے تحت دوسرا واقعہ کچھ یوں ہے۔

غورث بن حویرث کا بھی ایسا واقعہ مشہور ہے کہ صحابہ کرام کی عادت تھی کہ سفر میں جس جگہ ٹھہرتے آنحضرت کے لئے گھنے سایہ دار درخت چھوڑ دیتے تاکہ آپ اس کے سایہ میں آرام فرمائیں۔ آپ درخت کے نیچے سو گئے اور آپ کی تلوار درخت کے ساتھ لٹک رہی تھی ایک اعرابی آیا اور آپ کی تلوار اتار لی اور کہنے لگا آپ کو اب مجھ سے کون بچائے گا نبی کریم ﷺ نے فرمایا مجھے اللہ بچائے گا نبی کریم ﷺ نے فرمایا تلوار رکھ دو وہ شخص اس قدر ہیبت میں آگیا کہ اسے حکم کی تابعداری کرنی پڑی اور تلوار آپ کے سامنے رکھ دی اس پر اللہ تعالیٰ نے اس آیت کو نازل کر دیا۔

وَاللَّهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ وَاللَّهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكَافِرِينَ ۝

غالباً یہ واقعہ جنگ تبوک میں پیش آیا جب اس نے تلوار رکھ دی تو آنحضرت نے فرمایا مَن يَعْصِمُكَ مِنِّي اب تمہیں مجھ سے کون بچائے گا تو اس آدمی نے عرض کی۔

نگاہوں سے قتل کر دے نہ ہو تکلیف دونوں کو
تجھے خنجر اٹھانے کی مجھے گردن جھکانے کی

اور اسی کے بارہ میں ایک شاعر کہتا ہے

یَا صٰحِبَ الْجَمَالِ وَ یَا سَیِّدَ الْقَمَرْ
مِنْ وَّجْهِكَ الْمُنِیْرِ لَقَدْ نُوِّرَ الْقَمَرْ
لَا یُمْكِنُ الثَّنَاءُ كَمَا كَانَ حَقُّهٗ
بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

یا الٰہی تو ہمیں عامل قرآن کر دے
پھر نئے سرے سے مسلمان کو مسلمان کر دے
وہ پیغمبر جسے سرتاج رسل کہتے ہیں
اس کی امت کو ذرا تابع فرمان کر دے

ذیل کی آیات کا خلق محمدی کے ساتھ تعلق ہے

مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَالَّذِیْنَ مَعَهٗ اَشِدَّاءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَاءُ بَیْنَهُمْ تَرٰىهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا یَّبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَ رِضْوَانًا سِیْمَاهُمْ فِیْ وُجُوْهِهِمْ مِّنْ اَثَرِ السُّجُوْدِ ذٰلِكَ مَثَلُهُمْ فِی التَّوْرٰةِ وَمَثَلُهُمْ فِی الْاِنْجِیْلِ كَزَرْعٍ اَخْرَجَ شَطْـَٔهٗ فَاٰزَرَهٗ فَاسْتَغْلَظَ فَاسْتَوٰى عَلٰى سُوْقِهٖ یُعْجِبُ الزُّرَّاعَ لِیَغِیْظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مِنْهُمْ مَّغْفِرَةً وَّاَجْرًا عَظِیْمًا○ (پارہ 26 رکوع نمبر12)

ترجمہ! محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں اور وہ لوگ جو نبی کے ساتھ ہیں وہ کافروں کے لئے سخت ہیں اور آپس میں نرم خو ہیں تو انہیں رکوع اور سجدہ کی حالت میں دیکھتا ہے وہ اللہ کے فضل اور رضا مندی کے متلاشی ہیں ان کے چہروں پر سجدوں کے نشان ہیں ان کی مثال تورات اور انجیل میں بھی ملتی ہے ان کی مثال تو اس کھیتی کی طرح ہے جب کھیتی میں دانے بوئے گئے اور جب اس کی کونپلیں بالیوں کی شکل اختیار کر لیتی ہیں تو مزارع اسے دیکھ کر بہت خوش ہوتا ہے اسی طرح اللہ تعالیٰ مسلمانوں کی جماعت کو مضبوط کرکے کافروں کو غصہ

دلانا چاہتا ہے اللہ تعالیٰ کا ایمان والوں اور ان لوگوں سے وعدہ ہے جنہوں نے نیک عمل کئے ایسے لوگوں کے لئے اللہ کی طرف سے بخشش ہے اور اجر عظیم ہے۔

دوسری آیت

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا (پارہ 22 رکوع نمبر 2)

"نہیں محمد ﷺ تمہارے بالغ مردوں میں سے کسی کے باپ لیکن اللہ کے رسول ہیں نبیوں کو ختم کرنے والے ہیں"

ترجمہ۔ "اے نبی ہم نے تجھے گواہی دینے والا اور خوشخبری دینے والا اور ڈرانے والا رسول بنا کر بھیجا ہے"۔

چوتھی آیت

وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا كَآفَّةً لِّلنَّاسِ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا وَّلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ (پارہ نمبر 22 رکوع نمبر 9) اس ایمہ کا ترجمہ اوپر ہو چکا ہے۔

پانچویں آیت مبارکہ

يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ جَمِيْعَا نِ الَّذِيْ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ الَّذِيْ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَكَلِمٰتِهٖ وَاتَّبِعُوْهُ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ○ (پارہ نمبر 9 رکوع نمبر 10)

چھٹی آیت

يٰسٓ ○ وَالْقُرْاٰنِ الْحَكِيْمِ ○ اِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ○ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ○ (پارہ نمبر 22 رکوع نمبر 18)

حضرت محمد ﷺ کے فضائل اور اخلاق حمیدہ کے بارہ میں اللہ تبارک و تعالیٰ نے ارشاد فرمایا۔

وَاِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ ○

"اے نبی آپ بہت بڑے اخلاق کے مالک ہیں"

حضرت سعید بن ہشام نے حضرت عائشہ سے آنحضرت کے اخلاق کے بارہ میں پوچھا تو ام المومنین نے فرمایا کہ اے سعید کیا تو قرآن پاک نہیں پڑھتا جواب دیا قرآن پاک کی تلاوت تو میں روز کرتا ہوں حضرت عائشہ صدیقہؓ نے فرمایا۔ كَانَ خُلُقُهُ الْقُرْآنِ وَفِي رِوَايَةٍ كَخُلُقِ الْقُرْآنِ وَفِي رِوَايَةٍ كَمَا هُوَ فِي الْقُرْآنِ یہ الفاظ حضرت عائشہ سے کئی طریقہ سے نقل ہیں معنی یہ ہیں کہ "قرآن پر اور اس کے امرونہی پر کاربند رہنا یہی حضور ﷺ کی خصلت وعادت مبارکہ تھی"

آیت مبارکہ

وَلَا تَسْتَوِي الْحَسَنَةُ وَلَا السَّيِّئَةُ ادْفَعْ بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ فَإِذَا الَّذِي بَيْنَكَ وَبَيْنَهُ عَدَاوَةٌ كَأَنَّهُ وَلِيٌّ حَمِيمٌ ○ (پارہ نمبر 24 رکوع نمبر 19)

حضرت عائشہ کا قول ہے کہ آنحضرت نے کبھی کسی خادم کو نہیں مارا اور نہ ہی کبھی کسی بیوی پر ہاتھ اٹھایا ہے صرف آپ راہ خدا میں جہاد کرتے ہوئے مشرکین کو تہس نہس کر دیتے تھے۔ آپ کہتی ہیں کہ جب آپ کو کوئی بلاتا تو آپ لبیک کہا کرتے تھے۔ (یعنی میں حاضر ہوں) اور انہی خصائل کی وجہ سے اللہ تبارک وتعالیٰ نے فرمایا تھا۔

وَإِنَّكَ لَعَلَىٰ خُلُقٍ عَظِيمٍ

حضرت انس ارشاد فرماتے ہیں آنحضرت ﷺ کی دس برس تک خدمت کی مجھے آپ نے کبھی اف تک نہ کہا میرے کسی کام پر آپ نے کبھی یہ نہیں فرمایا کہ تم نے فلاں کام کیوں کیا اور فلاں کام کیوں نہیں کیا۔ آپ کا حلم اور تحمل یہاں تک تھا کہ اگر کوئی آپؐ کو تکلیف دیتا تو آپؐ اپنے نفس کی وجہ سے کبھی کسی سے بدلہ نہیں لیتے تھے مگر جو شخص اللہ کے حکم کی نافرمانی کرتا اسے ضرور سزا دیتے تھے جنگ احد کے موقع پر کفار نے آپؐ کو زخمی کیا آپ کے دانت مبارک شہید ہو گئے سر میں زخم لگے آپؐ غش کھا کر ایک گڑھے میں گر گئے اور ایسے ہی میدان طائف میں مار کھا کھا کر لہولہان ہو گئے مگر دعا دیتے رہے ہیں اَللّٰهُمَّ اهْدِ قَوْمِي فَإِنَّهُمْ لَا يَعْلَمُونَ (الٰہی میری قوم کو ہدایت سے نواز وہ نہیں جانتے کہ میں نبی ﷺ ہوں)

آپ ﷺ سخی ایسے تھے کہ دنیا بھر میں کوئی آدمی ایسا سخی نہ ہوگا جو کچھ آپ ﷺ کو اللہ تعالیٰ دیتا تھا آپ اللہ تعالیٰ کے راستہ میں دے دیتے تھے ایک سائل آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور سوال کیا آپ نے فرمایا فلاں دو پہاڑوں میں ہماری بکریوں کے ریوڑ ہیں میرا پیغام چرواؤں کو دے کر وہ سب بکریاں لے جاؤ اور وہ واقعی ساری بکریاں لے گیا اور جا کر اپنی قوم میں مشہور کر دیا کہ آپ ﷺ اتنے زبردست قسم کے سخی ہیں اور اتنا تعاون کرتے ہیں کہ پھر غربت کا نشان تک نہیں رہتا اور بہت سے لوگوں کو آپ ﷺ 100 سو اونٹ دیا کرتے تھے اور اسی طرح حضرت صفوان کو ایک دفعہ آنحضرت ﷺ نے 300 سو اونٹ دے تھے۔

آپ ؐ اتنے بڑے محسن تھے آپ ؐ جیسا کوئی ہرگز نہ گذرا ایک مرتبہ مدینہ منورہ میں شور برپا ہوا لوگوں نے خیال کیا کہ شاید کوئی دشمن حملہ آور ہوا ہے لوگ اٹھ کر دیکھنے کی غرض سے دوڑے۔ لیکن دیکھا کہ حضور ﷺ گھوڑے پر سوار اسی طرف سے آرہے ہیں صحابہ کرام کو فرمایا واپس چلو میں دیکھ کر آیا ہوں اس طرف کوئی نہیں ہے۔ ابی بن خلف جنگ بدر میں آنحضرت ﷺ کو شہید کرنے کے لئے نکلا اور وہ پکڑا گیا اس کے باوجود آنحضرت نے اسے چھوڑ دیا اور اسی نے نذر مانی تھی کہ میں محمد ﷺ کو نعوذ باللہ قتل کرونگا۔ اس مقصد کے لئے اس نے ایک عمدہ گھوڑا تیار کر رکھا تھا۔ جس کو ہر دن تین صاع دانہ ڈالتا تھا جب احد کی لڑائی کا موقع آیا تو اس نے میدان جنگ میں آنحضرت ﷺ کی طرف گھوڑا دوڑایا تاکہ آپ ؐ کو قتل کر دے صحابہ کرام نے روکنے کی کوشش کی لیکن آنحضرت ﷺ نے فرمایا اسے آنے دو۔ جب آپ ؐ کے قریب آیا تو آپ ﷺ اپنے ہاتھ میں نیزہ لے کر اس کی طرف متوجہ ہوئے اور نیزہ مار کر گھوڑے سے گرا دیا اور گرتے ہی پسلی ٹوٹ گئی اور وہ دوڑتا ہوا قریش کے پاس پہنچ گیا اور کہنے لگا مجھے محمد ﷺ نے مارا ہے قریش نے کہا خیر کوئی بڑا بھاری زخم نہیں جواب میں کہنے لگا اب خیر نہیں اب میں زندہ نہیں رہ سکتا۔ یہ تو پسلی ٹوٹ جانے کا زخم ہے اگر محمد ﷺ مجھ پر تھوک بھی دیتا تو میں تب بھی مر جاتا چنانچہ اسی زخم کی وجہ سے مقام سرف پر مر گیا آنحضرت ﷺ نے فرمایا۔

اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی بَعَثَنِیْ لِتَمَامِ مَکَارِمِ الْاَخْلَاقِ وَکَمَالِ مَحَاسِنِ الْاَفْعَالِ O

اسی طرح حضرت حسان بن ثابت آپکی سیرت اور صورت کو بارہ میں نغمہ سرائی کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

وَاَحْسَنَ مِنْکَ لَمْ تَرَقَطُّ عَیْنُ
وَاَجْمَلَ مِنْکَ لَمْ تَلِدِ النِّسَاءُ
خُلِقْتَ مُبَرَّاًمِّنْ کُلِّ عَیْبٍ
کَاَنَّکَ قَدْ خُلِقْتَ کَمَا تَشَاءُ

اتباع سنت (حصہ اول)

الحمد للہ وکفی والصلوٰۃ والسلام علی نبی اللہ الذی بعثہ اما بعد فقال اللہ تبارک وتعالی فی کلامہ المجید و فرقانہ الحمید وَمَنْ يُطِعِ اللَّهَ وَالرَّسُولَ فَأُولَٰئِكَ مَعَ الَّذِينَ أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ مِنَ النَّبِيِّينَ وَالصِّدِّيقِينَ وَالشُّهَدَاءِ وَالصَّالِحِينَ وَحَسُنَ أُولَٰئِكَ رَفِيقًا (پارہ نمبر5 رکوع نمبر6)

ترجمہ! جس نے اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کی یہ وہی لوگ ہیں جن پر اللہ نے انعام کیا نبیوں' صدیقوں اور شہیدوں اور نیکوں میں سے ان لوگوں کا ساتھ بہت اچھا ہے۔

ایک حدیث کی روایت ہے ایک شخص آنحضرت ﷺ کے پاس آیا اور عرض کی یارسول اللہ ﷺ میں آپ ﷺ کو جان سے زیادہ چاہتا ہوں اور اپنے بچوں سے زیادہ پسند کرتا ہوں آپ کو یاد کرتا رہتا ہوں جب تک آپ کو دیکھ نہیں لیتا مجھے آرام نہیں آتا اب میں سوچتا ہوں کہ موت مجھے اور آپ ﷺ کو آنے والی ہے آپ ﷺ تو بلند درجہ میں پیغمبروں کے ساتھ ہوں گے اور اگر میں جنت میں چلا جاؤں تو آپ تک کیسے پہنچ سکوں گا۔ یہ بات سن کر حضور خاموش ہو گئے پھر جبرائیل علیہ السلام اللہ تعالیٰ کی طرف سے مندرجہ بالا آیت لیکر آنحضرت کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ بعض مفسرین نے یہ بھی کہا ہے کہ یہ آیت مبارکہ حضرت ثوبان کے بارہ میں اتری ہے جو آنحضرت ﷺ سے بہت زیادہ محبت کرتے تھے۔

دوسری آیت

ایک انصاری صحابی رسول خدا کے پاس آئے وہ غمگین تھے آپ ﷺ نے فرمایا کہ اے فلاں شخص تو غمگین کیوں ہو رہا ہے اس نے عرض کی کہ اے اللہ کے رسول میں ایک بات سے فکرمند ہوں آپ نے پوچھا وہ کیا بات ہے عرض کی کہ ہم صبح شام آپ کی خدمت میں حاضر ہوتے ہیں آپ کا چہرہ مبارک دیکھتے ہیں اور آپ کے پاس بیٹھتے ہیں آپ تو فوت ہونے کے بعد انبیاءؑ کے پاس ہونگے اور ہم تو آپ کے پاس نہیں پہنچ سکیں گے آنحضرت

ﷺ نے کوئی جواب نہیں دیا پھر جبرائیل علیہ السلام مندرجہ بالا آیت لے کر آئے۔ آنحضرت نے اس انصاری صحابی کو بشارت دی۔

تیسری حدیث

عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ اَعْرَابِیًّا قَالَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَتَی السَّاعَةُ قَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا اَعْدَدْتَ لَهَا قَالَ حُبَّ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ قَالَ اَنْتَ مَعَ مَنْ اَحْبَبْتَ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ وَهٰذَا لَفْظُ لِمُسْلِمٍ وَفِیْ رِوَایَتِهٖ لَهُمَا مَا اَعْدَدْتُ لَهَا مِنْ كَثِیْرِ صَوْمٍ وَلَا صَلٰوةٍ وَلَا صَدَقَةٍ وَلٰكِنِّیْ اُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ قَالَ اَنَسٌ فَمَا رَاَیْتُ الْمُسْلِمِیْنَ فَرِحُوْا بِشَیْءٍ بَعْدَ الْاِسْلَامِ فَرِحَتْهُنَّ بِهَا (حوالہ مجموعہ التفاسیر)

ترجمہ! حضرت انس کہتے ہیں کہ رسول اللہ کے پاس ایک اعرابی آیا اور پوچھنے لگا قیامت کب آئے گی۔ رسول اللہ نے فرمایا تو نے اس کے لئے کیا تیاری کی ہے۔ میں نے اس کے لئے کوئی تیاری نہیں کی البتہ اللہ اور اس کے رسول کے ساتھ محبت ضرور کرتا ہوں۔ کہا وہ قیامت کے دن انہی کے ساتھ ہو گا جن سے وہ محبت کرتا ہے ایک اور روایت میں ہے کہ وہ شخص کہنے لگا کہ میں نے قیامت کی تیاری میں نہ تو زیادہ نمازیں پڑھی ہیں اور نہ ہی زیادہ روزے رکھے ہیں اور نہ ہی صدقہ و خیرات کی ہے لیکن میں اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہوں نبی کریم ﷺ نے جواب دیا کہ انسان قیامت کے دن اس شخص کے ساتھ اٹھایا جائے گا جس سے وہ محبت کرتا ہو گا انس ؓ کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کا یہ جواب سن کر مسلمان بہت خوش ہوئے اتنا خوش شاید وہ کبھی نہ ہوئے ہوں۔

چوتھی حدیث اتباع سنت کے بارہ میں

وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ كُنْتُ اَدْعُوْا اُمِّیْ اِلَی الْاِسْلَامِ وَهِیَ مُشْرِكَةٌ فَدَعَوْتُهَا یَوْمًا فَاَسْمَعَتْنِیْ فِیْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا اَكْرَهُ فَاَتَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا اَبْكِیْ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اُدْعُ اللّٰهَ اَنْ یَهْدِیَ اُمَّ اَبِیْ هُرَیْرَةَ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ اهْدِ اُمَّ اَبِیْ هُرَیْرَةَ فَخَرَجْتُ مُسْتَبْشِرًا بِدَعْوَةِ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم فَلَمَّا جِئْتُ اِلَی الْبَابِ فَاِذَا هُوَا مُجَافٌ فَسَمِعَتْ اُمِّیْ خَشْفَ

قَدَمِیْ فَقَالَتْ یَا اَبَا هُرَیْرَةَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ فَرَجَعْتُ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم وَاَنَا اَبْکِیْ مِنَ الْفَرَحِ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَقَالَ خَیْرًا (رواہ مسلم و مشکوۃ شریف) باب المعجزات

ترجمہ! ابی ھریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں اپنی مشرک والدہ کو اسلام کی طرف دعوت دیتا تھا میں نے رسول اللہ کے بارہ میں یہ بھی سن رکھا تھا کہ کسی کو اسلام کے لئے مجبور نہیں کرنا چاہیے۔ ایک دن میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور میں رو رہا تھا۔ میں نے کہا اے اللہ کے رسول آپ اللہ سے دعا کریں کہ اللہ ابی ھریرہ رضی اللہ عنہ کی والدہ کو ہدایت دے دے تو ابو ھریرہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا کی وجہ سے خوش خوش گھروں سے جا رہا ہوں کہ جب میں دروازے کے پاس پہنچا تو دیکھا دروازہ بند ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جب میری والدہ نے میرے پاؤں کی آواز سن لی تو کہنے لگی ابو ھریرہ وہیں رک جاؤ ابو ھریرہ کہتے ہیں کہ میں نے پانی کے گرنے کی آواز سنی۔ میری والدہ نے غسل کیا اور اپنا کرتا پہنا اور جلدی سے اپنی اوڑھنی اوڑھ کر دروازہ کھولا پھر کہنے لگی میں گواہی دیتی ہوں اللہ ایک ہے اس کا کوئی شریک نہیں محمد اللہ کے بندے اور رسول ہیں۔ ابو ہریرہ کہتے ہیں کہ میں دربار نبوت کی طرف انہیں قدموں پر واپس لوٹ گیا اور میں خوشی کی وجہ سے رو رہا تھا میں نے یہ سارا ماجرا بیان کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ کی حمد بیان کی اور بھلائی کی باتیں کیں" اس حدیث کو امام مسلم نے بیان کیا طبرانی کی کتاب میں ہے کتاب العشرۃ میں مذکور ہے کہ حضرت سعد بن مالک فرماتے ہیں وَاِنْ جَاهَدَاكَ عَلٰٓی اَنْ تُشْرِكَ بِیْ مَا لَیْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ ○ کہ یہ آیت میرے بارہ میں نازل ہوئی۔ حضرت سعد بن مالک کہتے ہیں کہ میں اپنی والدہ کی بہت زیادہ خدمت کیا کرتا تھا اور ان کا پورا اطاعت گذار تھا جب خدا نے مجھے اسلام کی ہدایت دی تو میری والدہ مجھ سے بہت بگڑیں اور کہنے لگیں بچے تم یہ نیا دین کہاں سے نکال لائے ہو سنو میں تمہیں حکم دیتی ہوں کہ تم اس دین سے دستبردار ہو جاؤ ورنہ میں نہ کھاؤں گی اور نہ پیوں گی اور بھوکی ہی مرجاؤں گی سعد بن مالک کہتے ہیں کہ میں نے اسلام کو چھوڑا نہیں اور میری والدہ نے کھانا پینا چھوڑ دیا اور ہر طرف سے لوگ آوازے کسنے لگے کہ یہ اپنی ماں کا قاتل ہے یہ سب دیکھ کر میرا دل بہت تنگ ہوا میں نے اپنی والدہ کی خدمت میں بار بار عرض

کیا خوشامدیں کیں سمجھایا کہ خدا کے لئے اپنی ضد سے باز آ جاؤ یہ تو ناممکن ہے کہ میں سچے دین کو چھوڑ دوں گا اسی بحث مباحثہ میں میری والدہ پر تین دین کا افاقہ گذر گیا اور اس کی حالت بہت خراب ہو گئی میں اپنی والدہ کے پاس گیا اور میں نے کہا ماں سنو تم مجھے اپنی جان سے بھی زیادہ عزیز ہو لیکن میرے دین سے زیادہ عزیز نہیں ہو ماں خدا کی قسم اٹھا کر کہتا ہوں کہ تمہاری تو ایک جان ہے اگر تمہاری 100 جانیں بھی ہوتیں اور اسی طرح بھوک پیاس سے ایک ایک جان کر کے سب جانیں نکل جاتیں تو بھی آخری لمحہ تک اپنے سچے دین کو نہ چھوڑتا تو پھر میری ماں مایوس ہو گئی اور خود بخود کھانا پینا شروع کر دیا۔

(تفسیر ابن کثیر پارہ 21 صفحہ نمبر 46)

اس پر اللہ تبارک و تعالیٰ مندرجہ ذیل آیت کا نزول فرمادیا۔

وَاِنْ جَاهَدٰكَ عَلٰٓى اَنْ تُشْرِكَ بِىْ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ فَلَا تُطِعْهُمَا وَصَاحِبْهُمَا فِى الدُّنْيَا مَعْرُوْفًا وَاتَّبِعْ سَبِيْلَ مَنْ اَنَابَ اِلَىَّ ثُمَّ اِلَىَّ مَرْجِعُكُمْ فَاُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ (پارہ نمبر 21 رکوع نمبر 11)

حضرت عبداللہ بن عمر کے گھر بیٹے حضرت بلال کی پیدائش پر ایک مانگنے والے نے حضرت عمر بن خطاب کو ان لفظوں میں مبارک باد پیش کی اِنَّ بِلَالَ ابْنَ عَبْدِاللّٰهِ خَيْرُ بِلَالٍ لیکن عمر بن خطاب اس کی مبارک باد کے الفاظ سن کر سوچ میں ڈوب گئے اور نگاہ حضور کے بلال پر جا پڑی اور آپ نے جواب میں فرمایا۔

بَلْ بِلَالُ رَسُوْلِ اللّٰهِ خَيْرُ بِلَالٍ ۝

نہیں بہترین بلال میرا پوتا نہیں بلکہ رسول اللہ کا حبشی بلال بہترین ہے آنحضرت ﷺ عمرہ کرنے کی غرض سے مکہ معظمہ کو 1400 چودہ سو صحابہ کی معیت میں چلے مکہ سے کچھ دور ٹھہر گئے حضرت عثمان غنی کو قریش کی طرف اطلاع دینے کی غرض سے روانہ کیا کہ ہم عمرہ کرنے کی غرض سے آ رہے ہیں قریش مکہ نے روک دیا اور حضرت عثمان غنیؓ کو کہا کہ آپ بیت اللہ کا طواف کر سکتے ہیں لیکن حضرت عثمان غنی نے جواب میں کہا کہ یہ تو ناممکن ہے کہ حضور ﷺ کو تو روک دیا جائے اور میں آپؐ سے پہلے طواف کر لوں سب

صحابہ کرام کی تابعداری کا یہ حال تھا چنانچہ عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے انکی پیشکش کو ٹھکرا دیا اور واپس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آگئے۔

يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَرْفَعُوا أَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ وَلَا تَجْهَرُوا لَهُ بِالْقَوْلِ كَجَهْرِ بَعْضِكُمْ لِبَعْضٍ أَنْ تَحْبَطَ أَعْمَالُكُمْ وَأَنْتُمْ لَا تَشْعُرُونَ ○

ترجمہ! اے ایمان والو اپنی آوازوں کو نبی کی آواز سے پست رکھو جس طرح تم آپس میں ایک دوسرے سے بلند بلند آواز میں باتیں کرتے ہو اس طرح نبی سے بات مت کیا کرو۔ یہ نہ ہو کے تمہارے اعمال تمہاری بے خبری کی حالت میں ہی ضائع ہو جائیں۔

مذکورہ آیت کے بارہ میں صحیح بخاری میں درج ہے کہ حضرت ثابت بن قیس کئی دن دربار نبوی میں نظر نہ آئے اس پر ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ ان کے نہ آنے کی وجہ میں آپ کو بتلاتا ہوں چنانچہ وہ حضرت ثابت بن قیس کے مکان پر آئے دیکھا کہ وہ سر جھکائے بیٹھے ہوئے ہیں پوچھا کیا حال ہے جواب ملا حال تو برا ہے میں تو حضرت کی آواز پر اپنی آواز بلند کرتا تھا لہٰذا میرے اعمال تو ضائع ہو گئے اور میں جہنمی ہو گیا پھر یہ شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو سارا واقعہ سنایا پھر وہی صحابی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے ایک زبردست بشارت لے کر دوبارہ حاضر ہوئے کہنے لگے کہ اے ثابت بن قیس آنحضرت نے فرمایا ہے کہ تو جہنمی نہیں بلکہ جنتی ہے۔ حضرت انس فرماتے ہیں کہ ہم انہیں چلتا پھرتا دیکھتے تھے اور جانتے تھے کہ یہ اہل جنت سے ہیں۔ یمامہ کی جنگ میں جب مسلمان بقدرے بزدل ہو گئے تو ہم نے دیکھا کہ حضرت ثابت رضی اللہ عنہ خوشبو ملے کفن پہنے ہوئے دشمن کی طرف بڑھتے چلے جا رہے ہیں اور فرما رہے ہیں کہ مسلمانوں تم اپنے بعد والوں کے لئے برا نمونہ چھوڑ کر نہ جانا یہ کہہ کر دشمنوں کی جماعت میں گھس گئے اور بہادرانہ طریقہ سے لڑتے رہے یہاں تک کہ شہید ہو گئے اور ایک روایت میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ثابت بن قیس کو بلا کر رونے کی وجہ پوچھی تو ان کے بتلانے پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں جنت کی خوشخبری سے نوازا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کی بجائے انسان اگر اپنی مرضی سے عمل کرے تو ثواب کی

امید ہرگز نہیں رکھ سکتا اس سلسلہ میں حضرت عبداللہ بن رواحہ کا واقعہ ملاحظہ فرمائیں حدیث میں آتا ہے۔

حضرت عبداللہ بن رواحہ کا واقعہ

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بَعَثَ رَسُولُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم فِی سَرِیَّۃٍ فَوَافَقَ ذَالِکَ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ فَغَدَا اَصْحَابُہٗ وَقَالَ اَتَخَلَّفُ وَاُصَلِّیْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم ثُمَّ اَلْحَقُھُمْ فَلَمَّا صَلّٰی مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم رَاٰہُ فَقَالَ مَا مَنَعَکَ اَنْ تَغْدُوَ مَعَ اَصْحَابِکَ فَقَالَ اَرَدْتُّ اَنْ اُصَلِّیَ مَعَکَ ثُمَّ اَلْحَقُھُمْ فَقَالَ لَوْ اَنْفَقْتَ مَا فِی الْاَرْضِ جَمِیْعًا مَا اَدْرَکْتَ فَضْلَ غَدْوَتِھِمْ (رواہ الترمذی (مشکوۃ جلد دوم)

مترجم

ترجمہ! حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے عبداللہ بن رواحہ کو ایک لشکر کے ساتھ کسی جنگ میں جانے کا حکم دیا اور اتفاقاً" یہ جمعہ کا دن تھا لشکر علی الصباح روانہ ہو گیا عبداللہ بن رواحہ یہ سوچ کر پیچھے رہ گئے کہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز جمعہ ادا کر کے ساتھ جاملوں گا۔

مقصد یہ تھا کہ جہاد کے لئے جا رہا ہوں نجانے پھر رسول اللہ کی اقتدا میں نماز پڑھنے کا موقع ملے گا یا نہیں جہاد میں جا کر اس سعادت سے بھی سرفراز ہو جاؤں گا اور مسجد نبوی میں نماز جمعہ نبی کریم ﷺ کی معیت میں ادا کر کے پچاس ہزار جمعہ کا اجر بھی مل جائے گا۔

غور طلب بات! مسجد نبوی میں پچاس ہزار جمعہ کا ثواب ہے اور رسول اللہ کی اقتداء و امامت میں ادا ہو رہا ہے لیکن رسول اللہ ﷺ کا فرمان علی الصباح روانہ ہونے کا تھا اس کے مقابلہ میں عبداللہ بن رواحہ نے اپنی مرضی اور رائے اور اپنے خیال سے ایک عمل کیا اگرچہ نیت زیادہ ثواب حاصل کرنے کی تھی۔ لیکن رسول اللہ ﷺ کے بتائے ہوئے وقت پر روانہ ہو کر اطاعت نہ کی جس سے معلوم ہوا کہ اپنی مرضی اور خیال سے کی ہوئی نیکی شرف قبولیت حاصل نہیں کر سکتی بلکہ عمل قبولیت کے لئے رسول اللہ ﷺ کے نقش قدم پر چلنا ضروری ہے اسی لئے تو آنحضرت نے جمعہ سے فارغ ہو کر جب آنحضرت نے

عبداللہ بن رواحہ سے رکنے کی وجہ پوچھی تو انھوں نے رک جانے کی وجہ بتائی تو رسول اللہ نے فرمایا عبداللہ بن رواحہ سن لو زمین کی اگر تم ساری کی ساری دولت اللہ کے راستہ میں خرچ کردو پھر بھی تم ان صحابہ کے اجرو ثواب کو نہیں پہنچ سکتے جو میرے حکم کی تعمیل کر کے علی الصباح یہاں سے روانہ ہو گئے۔

حضرت عبداللہ بن عمر کے پاس ایک آدمی کا چھینک مارنا

عَطَسَ رَجُلٌ اِلٰی جَنْبِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ فَقَالَ اَلْحَمْدُلِلّٰهِ وَالسَّلَامَ عَلٰی رَسُوْلِه اِللّٰهِ فقَالَ عَبْدُاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَا اَقُوْلُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَسَلَامٌ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ لَيْسَ هٰكَذَا عَلَّمَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلّٰی الله عليه واله وسلم اَنْ نَقُوْلَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰی کُلِّ حَالٍ۔ (ترمذی شریف باب العطس)

عبداللہ بن عمر کہتے ہیں کہ میرے نزدیک ہی ایک آدمی نے چھینک ماری اور کہنے لگا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَسَلَامٌ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ تو عبداللہ بن عمر نے فرمایا کہ میں بھی اسی طرح کہہ سکتا تھا لیکن اس طرح نہیں کہنا چاہئے کیونکہ رسول اللہ نے فرمایا ہے کہ انسان کو کہنا چاہیئے کہ الٰہی ہم تیری ہر حالت میں حمد بیان کرتے ہیں۔ یعنی اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰی کُلِّ حَالٍ کہنا چاہیئے

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ تَمَتَّعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی الله علیه وسلم قَالَ عُرْوَةُ نَهٰی عَنْهَا اَبُوْبَكْرٍ وَ عُمَرُ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ مَا تَقُوْلُ يَا عُرْوَةُ تَمَتَّعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی الله علیه واله وسلم اَرَاهُمْ سَيَهْلِكُوْنَ اَنَا اَقُوْلُ تَمَتَّعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی الله علیه وسلم اَنْتَ تَقُوْلُ نَهٰی عَنْهَا اَبُوْبَكْرٍ وَعُمَرُ (ترمذی شریف)

سَأَلَ شَامِيٌّ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ الْمُتْعَةِ قَالَ هِيَ حَلَالٌ قَالَ الشَّامِيُّ اَنَّ اَبَاكَ عُمَرُ وَنَهٰی عَنْهَا قَالَ اَرَئَيْتَ اِنْ كَانَ اَبِيْ نَهٰی عَنْهَا وَاَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی الله علیه وسلم اَمْرَ اَبِيْ يُتَّبَعُ اَمْ اَمْرُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی الله علیه وسلم قَالَ الشَّامِيُّ بَلْ اَمْرُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی الله علیه واله وسلم ○

ترجمہ:۔ ابن عباس کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے حج تمتع کیا لیکن عروہ کہتے ہیں کہ ابوبکر اور عمر نے حج تمتع سے منع کیا ہے ایک دن شامی نے حضرت عبداللہ بن عمر سے یہی

سوال کیا کہ آیا حج تمتع کرنا جائز ہے یا نہیں۔ تو انہوں نے کہا کہ حج تمتع کرنا جائز ہے تو شامی راوی کہنے لگے کہ تیرا باپ عمر تو کہتے ہیں کہ حج تمتع نہیں کرنا چاہئے تو عبداللہ بن عمر نے کہا کہ آیا میرے باپ کے حکم کی تابعداری کی جائے گی یا جو رسول اللہ نے فرمایا ہے اس کی اتباع کی جائے گی تو شامی کہنے لگے بلکہ رسول اللہ کے حکم کی تابعداری کی جائے گی۔

حج کی تین اقسام ہیں

(1) حج افراد (2) حج قرآن (3) حج تمتع

اور حج تمتع اور روایت میں عن المتعہ سے مراد حج تمتع ہے

رسول اللہ کی اتباع کے بارہ میں ایک اور حدیث

عَنِ السَّائِبِ ابْنِ يَزِيْدَ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ وَكِيْعٍ قَالَ لِلرَّجُلِ مِمَّنْ يَنْظُرُ فِي الرَّيِّ قَالَ وَكِيْعٌ اَشْعَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم قَالَ قَالَ اَبُوْحَنِيْفَةَ الْاِشْعَارُ مُثْلَةٌ قَالَ قَالَ اَبُوْحَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ الْاِشْعَارُ مُثْلَةٌ غَضَبَ وَكِيْعًا غَضَبًا شَدِيْدًا اَنَا اَقُوْلُ اَشْعَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه واله وسلم وَاَنْتَ تَقُوْلُ الْاِشْعَارُ مُثْلَةٌ اَنْتَ اَحَقُّ اَنْ تُحْبَسَ ثُمَّ لَا تَخْرُجَ حَتّٰى تَرْجِعَ عَنْ قَوْلِكَ هٰذَا (رواہ الترمذی)

ترجمہ:۔ وکیع کہنے لگے رسول اللہ نے شعار کیا ہے کہ ابو حنیفہ تو کہتے ہیں اشعار اور مثلہ ایک ہی چیز ہے کہا ابو حنیفہ نے یہ روایت حماد سے بیان کی اور حماد نے ابراہیم سے اس روایت کو نقل کیا ہے کہ شعار اور مثلہ ایک ہی چیز ہے تو اس بات سے وکیع کو بہت زیادہ غصہ آیا کہ میں کہتا ہوں کہ رسول اللہ نے شعار کیا اور تو کہتا ہے کہ شعار اور مثلہ ایک ہی چیز ہے چاہیے تو یہ کہ تمہیں قید کر دیا جائے اور جب تک تو اپنی اس بات سے باز نہ آئے تجھے چھوڑنا نہیں چاہئے۔

مثلہ کا مطلب! مثلہ کا مطلب کہ کسی چیز کے ناک' کان' ہاتھ' پاؤں کاٹ دینا اور اشعار کا مطلب یہ ہے کہ جو اونٹ قربانی کے لئے مقرر کر دیا گیا ہو اس کی کوہان پر چھری سے معمولی سا نشان لگا دینا چاہئے جس سے کچھ خون بہنے لگ جائے اور دیکھنے والے اسے قربانی کا جانور معلوم کریں۔

حضرت بلال ؓ کا اطاعت رسول ﷺ میں اشعار فرمانا

میرے اتے سولاں میرے تھلے سولاں تے سولاں سجے کھبے
سولو نی جم جم وجو تے مینوں پاک محمد لبھے

حضرت سعد کے بچوں کے بارہ میں

بے شک پتر ٹھنڈ اکھاں دی تے گھر وچ کرن اجالا
اینھاں نالوں ودھ کے مینوں کالیاں زلفاں والا

حضرت خیبب کا فرمانا

اے باد صبا جائیں شہر مدینے دئیں بیھنا میرا
مکے والیاں سولی دتا یار خیبب جو تیرا
مرنے تھیں کوئی غم نہ مینوں ایک افسوس ودھیرا
جاندی واری میل نہ ہویا قبر تے ماریں پھیرا

حضرت حنظلہ غسیل الملئکہ کی بیوی کے اشعار

کوئی پرواہ نہیں رنڈی ہو جاواں تے لوں لوں ویلھیا جاوے
اے پر پاک محمد تائیں کوئی تکلیف نہ آوے
جے لکھ حوراں ملن مینوں تے دیون آن وکھالا
تے انھاں نالوں ودھ کے مینوں کالیاں زلفاں والا

حضرت عکرمہ اور حضرت ابن زید کا بیان ہے کہ جب حضور ﷺ اپنے لشکروں سمیت مدینے پہنچے تو عبداللہ بن ابی منافق کے بیٹے حضرت عبداللہ مدینہ طیبہ کے دروازے پر کھڑے ہو گئے تلوار کھینچ لی لوگ مدینہ میں داخل ہونے لگے یہاں تک کہ ان کا منافق باپ آیا فرمایا پیچھے ہٹ جاؤ تب تک تم مدینہ میں داخل نہیں ہو سکتے جب تک رسول اللہ ؐ کی اجازت نہ ہو گی (تم نے یہ بات کیوں کہی تھی کہ محمد ﷺ ذلیل ہے) لہٰذا تم ذلیل ہو اور اللہ کے رسول عزت والے ہیں یہ اپنے منافق باپ کو روک کر کھڑے ہو گئے یہاں تک کہ رسول اللہ ﷺ تشریف لے آئے کیونکہ آپ ﷺ کی عادت تھی کہ آپ لشکر کے آخری

حصہ میں رہتے تھے پھر آنحضرت ؐ نے اجازت دی تو انہوں نے ابی کو اندر جانے کی اجازت دی۔ مسند حمیدی میں ہے کہ عبداللہ نے اپنے باپ کو کہا کہ جب تک تو اپنی زبان سے یہ نہیں کہے گا کہ اللہ کے رسول عزت والے ہیں اور میں ذلیل ہوں تب تک تو مدینہ میں نہیں جا سکتا حالانکہ وہ اس سے قبل آنحضرت ﷺ کی خدمت میں یہ عرض کر چکے تھے کہ میں اپنے باپ کی ہیبت کی وجہ سے آج تک نگاہ اونچی کر کے ان کا چہرہ نہ دیکھ سکا لیکن اگر آپ اس پر ناراض ہیں تو پھر مجھے حکم دیجئے میں ابھی اس کی گردن حاضر کر دیتا ہوں کسی اور کو اس کے قتل کا حکم نہ دیجئے ایسا نہ ہو کہ میں اپنے باپ کے قاتل کو اپنی آنکھوں کے سامنے چلتا پھرتا نہ دیکھ سکوں۔ تب صحابہ کرام کی اطاعت و فرمانبرداری کا یہ حال تھا کہ آپ ؐ کے لئے وہ تن من جان سب کچھ قربان کر دیتے تھے۔

ایک دیوبند عالم کا اپنے معتقدین اور مریدوں کو ارشاد فرمانا

کہ تم اہل حدیثوں سے مت جھگڑو اس لئے کہ ایسے بحث و مباحثہ کے حالت میں تم آئمہ دین کے اقوال پیش کرو گے اور وہ حدیث نبوی پیش کریں گے تو یہ تمہارے لئے جائز نہیں ہو گا۔

آنحضرت ﷺ کی وفات پر پہلا اختلاف

آنحضرت ﷺ کی وفات کے بعد پہلا اختلاف اس امر میں ہوا جس پر نظام امت کا دارو مدار تھا (یعنی کہ امر خلافت) انصار مدینہ اپنی خدمات اسلام کی بناء پر مدعی خلافت تھے اور مہاجرین اپنی جانثاروں کی بناء پر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے خطبہ پڑھا اور اس میں فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ کہتے سنا کہ قریش ولاہ ھذا الامر (تاریخ طبری) یعنی اس امر خلافت کے والی قریش ہیں اس حدیث سے پیش ہونے سے پہلے بیشتر صحابہ کی رائیں مختلف تھیں اور ہر فریق اپنی اپنی قیاس آرائیاں پیش کرتا تھا لیکن اس حدیث کے سننے پر سب نے گردنیں جھکا دیں اور اختلاف چھوڑ دیا اور حضرت ابوبکر ؓ کو خلیفہ منتخب کر دیا اگر صحابہ اس حدیث نبوی کو اپنی آراؤں پر فوقیت و ترجیح نہ دیتے تو خدا جانے کیا کیا فساد اٹھتے اور نوبت جنگ و قتال پر پہنچ کر کیا سے کیا ہو جاتا یہ حدیث نبوی کی ہی برکت تھی کہ امت

مرحومہ فساد و تباہی سے بچ گئی۔

دوسرا اختلاف

دوسرا اختلاف آنحضرت ﷺ کے دفن کے متعلق ہوا بعض کہتے تھے کہ بیت المقدس میں دفن کیے جائیں جہاں دیگر انبیاء کی قبریں ہیں بعض کہتے تھے کہ جنت البقیع میں اپنے صحابہ کے ساتھ دفن کیے جائیں اور بعض کہتے تھے کہ اپنی مسجد میں ہی دفن کیے جائیں سب کی بناء قیاسات پر تھی اس پر حضرت صدیق اکبر نے کہا میں نے آنحضرت کو فرماتے مَا قُبِضَ نَبِیٌّ اِلَّا یُدْفَنُ حَیْثُ قُبِضَ (طبری) یعنی جہاں پر کسی نبی کی روح قبض کی گئی وہ اسی جگہ دفن کیا گیا اس پر سب نے اپنی اپنی رائے چھوڑ دی اور آپ کا بستر اٹھا کر اس کے نیچے آپ کی قبر تیار کر دی گئی اللھم صلی علی محمد وعلی الہ واصحابہ وبارک وسلم

حضرت فاطمہ کا اپنے باپ کی وراثت طلب کرنا

حدیث ملاحظہ ہو!

اَنَّ فَاطِمَۃَ بِنْتِ رَسُوْلِ اللّٰہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم سَأَلَتْ اَبَابَکْرِ الصِّدِّیْقَ بَعْدَ وَفَاتِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ والہ وسلم اَنْ یُّقْسِمَ لَھَا مِیْرَاثَھَا مَا تَرَکَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ والہ وسلم مِمَّا اَفَاءَ اللّٰہُ عَلَیْہِ فَقَالَ لَھَا اَبُوْبَکْرٍ رضی اللہ تعالی عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ لَا نُوْرَثُ مَا تَرَکْنَا صَدَقَۃٌ (الحدیث)

ترجمہ! آنحضرت ﷺ کی وفات کے بعد آپ کی بیٹی فاطمۃ الزہرا نے حضرت ابوبکر صدیق سے رسول اللہ کے ترکہ سے میراث کا حصہ طلب کیا تو ابوبکر صدیق نے فرمایا کہ آنحضرت ؐ کا فرمان ہے کہ ہماری (یعنی کہ انبیاء کے گروہ کی) وراثت نہیں چلتی جو کچھ بھی ہم چھوڑ جائیں وہ خدا کے راہ میں صدقہ ہوتا ہے۔

یہاں بھی حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے آنحضرت ﷺ کا قول سنا کر آنحضرت کی چہیتی بیٹی کو بتایا کہ اگرچہ ابوبکر کے نزدیک دنیاوی مالک کی کوئی اہمیت نہیں لیکن رسول اللہ کا فرمان یہ ہے تو جنت کی عورتوں کی سردار ہے یہ باعزت خاتون خاموش ہوگئیں اور اپنے

باپ کی اطاعت و فرمانبرداری کرتے ہوئے آنحضرت کے اس حکم کو دل و جان سے قبول کر لیا۔

اطاعت رسول اللہؐ کے بارہ میں عمرو بن مسلم کی روایت

سنت کی تائید اور بدعات کی تردید میں ایک شاندار واقعہ ہے حضرت عمرو بن مسلم روایت بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہا کہ میں نے ایک مسجد میں دیکھا ہے کہ چند لوگ حلقہ بنائے ہوئے بیٹھے ہیں ان میں سے ایک کے ہاتھ میں کنکر ہیں وہ آگے آگے سبحان اللہ اللہ اکبر لا الہ الا اللہ پڑھتا ہے اور باقی لوگ اس کے پیچھے پیچھے پڑھتے ہیں حضرت عبداللہ بن مسعود یہ دیکھ کر غصے میں آگئے اور فرمایا کہ تم اتنی جلدی ہلاکت و گمراہی کی طرف آگئے ہو اور بدعت و گمراہی کا دروازہ کھول دیتے ہو پھر یہ حدیث پڑھ کر سنائی۔

يَخْرُجُ النَّاسُ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ (رواه ابونعيم فى البحر)

بعض روایات میں آتا ہے کہ آپ نے مندرجہ ذیل حدیث پڑھ کر سنائی اور انہیں مسجد سے نکال دیا۔

سَيَكُوْنُ فِيْ آخِرِ الزَّمَانِ قَوْمٌ يَجْلِسُوْنَ فِي الْمَسَاجِدِ حَلَقًا حَلَقًا اِمَامُهُمُ الدُّنْيَا وَلَا تُجَالِسُوْهُمْ فَاِنَّهُ لَيْسَ لِلّٰهِ فِيْهِمْ حَاجَةٌ

عنقریب آخری صدی میں ایسی قومیں آئیں گی جو مسجدوں میں بیٹھیں گی حلقہ بحلقہ انکے امام دنیاوی ہونگے یا یہ کہ انکی مطلوب دنیا ہوگی تم ایسے لوگوں کی مجالس میں مت بیٹھنا کیونکہ اللہ تعالیٰ کو ایسے لوگوں کی ضرورت نہیں ہے۔

اطاعت رسول کے بارہ میں چند اشعار

ہے کب کہ محبت رسول مختار
مذہب کو میں سوچتا ہوں ہر بار
آتا ہے قیاس میں حق اہلحدیث
ہر چند کہ قیاس سے نہیں سروکار

ارباب حدیث فرمانبردار ہوں
تقلید کے منکروں کا سرد فتر ہوں
مقبول روایت نہ آئمہ نہ قیاس
یعنی کہ فقط مطیع پیغمبر ہوں

بدعت کی تعریف

اَحْدَاثُ مَالَمْ یَکُنْ فِیْ عَھْدِ الرَّسُوْلِ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعنی جس چیز کا وجود رسول اللہ کے زمانہ یا دور میں نہ ہو اسے بدعت کہتے ہیں۔

امام شافعیؒ بدعت کی تعریف ان الفاظ میں کرتے ہیں

اَلْبِدْعَۃُ مَا خَالَفَ کِتَابًا اَوْ سُنَّۃً اَوْ اِجْمَاعًا اَوْ اَثَرًا عَنْ بَعْضِ اَصْحَابِہِ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم

ترجمہ:۔ جو کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ ﷺ یا اجماع امت یا آثار صحابہ کے خلاف ہو وہ بدعت ہے اور بدعت کی تردید میں دو روایتیں ہیں۔

اِنَّہٗ مَنْ یَعِشْ مِنْکُمْ بَعْدِیْ فَسَیَرٰی اِخْتِلَافًا کَثِیْرًا۔ (الحدیث)

ترجمہ! صحابہ کرام یاد رکھو تم میں سے جو شخص میرے بعد زندہ رہا وہ ڈھیروں اختلاف پائے گا۔

دوسری روایت

عَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللہ علیہ والہ وسلم مَنْ اَحْدَثَ فِیْ اَمْرِنَا ھٰذَا مَا لَیْسَ مِنْہُ فَھُوَ رَدٌّ (متفق علیہ)

ترجمہ! ”حضرت عائشہ کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جس شخص نے ہمارے حکم میں کوئی نیا کام ایجاد کیا پس وہ رد ہے یعنی کہ اس کا وہ کام قابل قبول نہیں اس حدیث کو امام مسلم اور امام بخاری نے بیان کیا۔ اور اس اتباع خدا اور اتباع رسول کے بارہ میں اللہ نے ارشاد فرمایا قُلْ اِنْ کُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰہَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْکُمُ اللّٰہُ (الخ)

دوسری آیت مقدسہ

وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ يُدْخِلْهُ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ (الخ)

تیسری آیت

وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ (الخ)

چوتھی آیت

وَمَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ وَمَنْ تَوَلّٰى فَمَآ اَرْسَلْنٰكَ عَلَيْهِمْ حَفِيْظًا ○

پانچویں آیت

مَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَيَتَعَدَّ حُدُوْدَهٗ يُدْخِلْهُ نَارًا ○ (الخ)

حضرت عمر کا حق مہر زیادہ باندھنے سے روکنا

حضرت عمر نے زیادہ حق مہر باندھنے سے روکا تو ایک عورت نے پردہ کے پیچھے سے قرآن شریف کی ایک آیت پڑھی۔

وَاِنْ اَرَدْتُّمُ اسْتِبْدَالَ زَوْجٍ مَّكَانَ زَوْجٍ وَّاٰتَيْتُمْ اِحْدٰىهُنَّ قِنْطَارًا فَلَا تَاْخُذُوْا مِنْهُ شَيْـًٔا

ترجمہ۔! اگر تم ارادہ کرو کہ ایک بیوی کو چھوڑ کر دوسری شادی کرنے کا اور تم نے اگرچہ حق مہر میں اسے خزانہ دے رکھا ہو تو تم اس حق مہر سے واپس نہیں لے سکتے۔ (پارہ نمبر ۴ رکوع نمبر ۱۴)

حضرت عمر فرمانے لگے لَوْلَا اِمْرَأَةٌ لَهَلَكَ عُمَرُ کہ اگر یہ عورت نہ ہوتی تو عمر ہلاک ہو جاتا مطلب یہ کہ جس چیز کی اجازت شریعت نے دے رکھی ہے اگر عمر ایسی چیز سے کسی کو روک دے تو یہ خدا کی ناراضگی کا بھی باعث ہو سکتی ہے اگر حضور ﷺ کے سوا کسی اور کی تقلید جائز ہوتی تو حضرت عمر کی اس بات کو مسترد نہ کیا جاتا چونکہ حضرت عمر آئمہ مجتہدین سے بدرجہا بہتر ہیں وفات نبی کے موقع پر حضرت عمر فرما رہے تھے کہ جو شخص یہ کہے گا کہ آنحضرت وفات پا گئے ہیں۔ میں اس کا سر قلم کر دوں گا۔ لیکن حضرت ابو بکر صدیق ؓ نے حجرہ شریف میں بغور آپ کی طرف دیکھا کہ واقعی آپ کا انتقال ہو گیا ہے انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھا اور حضرت عمر ؓ کو فرمانے لگے خاموش ہو جاؤ لیکن حضرت عمر اتنی تیزی میں بیان کرتے جا رہے تھے کہ انہیں دوبارہ روکنا مناسب نہ سمجھا اور علیحدہ خطبہ شروع کر دیا فرمایا۔

يٰاَيُّهَا النَّاسُ مَنْ كَانَ يَعْبُدُ مُحَمَّدًا فَاِنَّ مُحَمَّدًا قَدْ مَاتَ وَمَنْ كَانَ يَعْبُدُ اللّٰهَ فَاِنَّ اللّٰهَ حَيٌّ لَا يَمُوْتُ

پھر دوسری آیت پڑھی

وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ اَفَاِئِنْ مَّاتَ اَوْ قُتِلَ انْقَلَبْتُمْ عَلٰى اَعْقَابِكُمْ (الخ)

اگر رسول اللہ ﷺ کے علاوہ کسی دوسرے کی تقلید جائز ہوتی تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ' حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو نہ ٹوکتے اور وفات نبوی پر خطبہ ارشاد نہ کرتے۔

كُلُّ اُمَّتِيْ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ اِلَّا مَنْ اَبٰى قِيْلَ مَنْ اَبٰى

آنحضرت ﷺ نے فرمایا میری امت ساری کی ساری جنت میں داخل ہو گی صرف وہ لوگ جنت میں نہیں جائیں گے جو انکار کریں گے صحابہ نے پوچھا یا رسول اللہ ﷺ کون لوگ انکار کریں گے؟ آپ ﷺ نے جس نے میری تابعداری کی وہ جنت میں داخل ہو گا جس نے نافرمانی کی اسی نے انکار کیا۔

حضرت معاذؓ کو جب آنحضرتؐ نے یمن کی طرف روانہ کیا تو دریافت کیا کہ کس چیز کے ساتھ حکم کرو گے جواب دیا کتاب اللہ کے ساتھ فرمایا اگر نہ پاؤ گے حدیث کے ساتھ اگر نہ پاؤ تو پھر کہنے لگے اجتہاد کرونگا تو آنحضرت ﷺ نے ان کے سینے پر ہاتھ رکھ کر فرمایا کہ خدا کا شکر ہے جس نے رسول اللہ ﷺ کے قاصد کو ایسی توفیق دی جس سے راہ خدا کا رسول خوش ہوا۔

البدیہ والنھایہ میں ہے

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کسی جنگ کے موقع پر غالبا" ملک شام کے کسی حصہ میں جنگ کے لئے گئے۔ ایک سپاہی نے ایک کمرہ میں جا کر دیکھا اسے ایسے معلوم ہوا کہ شاید کوئی آدمی سویا ہوا ہے سپاہی نے حضرت سعد بن ابی وقاص کو بتایا حضرت سعد بن ابی وقاص نے اندر جاکر معلوم کیا کہ وہ دانیال پیغمبر فوت شدہ ہیں چونکہ ایک حدیث شریف میں نبی آخرالزمان حضرت محمد الرسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا کہ جس شخص نے حضرت دانیال پیغمبر

علیہ السلام کو دیکھا وہ جنتی ہے یہ سعادت قدرتی طور پر حضرت سعد رضی اللہ کو نصیب ہوئی۔

حضرت سعد نے ان کا نماز جنازہ اپنے فوجیوں کے ساتھ پڑھا اور قریب ہی ایک نہر تھی اس کا پانی بند کروایا اور چار قیدی جو غیر مسلم تھے ان سے نہر کے وسط میں قبر کھدوائی اور انہی قیدیوں سے جنازہ اٹھوا کر قبر تک لائے اور غالبا" دو میل تک کم و پیش مجاہدین کا پہرہ لگا دیا اور کسی مسلمان کو قبر کے نزدیک نہ آنے دیا ان چار قیدیوں کو ساتھ اٹھا کر کفن و دفن کا انتظام سارا خود کیا احتیاط اتنی صرف اس وجہ سے کی کہ اللہ تعالیٰ کے پیغمبروں میں سے ہیں ایسا نہ ہو کہ لوگ ان کی قبر سے آگاہ ہو کر شرک و بدعات میں ملوث نہ ہو جائیں آپ اندازہ لگائیں کہ صحابہ کرام کی فہم و فراست کس قدر بلند تھی کہ جس طرح بھی ہو اللہ کی زمین پر شرک نہ ہونے پائے جس طرح حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے بیت الرضوان جس درخت کے نیچے بیعت ہوئی تھی اسے جڑوں سے اکھاڑ کر جلوا دیا تھا تاکہ یہ شرک کی بنیاد نہ بن سکے دانیال علیہ السلام کی میت کا موصول ہونا اور اس ملک کا نام البدایہ میں موجود ہے۔

اسی طرح کسی شاعر نے کہا ہے

اسی پر ہمیشہ بھروسہ کرو تم
اسی کے سدا عشق کا ہمیشہ دم بھرو تم
اسی کے غضب سے ڈرو گر ڈور تم
اسی کی طلب میں مرو جب مرو تم
مبرا ہے شرکت سے اس کی خدائی
نہیں اس کے آگے کسی کو بڑائی
زباں سے کہہ دیا لا الہ تو کیا حاصل
دل و زباں مسلمان نہیں تو کچھ بھی نہیں
مصور کھینچ وہ نقشہ جس میں اتنی صفائی ہو
ادھر فرمان محمد ہو ادھر گردن جھکائی ہو
محمد کی محبت دین حق کی شرط اول ہے
اس میں ہو اگر خامی تو سب کچھ نا مکمل ہے

اتباع سنت (حصہ دوم)

قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَيَغْفِرْلَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ O

ترجمہ! اے نبی کہہ دیجئے اگر تم اللہ سے محبت کرتے ہو تو پھر میری پیروی کرو اللہ تم سے محبت کریں گے اور تمہارے گناہ بھی معاف کردیں گے اور اللہ بخشنے والے مہربان ہیں۔

دوسری آیت میں فرمایا

وَمَا اٰتٰكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا (الخ)

یعنی اے لوگو اگر تم چاہتے ہو کہ تمہاری عبادت قبولیت کا شرف حاصل کرے اور اگر یہ بھی خواہش ہے کہ اللہ تم سے محبت کرے اور گناہوں کو معاف کردے تو پھر ایک ہی راستہ ہے کہ تمہیں رسول جو دے اسے قبول کرلو اور جس چیز سے منع کردے اس سے باز آجاؤ اور اللہ تعالیٰ کے رسول کو اپنے ماں باپ' اولاد بلکہ ساری دینا سے عزیز جان لو۔

اور یاد رکھو اگر تم نے سنت کے اس راستہ سے انحراف کیا تو تمہارا کیا ہوا اقرار لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه مُحَمَّدٌ الرَّسُوْلُ اللّٰهِ ایک بے حقیقت نشان ہو گا۔

اسی طرح حضرت علیؓ فرماتے ہیں

اَنَّ رَجُلًا اَرَادَ اَنْ يُّصَلِّيَ قَبْلَ صَلٰوةِ الْعِيْدِ فَنَهَاهُ عَلِيٌّ فَقَالَ رَجُلٌ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ اِنِّيْ اَعْلَمُ اَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى لَا يُعَذِّبُ عَلَى الصَّلٰوةِ قَالَ عَلِيٌّ وَاِنِّيْ اَعْلَمُ اَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى لَا يُثِيْبُ عَلٰى فِعْلٍ حَتّٰى يَفْعَلَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ اَوْيَحُثُّ عَلَيْهِ فَتَكُوْنَ صَلٰوتُهُ عَبَثًا وَالْعَبَثُ حَرَامٌ فَلَعَلَّهُ تَعَالٰى يُعَذِّبُكَ بِهٖ لِمُخَالِفَتِكَ لِرَسُوْلِهٖ

ترجمہ! ایک شخص نے عید کے دن نماز عید سے پہلے نفل نماز پڑھنی چاہی تو حضرت علیؓ نے اس کو منع کردیا اس شخص نے کہا میں سمجھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ مجھے نماز پڑھنے پر سزا نہیں دیں گے حضرت علی رضی اللہ نے فرمایا کہ میں بالیقین جانتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کسی فعل پر ثواب نہ دیگا جب تک اس فعل کو رسول اللہ نے نہ کیا ہو یا اس کی ترغیب نہ دی ہو لہٰذا

تیسری یہ نماز فعل عبث ہوگی اور فعل عبث حرام ہے اور شاید کہ اللہ تعالیٰ تجھے اپنے رسول کی مخالفت کرنے کی بناء پر تجھے سزا دے حضرت علیؓ کی یہ روایت ظاہر کرتی ہے چونکہ آنحضرت ﷺ سے نماز عید سے قبل یہ نفل ثابت نہیں نہ آپ نے یہ نماز فعلاً" ادا کی اور نہ قولاً" اس کی ترغیب دی اس لئے یہ فعل عبث ہے اور عبث حرام ہے اور ہو سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نماز جیسی اہم اور پسندیدہ عبادت پر بھی محض اس لئے سزا دے کہ اس کے پیارے رسول کے فعل یا قول سے ثابت نہیں اور آپؐ نے اس کی ترغیب بھی نہیں دی۔

حضرت سعید بن میبؒ کی روایت

ایک شخص اکثر عصر کی نماز کے بعد دو رکعتیں پڑھا کرتا تھا اس نے حضرت سعید بن مسیب سے دریافت کیا۔

يَا اَبَا مُحَمَّدٍ اَيُعَذِّبُ اللّٰهُ عَلَى الصَّلٰوةِ قَالَ لَا وَلٰكِنْ يُعَذِّبُكَ بِخِلَافِ السُّنَّةِ (مسند داری)

ترجمہ! اے ابو محمد کیا مجھے اللہ تعالیٰ نماز پڑھنے کی وجہ سے بھی سزا دیگا حضرت سعید بن مسیبؒ نے فرمایا کہ نہیں لیکن اللہ تعالیٰ تجھے سنت کی مخالفت کی وجہ سے سزا دے گا۔

اسی طرح حضرت عثمان بن ابی العاص کو کسی نے ختنہ میں دعوت دی تو انہوں نے صاف الفاظ میں انکار کر دیا تو جب ان سے انکار کی وجہ دریافت کی گئی تو انہوں نے صاف الفاظ میں یہ جواب ارشاد فرمایا

اِنَّا كُنَّا لَا نَاْتِي الْخِتَانَ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ وَلَا نُدْعٰى لَهٗ (مسند احمد جلد نمبر4)

ہم لوگ زمانہ رسالت ماب میں ختنوں میں نہیں جایا کرتے تھے اور نہ اس کے لئے ہمیں دعوت دی جاتی تھی۔

چونکہ آنحضرت ﷺ کے دور میں ختنوں میں بلائے جانے کا دستور نہ تھا اور نہ ہی لوگوں کو دعوتیں موصول ہوتی تھیں اس لئے میں بھی ایسی دعوت میں شامل نہیں ہونا چاہتا۔

حضرت عائشہؓ کا قول

اس طرح حضرت عائشہ نے ایک موقع پر کیا ہی ارشاد فرمایا تھا جس کا خلاصہ کچھ یوں

ہے کہ حضرت عبدالرحمن بن ابوبکر کے ہاں اولاد نہیں ہوتی تھی گھر میں کسی بیوی نے کہا کہ اگر عبدالرحمٰن کے ہاں بچہ پیدا ہوا تو ہم عقیقہ میں اونٹ ذبح کریں گے تو حضرت عائشہ نے فرمایا۔

اَلسُّنَّۃُ اَفْضَلُ عَنِ الْغُلَامِ شَاتَانِ مُکَافِئَتَانِ وَعَنِ الْجَارِیَۃِ شَاۃٌ (مستدرک)

ترجمہ! نہیں! بلکہ سنت ہی افضل چیز ہے کہ لڑکے کی دو بکریاں اور لڑکی کی طرف سے عقیقہ میں ایک ہی بکری کافی ہوگی۔ اونٹ اور دو بکریوں کی قیمت اور گوشت کا اگر موازنہ کیا جائے تو نمایاں فرق نظر آئیگا مگر حضرت عائشہ بکریوں کی بجائے اونٹ پر محض اس لئے رضا مند نہیں کہ یہ سنت کے خلاف ہے اس لئے اگر اس کی قیمت یا گوشت زیادہ ہے تو پھر بھی اس کی اس لئے قدر نہیں ہے کہ یہ سنت نبوی ﷺ سے نہیں لہٰذا سنت ہی افضل ہے اور اسی کی پابندی لازم ہے (المنہاج الواضع)

اسی لئے حضرت انس ؓ سے ایک روایت منقول ہے

عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللہ علیہ والہ وسلم لَا یُؤْمِنُ اَحَدُکُمْ حَتّٰی اَکُوْنَ اَحَبَّ اِلَیْہِ مِنْ وَّالِدِہٖ وَوَلَدِہٖ وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ! (رواہ بخاری ومسلم)

ترجمہ! رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم سب تب تک کامل مومن نہیں ہو سکتے جب تک تم مجھے اپنے ماں باپ اور اولاد سے زیادہ عزیز نہ جانو۔

عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ رضی اللہ تعالی عنہ عَنِ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ والہ وسلم قَالَ حُبُّکَ الشَّیْءَ یُعْمِیْ وَیُصِمُّ۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا دوست رکھنا تیرا کسی چیز کو اندھا اور بہرہ کردیتا ہی مطلب یہ کہ محبوب کی محبت غیر محبوب سے اندھا اور بہرہ کردیتی ہے کہ اس کے جمال کے ساتھ کسی اور کا جمال نہیں دیکھتا اور نہ ہی اس کی بات کے علاوہ کسی دوسرے کی بات سنتا ہے۔

اسی طرح ایک اور حدیث میں آتا ہے

لَا یُؤْمِنُ اَحَدُکُمْ حَتّٰی یَکُوْنَ اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ اَحَبَّ اِلَیْہِ مِمَّا سِوَاھُمَا

یعنی تب تک تم مومن نہیں ہو سکتے جب تک اللہ اور اس کا رسول تمہیں پوری دنیا سے زیادہ عزیز نہ ہو جائیں امت محمدیہ پر اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرنا فرض ہے کیونکہ ہر شخص اپنے دوست کے دین پر ہوتا ہے اسی لئے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا

اَلْمَرْءُ عَلٰی دِیْنِ خَلِیْلِہٖ فَلْیَنْظُرْ اَحَدُکُمْ مَنْ یُّخَالِلُ

کہ "انسان کے دین کا دارومدار اس کے دوست پر ہوتا ہے لہذا تمہیں چاہئے کہ جب تم میں سے کوئی دوستی کرے تو پہلے دیکھے کہ اس کے دوست کونسے اور دین پر ثابت قدم ہیں" اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے۔

مَنْ اَحَبَّ سُنَّتِیْ فَقَدْ اَحَبَّنِیْ وَمَنْ اَحَبَّنِیْ کَانَ مَعِیَ فِی الْجَنَّۃِ

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جس نے میری سنت سے محبت کی گویا اس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے مجھ سے محبت کی وہ جنت میں میرے ساتھ ہو گا۔

اتباع سنت کے بارہ میں حدیث میں آتا ہے

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رضی اللہ تعالی عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کُلُّ اُمَّتِیْ یَدْخُلُوْنَ الْجَنَّۃَ اِلَّا مَنْ اَبٰی قِیْلَ وَمَنْ اَبٰی قَالَ مَنْ اَطَاعَنِیْ دَخَلَ الْجَنَّۃَ وَمَنْ عَصَانِیْ فَقَدْ اَبٰی (رواہ البخاری)

ترجمہ! ابو ہریرہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا میری ساری کی ساری امت جنت میں داخل ہو جائے گی صرف وہ داخل نہیں ہوں گے جنہوں نے انکار کیا صحابہ کرام نے پوچھا ان لوگوں سے کون مراد ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو میری اتباع کریں گے جنت میں داخل ہونگے اور جنہوں نے میری نافرمانی کی گویا انہوں نے انکار کر دیا کہ ہم اللہ اور اس کے رسول کے احکامات کو تسلیم نہیں کرتے۔

دوسری حدیث

وَعَنْ جَابِرٍ رضی اللہ تعالی عنہ قَالَ جَاءَتْ مَلَائِکَۃٌ اِلَی النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ والہ وسلم وَھُوَ نَائِمٌ لِصَاحِبِکُمْ ھٰذَا مَثَلًا فَاضْرِبُوْا لَہٗ مَثَلًا قَالَ بَعْضُھُمْ اِنَّہٗ نَائِمٌ وَقَالَ بَعْضُھُمْ اِنَّ الْعَیْنَ نَائِمَۃٌ وَالْقَلْبَ یَقْظَانُ فَقَالُوْا مَثَلُہٗ مَثَلِ رَجُلٍ بَنٰی دَارًا

وَجَعَلَ فِيهَا مَأْدُبَةً وَبَعَثَ دَاعِيًا اَجَابَ الدَّاعِيَ دَخَلَ الدَّارَ وَاَكَلَ مِنَ الْمَأْدُبَةِ وَمَنْ لَّمْ يُجِبِ الدَّاعِيَ لَمْ يَدْخُلِ الدَّارَ وَلَمْ يَأْكُلْ مِنَ الْمَأْدُبَةِ فَقَالُوْا اَوِّلُوْهَا لَهُ يَفْقَهُهَا قَالَ بَعْضُهُمْ اِنَّهُ نَائِمٌ وَقَالَ بَعْضُهُمْ اِنَّ الْعَيْنَ نَائِمَةٌ وَالْقَلْبَ يَقْظَانُ فَقَالُوْا الدَّارُ الْجَنَّةُ وَالدَّاعِيْ مُحَمَّدٌ فَمَنْ اَطَاعَ مُحَمَّدًا فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ وَمَنْ عَصٰى مُحَمَّدًا فَقَدْ عَصَى اللّٰهَ وَمُحَمَّدٌ فَرْقٌ بَيْنَ النَّاسِ (رواہ بخاری)

ترجمہ! حضرت جابرؓ کہتے ہیں کہ فرشتے حضرت محمدؐ کے پاس آئے اور آپؐ سو رہے تھے انہوں نے کہا تمہارے اسی ساتھی کی ایک مثال ہے تو وہ مثال بیان کرو۔ بعض نے کہا وہ سو رہے ہیں بعض نے کہا ان کی آنکھیں سو رہی ہیں لیکن دل جاگ رہا ہے پھر انہوں نے کہا کہ ان کی مثال ایسی ہے کہ جیسے کس نے ایک خوبصورت مکان تعمیر کیا اور اس میں دعوت کا انتظام کیا اور ایک بلانے والا بھیجا جس نے بلانے والے کی بات مان لی اور مکان میں داخل ہو گیا اور دعوت میں شریک ہو کر کھانے لگا اور جس نے دعوت دینے والے کا کہنا نہ مانا وہ گھر میں داخل نہ ہوا اور نہ ہی شریک دعوت ہو کر کھانا کھایا پھر فرشتوں نے کہا اس کا مطلب بیان کرو تاکہ محمد ﷺ سمجھ جائیں بعض نے کہا آپؐ سو رہے ہیں اور بعض نے کہا کہ آنکھیں سو رہی ہیں لیکن دل جاگ رہا ہے پھر کہنے لگے کہ گھر سے مراد جنت ہے اور اس کو بنانے والا خدا ہے اور دعوت دینے والے آنحضرت ﷺ ہیں جس نے آنحضرت ﷺ کی اطاعت کی اس نے اللہ کی اطاعت کی جس نے آنحضرت ﷺ کی نافرمانی کی اس نے اللہ کی نافرمانی کی اور آنحضرت ﷺ سچے اور جھوٹے کے درمیان فرق کرنے والے ہیں۔

اسی لئے کسی شاعر نے کیا خوب کہا ہے

خطا کار سے درگذر کرنے والا
بداندیش کے دل میں گھر کرنے والا
مفاسد کو زیرو زبر کرنے والا
قبائل کو شیرو شکر کرنے والا
اتر کر حرا سے سوئے قوم آیا
اور ساتھ ایک نسخہ کیمیا لایا

کہ ہے ذات واحد عبادت کے لائق
زبان اور دل کی شہادت کے لائق
اسی کے ہیں فرمان اطاعت کے لائق
اسی کی ہے سرکار خدمت کے لائق
لگاؤ تو اسی سے لو اپنی لگاؤ
جھکاؤ تو سر اس کے آگے جھکاؤ

اتباع سنت کے بارہ میں ایک شاعر کہتا ہے

کیونکر ہو حب دنیا کی ہوا دل میں
بسا ہو جب کہ نقش حب محبوب خدا دل میں
حب نبی دی جنہا نوں اوہ فرمان اٹھاؤن
حب نبی دی نہیں جنانوں اوہ نہ فرمان اٹھاون
امر نبی دا خوش ہو کر جس نے عمل میں لایا
رب نے ساتھ نبی دے اس نوں رفیق بنایا
اے مومن کر حب نبی دی پاویں اجرو ثواباں
حب نبی دی سچ جنہانوں رلسن وچ اصحاباں
نبی کہیا کوئی دوست کولوں جدا نہ کیتا جاسی
مشرق مغرب دا فرق جے ہوسی دوست رب ملاسی
جسؔ نوں حب کلام اللہ دی دوست رب دا سوئی
جس نوں حب سنت نبی اللہ دی دوست نبی دا سوئی
بس میاں کر سنت قابو شوق محبت پارود
تابعداری پکڑ نبی دی شرم رہے درباروں
نبی اللہ دی جو تابعداری نال یقین اٹھاوے
بے شک اس عاجز دی طرفوں شرم خدا نوں آوے

نبی محمد سرور عالم وعدہ سچا فرماوے
جس نوں میری تابعداری وہ کیوں دوزخ جاوے

اتباع سنت کے بارہ میں آنحضرتؐ کا فرمان

عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قَالَ جَاءَ ثَلٰثَۃُ رَھْطٍ اِلٰی اَزْوَاجِ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم یَسْأَلُوْنَ عَنْ عِبَادَۃِ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ والہ وسلم فَلَمَّا اُخْبِرُوْ بِھَا کَاَنَّھُمْ تَقَالُّوْھَا فَقَالُوْا اَیْنَ نَحْنُ مِنَ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ والہ وسلم وَقَدْ غَفَرَ اللّٰہُ لَہٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِہٖ وَمَا تَاَخَّرَ فَقَالَ اَحَدُھُمْ اَمَّا اَنَا فَاُصَلِّی اللَّیْلَ اَبَدًا وَقَالَ الْاٰخَرُ اَنَا اَصُوْمُ النَّھَارَ اَبَدًا وَلَا اُفْطِرُ وَقَالَ الْاٰخَرُ اَعْتَزِلُ النِّسَاءَ فَلَا اَتَزَوَّجُ اَبَدًا فَجَاءَ النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ والہ وسلم فَقَالَ اَنْتُمُ الَّذِیْنَ قُلْتُمْ کَذَا وَکَذَا اَمَا وَاللّٰہِ اِنِّیْ لَاَخْشَاکُمْ لِلّٰہِ وَاَتْقَاکُمْ لَہٗ لٰکِنِّیْ اَصُوْمُ وَاُفْطِرُ وَاُصَلِّیْ وَاَرْقُدُ وَاَتَزَوَّجُ النِّسَاءَ فَمَنْ رَغِبَ عَنْ سُنَّتِیْ فَلَیْسَ مِنِّیْ (متفق علیہ)

ترجمہ! حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہؓ کے پاس تین آدمی آئے اور انہوں نے رسول اللہ ﷺ کی عبادت گذاری کے بارہ میں سوالات کئے جب ان کو بتایا گیا تو گویا انہوں نے اس کو بہت کم سمجھا انہوں نے کہا ہمارا آنحضرت ﷺ سے کیا مقابلہ ہے۔ آنحضرت ﷺ کی تو اللہ تعالیٰ نے پہلی اور پچھلی تمام لغزشیں معاف کردی ہیں ایک نے کہا کہ میں تو پوری پوری رات قیام کروں گا اور دوسرے نے کہا دن کو ہمیشہ روزے رکھوں گا اور افطاری نہیں کرونگا اور تیسرے نے کہا کہ میں عورتوں سے ہمیشہ الگ رہوں گا اور نکاح کبھی نہیں کروں گا۔ آنحضرت ﷺ نے جب یہ سنا تو ان کے پاس آئے اور پوچھا کیا تم نے ایسا ایسا کیا ہے خبردار یقین جانو میں تم میں سے اللہ سے زیادہ ڈرتا ہوں رات کو نماز بھی پڑھتا ہوں اور سوتا بھی ہوں اور عورتوں کے ساتھ نکاح بھی کرتا ہوں اور یاد رکھو جو شخص میری سنت سے نفرت کرے وہ میرے ساتھیوں سے نہیں یعنی وہ امت محمدیہ سے نہیں۔ (اس حدیث کو امام بخاری اور مسلم نے بیان کیا ہے)

لیکن آج کل کے بریلوی علماء شرکیہ اشعار کہہ کر عوام کو بھی گمراہ کر رہے ہیں مثلاً"

بمعنی خدا ہے سراہا گیا ہے
محمد خدا ہے خدا ہے محمد
یہ دونوں ہیں ایک ان کو دو مت سمجھنا
خدا باطن اور ظاہرا ہیں محمد

اور اسی طرح رضا احمد خان بریلوی کہتا ہے

محمد سر قدرت ہے کوئی اس کی رمز کیا جانے
شریعت میں تو بندہ ہے حقیقت خدا جانے
خدا اور مصطفیٰ کی کن ادا عاجز ہے
محمد کو خدا جانے خدا کو مصطفیٰ جانے
محمد نے خدائی کی خدا نے مصطفائی کی
کوئی سمجھے تو کیا سمجھے کوئی جانے تو کیا جانے

مولوی نور محمد (چاند پوری ضلع شیخوپوری)

اور اسی طرح مندرجہ ذیل شعر نور بریلوی نے کہا

احد نے صورت احمد میں یہ اپنا جلوہ دکھلایا
بھلا کوئی کس طرح سے اس کا مرتبہ جانے

اسی طرح ایک اور مشرک لکھتا ہے

اللہ کے پلے میں وحدت کے سوا ہے کیا
جو کچھ لینا ہو گا لے لیں گے محمد سے
وہی جو مستوی عرش تھا خدا ہو کر
اتر پڑا مدینہ میں مصطفیٰ ہو کر
ہمارا کام ہے علی کا نام لینا
علی کا کام ہے گرتوں کو تھام لینا

جرنل یحییٰ اور بھٹو کے دور میں ریڈیو پر شرکیہ اشعار کی رٹ

حضرت بابا شاہ کمال پتر دیوں رتا لال

دم بدم پڑھو درود حضرت بھی ہیں یہاں موجود

کدی تاں ساڈے ول پھیرا پا کملی والے غریباں دی بگڑی بنا کملی والے

جدوں ہاشمی گھرانے نال سنگ ہو گیا جھگی اپنی لٹا کے رب ننگ ہو گیا

میں سو جاواں یا مصطفیٰ کہتے کہتے حبیب خدا کو خدا کہتے کہتے

لوکاں دیاں نظراں تو بچ بچ کے اساں یا محمدؐ کہنا ایں

تیری خیر ہوئے پہرے دارا روزے دی جالی چم لین دے

ہن جاہل ملاں اس زمانے قدر قرآن گھٹایا

چڑے والیاں جتیاں اپر پڑھ قرآن سنایا

چا چڑ وانگ مدینے دسے تے کوٹ مٹھن بیت اللہ

ظاہر دے وچ پیر فریدن باطن دے وچ اللہ

ساڈا عبدالقادر قادر ہے سانوں ہور قادر دی لوڑ نہیں

سانوں بغداد دیاں گلیاں کافی نے جنت دی سانوں لوڑ نہیں

جنگل پہاڑ کہتے ہیں ناد علی علی

مشکل میری کو حل کرو مشکل کشا علی علی

ایک مشرک عالم ذیل کے تینوں اشعار کہتا ہے

پی ساوی کوئی نہ آوی آنے بیٹھے جڑھ پٹی جاوی

سسی نوں ٹبے ریت دے جیوں موسیٰ نوں کوہ طور

اساں جاناں ایں شہر کھڑی پڑیں سانوں کعبہ نہیں منظور

اِنَّ الَّذِيْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ الْمَلٰٓئِكَةُ اَلَّا تَخَافُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَبْشِرُوْا بِالْجَنَّةِ الَّتِيْ كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ ○ (پارہ نمبر 24 رکوع نمبر 18)

ترجمہ! "بے شک وہ لوگ جنہوں اقرار کرلیا کہ ہمارا خدا ایک ہے پھر اس پر قائم رہے ان کے لئے فرشتے خوشخبری کے ساتھ نازل ہوتے ہیں کہ تم پر نہ تو کوئی خوف ہے اور نہ کوئی غم اور تمہارے لئے اس جنت کی خوشخبری جس کا تمہارے ساتھ وعدہ کیا گیا تھا"

اور اسی کے تحت حضرت ابو سعید خدری ایک روایت بیان کرتے ہیں کہ نبی

اسرائیل کا ایک شخص جس نے 99 ننانوے قتل کئے تھے اس نے کسی سے مسئلہ دریافت کیا کہ آیا میری بخشش ہو سکتی ہے یا نہیں مشکوۃ شریف کے باب الاستغفار میں درج ہے۔

فَقَالَ اَلَهُ تَوْبَةٌ فَقَالَ لَا فَقَتَلَ ○

پوچھا کیا میری توبہ ہو سکتی ہے جواب دیا کہ نہیں تم نے بہت زیادہ قتل کئے ہیں للہذا تمہاری بخشش نہیں ہو سکتی۔ تو اس نے اسے بھی قتل کر دیا جب پورے 100 قتل ہو گئے تو کسی اور سے پوچھنے لگا کہ میری بخشش کا کوئی ذریعہ ہے بتانے والے نے بتایا کہ فلاں بستی کی طرف جا اور وہاں سے جا کر دریافت کر تو یہ سو آدمیوں کا قاتل اس آبادی کی طرف چل پڑا۔

فَاَدْرَكَهُ الْمَوْتُ فَنَاءَ بِصَدْرِهٖ نَحْوَهَا

تو راستہ میں اس شخص پر موت واقع ہو گئی لیکن وہ اپنے سینے کے بل اس بستی کی طرف جانے کی کوشش کر رہا تھا اور اپنے سینے کو آبادی کی طرف بڑھا رہا تھا اور اپنے سینے کو آبادی کی طرف بڑھا لیا موت کے فرشتے نے جس کے ساتھ رحمت اور عذاب کے دونوں فرشتے تھے۔ اس کی روح کو قبض کرنے کے لئے آئے تھے۔ ان دونوں قسم کے فرشتوں میں کہ کون اس کی روح لیکر خداوند قدوس کے ہاں پیش کرے رحمت والے فرشتے کہتے تھے کہ ہم اس کی روح کو جنت کی طرف لیکر جائیں گے کیونکہ یہ توبہ کے ارادے سے اس آبادی کی طرف آ رہا تھا۔ جہنم والے کہتے تھے کہ ہم اس کی روح قبض کر کے لے جائیں گے کیونکہ اس نے بہت زیادہ قتل کئے ہیں خداوند قدوس نے حکم دیا کہ دونوں سمتوں کا ماپ لیا جائے یا میت کو اپنے قریب کرے اور جس آبادی سے وہ چلا تھا اسے حکم دیا کہ تم اس سے دور ہو جاؤ پھر دونوں جھگڑنے والے فرشتوں کو حکم دیا کہ تم دونوں طرفوں کا فاصلہ ماپ لو ماپنے پر جدھر سے توبہ کے ارادہ سے جا رہا تھا ایک بالشت کم ہو گیا تھا خدا احکم الحاکمین نے اسے معاف فرما دیا موت کا وقت بہت زیادہ مشکل ہوتا ہے آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ سات ہزار تلواریں یک بارگی چلیں تو اس سے بھی زیادہ تکلیف ہوتی ہے اسی طرح سورۃ القیامتہ میں آتا ہے۔

كَلَّآ اِذَا بَلَغَتِ التَّرَاقِيَ وَقِيْلَ مَنْ رَاقٍ وَظَنَّ اَنَّهُ الْفِرَاقُ وَالْتَفَّتِ السَّاقُ بِالسَّاقِ اِلٰى رَبِّكَ يَوْمَئِذِنِ الْمَسَاقُ فَلَا صَدَّقَ وَلَا صَلّٰى وَلٰكِنْ كَذَّبَ وَتَوَلّٰى

ترجمہ! "فرمایا جب جان حلق کو پہنچ جاتی ہے تو پوچھا جاتا ہے کہ کیا ہے کوئی دم درود کرنے والا اور وہ سمجھتا ہے کہ جدائی کی گھڑیاں آن پہنچی ہیں یاد کرو وہ وقت یاد کرو پنڈلی پنڈلی کے ساتھ مل جائے گی اس دن تجھے اپنے رب کے ہاں حاضری دینی ہوگی اور ایسا شخص جس نے نہ کبھی اللہ کو سچ مانا نہ صدقہ کیا اور نہ کبھی نماز پڑھی صرف جھوٹ بولا اور سیدھے راستہ سے بھٹک گیا"

خداوند تعالیٰ کی انسان پر لامحدود نعمتیں ہیں جن کا انسانوں کو احساس نہیں اور ہر موقع پر انسان خداوند تعالیٰ کی ناشکری کا ہی مظاہرہ کرتا ہے اور غفلت ہی سے کام لیتا رہتا ہے اسی بناء پر خداوند تعالیٰ نے ارشاد فرمایا۔

يٰاَيُّهَا الْاِنْسَانُ مَا غَرَّكَ بِرَبِّكَ الْكَرِيْمِ الَّذِيْ خَلَقَكَ فَسَوّٰكَ فَعَدَلَكَ فِيْ اَيِّ صُوْرَةٍ مَّا شَآءَ رَكَّبَكَ

اور اللہ تعالیٰ رب العزت کا یہ اصول ہے کہ جب کسی مدت کا متعین وقت آجاتا ہے تو اس میں تقدیم و تاخیر نہیں ہوتی جیسے ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

فَاِذَا جَآءَ اَجَلُهُمْ لَا يَسْتَاْخِرُوْنَ سَاعَةً وَّلَا يَسْتَقْدِمُوْنَ ○

ترجمہ! کہ "جب کسی کا مقررہ وقت آجاتا ہے تو اس میں ایک گھڑی بھی تقدیم و تاخیر نہیں ہوتی"

قرآن و حدیث میں انمول موتی اور بیش بہا قیمتی جواہر پائے جاتے ہیں جن کی خاطر صحابہ کرام نے دور دراز کے سفر کئے بلکہ ایک ایک حدیث کی خاطر محدثین نے لمبے لمبے سفر کئے اور راستوں کی صعوبتیں برداشت کیں بھوک اور پیاس برداشت کی چھ ماہ کے طویل سفر برداشت کئے وہ ایمان والا فوت ہو رہا ہے لیکن اس کے باوجود سینے کا زور لگا رہا ہے کہ جیسے بھی ہو سکے میں وادی نجات میں پہنچ جاؤں نیک نیت اور پاکیزہ مقصد کی وجہ سے اس کی توبہ قبول ہو گئی اور ایسے ہی نیک لوگوں کے بارہ میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں۔

اِنَّ الۡاَبۡرَارَ لَفِیۡ نَعِیۡمٍ وَاِنَّ الۡفُجَّارَ لَفِیۡ جَحِیۡمٍ

ترجمہ! "نیک لوگ نعمتوں والی جنت میں ہوں گے اور فاجر لوگ جہنم والی وادی میں ہوں گے" قبر میں جب مومن کے پاس فرشتے آتے ہیں اور ایسا مومن جس نے کبھی شرک نہ کیا ہو اور اللہ تعالیٰ کو اپنا حاجت روا اور پیشوا تسلیم کر لیا ہو اور ایسے لوگ جب ان سے پوچھا جائے کہ اولاد دینے والا کون ہے' بیماریاں دور کرنے والا کون ہے' دولت دینے والا کون ہے اور اگر ناحق کیس میں پھنس گیا تو کامیابی دینے والا کون ہے' ڈوبی کشتی کو پانی پر تیرانے والا کون ہے' میدانوں اور جنگلوں کے مصائب سے نجات دینے والا کون ہے' دولت زیادہ دینے والا کون ہے غرض اس کا ہر سوال جواب یہی ہو کہ ہر چیز اللہ کی طرف سے ہے ہر چیز کا کارساز اللہ تعالیٰ ہے ربنا اللہ کا مطلب یہی ہے اور ایسے لوگوں ہی کے بارہ میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

تَتَنَزَّلُ عَلَيۡهِمُ الۡمَلٰٓئِكَةُ اَلَّا تَخَافُوۡا وَلَا تَحۡزَنُوۡا وَاَبۡشِرُوۡا بِالۡجَنَّةِ الَّتِىۡ كُنۡتُمۡ تُوۡعَدُوۡنَ (الخ) اَلَا لِلّٰهِ الدِّيۡنُ الۡخَالِصُ وَالَّذِيۡنَ اتَّخَذُوۡا مِنۡ دُوۡنِهٖۤ اَوۡلِيَآءَ مَا نَعۡبُدُهُمۡ اِلَّا لِيُقَرِّبُوۡنَاۤ اِلَى اللّٰهِ زُلۡفٰى اِنَّ اللّٰهَ يَحۡكُمُ فِيۡمَا هُمۡ فِيۡهِ يَخۡتَلِفُوۡنَ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهۡدِىۡ مَنۡ هُوَ كٰذِبٌ كَفَّارٌ (پارہ نمبر23 رکوع نمبر15)

ترجمہ! "خبردار دین خالص تو اللہ ہی کے لئے ہے اور وہ لوگ جنہوں نے اللہ کے علاوہ دوست بنا لئے وہ کہتے ہیں ہم ان کی صرف اس لئے عبادت کرتے ہیں کہ وہ ہمیں اللہ کا قرب مہیا کرتے ہیں بے شک اللہ تعالیٰ فیصلے کرنے والا ہے جس میں وہ اختلاف کرتے ہیں بے شک اللہ تعالیٰ جھوٹے اور کافر کو کبھی بھی ہدایت سے نہیں نوازتے"

حضرت امام قتادہ اور حضرت امام مالک اور زید بن اسلم اور ابن زید سے نقل کیا ہے اور وہ الا لیقربونا الی اللہ زلفی کی تفسیر میں بیان کرتے ہیں کہ کافر لوگ کہتے تھے کہ ہم لوگ ان کی اس لئے پوجا کرتے ہیں اور ہم ان کے نام پر اس لئے نذر و نیاز دیتے ہیں کہ یہ معبود اللہ تعالیٰ کے پاس ہماری سفارش کریں معلوم ہوا کہ پیغمبر زماں کے دور میں بھی اپنے معبودوں کو اللہ کے برابر نہیں سمجھتے تھے بلکہ اس کی مخلوق اور اس کی بندے سمجھتے تھے اور

اس کے اس کی مقابل کی طاقت ثابت نہیں کرتے تھے مگر یہی پکارنا اور منتیں ماننا اور نذر و نیاز کرنی اور ان کو اپنا حاجت روا اور سفارشی جاننا یہی ان کا کفرو شرک تھا جیسا کہ اس زمانہ کے کلمہ گو مسلمان بھی حضرت علیؓ کو اپنا مشکل کشا تسلیم کرتے ہیں اور کوئی شاہ عبدالقادر کو اپنا غوث الاعظم جانتا ہے اور ان کو دور دور سے پکارتا ہے اور کوئی کسی ولی کو پکارتا ہے اور طحاوی میں جو فقہ حنفیہ کی متعین کتاب ہے اس میں لکھا ہے۔

مَنۡ قَالَ شَیۡئًا لِلّٰہِ بَعۡضٍ یَکۡفُرُ وَیَخۡشٰی عَلَیۡہِ الۡکُفۡرُ بَعۡضٍ یَقۡدِرُ

"یعنی بعض علماء کے نزدیک شیاللہ کہنا کفر ہے اور بعض کے نزدیک شیاللہ کہنا کفر کا ڈر ہے" حضرت مولنا محمد اسماعیل قریشی فتھالھدایتہ میں لکھتے ہیں۔

لَا یَجُوۡزُ الۡاِسۡتِعَانَۃُ بِالۡاَوۡلِیَاءِ وَالصُّلَحَاءِ بَعۡدَ مَوۡتِھِمۡ

یعنی اولیاء اور صلحاء کے مرنے کے بعد ان سے مدد مانگنا جائز ہی نہیں اور مجمع البحار میں درج ہے کہ بعض ایسے لوگ ہیں جو نبیوں اور بزرگوں کی قبروں کی طرف جاتے ہیں وہاں ان کی قبروں کے پاس نماز پڑھتے ہیں اور دعا مانگتے ہیں اور ان بزرگوں سے اپنے دل کی حاجت ظاہر کرتے ہیں سو یہ کام مسلمانوں کے علماء میں کسی کے نزدیک بھی جائز نہیں اس لئے کہ پوجا کرنی اور حاجت مانگنی خاص اللہ تعالیٰ کا حق ہے شاہ ولی اللہ اپنی کتاب تفہیمات میں فرماتے ہیں کہ جو شخص اجمیر یا سالار مسعود غازی کی قبر یا کسی اور ولی کی قبر پر جاوے یا کسی کو اپنا حاجت روا تسلیم کرلے اس کو اس کا گناہ خونی اور زانی کے گناہ سے زیادہ ہے وہ گناہ میں اس شخص کے برابر ہے جو شخص بتوں کو پوجے یا کسی اور کو اپنا حاجت روا تسلیم کرے۔

صحابہ کرام کی عملی زندگی کی ایک جھلک

تاجدار عالم بطحی کا جو فرمان تھا
کچھ نہ تھا اس کے سوا سنت تھی یا قرآن تھا
جب تلک یہ دین مسلمانوں کا حرز جان تھا
ان دنوں اقبال ان کے در پہ اک دربان تھا

دیکھ کر تجھ کو مٹے جاتے ہیں دنیا کے حسین
جمع ہوتا ہے مسالا تیری یکتائی کا

اسی طرح ایک اور شاعر اسلام کہتے ہیں

اصل دین آمد کلام اللہ معظم داشتن
پس حدیث مصطفیٰ برجان مسلم داشتن

ترک تقلید کے بارہ میں چند اشعار

ہوتے ہوئے مصطفیٰ کی گفتار
مت دیکھ کسی کا قول و کردار
مکش بہ تیغ ستم و الہان سنت دا
نکردہ بجز پاس حق گناہ دگر
فدائے سنت احمد پہ جو اپنا نام کرتے ہیں
وہی دارین میں خود کو خوش انجام کرتے ہیں

اسی طرح اقبال نے آپ کے حسن کے بارہ میں کہا

ہم ہوئے تم ہوئے کہ میر ہوئے اس کی زلفوں کے سبھی اسیر ہوئے
جس گلستان کے تم گل تر ہو خار اس گلستان کے ہم بھی ہیں

اتباع سنت کے بارہ میں چند اشعار

مسلمان مسلمان وہ تھے جو میدانوں میں نکل آئے
قیصر اور اس کے ساتھ کسریٰ کو کچل آئے
جہاں پہنچے زمین کو کر دیا آسمان سے سے اونچا
جہاں ٹھہرے درو دیوار کا نقشہ بدل آئے
سمندر میں بھی ان کی دوڑنے کی راہیں نکل آئیں
پہاڑوں پر بھی ان کے فیض کے چشمے ابل آئے

اہل حدیث کی عملاً" زندگی کے بارہ میں

ما اہلحدیثیم دغارا نشناثیم
باقوال بنی چون و چرانشناثیم
از مصطفی شنیدن و از دیگراں بریدن

اسی طرح ایک اور شاعر کہتے ہیں

وہ کسی کا ہو رہے کوئی نبی کے ہو رہے ہیں ہم
اسی کو دھراتے ہیں اور دھراتے رہیں گے سبکو

ایک عربی کے شاعر نسبت رسول کو اس شعر میں بیان کرتے ہیں

اَهْلُ الْحَدِيْثِ هُمْ اَهْلُ النَّبِيّ
وَاِنْ لَّمْ يَصْحَبُوْا نَفْسَهٗ اَنْفَاسَهٗ صَحِبُوْا

یعنی صرف اہلحدیث ہی آنحضرت ﷺ کے اہل ہیں اگرچہ انہوں نے آپ کی صحبت نہیں پائی لیکن ان کو آپ کی انفاس یعنی کلمات طیبہ یعنی احادیث نبوی کی صحبت تو ضرور ہے یعنی کہ احادیث نبویہ ان کا ورد زبان اور آپ کی زدنگی کا عملی نمونہ دستور العمل ہے۔

اسی لئے تو ایک شاعر فارسی زبان میں کہتے ہیں

در سخن پنہاں شدم چوں ہوں گل در برگ گل
ہرچہ دیدن میل دارد در سخن بیند مرا

چنانچہ مولنا حالیؒ اسی گروہ حق کے وصف میں یوں رطب اللسان ہیں

لگایا جس نے پتہ ہر ایک مفتری کا گروہ ایک جو یا تھا علم نبی کا
کیا قافیہ تنگ ہر مدعی کا نہ چھوڑا کوئی رستہ کذب خفی کا
نہ چلنے دیا کوئی باطل کا افسون کئے جرح و تعدیل کے وضع قانون
اسی شوق میں طے کیا بحر و بر کو اس دھن میں آسان کیا ہر سفر کو
لیا اس سے جا کر خبر اور اثر کو سنا خازن علم دین جس بشر کو
دیا اور کو خود مزا اس کا چکھ کر پھر آپ اس کو پرکھا کسوٹی پر رکھ کر

متا لب کو بجھانا مناقب کو تابا کیا فاش زادی میں جو عیب پایا
آئمہ میں جو داغ نکلا بتایا مشائخ میں جو قبح نکلا جتایا
نہ ملاں کو چھوڑا نہ صوفی کو چھوڑا طلسم ورع ہر مقدس کو توڑا
گواہ انکی ازادگی کے ہیں یکسر رجال اور اسانید کے ہیں جو دفتر
وہ تھے اس میں ہر قوم و ملت کے رہبر نہ تھا ان کا احسان یہ اک اہل دین پر
بتائیں کہ لبرل بنے ہیں وہ کب سے لبرٹی میں جو آج فائق ہیں سب سے

لبرٹی کے منعی آزادی

یعنی جب اسلامی سلطنت عروج پر تھی تو بڑے بڑے بادشاہ اپنی فرعونیت و جبروت کو چھوڑ کر حلقہ بگوشی و غلامی کو مایہ ناز افتخار سمجھتے تھے۔

اسی لئے تو ایک شاعر نے مسلمانوں کے ارادوں کو بیان کرتے ہوئے کہا۔

لقب سلطان ہے غلامان محمد کا
چین و عرب ہمارا ہندوستان ہمارا
مسلم ہیں ہم وطن ہیں سارا جہان ہمارا

ایک اور عربی شاعر آنخضرت ﷺ کے حسن کے بارہ میں کہتا ہے

عِبَادَتُنَا شَتّٰی وَحُسْنُکَ وَاحِدٌ
وَکُلٌّ اِلٰی ذَاکَ الْجَمَالِ یُشِیْرُ

مندرجہ ذیل شعر میں فرقہ واریت کا تذکرہ ہے

وَکُلٌّ یَدَّعِیْ وَصْلًا اللَّیْلٰی
وَلَیْلٰی لَا تُقِرُّلَھُمْ بِذَاکَ

یعنی اکثر لوگ لیلیٰ کو ملنا چاہتے ہیں اور اکثر لوگ اس کی محبت کے دعوے دار ہیں لیکن لیلیٰ کے لئے تو سب ایک جیسی اہمیت نہیں رکھتے مطلب یہ ہے کہ نبی ﷺ کی محبت کے دعوے تو سب کرتے ہیں اور آپ ﷺ سے ملنا بھی چاہتے ہیں لیکن نبی ﷺ سے تو قیامت کے دن صرف آنخضرت ﷺ موحد امتیوں کی ملاقات کروائی جائے گی۔

اسی لئے تو شاعر کہتا ہے

وہ معزز تھے زمانہ میں مسلمان ہو کر
ہم خوار ہوئے تارک قرآن ہو کر

حضرت حنظلہ کا دلچسپ واقعہ

عَنْ حَنْظَلَةَ الْاُسَيْدِيِّ قَالَ وَكَانَ مِنْ كِتَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ والہ وسلم قَالَ يَعْنِيْ اَبُوْبَكْرٍ قَالَ كَيْفَ اَنْتَ يَا حَنْظَلَةُ قَالَ نَافَقَ حَنْظَلَةُ قَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ مَا تَقُوْلُ قَالَ قُلْتُ نَكُوْنُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللہ علیہ والم وسلم يُذَكِّرُنَا بِالنَّارِ وَالْجَنَّةِ كَاَنَّ رَاْىُ عَيْنٍ فَاِذَا خَرَجْنَا مِنْ عِنْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ والہ وسلم عَافَسْنَا الْاَزْوَاجَ وَالْاَوْلَادَ وَالضَّيْعَاتِ نَسِيْنَا كَثِيْرًا قَالَ اَبُوْبَكْرٍ اِنَّا لَنَلْقٰى مِثْلَ هٰذَا فَانْطَلَقْتُ اَنَا وَاَبُوْبَكْرٍ حَتّٰى دَخَلْنَا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللہ علیہ والہ وسلم قُلْتُ نَافَقَ حَنْظَلَةُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نَكُوْنُ عِنْدَكَ تُذَكِّرُنَا بِالْجَنَّةِ وَالنَّارِ كَاَنَّ رَاْىُ عَيْنٍ فَاِذَا خَرَجْنَا مِنْ عِنْدِكَ عَافَسْنَا الْاَزْوَاجَ وَالْاَوْلَادَ وَالضَّيْعَاتِ نَسِيْنَا كَثِيْرًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ والہ وسلم وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ اِنْ لَّوْ تَدُوْمُوْنَ عَلٰى مَا تَكُوْنُوْنَ عِنْدِيْ وَفِي الذِّكْرِ لَصَافَحَتْكُمُ الْمَلٰئِكَةُ عَلٰى فُرُشِكُمْ وَفِيْ طُرُقِكُمْ وَلٰكِنْ يَا حَنْظَلَةُ وَسَاعَةً ثَلَاثَ مَرَّاتٍ

ترجمہ! ”حضرت حنظلہ اسیدی سے روایت ہے کہا کہ میں رسول اللہ ﷺ کے کاتبوں میں سے تھا اور میں منافق ہو گیا ہوں۔ حضرت ابو بکر صدیق ؓ کہنے لگے سبحان اللہ یہ عجیب بات ہے یہ تو کیا کہہ رہا ہے کہنے لگے ابو بکر سوچیں جب ہم رسول اللہ کے پاس ہوتے ہیں وہ ہمیں واعظ و نصیحت کرتے ہیں جنت کی خوشخبری دیتے ہیں اور آگ سے ڈراتے ہیں اور ہم ان پر اس طرح ایمان لے آتے ہیں گویا ہم دونوں چیزوں کو اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہوں۔ لیکن جب ہم رسول اللہ ﷺ کی محفل سے اٹھ کر چلے جاتے ہیں تو ہم بیوی بچوں اور دوسرے کاموں میں مصروف ہو جاتے ہیں تو ابو بکر کہنے لگے حال تو ہمارا بھی یہی ہے حضرت حنظلہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں اور ابو بکر رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے پاس گئے۔ تو ہم

نے جا کر تفصیلاً" ساری صورت حال بیان کی تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا میں اس ذات باری تعالیٰ کی قسم اٹھا کر کہتا ہوں جس کے ہاتھ میں میری جان ہے۔ اگر تمہاری حالت وہی رہی جو میرے پاس ہوتی ہے تو فرشتے تمہارے ساتھ تمہارے بستروں اور راستوں میں تمہارے ساتھ مصافحے کریں گے لیکن حنظلہ یاد رکھو یہ وقت وقت کی بات ہے اور آپ ﷺ نے ان الفاظ میں تین مرتبہ دھرایا

وَعَنْ عُمَارَةَ ابْنِ رُوَيْبَةَ اِنَّهُ رَاٰى بَشِيْرَ ابْنَ مَرْوَانَ عَلَى الْمِنْبَرِ رَافِعًا يَدَيْهِ فَقَالَ قَبَّحَ اللّٰهُ هَاتَيْنِ الْيَدَيْنِ لَقَدْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم مَا يَزِيْدُ عَلٰى اَنْ يَّقُوْلَ بِيَدِهٖ وَاَشَارَ بِاِصْبَعِهِ الْمُسَبِّحَةِ (رواہ مسلم)

ترجمہ! "عمارۃ بن رویبہ سے مروی ہے کہ انہوں نے بشر بن مروان کو منبر پر تقریر کرتے ہوئے دیکھا کہ وہ دونوں ہاتھ اٹھا اٹھا کر دوران تقریر اشارے کر رہے تھے۔ تو عمارہ کہنے لگے خاک آلودہ کرے (یا رسوا کرے) خدا ان دونوں ہاتھوں کو میں نے آنخضرت ﷺ کو تقریر کرتے ہوئے دیکھا وہ صرف اپنی صبابہ انگلی کے ساتھ اشارہ کیا کرتے تھے۔ تو یہاں سے ثابت ہوا جو چیز آنخضرت ﷺ سے ثابت نہ ہو اس کا مرتکب بدعتی ہے۔

دوسری حدیث اتباع سنت کے بارہ میں

وَعَنْ كَعْبِ ابْنِ عُجْرَةَ اَنَّهُ دَخَلَ الْمَسْجِدَ وَعَبْدُالرَّحْمٰنِ ابْنِ اُمِّ الْحَكَمِ يَخْطُبُ قَاعِدًا فَقَالَ اُنْظُرُوْا اِلٰى هٰذَا الْخَبِيْثِ يَخْطُبُ قَاعِدًا وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَاِذَا رَاَوْا تِجَارَةً اَوْ لَهْوَنِ انْفَضُّوْا اِلَيْهَا وَتَرَكُوْكَ قَائِمًا

ترجمہ! "کعب بن عجرہ بیان کرتے ہیں کہ وہ مسجد میں داخل ہوئے اور عبدالرحمان بن ام الحکم بیٹھ کر جمعۃ المبارک کا خطبہ دے رہے تھے تو کہنے لگے اس خبیث کی طرف دیکھو بیٹھ کر جمعہ کا خطبہ دے رہا ہے حالانکہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے کہ جب وہ کوئی کھیل یا تماشا دیکھتے ہیں تو اس کی طرف بھاگ جاتے ہیں اور تجھے کھڑے کا کھڑا چھوڑ جاتے ہیں"

اتباع سنت کی بے نظیر مثال

عَنْ جَابِرٍ قَالَ لَمَّا اِسْتَوٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ والہ وسلم عَلَی الْمِنْبَرِ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ عَلَی الْمِنبَرِ فَقَالَ اِجْلِسُوْا فَسَمِعَ ذَالِکَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ فَجَلَسَ عَلٰی بَابِ الْمَسْجِدِ فَرَاٰہُ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ والہ وسلم فَقَالَ تَعَالٰی یَا عَبْدَاللّٰہِ ابْنَ مَسْعُوْدٍ

(رواہ ابو داؤد)

ترجمہ! "حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب جمعہ کے دن منبر پر کھڑے ہوئے تو لوگوں کو مخاطب کر کے کہنے لگے کہ بیٹھ جاؤ آنحضرت ﷺ کے اس معقولہ کو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے سن لیا اور وہیں مسجد کے دروازہ میں بیٹھ گئے۔ تو جب رسول اللہ نے انہیں وہیں اس حالت میں بیٹھے دیکھا تو فرمایا عبداللہ آگے تشریف لے آؤ۔ یعنی اس وقت صحابہ کرام کی اطاعت گذاری کا یہ حال تھا اور بعض حدیث میں مروی ہے کہ وہاں سے عبداللہ بن مسعود گھٹنوں کے بل چل کر آگے مسجد کے اندرونی حصہ میں تشریف لائے"

تبع بادشاہ کا آنحضرت ﷺ کی بعثت سے قبل ہی آپ کی تابعداری کا ثبوت پیش کرنا

تبع بادشاہ نے حضور کی بعثت کا سن کر کہ حضور عنقریب بعثت کے بعد ہجرت کر کے مدینہ طیبہ تشریف لائیں گے تو تبع نے حضور کی بابت ایک قصیدہ تحریر کر کے بطور امانت اہل مدینہ کو دے دیا جو ان کے پاس ہی رہا اور بطور میراث کے ایک دوسرے کے ہاتھ لگتا رہا جو ذیل میں تحریر ہے۔

تبع بادشاہ کا حضور ﷺ کے بارے میں قصیدہ

شَہِدْتُ عَلٰی اَحْمَدَ ○ اَنَّہٗ رَسُوْلٌ مِّنَ اللّٰہِ بَارِی النَّسَمِ ○ فَلَوْمُدَّ عُمْرِیْ اِلٰی عُمْرِہٖ ○

لَکُنْتُ وَزِیْرًا لَّہٗ وَابْنَ عَمٍّ ○ وَ جَاھَدْتُ بِالسَّیْفِ اَعْدَاءَہٗ ○ وَ فَرَّجْتُ عَنْ صَدْرِہٖ کُلَّ غَمٍّ ○

ترجمہ! میں گواہی دیتا ہوں کہ آنحضرت ﷺ اس خالق کی طرف سے بھیجے ہوئے نبی ہیں جو جان کو پیدا کرنے والا ہے کاش اگر میری زندگی اس کی عمر تک (یا اس کے آنے تک) لمبی ہوتی تو میں اس کا وزیر اور اس کا چچا زاد بھائی بن کر رہتا اور میں اس کے دشمنوں کے ساتھ تلوار لے کر جہاد کرتا اور اس کے سینے سے سارے کے سارے غم دور کر دیتا۔

مندرجہ ذیل حدیث ان لوگوں کے متعلق ثبوت ہے جو رفع الیدین کی تردید کرتے ہوئے غلط بیانی سے کام لیتے ہیں

عَنْ جَابِرِ ابْنِ سَمُرَةَ قَالَ كُنَّا اِذَا صَلَّيْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ والہ وسلم قُلْنَا اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ وَاَشَارَ بِيَدِهٖ اِلَى الْجَانِبَيْنِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ علیہ والہ وسلم عَلَامَ تُوْمُوْنَ بِاَيْدِيْكُمْ كَاَنَّهَا اَذْنَابُ خَيْلٍ شُمُسٍ اِنَّمَا يَكْفِيْ اَحَدُكُمْ اَنْ يَّضَعَ يَدَهٗ عَلٰى فَخِذِهٖ ثُمَّ يُسَلِّمُ عَلٰى اَخِيْهِ مِنْ عَلٰى يَمِيْنِهٖ وَ شِمَالِهٖ

(رواہ مسلم فی باب الامر بالسکون فی الصلوٰۃ)

ترجمہ! "حضرت جابرؓ سے مروی ہے جب ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس نماز پڑھتے تو ہم کہتے اسلام علیکم و رحمت اللہ اور ساتھ ہی دونوں طرف اپنے ہاتھوں کے ساتھ اشارہ بھی کرتے تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ تم پرسکون طریقہ سے نماز کیوں نہیں پڑھتے یہ تم اپنے ہاتھوں کے ساتھ سرکش گھوڑوں کی طرح اشارے کیوں کرتے ہو تمہارے لئے صرف اتنا ہی کافی ہے کہ تم اپنے ہاتھوں کو اپنے زانوں پر ہی رکھا کرو اور صرف اپنے منہ کے ساتھ اپنے دائیں طرف اور بائیں طرف اپنے بھائیوں پر اسلام علیکم ورحمتہ اللہ کہہ دیا کرو۔ (اس حدیث کو امام مسلم نے بیان کیا)

وَعَنْ سُفْيَانَ ابْنِ عَبْدِاللّٰهِ الثَّقَفِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ والہ وسلم قُلْ لِيْ فِي الْاِسْلَامِ قَوْلًا لَا اَسْئَلُ عَنْهُ اَحَدًا بَعْدَكَ وَ فِيْ رِوَايَةِ غَيْرَكَ قَالَ قُلْ اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ ثُمَّ اسْتَقِمْ (رواہ مسلم)

ترجمہ! "حضرت سفیان بن عبداللہ ثقفیؓ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ سے عرض کیا کہ آپ ﷺ مجھے کوئی ایسی بات بتا دیں جس پر میں عمل کروں اور اس کے بارہ میں مجھے کسی دوسرے سے سوال نہ کرنا پڑے تو آپ نے فرمایا "کہ کہہ میں اللہ پر ایمان لایا اور پھر اس بات پر ڈٹ جا"

وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ تعالٰی عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ

واله وسلم سَبْعَةٌ يُظِلُّهُمُ اللّٰهُ فِیْ ظِلِّهٖ یَوْمًا لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلُّهٗ اِمَامٌ عَادِلٌ وَشَابٌّ نَشَأَ فِیْ عِبَادَةِ اللّٰهِ وَرَجُلٌ قَلْبُهٗ مُعَلَّقٌ بِالْمَسْجِدِ اِذَا خَرَجَ مِنْهُ حَتّٰی یَعُوْدَ اِلَیْهِ وَرَجُلَانِ تَحَابَّا فِی اللّٰهِ اجْتَمَعَا عَلَیْهِ وَتَفَرَّقَا عَلَیْهِ وَرَجُلٌ ذَکَرَ اللّٰهَ خَالِیًا فَفَاضَتْ عَیْنَاهُ وَرَجُلٌ دَعَتْهُ امْرَأَةٌ ذَاتُ حَسَبٍ وَجَمَالٍ فَقَالَ اِنِّیْ اَخَافُ اللّٰهَ وَرَجُلٌ تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ فَاَخْفَاهَا حَتّٰی لَا تَعْلَمَ شِمَالُهٗ مَا تُنْفِقُ یَمِیْنُهٗ (متفق علیہ)

ترجمہ! حضرت ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سات آدمی اللہ تعالیٰ کے عرش کے سایہ کے نیچے ہوں گے جس دن کوئی سایہ نہیں ہو گا علاوہ اس کے سایہ (1) انصاف پسند امام (2) اور وہ نوجوان جس نے اپنی جوانی اللہ تعالیٰ کی عبادت میں گذاری ہو (3) اور وہ آدمی جس کا دل مسجد کے ساتھ لگ گیا ہو مسجد سے جاتا ہے اور پھر واپس وہیں لوٹ آتا ہے یعنی اسے مسجد کے علاوہ کہیں بھی سکون نہیں ملتا (4) اور دو وہ شخص جو صرف اللہ کی رضا کی خاطر ایک دوسرے سے محبت کرتے ہوں (5) اور ایک وہ شخص جو تنہائی میں جب اللہ کا ذکر کرتا ہے تو اللہ کے ڈر سے اس کے آنسو بہنے لگ جائیں (6) اور وہ شخص جسے حسب و نصب والی اور خوبصورت عورت بے حیائی کی دعوت دے اور وہ کہہ دے کہ میں اللہ سے ڈرتا ہوں (7) اور وہ شخص جب اللہ کے راستہ میں خرچ کرتا ہے تو چھپا کر خرچ کرتا ہے حتی کہ اس کا بایاں ہاتھ نہیں جانتا کہ داہنے ہاتھ نے کیا خرچ کیا ہے۔ (حوالہ مشکوۃ شریف باب فضل المساجد و مواضع الصلوۃ)

وَعَنْ اَبِی الْهَیَّاجِ الْاَسَدِیِّ قَالَ قَالَ لِیْ عَلِیٌّ اَلَا اَبْعَثُکَ عَلٰی مَا بَعَثَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ والہ وسلم اَنْ لَّا تَدَعَ تِمْثَالًا اِلَّا طَمَسْتَهٗ وَلَا قَبْرًا مُشْرِفًا اِلَّا سَوَّیْتَهٗ

(رواہ مسلم فی الباب دفن المیت)

ترجمہ! ابی الھیاج اسدی کہتے ہیں کہ مجھے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا۔ کیا میں تجھے وہ احکامات دے کر نہ بھیجوں جو مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکر روانہ کیا تھا وہ احکامات یہ ہیں کہ گر تم کسی مورتی کو دیکھو تو اسے مٹا ڈالو اور اگر کوئی اونچی قبر دیکھو تو اسے گرا کر زمین کے برابر کر دو۔ (اس حدیث کو امام مسلم نے باب دفن المیت میں ذکر کیا)

وَعَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ والہ وسلم اَنْ يُّجَصَّصَ الْقُبُوْرُ وَاَنْ يُّبْنٰى عَلَيْهِ وَاَنْ يُّقْعَدَ عَلَيْهِ (رواہ مسلم)

ترجمہ! "حضرت جابرؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے قبروں کو چونا گچ کرنے سے منع کیا اور ان پر عمارتیں بنانے اور ان پر بیٹھنے سے بھی منع فرمایا۔

جنازہ پڑھنا اور اس کے ساتھ جانے کا ثواب

وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ تعالی عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ والہ وسلم مَنِ اتَّبَعَ جَنَازَةَ مُسْلِمٍ اِيْمَانًا وَّاحْتِسَابًا وَكَانَ مَعَهٗ حَتّٰى يُصَلِّىَ عَلَيْهَا وَيَفْرُغَ مِنْ دَفْنِهَا فَاِنَّهٗ يَرْجِعُ مِنَ الْاَجْرِ بِقِيْرَاطَيْنِ كُلُّ قِيْرَاطٍ مِثْلُ اُحُدٍ وَمَنْ صَلّٰى عَلَيْهَا ثُمَّ رَجَعَ قَبْلَ اَنْ تُدْفَنَ فَاِنَّهٗ يَرْجِعُ بِقِيْرَاطٍ

(متفق علیہ' باب مشی الجنازہ مشکوۃ شریف)

ترجمہ "حضرت ابی ھریرہؓ سے مروی ہی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص کسی مسلمان کے جنازہ کے ساتھ ایمان اور ثواب کی نیت کے ساتھ جائے گا اور ان کی نماز جنازہ اور دفن کرنے تک ساتھ دے یا وہیں رہے اللہ تعالیٰ اسے دو قیراط اجر سے نوازیں گے اور ہر قیراط احد پہاڑ جتنا ہے اور جو شخص نماز جنازہ ادا کر کے واپس آگیا اسے قیراط اجر کا ملے گا۔ (اس پر امام مسلم و بخاری نے اتفاق کیا)

قیراط کی تفسیر

قیراط دو رتی کے قریب ایک وزن ہے لیکن جو قیراط اللہ تعالیٰ کے پاس وہ احد پہاڑ سے بھی بڑا ہے جو شخص دفن میت تک ساتھ رہے گا اسے احد پہاڑ سے بھی دگنا اجر ملے گا اور جو شخص نماز جنازہ پڑھ کر واپس آجائے اسے احد پہاڑ کے برابر اجر ملے گا۔

اسی لئے تو علامہ اقبال کہتے ہیں

کی محمدؐ سے وفا تو نے تو ہم تیرے ہیں
یہ جہاں چیز ہے کیا لوح و قلم تیرے ہیں

حسد و بغض

نحمده و نستعینه ونستغفره ونعوذ باالله من شروروانفسنا ومن سیات اعمالنا من یهده اللّٰہفلا مضل له ومن یضلله فلا هادی له اما بعد فقال الله تبارک وتعالی فی کلامه المجید والفرقانه الحمید

اَمْ یَحْسُدُوْنَ النَّاسَ عَلٰی مَا اٰتٰهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ فَقَدْ اٰتَیْنَا اٰلَ اِبْرٰهِیْمَ الْکِتٰبَ وَالْحِکْمَةَ وَاٰتَیْنٰهُمْ مُّلْکًا عَظِیْمًا (پارہ نمبر5 رکوع نمبر5)

دوسرے مقام پر ارشاد فرمایا

رَبَّنَا اغْفِرْلَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِیْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِیْمَانِ (الخ) آیت نمبر۳ وَنَزَعْنَا مَا فِیْ صُدُوْرِهِمْ مِّنْ غِلٍّ اِخْوَانًا عَلٰی سُرُرٍ مُّتَقٰبِلِیْنَ

ترجمہ! کیا وہ لوگ اس بات پر حسد کرتے ہیں کہ اللہ نے ان پر اپنا فضل کیوں کیا (یعنی مسلمانوں پر یا امراء پر) تو ہم نے تو ابراہیم علیہ السلام کو کتاب و حکمت سے بھی نوازا اور انہیں بہت بڑے ملک سے بھی نوازا

دوسری آیت "الٰہی ہمارے بھی گناہ معاف فرما اور ہمارے ان بھائیوں کے گناہ بھی مٹاڈال جو ہم سے ایمان لانے میں سبقت لے جاچکے ہیں (الخ)

تیسری آیت "اور ہم نکالیں گے ان کے سینوں میں جو کینہ و کدورت بھرا ہوا ہے پھر اس کے بعد وہ آمنے سامنے تختوں پر بھائی چارہ کے ساتھ بیٹھیں گے۔

حسد کی قرآن و حدیث میں زبردست الفاظ کے ساتھ مذمت بیان کی گئی ہے مثلاً" آنحضرت نے حسد کے بارہ میں فرمایا اِنَّ الْحَسَدَ یَأْکُلُ الْحَسَنَاتِ کَمَا تَأْکُلُ النَّارُ الْحَطَبُ یعنی حسد تو نیکیوں کو ایسے کھالیتا ہے جیسے خشک لکڑی کو آگ جلا کر راکھ کردیتی ہے۔

جیسا کہ حسد کے بارہ میں سورہ فلق میں رب قدوس نے ارشاد فرمایا

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ کہہ دیجئے اے نبی ﷺ میں صبح کے رب کی پناہ میں آتا ہوں مِنْ شَرِّمَا خَلَقَ اور اس کی مخلوق کے شر سے پناہ میں آتا ہوں ومن شر غاسق اذا وقب اور رات کی سیاہی سے جب اس کی سیاہی پھیل جائے۔ وَمِنْ شَرِّالنَّفّٰثٰتِ فِی الْعُقَدِ اور گروہوں میں پھونکنے والیوں کی برائی سے پناہ وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ اور حسد کرنے والیوں کے حسد سے میں پناہ مانگتا ہوں جب وہ حسد کریں۔

مفہوم و شان نزول ان صورتوں کا نزول کب ہوا جب اعصم بن لبید یہودی نے آنحضرت ﷺ پر جادو کر دیا تھا

غاسق سے مراد رات اور وقب سے مراد سورج غروب ہونا ہے

حضرت عائشہ سے مروی ہے کہ یہود کا ایک بچہ نبی کریم ﷺ کی خدمت کیا کرتا تھا یہودیوں نے اسے بہلا پھسلا کر آنحضرت کے سر کے چند بال اور کنگھی کے کچھ دندان منگوائے پھر ان پر جادو کر دیا جادو کرنے میں سب سے پیش پیش اعصم بن لبید یہودی تھا جس کنوئیں پر جادو کیا اس کا نام زدان تھا جو کہ بنی ذریق کے زیر ملکیت تھا اور اعصم بن لبید یہود کا حلیف تھا آنحضرت ﷺ کی تکلیف کا پتہ نہیں چلتا تھا جب چند فرشتے بمعہ جبرائیل علیہ السلام آئے آپؐ سو رہے تھے انہوں نے آپس میں چند ایسے سوالات و جوابات کئے کہ آنحضرت ﷺ پر پوری کی پوری جادو والی بات کھل گئی تب آپؐ نے حضرت علیؓ، حضرت زبیرؓ اور حضرت عمار بن یاسرؓ کو کنوئیں میں بھیج کر سب چیزیں نکلوائیں جس میں سے ایک تانت بھی نکلی جس میں بارہ گرہیں لگی ہوئی تھیں اور ہر گرہ پر ایک سوئی چبھی ہوئی تھی آنحضرت ﷺ معوذتین کی تلاوت کرتے جا رہے تھے اور گرہیں کھلتی جا رہی تھیں اسی جادو کی بناء پر آنحضرت ﷺ کے سر کے سارے بال جھڑ گئے تھے تو جبرائیل علیہ اسلام نے آنحضرت ﷺ کو یہ دعا پڑھ کر دم کیا تھا۔

بِاسْمِ اللّٰہِ اَرْقِیْکَ مِنْ کُلِّ شَیْءٍ یُّؤْذِیْکَ وَمِنْ کُلِّ شَرِّ حَاسِدٍ وَعَیْنِ اللّٰہُ یَشْفِیْکَ

ترجمہ! "میں اللہ کے نام کے ساتھ تجھے دم کرتا ہوں ہر ایسی بیماری سے جو تجھے

تکلیف دے اور ہر حسد کرنے والے کی برائی سے اور نظر بد سے اللہ تجھے شفا دے"۔

حضرت یوسف علیہ السلام کے بھائیوں کا حسد کرنا

إِذْ قَالُوا لَيُوسُفُ وَأَخُوهُ أَحَبُّ إِلَىٰ أَبِينَا مِنَّا وَنَحْنُ عُصْبَةٌ إِنَّ أَبَانَا لَفِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ اقْتُلُوا يُوسُفَ أَوِ اطْرَحُوهُ أَرْضًا يَخْلُ لَكُمْ وَجْهُ أَبِيكُمْ وَتَكُونُوا مِن بَعْدِهِ قَوْمًا صَالِحِينَ

نمبر1 جب یوسف کے بھائیوں نے حسد کرتے ہوئے کہ ہمارا باپ ہم سے زیادہ یوسف کو پسند کرتا ہے حالانکہ ہم بھی نوجوان ہیں ہمارا باپ تو ظاہر گمراہی میں مبتلا ہے۔

نمبر2 یوسف کو قتل کر دو کسی کنوے میں پھینک دو تاکہ تمہارے والد کی توجہ تمہاری طرف مبذول ہو جائے اور اس کے گم ہو جانے کے بعد تم نیکوکار بن جانا۔

قابیل کا ھابیل کو قتل کرنا صرف حسد کی بناء پر تھا اللہ تعالیٰ نے ان کا نقشہ قرآن میں کچھ یوں کھینچا۔

وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَأَ ابْنَيْ آدَمَ بِالْحَقِّ (الخ پارہ نمبر6 رکوع نمبر9)

ابلیس کا حضرت آدم علیہ السلام کو سجدہ نہ کرنا اور پوچھنے پر کہنا

أَنَا خَيْرٌ مِّنْهُ خَلَقْتَنِي مِن نَّارٍ وَخَلَقْتَهُ مِن طِينٍ (پارہ نمبر8 رکوع نمبر8)

یعنی میں آدم سے بہتر ہوں کیونکہ اسے تو تم نے مٹی سے پیدا کر دیا اور مجھے آگ سے لہٰذا میں اس کے سامنے سجدہ کے لئے نہیں جھکوں گا۔

ایک صحابی رسول کا واقعہ

ایک صحابی وضو کر کے آئے اور انکے چہرہ انور سے پانی کے قطرات گر رہے تھے اور ایک ہاتھ میں جوتیاں پکڑی ہوئی ہیں حضور نے صحابہ کرام سے فرمایا کہ یہ شخص جنتی ہے دوسرے اور تیسرے روز بھی صحابی اسی کیفیت میں نظر آیا تو آنحضرت ﷺ نے یہی ارشاد فرمایا بالاخر عبداللہ بن عمرانکے گھر گئے اور کہنے لگے چچا میں آپ کے ہاں تین دن قیام کرنا چاہتا ہوں انہوں نے کہا ٹھیک ہے گذار سکتے ہو دیگر صحابہ کرام کے معمول کے مطابق رات کو تہجد کی نماز پڑھتے ہیں تین رات قیام کرنے کے بعد حضرت عبداللہ نے پوچھا کہ آپ کی

عبادت تو دیگر صحابہ کے مطابق ہے پھر کونسی وجہ ہے کہ آپ کو نبی کریم ﷺ کی زبانی جنتی ہونے کی خوشخبری ملی ہے۔ صحابی رسول غالبا" حضرت سعد بن مالک انصاری ہیں کہنے لگے اور تو کوئی خاص نیک کام نہیں کرتا البتہ میں کسی کے بارہ میں بھی دل میں حسد نہیں رکھتا پورے مدینہ کے مسلمانوں سے پوچھ سکتے ہو میں دل میں کسی کے بارہ میں بھی حسد اور بغض و عداوت نہیں رکھتا۔

اس طرح حضرت امیر معاویہ فرماتے ہیں کہ اللہ نے مجھے یہ توفیق بخشی ہے کہ میں ہر شخص کو راضی کر سکتا ہوں لیکن حاسد مجھ سے بھی راضی نہیں ہو سکتا یہی واقعہ امام غزالی نے اپنی کتاب احیاء العلوم میں نقل کیا ہے۔

وَدَّ كَثِيرٌ مِّنْ اَهْلِ الْكِتَابِ لَوْيَرُدُّوْنَكُم بَعْدَ اِيْمَانِكُمْ كُفَّارًاO حَسَدًا مِّنْ عِنْدِ اَنْفُسِهِمْ (الخ پارہ نمبر1 رکوع نمبر13)

ترجمہ! یعنی اکثر اہل کتاب پسند کرتے ہیں کہ تمہارے مسلمان ہو جانے کے بعد بھی وہ تمہیں کفر کی حالت میں لوٹا دیں صرف وہ حسد کرتے ہوئے ایسا کہتے ہیں کیونکہ وہ خود کافر ہیں جس کی بناء پر وہ جہنم میں جائیں گے وہ چاہتے ہیں کہ مسلمان بھی جنت میں نہ جائیں۔

تکبر کی تردید میں اللہ نے فرمایا

لَا تَمْشِ فِي الْاَرْضِ مَرَحًا اِنَّكَ لَنْ تَخْرِقَ الْاَرْضَ وَلَنْ تَبْلُغَ الْجِبَالَ طُوْلًا (پارہ نمبر15 رکوع نمبر4)

فرعون کا دعویٰ انا ربکم الا علی کہ میں تمہارا خدا ہوں حضرت موسیٰ نے کہا کہ تیرا میرا ہم سب کا وہی خدا ہے جو عرش بریں پر موجود ہے وہ کہنے لگا کہ ہامان میرے لئے ایک اونچا محل تعمیر کرو تاکہ میں موسیٰ کے خدا کو جھانک کر دیکھوں گویا اس نے تکبر اور حقارت سے یہ بات کہہ دی تو اللہ نے فرمایا کہ زمین پر اکڑ کر نہ چلو کیونکہ نہ تم زمین کو پھاڑ سکتے ہو اور نہ ہی پہاڑ کی بلندیوں کو چھو سکتے ہو۔

مطلب یہ کہ انسان کو عجز و انکساری کے ساتھ زندگی گذارنی چاہئے کیونکہ اس کی

تخلیق ہی مٹی سے ہوئی ہے اور دوبارہ اسی میں جانا ہے یہ بات اس لئے کہی تاکہ کائنات انسان سے خودبینی اور انانیت کا شائبہ تک نہ رہے۔

آنحضرت ﷺ کا اپنے صحابہ کرام میں اٹھنا بیٹھنا

آنحضرت ﷺ صحابہ کرام میں کسی امتیازی حیثیت سے اٹھا بیٹھا نہیں کرتے تھے کہ آپ کی شخصیت نمایاں ہو اور شہرت حاصل ہو بلکہ ہر نیا آنے والا سوال کرتا کہ این محمد کہ محمد ﷺ کہاں ہیں پھر صحابہ کرام کے بتانے پر معلوم ہوتا کہ وہ رسول اللہ ﷺ تشریف فرما ہیں۔ آنحضرت ﷺ عربوں میں جب مبعوث ہوئے وہ فخرو تکبر میں اپنا ثانی کسی کو نہ جانتے تھے۔ ابوجہل کو جب دو لڑکوں نے قتل کیا تو کہنے لگا میرا سر ذرا اونچا کر کے کاٹنا تاکہ معلوم ہو کہ یہ کسی سردار کی گردن ہے۔

عطارد! یہ شخص یمن کا رہنے والا تھا جب مدینہ میں آیا اور حضور ﷺ کو بلایا اور کہنے لگا کہ میں فاخرانہ مقابلہ کے لئے آیا ہوں کہ محمد ﷺ مجھ سے خوبصورتی میں مقابلہ کریں۔ کیونکہ یہ شخص انتہائی خوبصورت لمبے قدو قامت قیمتی پوشاک عمدہ گفتگو والا تھا اس کا خیال تھا کہ حضور ﷺ مجھ سے مقابلہ نہیں کر سکیں گے اور میں کامیاب و کامران ہو کر واپس لوٹوں گا۔ نبی کریم ﷺ کے ایک صحابی نے عجزو انکساری بیان کرتے ہوئے فرمایا اللہ اکبر اللہ بڑا ہے جس نے ہمیں آپ کا غلام بننے کی توفیق بخشی ہم تو اللہ کے ہاں نہایت عاجز اور انکسار ہیں جس مالک نے ہمیں اپنا پیغمبر نصیب فرمایا اس پیغمبر نے ہمیں اسلام کی دعوت دی اور شرک و بدعات و رسومات سے روکا بت پرستی اور غیراللہ کی پوجا سے روکا آپس میں ظلم و عداوت حسد و بغض فخرو تکبر سے منع کیا آپ نے ہمیں تعلیم دی کہ

اَفْشُوا السَّلَامَ — سلام میں پہل کرو

وَاَطْعِمُوا الطَّعَامَ — غریبوں کو کھانا کھلاؤ

وَصِلُوا الْاَرْحَامَ — اور صلہ رحمی کرو

اُدْخُلُوا الْجَنَّةَ بِالسَّلَامِ — اور جنت میں سلامتی سے داخل ہو جاؤ

اور آنحضرت ﷺ نے یہ بھی ارشاد فرمایا

سَیِّدُ الْقَوْمِ خَادِمُھُمْ قوم کا سردار ان کا خادم ہوتا ہے جس قوم میں آپ مبعوث ہوئے وہ قوم اپنا ثانی اور اپنا ہم پلہ کسی کو نہیں جانتے تھے اس قوم میں مدتوں پرانی لڑائیاں جاری رہتی تھیں۔ ان کی خانہ جنگی ختم ہونے میں نہیں آتی تھی حج کے موقع پر یہ لوگ اپنے آباؤ اجداد کی خوبیاں اور بڑائیاں خوب بیان کرتے تھے اپنے حسب و نسب اپنے فخرو تکبر کی انتہا تک پہنچ جاتے تھے لیکن عربوں کی یہ حالت اللہ تعالیٰ کو ناگوار گذری تو اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب ﷺ کو حکم دیا۔

فَاِذَا قَضَیْتُمْ مَّنَاسِکَکُمْ فَاذْکُرُوا اللّٰہَ کَذِکْرِکُمْ اٰبَآءَکُمْ اَوْ اَشَدَّ ذِکْرًا ۝

ترجمہ! "اے لوگو جب تم اپنے حج کے ارکان کو پورا کرلو تو اللہ کا ذکر ایسے کرو جیسا کہ تم اپنے آباؤ اجداد کو یاد کرتے تھے یا اس سے بھی زیادہ یاد کرو یعنی حج کی فراغت کے بعد جیسے وہ لوگ اپنے آباؤ اجداد کا تذکرہ کرتے تھے ایسے ہی بکثرت تم اپنے خالق و مالک حقیقی کا بطور عبادت تذکرہ کرو یہی وہ عرب لوگ تھے جو فخرو تکبر سے سرشار تھے اور معمولی سا بھی خود کو نیچا ہونا پسند نہیں کرتے تھے انہی عربوں کو اللہ تعالیٰ نے اپنے نبیؐ کی معرفت ایسی نماز عطا کی، عبادات کے ایسے طریقے عطا فرمائے کہ انہوں نے اپنی جبین نیاز کو اللہ تعالیٰ کے سامنے جھکا کر خاک آلودہ کر دیا اور ثابت کر دیا کہ ہم اللہ تعالیٰ کے بندے عاجز و انکسار ہیں اور کائنات کا ہر فرد ہم سے بہتر ہے بعض لوگ فخر سے یہ نام بھی رکھتے ہیں یعنی اسد جس کے معنی شیر کے ہیں اسی طرح آنحضرت ﷺ نے حضرت علیؓ کا نام ابوتراب رکھا اس پر حضرت علیؓ خوش ہوئے کہ حضور ﷺ نے میرا نام ابوتراب رکھا ہے۔

عطارد کا اپنی فخریہ پوشاک کو مدینہ کی گلیوں میں فروخت کرنا

یہی عطارد عطارد اپنی فخریہ پوشاک کو مدینہ کی گلیوں میں فروخت کر رہا تھا حضرت علی نے نبی کریم ﷺ کو بتایا کہ میں نے دیکھا کہ عطارد اپنی فخریہ پوشاک کو نفرت کی نگاہ سے دیکھتے ہوئے مدینہ کی گلیوں میں فروخت کر رہا ہے۔

اَلْکِبْرِیَاءُ رِدَائِیْ — بزرگی میری چادر ہے

وَالْعَظْمَۃُ اِزَارِیْ — اور تکبر میرا تہہ بند ہے

اور فرمایا ان دونوں چیزوں میں سے جس نے مجھ سے کچھ چھیننا چاہا تو میں اسے جہنم واصل کر دونگا اَللّٰھُمَّ لَا تَجْعَلْنَا مِنْھُمْ

اسی حسد و بغض کے بارہ میں قرآن پاک میں آتا ہے

یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا بِطَانَۃً مِّنْ دُوْنِکُمْ تا تَعْقِلُوْنَ ھٰاَنْتُمْ اُوْلَاءِ تُحِبُّوْنَھُمْ وَلَا یُحِبُّوْنَکُمْ تا مُحِیْطٌ (پارہ نمبر4 رکوع نمبر3) وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰہِ جَمِیْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا تا وَکُنْتُمْ عَلٰی شَفَا حُفْرَۃٍ مِّنَ النَّارِ (پارہ نمبر4 رکوع نمبر2)

مشہور گورنر ہرمزان کا واقعہ

مشہور گورنر ہرمزان جو بظاہر مسلمان ہو کر مدینہ منورہ میں قیام پذیر تھا جفینہ عیسائی کا حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی شہادت میں شریک ہونا۔ عبداللہ بن سبا یہودی بھی مسلمانوں کے سخت خلاف تھا۔ مالک بن اشتر عبداللہ بن سبا کا خاص مشیر تھا جنگ جمل اور جنگ صفین ان کی شرمناک کارستانیاں کتنا افسوس ناک المیہ ہے کہ حضرت عثمان غنی کو قتل کیا جاتا ہے پھر وہی گروہ سیدنا حضرت علی رضی اللہ عنہ کو گھیر گھار کر خلافت کا وزن اٹھانے پر مجبور کرتا ہے دار لحکومت تبدیل کر کے کوفہ لے جاتا ہے آخر کار انہیں شہید کر دیتا ہے اور یہی گروہ آگے بڑھتا ہے حضرت حسن رضی اللہ عنہ کو برا بھلا کہتا ہے اور پھر زخمی کر دیتا ہے طاقت بڑھتی چلی جاتی ہے۔ اب وہ گروہ کھل کر سامنے اپنے ایک وفد کا خاکہ تیار کرتا ہے حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کو بھی دعوت دیتا ہے اور وہ عازم دمشق ہوتے ہیں پھر ان کو بھی شہید کر دیا جاتا ہے مندرجہ بالا تمام واقعات بالتفصیل شہادت ذوالنورین مصنف فیض عالم صدیقی سے نقل کئے گئے ہیں۔

فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کا قتل

خلیفہ ثانی جناب عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو ہرمزان کے اشارہ پر ابو لؤلؤ فیروز ایک دیلمی غلام نے شہید کیا تھا؟

کیا خلیفہ ثالث عثمان ذوالنورین ؓ کو مجوسیوں اور عجمیوں نے مدینہ منورہ میں ان کے گھر گھس کر قتل نہیں کیا تھا؟

کیا حضرت علی ؓ کو عجمی شیعہ حضرات کے اشارہ پر عبدالرحمن ابن ملجم مرادینے در حالت نماز قتل نہیں کیا تھا؟

کیا شہادت حسین ان خلفائے راشدین کے ناحق قتل سے بھی بڑھ کر حادثہ تھا؟

امیر یزید کے خلاف سازش بوجہ حسد کے ہے

امیر یزید کے خلاف جو شیعہ کتب لکھی گئی ہیں مثلاً" فاسخ التواریخ ابو مخنف لوط بن یحیٰ جیسے کٹر متعصب اور جلے ہوئے شیعہ واقدی جیسے دجال کی روایات ہیں

امام ابن سیرین کا قول

امام ابن سیرین ؒ ارشاد فرماتے ہیں کہ ایک لڑکے کی زبان سے میں نے سنا وہ دعا مانگتے ہوئے کہہ رہا تھا۔

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ وَلٰکِنْ ظَنَنْتُ لَا تَغْفِرْلِیْ کہتے ہیں کہ جب میں نے غور کیا تو مجھے معلوم ہوا کہ یہ لڑکا بھی شہادت عثمان غنی میں شریک تھا۔

اسی طرح حضرت ابو قلابہ ؒ فرماتے ہیں

کہ میں ایک آدمی کو مقطوع الیدین مقطوع الرجلین دیکھا یہ وہ شخص تھا جس نے بی بی نائلہ کو شہادت عثمان غنی کے موقع پر دھکا دیا تھا اور شہادت عثمان غنی 18 ذوالحج کو واقعہ ہوئی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

قیامت کی ہولناکیوں کی طرف اشارہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

یٰاَیُّھَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُم اِنَّ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ شَیْءٌ عَظِیْمٌ یَوْمَ تَرَوْنَھَا تَذْھَلُ كُلُّ مُرْضِعَةٍ عَمَّا اَرْضَعَتْ وَتَضَعُ كُلُّ ذَاتِ حَمْلٍ حَمْلَھَا وَتَرَى النَّاسَ سُكٰرٰى وَمَا ھُمْ بِسُكٰرٰى وَلٰكِنَّ عَذَابَ اللّٰهِ شَدِیْدٌ (پارہ نمبر17 رکوع نمبر7)

ترجمہ! ”اے لوگو اپنے پروردگار سے ڈرتے رہا کرو بے شک قیامت کا زلزلہ بہت ہی عجیب چیز ہے جس دن تم اسے دیکھ لوگے ہر دودھ پلانے والی اپنے دودھ پیتے بچے کو بھول جائے گی اور تمام حمل والیوں کے حمل گر جائیں گے اور تو لوگوں کو محسوس کرے گا کہ یہ شاید نشہ میں ہیں حالانکہ وہ نشہ میں بدمست نہیں ہونگے لیکن خدا کا عذاب نہایت ہی سخت ہو گا۔

صحیح بخاری شریف کی ایک روایت اس آیت کی تفسیر میں ہے کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن آدم علیہ السلام کو پکارے گا وہ جواب دیں گے۔

لَبَّیْكَ رَبَّنَا وَسَعْدَیْكَ

پھر آواز آئے گی کہ اللہ تعالیٰ تجھے حکم دیتا ہے کہ اپنی اولاد میں سے جہنم کا حصہ نکال آدم علیہ السلام پوچھیں گے خدایا کتنا؟ ہر ہزار سے 999 نو سو ننانوے اس وقت حاملہ عورتوں کے حمل گر جائیں گے بچے بوڑھے ہو جائیں گے۔ لوگ حواس باختہ ہو جائیں گے کسی نشہ کی وجہ سے نہیں بلکہ خدا کے عذابوں کی سختی کی وجہ سے یہ سن کر صحابہ کرام کے چہرے متغیر ہو گئے تو آپ ﷺ نے فرمایا یاجوج ماجوج میں سے نو سو ننانوے اور تم میں سے ---- تم تو ایسے ہو جیسے سفید رنگ کے بیل کے چند سیاہ بال جو اس کے پہلو میں ہیں یا ان سفید بالوں کی طرح جو سیاہ رنگ کے بیل کے پہلو میں ہوں پھر فرمایا کہ مجھے امید ہے کہ تمام اہل جنت کی گنتی چوتھے حصے کی ہو گی اور ایک روایت میں ہے کہ صحابہ کرام نے کہا قیامت

کے دن ہماری حالت کیسی ہو گی فرمایا کہ تم اللہ کے سامنے ننگے پیروں، ننگے بدن بے ختنہ جمع کئے جاؤ گے حضرت عائشہ نے کہا حضور مرد عورتیں ایک ساتھ ؟ ایک دوسرے پر نظریں پڑیں گی؟ آپ نے فرمایا عائشہ وہ وقت نہایت سخت اور خطرناک ہو گا۔

مسند احمد میں ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں نے کہا کیا قیامت کے روز دوست اپنے دوست کو یاد رکھے گا۔ آپ نے فرمایا عائشہ تین موقعوں پر کوئی کسی کو یاد نہیں رکھے گا۔

(1)۔ اعمال کے تول کے وقت جب تک کمی یا زیادتی معلوم نہ ہو جائے۔

(2)۔ اعمال ناموں کے پکڑائے جانے کے وقت جب تک دائیں بائیں ہاتھ میں نہ آ جائیں۔

(3)۔ اور اس وقت جب جہنم سے ایک گردن نکلے گی جو گھیرے گی اور سخت غیظ و غضب میں ہو گی اور کہے گی کہ میں تین قسم کے لوگوں پر مسلط کی گئی ہوں۔

(۱)۔ وہ لوگ جو اللہ کے سوا دوسروں کو پکارتے ہیں۔

(۲)۔ دوسرے وہ جو حساب کے دن پر ایمان نہیں لاتے۔

(۳)۔ اور ہر سرکش ضدی متکبر پر پھر وہ انہیں سمیٹ لے گی اور چن چن کر اپنے پیٹ میں پہنچا دے گی۔

صحیح مسلم شریف میں ہے زمین اپنے کلیجے کے ٹکڑوں کو اگل دے گی

کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ زمین اپنے کلیجے کے ٹکڑوں کو اگل دے گی، سونا چاندی ستونوں کی طرح باہر نکل آئے گا، قاتل اسے دیکھ کر افسوس کرتا ہوا کہے گا ہائے اسی مال کے لئے میں نے فلاں شخص کو قتل کیا تھا۔ آج یہ سونا چاندی یوں ٹھکرا دیا گیا ہے جیسے کوڑا کرکٹ ہو کوئی آنکھ بھر کر اس کی طرف دیکھتا بھی نہیں اسی طرح صلہ رحمی توڑنے والا بھی کہے گا کہ اسی کی محبت میں آکر میں نے رشتہ داروں سے کبھی اچھا سلوک نہیں کیا۔ چور بھی کہے گا میں نے اسی کی محبت میں اپنے ہاتھ کٹوائے غرض مال و دولت یونہی بیکار پڑا رہے

گا کوئی بھی اسے نہیں لے گا اس وقت انسان ہکا بکا رہ جائے گا اور کہے گا یہ زمین ہلنے جلنے والی نہ تھی بالکل ٹھہری ہوئی بوجھل اور جمی ہوئی تھی اسے کیا ہو گیا ہے یوں تھرانے کیوں لگی ہے اور ساتھ ہی انسان جب یہ دیکھے گا کہ زمین نے تمام اگلی پچھلی لاشیں اگل دی ہیں تو حیران اور پریشان ہو گا کہ آخر اسے کیا ہو گیا ہے زمین بالکل بدل دی جائے گی اور آسمان بھی اور سب لوگ اس خدا کے سامنے کھڑے ہو جائیں گے زمین انسانوں کے خلاف صاف صاف کھلی گواہیاں پیش کریگی کہ فلاں فلاں شخص نے مجھ پر یہ یہ حدود اللہ کی خلاف ورزیاں کی تھیں۔

وَقَالَ الْاِنْسَانُ مَالَهَا ○ بِاَنَّ رَبَّكَ اَوْحٰى لَهَا ○ يَوْمَئِذٍ تُحَدِّثُ اَخْبَارَهَا

آنحضرت ﷺ نے یہ آیت پڑھ کر فرمایا جانتے ہو کہ اس کی بیان کردہ خبریں کیا ہوں گی۔ صحابہ نے عرض کیا اللہ اور اس کے رسول کو خوب علم ہے تو آپ نے فرمایا جو جو اعمال بنی آدم نے زمین پر کئے ہیں وہ تمام ظاہر کر دے گی کہ فلاں فلاں شخص نے فلاں نیکی یا فلاں بدی' فلاں جگہ یا فلاں وقت کی ہے (پارہ نمبر 30 سورہ زلزال)

قیامت کے دن ظالم کے بارے میں مظلوم کہے گا

ضَرَبَنِيْ هٰذَا وَشَتَمَنِيْ هٰذَا وَغَصَبَنِيْ هٰذَا الٰہی یہ وہ شخص ہے جس نے مجھے پیٹا تھا اور مجھے گالی گلوچ کی تھی اور مجھ سے ناجائز میرے مال پر قبضہ کیا تھا اس لئے موت کا وقت نہایت مشکل اور سخت ہے حضور ﷺ نے فرمایا سنو جہنم کے داروغوں کے قد ایک سال کی راہ کے برابر ہیں ان میں سے ہر ایک کے پاس ایک ایک گرز ہے اگر وہ ایک گرز مارتے ہیں تو سات لاکھ آدمیوں کا چورا چورا ہو جاتا ہے۔ نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ ذَالِكَ اَللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلْنَا مِنْهُمْ ○

مَنْ يَّشْفَعْ شَفَاعَةً حَسَنَةً يَّكُنْ لَّهٗ نَصِيْبٌ مِّنْهَا وَمَنْ يَّشْفَعْ شَفَاعَةً سَيِّئَةً يَّكُنْ لَّهٗ كِفْلٌ مِّنْهَا وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ حَسِيْبًا (پارہ نمبر 5 رکوع نمبر 8)

ترجمہ! "جس نے سفارش اچھی کی اس کا حصہ اسی سے ہو گا اور جس نے بری سفارش کی اس کا حصہ بھی اسی سے ہو گا اللہ تو ہر چیز کا نگران اعلیٰ ہے۔

دوسری آیت کا ترجمہ

"جب کوئی تمہیں سلام کہے تو تم اس کا جواب اچھے طریقہ سے دو وگرنہ اسی طرح سلام کا جواب واپس لوٹا دو کیونکہ اللہ ہر چیز کا حساب و کتاب لینے والا ہے"

مفہوم۔ پہلی آیت کریمہ میں سفارش کے بارہ میں اور دوسری آیۃ مبارکہ میں سلام کے بارہ میں تذکرہ ہے (یَکُنۡ لَّهٗ كِفۡلٌ مِّنۡهَا) کفل کی تفسیر میں حضرت عمران علیہ السلام کی بیوی تذکرہ ہے انہوں نے جو منت مانی تھی کہ اللہ جو بچہ میرے پیٹ میں ہے میں اسے تیرے گھر کے لئے وقف کرتی ہوں لیکن پیدائش پر معلوم ہوا کہ یہ تو بچی ہے بچہ نہیں حکم ہوا کہ تم چاہے بچی ہے اسے اللہ کی راہ میں وقف کر دو۔ مائی صاحبہ اپنی بچی کو لیکر مسجد میں آئی اور اس مسجد میں تقریباً چالیس آدمی تھے اور ان میں اللہ تعالیٰ کے نبی زکریا علیہ السلام بھی تھے حضرت زکریا علیہ السلام کی بیوی حضرت مریم کی خالہ تھیں بہرحال اہل مسجد میں ہر ایک کی کوشش تھی کہ اس بچی کی کفالت میں کروں فیصلہ ہوا قرعہ اندازی کی جائے جس کے نام قرعہ نکلا وہ اس بچی کی کفالت کرے گا۔ قرعہ کی قلمیں دریا میں ڈال دی گئیں۔ تو حضرت زکریا علیہ السلام کی قلم جس طرف سے پانی آرہا تھا اس طرف چل پڑی۔ تو حضرت مریم کی کفالت حضرت زکریا علیہ السلام کے سپرد کر دی گئی۔ حضرت مریم علیہ السلام مسجد میں عبادت کیا کرتی تھیں اور رات کو زکریا علیہ السلام انہیں اپنے گھر لے آیا کرتے تھے تو اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے لفظ کفیل کا تذکرہ کیا ہے۔

وَكَفَّلَهَا زَكَرِيَّا كُلَّمَا دَخَلَ عَلَيْهَا زَكَرِيَّا الْمِحْرَابَ وَجَدَ عِنْدَهَا رِزْقًا قَالَ يَا مَرْيَمُ أَنَّى لَكِ هَٰذَا قَالَتْ هُوَ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ

دوسری آیت کا مفہوم! دوسری آیۃ مبارکہ میں اسلام کے بارہ میں تفصیلی طور پر بیان فرمایا اور سلام کہنا اتنی مبارک چیز ہے جس کے بارہ میں حضور نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کو ارشاد فرمایا۔

قُلْ سَلَامٌ لِمَنْ عَرَفْتَ وَمَنْ لَمْ تَعْرِفْ ○ ہر شخص کو سلام کہو اگرچہ تو اسے پہچانتا

ہے یا نہیں پہچانتا۔ اسی لئے حضور ﷺ نے فرمایا

يَاَيُّهَا النَّاسُ اَفْشُوا السَّلَامَ وَاَطْعِمُوا الطَّعَامَ وَصَلُّوا بِاللَّيْلِ وَالنَّاسُ نِيَامٌ اُدْخُلُوا الْجَنَّةَ رَبِّكُمْ بِالسَّلَامِ

ترجمہ:۔ اے لوگو سلام میں پہل کرو غربا کو کھانا کھلاؤ رات کو قیام کرو جب لوگ میٹھی نیند سو رہے ہوتے ہیں اور اپنے رب کی جنت میں سلامتی کے ساتھ داخل ہو جاؤ گے۔

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ دن کو کاروبار کرتے اور پچھلے ٹائم چھٹی کرتے اور جو شخص بھی راستہ میں یا بازار میں ملتا تو آپ السلام علیکم ارشاد فرماتے حضرت عبداللہ بن سلام یہودی تھے۔ لیکن جب دل میں اسلام کی تحریک پیدا ہوئی تو آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے عرض کی حضرت جی میں نے اسلام قبول کر ہی لیا ہے لیکن میری قوم سے میرے ماضی کے حالات آپ ؐ دریافت کر سکتے ہیں حضرت عبداللہ بن سلام پردہ کے پیچھے چھپ گئے۔ یہودی حضرات سے ان کے بارہ میں جب معلومات لیں تو سب نے بے حد تعریفات کیں لیکن جب عبداللہ بن سلام کلمہ پڑھتے ہوئے اندر سے باہر تشریف لائے تو سب نے مخالفت کرتے ہوئے ان کی برائیاں بیان کرنا شروع کر دیں۔

معراج والی رات! میں جب اللہ تعالیٰ کے ہاں جو تحفہ التحیات اللہ کا پیش کیا تو خداوند تعالیٰ نے جواب میں ارشاد فرمایا اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ لیکن حضور ﷺ ایسے موقع پر بھی اپنی امت کو نہیں بھولے اور اللہ رب العزت کے ہاں عرض کی اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ

اور سلام کہنے کے بارہ میں تو آنحضرت ﷺ نے یہاں تک تاکید کی کہ آنحضرت ﷺ کے پاس ایک آدمی آیا اور اس نے کہا اسلام علیکم تو آپ نے فرمایا تیرے لئے دس نیکیاں ہیں دوسرا آیا اس نے کہا اسلام علیکم و رحمتہ اللہ تو آپ نے فرمایا تیرے لئے بیس نیکیاں ہیں تیسرا آیا اس نے کہا السلام علیکم و رحمتہ اللہ و برکاتہ آپ نے فرمایا تیرے لئے تیس نیکیاں ہیں آپ نے فرمایا اگر تم خالی مکان میں داخل ہو تو جہاں تالے لگا کر کہیں گئے ہوں تو

وہاں داخل ہوتے وقت السلام علینا من الربنا کہنا چاہئے بلکہ یہ بھی فرمایا کہ جب تم قبرستان میں داخل ہو یا وہاں سے گذرو تو کہو اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَا اَھْلَ الْقُبُوْرِ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُؤْمِنِیْنَ وَاِنَّا اِنْ شَاءَ اللّٰہُ بِکُمْ لَاحِقُوْنَ اور سلام کیا تو یہاں تک ضروری ہے کہ جب انسان اپنے گھر آئے تو اپنے بیوی بچوں کو سلام کہے اب تو لوگ اپنے بچوں کو سلام کہتے ہوئے شرماتے ہیں آج تو تمام شرم اور حیا دین کے معاملہ میں رہ گئی ہے اگر بیگم بازار میں پھر رہی ہے اور سر پر دوپٹہ بھی نہ ہو اور غیر محرم آدمیوں کے ساتھ کندھے ٹکرا رہے ہوں تو بھی کوئی شرم نہیں مسلمان کو ملتے ہوئے جب سلام کہا جاتا ہے حالانکہ علیکم کا لفظ جمع کا اور جسے کہا جاتا ہے وہ مفرد ہے اور اس کا مطلب یہ ہے کہ تیرے سارے اہل خانہ پر سلام ہو بلکہ نمازی کی نماز اس وقت تک مکمل نہیں ہوتی جب تک وہ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ نہ کہے مصافحہ لینا ایک ہاتھ سے ہی سنت ہے اگر کوئی دوسرا ہاتھ بھی لگائے تو اس پر کوئی فتویٰ سرزد نہیں ہوتا سلام کہنے والا اگر جدا ہو جائے تو راستہ میں کوئی ستون یا درخت یا دیوار حائل ہو گئی ہے۔ تب بھی سلام کہنا چاہئے اور مصافحہ کرنے کے بعد ہاتھ سینے پر لگانے کا کوئی ثبوت نہیں مصافحہ کرنے سے ہاتھوں کے گناہ جھڑ جاتے ہیں لیکن جو شخص ہاتھ سینے کے ساتھ لگاتا ہے اس کا مطلب ہے کہ گناہ نہ جھڑیں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا ہاتھ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دونوں ہاتھوں میں لے کر پوری توجہ دلا کر التحیات سکھائی اور اچھی سفارش کا مطلب یہ ہے کسی غریب آدمی کے ساتھ تعاون کرنا یا کروانا مسجد کے تعمیری سلسلہ کی طرف توجہ دلانا یا کسی سفیر مدرسہ کے تعاون کی سفارش کرنا یہ اچھی سفارش ہے اور کسی زانی' چور' شراب جیسے عیوب والے شخص کے متعلق سفارش کرنا یہ بری سفارش ہے۔

ایک عورت کی وجہ سے چار آدمیوں کا جہنم میں جانا

ایک عورت جو جہنم میں جارہی ہوگی اور اس کا باپ شوہر بھائی بیٹا یہ سب جنت میں جا رہے ہونگے۔ عورت جہنم میں جانے سے انکار کر دے گی کیونکہ وہ کہے گی کہ ان پر جو

میرے حقوق تھے وہ انہوں نے پورے نہیں کئے لہٰذا یا تو مجھے بھی جنت میں بھیجا جائے یا ان کو جہنم میں بھیج دیا جائے اس وجہ سے ان آدمیوں پر بھی مواخذہ کیا جائے گا ایسے میں عورت چار آدمیوں کو لیکر جہنم میں جائے گی۔

اسی بارہ میں چند اشعار

عورت اپنی نوں جے مومن نہیں نماز سکھاندا
بھاویں کڈا وی مومن ہووئے دوزخ دھکیا جاوندا
کھانے دے وچ فرق جے ہوئے دو دن لڑ لڑ مردا
ساری عمر نماز نہیں پڑھدی کدے کاوڑ نہیں کردا
روز قیامت اک اک عورت چوہاں مرداں پکڑائے
پیو بھائی تے خاوند بیٹا دوزخ دھک لیجاوئے
آپو اپنیاں ویلیاں اندر جنہاں نماز سکھائی
تاں فیر مول اینان تائیں پکڑ نہ ہوئے کائی
مور کونجاں نوں دیون طعنے تہاڈی نت پردیس تیاری
یا تہاڈا دیس کچڑا یا تسی پیٹ پجاری
رب ساڈے نے روزی ساڈی دنیا وچ کھلاری
جان محمد کی وس ساڈے مولا لمبی چوگ کھلاری
کونجاں پچھن لگیاں کونجاں توں رب کہیڑا ملک سہاوئے
بچے چھوڑ مسافر ہویاں مالک رزق بناوئے

نوائے وقت اخبار کی ایک خبر نماز کے متعلقہ

حضرت مولنا مفتی محمود نے وزیر اعظم ذوالفقار علی بھٹو کی حلف وفاداری کے موقع پر جب کہ عین اس وقت نماز ادا کی جب چاروں طرف لوگ پریڈ دیکھنے میں محو تھے لاکھوں کے اجتماع میں وہ غالبا" واحد مسلمان تھے جنہوں نے نماز ادا کی۔ (نوائے وقت 23/4/72)

فوجی حکمرانوں کے نام حضرت عمرؓ کا پیغام

إِنَّ أَهَمَّ أُمُوْرِكُمْ عِنْدِي الصَّلٰوةُ مَنْ حَفِظَهَا وَحَافَظَ عَلَيْهَا حَفِظَ دِيْنَهُ وَمَنْ ضَيَّعَهَا فَهُوَ لِمَا سِوَاهَا أَضْيَعُ

ترجمہ! یعنی میرے نزدیک تمہاری اہم ذمہ داری نماز ہے جس نے اس کی حفاظت کی اس نے دین کی حفاظت کی جس نے اس کو ضائع کیا وہ اس کے ماسوا کو سب سے زیادہ ضائع کرنے والا ہے۔

قُلِ اللّٰهُمَّ مَالِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِ الْمُلْكَ مَنْ تَشَاءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَاءُ (پارہ نمبر3 رکوع نمبر11)

اے اللہ بادشاہوں کے بادشاہ تو جسے چاہے بادشاہت دے دے اور جس سے چاہے بادشاہت چھین لے۔ یعنی یہ تمام اختیارات کاملہ اللہ کے ہاتھ میں ہیں جسے چاہے ذلت و پستی کی گہرائیوں میں پھینک دے اور جسے چاہے اپنے فضل و کرم سے منزلت و مرتبت سے نواز دے جیسے حضرت سلیمان علیہ السلام ایک مرتبہ چینٹیوں کی ایک وادی کے پاس سے گذرے تو ایک چیونٹی کہنے لگی حَتّٰى إِذَا أَتَوْا عَلٰى وَادِ النَّمْلِ قَالَتْ نَمْلَةٌ يَّاأَيُّهَا النَّمْلُ ادْخُلُوْا مَسٰكِنَكُمْ لَا يَحْطِمَنَّكُمْ سُلَيْمٰنُ وَجُنُوْدُهُ (الخ) پارہ نمبر19 رکوع نمبر17)

یعنی تم سب اپنی اپنی بلوں میں داخل ہو جاؤ کہیں ایسا نہ ہو کہ تم سلیمان اور اس کے لشکروں کے پاؤں کے نیچے آکر کچل دی جاؤ

اس پر حضرت سلیمان علیہ السلام کا فرمانا

رَبِّ أَوْزِعْنِيْ أَنْ أَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِيْ أَنْعَمْتَ عَلَيَّ وَعَلٰى وَالِدَيَّ وَأَنْ أَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضٰهُ وَأَدْخِلْنِيْ بِرَحْمَتِكَ فِيْ عِبَادِكَ الصّٰلِحِيْنَ

وزیر آصف برحیا کا ملکہ بلقیس کا تخت لانے پر آپ کا فرمانا

هٰذَا مِنْ فَضْلِ رَبِّيْ لِيَبْلُوَنِيْ أَأَشْكُرُ أَمْ أَكْفُرُ وَمَنْ شَكَرَ فَإِنَّمَا يَشْكُرُ لِنَفْسِهِ وَمَنْ كَفَرَ فَإِنَّ رَبِّيْ غَنِيٌّ كَرِيْمٌ (پارہ نمبر19 رکوع نمبر18)

اسلام کے پانچ ارکان میں بھی نماز کی اہمیت واضح ہے اور مسلمانوں کے لئے اسلام کے لئے اسلام کے پانچ بنا مقرر ہیں

بُنِیَ الْاِسْلَامُ عَلٰی خَمْسٍ شَهَادَةِ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ وَاِقَامِ الصَّلٰوةِ وَاِيْتَاءِ الزَّكٰوةِ وَالْحَجِّ وَصَوْمِ رَمَضَانَ ○

ترجمہ! اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر رکھی گئی ہے

1۔ اللہ کو وحدہ لا شریک ماننا اور یہ بھی اقرار کرنا کہ محمد اللہ کے رسول اور اس کے بندے ہیں۔ 2۔ اور نماز قائم کرنا۔

3۔ اور زکوٰۃ اسلام کے اصولوں کے مطابق ادا کرنا۔

4۔ اور خانہ کعبہ کا حج کرنا۔

5۔ اور رمضان المبارک کے روزے رکھنا یہ تمام اسلام کے ارکان ہیں۔

بابے گرونانک نے سکھوں کے لئے پانچ کاف مقرر کئے

۱۔کنگا ۲ کیس یعنی سر کے بال ۳ کچھا ۴ کنگن ۵ کرپان

سکھ قوم اپنے عقیدہ کی بناء پر اپنی ان مذکورہ چیزوں پر سختی سے پابند تھی حالانکہ ان کا مذہب بالکل جھوٹا ہے لیکن افسوس کہ موجودہ مسلمان اپنے سچے اور صحیح مذہب کے پابند نہیں ہیں۔

ایک عبرت انگیز حکایت

ایک بادشاہ سے کسی آدمی نے سوال کیا کہ گھر دولت سے بن سکتا ہے یا کسی اور چیز سے بادشاہ نے جواب نہ دیا اور اس کے وزیر سے پوچھا تو وہ کہنے لگا کہ مجھے ایک دن کی مہلت دی جائے بادشاہ نے کہا ٹھیک ہے وزیر نے یہی مسئلہ اپنی بیٹی سے دریافت کیا جو بادشاہ کی بیٹی کے ساتھ میٹرک میں تھی لڑکی نے کہا مجھے علم نہیں میں بادشاہ کی لڑکی سے پوچھتی ہوں بادشاہ کی لڑکی نے بتایا کہ گھر عورت سے بنتا ہے۔بادشاہ نے کہا نہیں گھر دولت سے بنتا ہے۔بادشاہ نے کہا تم نے کس سے پوچھا ہے جب لڑکی سے پوچھا گیا تو لڑکی نے کہا بادشاہ

سلامت میں نے آپ کی لڑکی سے دریافت کیا تھا بادشاہ نے اپنی بیٹی سے پوچھا تو اس نے بھی یہی کہا ہاں گھر دولت سے نہیں بن سکتا بلکہ عورت سے بن سکتا ہے بادشاہ نے کہا کہ اگر گھر عورت سے بن سکتا ہے تو میں تیری شادی کسی مزدور آدمی سے کر دیتا ہوں میں دیکھتا ہوں کہ تو دولت کے بغیر گھر کیسے بناتی ہے۔ ایک مزدور آدمی جو ہر روز صرف 25 پیسے کی صرف لکڑیاں فروخت کر کے آتا تھا اور اسی سے اپنی گذر بسر کرتا تھا اس کی صرف ایک جھونپڑی تھی گھر بھی نہ تھا۔ جب شہزادی بیاہ کر اس مزدور کے گھر آئی تو اس مزدور شوہر سے پوچھا کہ تم کیا کام کرتے ہو شوہر نے بتایا کہ ہر روز چنن کی لکڑیوں کا ایک گٹھا جنگل سے کاٹ کر لاتا ہوں اور ایک ہندو کے ہاں فروخت کر کے 25 پیسے گھر لاتا ہوں اس کی بیوی نے ایک خط لکھا اور اپنے شوہر کو دے دیا اور اس میں تحریر کیا کہ ہمارا یہ مزدور آپ کے پاس لکڑیاں لایا کرتا تھا اس کی باقی رقم جو بنتی ہے اسے دے دو اور یہ بھی بتا دیں کہ آپ اس سے لکڑیاں اس سے زیادہ قیمت میں خرید سکتے ہیں یا نہیں اگر آپ نہ خریدیں تو ہم کسی اور دوکاندار کو فروخت کر سکتے ہیں جب اس کے شوہر نے اسے خط دیا تو سیٹھ دوکاندار نے اسے پچاس ہزار روپے دے دئے اور کہا کہ اب میں زیادہ قیمت پر خریدوں گا اور یہ مزدور شخص گھر آ گیا اور رقم بیوی کو دے دی۔ بیوی نے کہا اب کچھ کمہار گدھوں والے ساتھ لے جاؤ اور ان کو مزدوری دے کر سب چنن کے درختوں کو کاٹ کر لاؤ اگر جنگلات والے منع کریں تو ان کو بھی کچھ رقم دے دینا اب اس مزدور شخص نے سارے درخت کٹوائے اور گھر لے آیا اب اس عورت یعنی بادشاہ کی بیٹی نے گھر (محل) بنوانا شروع کر دیا محل تیار ہونے کے بعد بادشاہ کی دعوت کی بادشاہ نے جہاں بیٹھ کر ضیافت کھائی وہاں بورڈ پر لکھا ہوا تھا یہ گھر عورت نے بنایا ہے بادشاہ نے پوچھا یہ کس کا گھر ہے اور یہ محل کس نے تعمیر کروایا ہے تب بادشاہ کی بیٹی نے کہا کہ یہ گھر میرا ہے یہ محل میں نے تیار کروایا ہے تب بادشاہ حیران ہو گیا اور اسے اعتراف کرنا پڑا کہ گھر دولت سے نہیں بنتا بلکہ عورت سے بنتا ہے معلوم ہوا کہ دیانتدار اور پڑھی لکھی عورت سے ہی گھر بن سکتا ہے گو کہ یہ سب اللہ کی مدد سے ہی ہوتا ہے لیکن

صالح عورت کا اس میں اہم کردار ہوتا ہے۔

اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَ اللّٰہِ الاِ سْلَامَ وَمَا اخْتَلَفَ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْکِتٰبَ اِلَّا مِنْ بَعْدِ مَا جَاءَھُمُ الْعِلْمُ بَغْیًا بَیْنَھُمْ (پارہ نمبر3 رکوع نمبر10)

اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ وَرَضِیْتُ لَکُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا (پارہ نمبر6 رکوع نمبر5)

ترجمہ! بے شک دین اللہ کے نزدیک اسلام ہے اور اس میں صرف انہوں نے اختلاف کیا جن کی پاس حق آچکا تھا اور وہ لوگ اس کے باوجود حق سے انکاری رہے صرف انکار کی وجہ اس کی سرکشی و غرور اور نافرمانی

ترجمہ! آج کے دن میں نے تمہارے لئے تمہارے دین کو مکمل کردیا اور تم پر اپنی نعمتیں مکمل کردیں اور میں نے تمہارے لئے دین اسلام کو پسند کرلیا۔

دین اسلام! دین اسلام میں یعنی قرآن و حدیث صرف عبادات ہی نہیں جیسے نماز کا پڑھنا' حج کرنا' زکوٰۃ ادا کرنا' روزے رکھنا' قرآن کریم کی تلاوت کرنا اور ان کے متعلقہ امور عبادات بجالانا بلکہ اکثر عوام الناس کا یہ حال ہے کہ قرآن شریف اور حدیث مصطفیٰ کو صرف عبادات اور وظائف تک محدود رکھتے ہیں مثلاً" فلاں سورہ مبارکہ پڑھی جائے تو یہ ثواب ہے حدیث کا فلاں وظیفہ پڑھا جائے اور کیا جائے تو یہ فضیلت ہے فلاں حاجت اور ضرورت کے لئے فلاں سورتیں ہیں اور فلاں فلاں مقاصد کے لئے حدیث کی دعائیں ہیں اور پھر کچھ لوگ قریب المرگ آدمی کی جان کنی کے واسطے سورہ یاسین کو پڑھتے ہیں تاکہ باسانی روح قبض ہو جائے اور ہماری بھی خلاصی ہو اور کچھ لوگ وہ بھی ہیں جو قرآن شریف کی بعض آیات اور حدیث کے بعض وظائف کو بطور تعویذ کے گلے میں لٹکاتے ہیں تاکہ نظر بد اور بعض بیماریوں سے اللہ تعالیٰ نجات دے۔ بعض دم کرکے پانی استعمال کرتے ہیں اور خود کو بھی دم وغیرہ کرواتے ہیں ان میں سے اکثر چیزوں سے کوئی انکار نہیں لیکن قرآن و حدیث ایک مسلمان کی پوری زندگی پیدائش سے لیکر بچپن تک اور بچپن سے لیکر جوانی تک

اور جوانی سے لیکر بڑھاپے تک بڑھاپے سے لیکر موت وفات تک پورا ضابطہ حیات ہے قرآن و سنت میں سیاسیات کے بارہ میں بھی ہے قرآن و سنت میں زراعت پیشہ لوگوں کے لئے احکامات بھی ہیں خواہ وہ اناج کی شکل میں یا فروٹ یا سبزیات کے سلسلہ میں ہوں ان چیزوں کو تیار کرنا اور ان کی خرید و فروخت کے احکام قرآن و حدیث میں باقاعدہ موجود ہیں مالک زمین کے کیا حقوق ہیں اور مزارع اور نوکروں کے کیا حقوق ہیں اسی طرح کسی مل یا فیکٹری کے مالک کے ذمہ اور ملازمین کے ایک دوسرے پر کیا حقوق ہیں وہ مال کیسا تیار کروائے اور جو صحیح ہے وہ علیحدہ ہو اور جو نقص والا ہو اس سے خریدار کو آگاہ کیا جائے اسی طرح ایک تاجر اور دوکاندار کے بھی قرآن و حدیث میں احکامات موجود ہیں خوردو نوش کی اشیاء دھوکہ نہ کرے اچھی اور ناکارہ اشیاء کو آپس میں مکس کر کے فروخت نہ کرے اسی طرح زرگر کے بھی قرآن و حدیث میں احکامات موجود ہیں کہ وہ زیورات میں کھوٹ نہ ڈالے اسی طرح یونانی طبیب دواخانہ کے مالک اور ایلوپیتھک اور ہومیو پیتھک کے دوا سازوں کے لئے قرآن و حدیث میں احکامات موجود ہیں کہ نسخہ جات بناتے اور تیار کرتے ہوئے جو قیمتی اجزاء ہیں وہ مکمل ڈالیں تاکہ مریض کو فائدہ ہو اگر مریض سے قیمت تو پوری وصول کی جائے لیکن دوائی میں قیمتی اجزا مکمل نہ شامل کئے جائیں۔ (قیامت کے ہولناکیوں کے بارہ میں چند اشعار)

ج جدوں آوَ گا حشر ویلا تینوں پچھڑان ہوؤ گا سد کے وے
پہلے کہن گے دس نماز روزہ پھر جائیں گا کتُ ول بھیج کے وے
کنڈی تاون گے بلدیاں دوزخاں چوں جھیب لین گے مکھ اڈ کے وے
ابوالوفاء توں بھی عمل کماچنگے جھوٹی دنیا دے کاروبار چھڈ کے وے
الف آیا ساں لال وہاجڑ نیں نوں ونڑج کولیاں دے ایتھے کر بیٹھوں
تینوں حکم کستوری خریدنے دا ڈھیر ہنگ جوائن دے لا بیٹھوں
کی دیں جواب اس شاہ تائیں جھدی رقم نوں خاک رلا بیٹھوں
رحیم بخش سوداگری کرنا آیوں اتھے آ کے توں پیر پسار بیٹھوں

موجودہ مسلمان حکمرانوں کے لئے تنبیہہ

اسی طرح تمام کاروباری لوگوں کے لئے قرآن و حدیث میں ہدایات موجود ہیں لیکن آج کا نام نہاد مسلمان اس بات کی پرواہ تک نہیں کرتا گندم' نمک' گھی' ہلدی' مرچ غرض خوردو نوش جیسی ہر قسم کی اشیاء میں ملاوٹ کر دی جاتی ہے پاکستان میں کم ہی کوئی ایسی چیز ہو گی جس میں ملاوٹ اور دھوکہ بازی نہ کی گئی ہو گی اسی طرح نکاح' شادی' غم و خوشی' عقیقہ وغیرہ ہر چیز کے بارہ میں قرآن پاک میں تفصیلی احکامات موجود ہیں اب شادی و غمی میں جو خرافات پائے جاتے ہیں مثلاً" لاکھوں' کروڑوں روپے کی لائٹنگ کے جو جال پھیلا دیئے جاتے ہیں اور بے دریغ اسراف کیا جاتا ہے حالانکہ رب کریم کا حکم ہے۔

لَا تُبَذِّرْ تَبْذِيرًا اِنَّ الْمُبَذِّرِيْنَ كَانُوْا اِخْوَانَ الشَّيٰطِيْنِ وَكَانَ الشَّيْطٰنُ لِرَبِّهٖ كَفُوْرًا ○

یعنی فضول خرچی نہ کرو کیونکہ فضول خرچی کرنے والے شیطان کے بھائی ہوتے ہیں اور شیطان تو رب کریم کے ساتھ کفر کرنے والا ہے۔ شادی کے موقع پر زیورات' جہیز کھانے میں غرض ہر چیز میں اسراف سے کام لیا جاتا ہے۔ اسی طرح فوتگی وغیرہ کے موقع پر بھی بے سروپا رسومات انجام دی جاتی ہیں یعنی میت کو لیٹ دفنانا اور نماز جنازہ کے بعد وہیں کھڑے ہو کر دعا مانگتے ہیں حالانکہ بعد الجنازہ وہیں کھڑے ہو کر دعا نہیں مانگنی چاہئے اور تین روز سے زیادہ سوگ بھی نہیں منانا چاہئے اور اہل میت کے پاس تین دن کے لئے افسوس کرنے کے لئے بھی ضرور جانا چاہئے اور یہ سنت نبوی سے ہے اسی طرح بادشاہ وقت صدر و وزیراعظم وزیر خارجہ وزیر تعلیم غرض پھر محکمہ کے افسران کے لئے قرآن و حدیث میں احکامات موجود ہیں۔ یعنی بادشاہ وقت وزراء وغیرہ کے عوام پر جو حقوق ہیں کما حقہ ادا کریں عوام الناس کے مال و زراعت کا تحفظ کریں غرباء و مساکین بیوہ عورتوں اور یتیم بچوں کا بھی خیال رکھیں عوام الناس کا بھی حق ہے کہ حکمران طبقہ کی جائز طریقہ سے وفاداری اور اتباع کریں رعایا حکومت کو انکی خامیوں کے بارہ میں مطلع کریں یہ تمام احکامات قرآن و حدیث میں موجود ہیں عوام الناس اگر اپنے مال و دولت کے حقوق عشر' زکوٰۃ وغیرہ ادا نہ کریں گے تو عند اللہ مجرم ہونگے اور اگر حکمران طبقہ عوام کی جائیداد وغیرہ پر ناجائز قبضہ کرنا چاہیں یا ان

کے مالوں کو سلب کرنا چاہیں تو اس ملک سے برکت اٹھ جائے گی ہر جگہ بے برکتی اور نحوست کا ہی دور دورہ ہو گا یعنی جس ملک کے حکمران اپنی رعایا کی طرف برا ارادہ کریں گے رشوت عام ہو جائے گی قتل و غارت' چوری ڈکیتی' رہزنی' زنا' شراب خوری' نشہ آور اشیاء غرض ملک میں بدچلنی عام ہو جائے گی۔ جس ملک میں سود بکثرت ہو وہاں ہر قسم کی خرافات جنم کیوں نہ لیں جس ملک کے باشندوں میں علماء خطباء آئمہ مساجد شیخ حدیث' شیخ التفسیر اور صوفیاء کرام اور گدی نشینوں کی نذریں اپنے مریدوں اور معتقدوں کی جیبوں کی طرف ہی ہوں اپنی نذروں نیازوں بکروں' چھتروں نقدی کی طرف دھیان ہو تو ایسے مہذب طبقہ جو عوام الناس کی رہبری و ہدایت کا سبب ہے اگر معلمین کا طبقہ ایسا ہو گا تو پھر اچھائیوں کی امید کس سے کی جاسکتی ہے ملک کی تقسیم سے لیکر آج تک پاکستان کا مطلب لا الہ الا اللہ کا مطلب پورا نہ کرسکا چونکہ اس ملک کے حصول کا مقصد ہی یہی تھا کہ قرآن و حدیث کے احکامات کو جاری کیا جائے گا۔ لیکن بدقسمتی سے آج تک جس پارٹی کی بھی حکومت ہوئی اس نے کبھی اسلام کا ذہن میں تصور بھی نہیں کیا اور قومی خزانے کو ایسا لوٹا کہ عوام کے لئے کوئی چیز باقی نہ چھوڑی۔ جس پاکستان کے حصول پر لاکھوں قربانیوں کے نذرانے پیش کئے اس کو یوں اغیار کے حوالے کردیا گویا یہ ملک آج بھی ہمارا نہیں اور کل بھی ایک اور حدیث میں آتا ہے۔

وَلَمْ يَنْقُضُوا عَهْدَ اللّٰهِ وَعَهْدَ رَسُوْلِهٖ اِلَّا سَلَّطَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ عَدُوًّا مِّنْ غَيْرِهِمْ فَاَخَذُوْا بَعْضَ مَا فِيْ اَيْدِيْهِمْ

ترجمہ! جو قوم اللہ اور اس کے رسول کا وعدہ پورا نہ کرے تو اللہ تعالیٰ ایسی دشمن قوم کو ان پر مسلط کردیتا ہے جو غیر قوم ہوتی ہے اور ان کے قبضہ میں جو بھی زر و مال و املاک ہو وہ اس پر ناجائز قبضہ کرلیتے ہیں اے اہل پاکستان اہل وطن صدر و وزیر اعظم اعلیٰ حکمرانوں اعلیٰ افسران پولیس انتظامیہ جملہ محکمہ جات کے افسران اور ذمہ دار لوگوں عوام الناس' رعایا امراء اغنیاء غربا و مساکین صنعت کار اور ملازمین اگر تم یہ چاہتے ہو کہ یہ ملک تمہارا رہے اگر تم اس ملک کے باسی ہو تو ضروری ہے کہ اس ملک پر کسی غیر کا تسلط نہ ہو۔ تو

ضروری ہے کہ خداوند تعالیٰ کو اپنا اِلٰہ عملی طور پر مان لو اور حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کو اپنا نبی رہبرو رہنما عملی طور پر مان لو قرآن و حدیث کو اپنی زندگی کی روح اور اپنے جسم کی حیات عملی طور پر تسلیم کرلو۔ پھر یہ ملک پاکستان تمہارا ہو گا حدیث مبارکہ میں آتا ہے۔

عَنْ عُمَرَ ابْنِ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللہ تعالی عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلّٰی اللہ علیہ والہ وسلم اِنَّ اللّٰہَ یَرْفَعُ بِھٰذَا الْکِتَابِ اَقْوَامًا وَیُضَیِعُ بِہٖ اٰخَرِیْنَ (رواہ مسلم)

حضرت عمر بن خطاب سے مروی ہے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ بعض قوموں کو اسی کتاب کی وجہ سے بلندی و ترقی عطا کرتے ہیں اور بعض قوموں کو ذلت و پستی کی اتھاہ گہرائیوں میں ڈبو دیتے ہیں۔ یعنی جو لوگ قرآن مجید پر عمل پیرا ہوں ان کو دنیا و آخرت میں عروج نصیب کرتے ہیں اور کامیابی و کامرانی سے سرفراز فرماتے ہیں اور جو لوگ قرآن و سنت سے بغاوت کرتے ہیں جو قرآن کو اپنی راہ کی مشعل تسلیم نہیں کرتے ان کے لئے فرقان حمید ذلت و پستی کا سبب بن جاتا ہے اسی لئے اللہ کریم ارشاد فرماتے ہیں۔

وَمَنْ اَعْرَضَ عَنْ ذِکْرِیْ فَاِنَّ لَہٗ مَعِیْشَۃً ضَنْکًا وَّنَحْشُرُہٗ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ اَعْمٰی قَالَ رَبِّ لِمَ حَشَرْتَنِیْٓ اَعْمٰی وَقَدْ کُنْتُ بَصِیْرًا قَالَ کَذٰلِکَ اَتَتْکَ اٰیٰتُنَا فَنَسِیْتَھَا فَکَذٰلِکَ الْیَوْمَ تُنْسٰی ۔ (طٰہٰ ۔ پ ۱۶)

ترجمہ! اور جو میری یاد سے غافل ہو گیا تو میں اس پر اس کی دنیا تنگ کر دونگا اور قیامت کے روز اسے اندھا کر کے اٹھاؤں گا وہ کہے گا الٰہی تو نے مجھے نابینا کیوں اٹھایا حالانکہ میں تو دنیا میں بینائی والا تھا اللہ کہیں گے دنیا میں تیرے پاس میری آیات آئیں تو ان سے غافل ہو گیا اور انہیں پس پشت ڈال دیا اور آج تمہیں جہنم رسید کر کے ہم بھی بھول گئے۔

جب کہ ہماری حکمران پارٹی کا یہ حال ہے وزیر اعظم بھٹو کے دور میں ایک اہم اجلاس میں مفتی محمود صاحب نے جمعہ کی چھٹی کی درخواست کی کہ تمام حکومتی اور غیر حکومتی اداروں میں چھٹی ہونی چاہئے تو ایسے اجلاس میں بھٹو صاحب نے کہا کہ مفتی صاحب جمعہ کس دن ہوتا ہے پھر مفتی صاحب نے جمعتہ المبارک کے بارہ میں تفصیل سے سمجھایا جن حکمرانوں کا یہ حال ہو کہ ان کو اتنا بھی علم نہیں کہ جمعہ کس دن ہوتا ہے اور کیا ہوتا ہے۔

مفتی محمود کے پاس اسی دن حضرت مولنا غلام اللہ صاحب راولپنڈی والے تشریف لائے چونکہ اسی دن مولانا غلام اللہ صاحب کسی اجتماع سے خطاب کرنے کے لئے آئے تھے اور خیال کیا کہ واپسی پر مفتی صاحب کو ملکر جاؤں تو ملاقات پر مفتی صاحب نے حضرت مولنا غلام اللہ صاحب کو بتایا کہ ایک اہم اجلاس میں میں نے وزیر اعظم بھٹو صاحب سے التماس کی کہ جمعہ والے دن تمام اداروں میں چھٹی ہونی چاہیئے تا کہ تمام ملازمین اور عام عوام الناس اس دن میں نماز جمعہ اور عبادات کا اہتمام کر سکیں گے۔ مولنا غلام اللہ صاحب نے کہا کہ اگر آپ کی جگہ میں ہوتا تو اسے مارتا اور چوٹیں لگاتا کہ تم مسلمانوں کے کیسے حکمران ہو جب کہ تمہیں اتنا بھی معلوم نہیں کہ جمعہ کا دن کونسا ہوتا ہے اور اس دن میں کس اہتمام کے ساتھ عبادت کی جاتی ہے

اور یہی بھٹو صاحب شاہ فیصل کی آمد پر شاہی مسجد میں جمعہ پڑھنے کے لئے گئے اور قیام کی حالت میں جب کہ ہاتھ باندھے جاتے ہیں حافظ عبدالقادر روپڑی دامت برکاتہ نے بتایا کہ بھٹو صاحب جب شاہ فیصل نے تشہد میں دائیں ہاتھ کی صبابہ انگلی سے اشارہ کیا گئی سیاست دانوں نے بائیں ہاتھ کی انگلی سے کیا بعض سیاستدانوں کا یہ حال ہے کہ اجلاس میں اگر کہیں خطاب کرنا ہو تو اعوذ باللہ بسم اللہ تک نہیں پڑھتے بعض اگر اعوذ باللہ یا بسم اللہ پڑھ لیں تو بالکل غلط پڑھتے ہیں۔ قائداعظم جناب محمد علی جناح صاحب ؒ ایک دفعہ شاہی مسجد میں داخل ہوئے تو جوتے سمیت ہی اندر داخل ہو گئے۔ جوتا بھی نہ اتارا پھر کسی نے بتایا کہ یہ جوتا اتار دیں کیونکہ یہ مسجد کے آداب کے خلاف ہے اور یہاں جوتا پہن کر داخل ہونا جائز نہیں۔ تب انہوں نے جوتا اتارا۔ اسی طرح ایک مرتبہ قائداعظم محمد علی جناح صاحب شاہی مسجد میں گئے نماز جمعہ سے فارغ ہو کر نکلے ایک صحافی نے پوچھا کہ جناب اس سے پہلے بھی کبھی ایسا موقع فراہم ہوا ہے جواب دیا کہ ہاں صاحب اس سے پہلے بھی ایسا موقع ملا لیکن اس وقت خطیب صاحب نے کھڑے کھڑے ہی فارغ کر دیا تھا اور زیادہ ٹائم نہ لگایا تھا حالانکہ وہ موقع علامہ اقبال کے جنازہ کا تھا کتنے افسوس کی بات ہے کہ بانی پاکستان کو اتنا بھی علم نہیں کہ نماز جنازہ اور فرض نماز جمعتہ المبارک میں کتنا فرق ہے بس اللہ سے یہی دعا ہے کہ اللہ اکابرین کو ہدایت دے اور جو فوت ہو چکے ہیں ان کو معاف فرمائے اور گذشتہ گناہوں کو

بخش دے امین

دوسرا واقعہ! امام ابو حنیفہ کے پڑوس میں ایک آدمی چرس وغیرہ استعمال کرنے والا رہتا تھا اور رات کا اکثر حصہ کنگ کاندھے پر رکھ کر بجاتا رہتا تھا محلّہ کے لوگوں نے شکایت کی کہ امام صاحب اس کا کوئی انتظام کیا جائے اس نے تو ہماری نیندیں بھی حرام کر رکھی ہیں امام صاحب نے فرمایا کہ اسے کچھ نہ کہو پھر ایک مرتبہ اس کے بارہ میں کوئی شکایت ملی تو پولیس اسے پکڑ کر لے گئی تو اس رات اس کی کنگ کا آواز نہ آیا امام صاحب نے فرمایا شاید یہ بیمار ہو گیا ہے کسی نے بتایا کہ امام صاحب اسے تو پولیس پکڑ کر لے گئی ہے امام صاحب تھانہ میں گئے تھانیدار نے دیکھا تو استقبال کے لئے کھڑا ہو گیا اور عرض کی کہ حضرت صاحب آپ کیسے تشریف لائے ہیں آپ حکم فرماتے تو میں خود حاضر ہو جاتا امام صاحب نے فرمایا کہ تم ہمارا پڑوسی پکڑ کر لائے ہو اس کی خبر لینے کے لئے آیا ہوں تھانیدار نے اسے نکال دیا جب یہ حضرت امام صاحب کے پاس آیا اور ان کے قدموں میں گر پڑا اور معافی مانگ کر مکمل طور پر غلط کردار سے توبہ کر لی چونکہ قبل ازیں نہ رات بھر خود سوتا تھا اور نہ پڑوسیوں کو سونے دیتا تھا جرنل ضیاء الحق کے دور میں جب افیون پر پابندی لگی تو کئی نشئی لوگ مرنے لگے اور بے قرار ہونے لگے ایک چرسی افیون کے ٹھیکہ کی دوکان پر گیا دوکان بند تھی اور تالہ لگا ہوا تھا نشئی آدمی تالے کو چوم کر کہنے لگا اے تالے تم ہی خوش نصیب ہو افیون کے اتنے قریب تو ہو یہ تو حال ہے آج کے مسلمانوں کا جنھوں نے اسلام کو بالکل قریب سے دیکھا ہی نہیں۔

خداوند تعالیٰ بکثرت عبادت کرنے والوں اور نماز تہجد ادا کرنے والوں کے بارہ میں فرماتے ہیں

تَتَجَافٰى جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَّطَمَعًا وَّمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ (پارہ نمبر21 رکوع نمبر15)

ترجمہ! مومنین کی علامات بیان کرتے ہوئے اللہ عزوجل فرماتے ہیں کہ ان کے پہلو اپنے بستروں سے دور رہتے ہیں وہ اپنے رب سے ڈرتے ہوئے اپنے رب کو پکارتے ہیں اور جنت میں داخل ہونے کا بھی طمع و لالچ رکھتے ہیں اور ہم نے انہیں مال و زر سے نوازہ

وہ اس میں سے اللہ کی راہ میں خرچ بھی کرتے ہیں۔

اِنَّ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ مِنْ قَبْلِہٖ اِذَا یُتْلٰی عَلَیْھِمْ یَخِرُّوْنَ لِلْاَذْقَانِ سُجَّدًا وَّیَقُوْلُوْنَ سُبْحٰنَ رَبِّنَا اِنْ کَانَ وَعْدُ رَبِّنَا لَمَفْعُوْلًا وَیَخِرُّوْنَ لِلْاَذْقَانِ یَبْکُوْنَ وَیَزِیْدُھُمْ خُشُوْعًا (پارہ نمبر15 رکوع نمبر12)

ترجمہ! بے شک وہ لوگ جو اہل علم ہیں جب ان کے اوپر اللہ تعالیٰ کی آیات پڑھی جاتی ہیں تو وہ اپنی ٹھوڑیوں کے بل سجدہ میں گر جاتے ہیں اور وہ کہتے ہیں ہمارا رب پاکیزہ ہے کیونکہ ہمارے رب کا وعدہ پورا ہونے والا ہے اور وہ گر پڑتے ہیں اپنی ٹھوڑیوں کے بل روتے ہوئے اور عاجزی کرتے ہوئے۔

اولیائے کرام اور نیک لوگوں کے بارہ میں چند آیات قرآنی

اِنَّ الْمُتَّقِیْنَ فِیْ جَنّٰتٍ وَّعُیُوْنٍ ○ اٰخِذِیْنَ مَا اٰتٰھُمْ رَبُّھُمْ اِنَّھُمْ کَانُوْا قَبْلَ ذٰلِکَ مُحْسِنِیْنَ ○ کَانُوْا قَلِیْلًا مِّنَ الَّیْلِ مَا یَھْجَعُوْنَ (پارہ نمبر26 رکوع نمبر18)

وَعِبَادُ الرَّحْمٰنِ الَّذِیْنَ یَمْشُوْنَ عَلَی الْاَرْضِ ھَوْنًا وَّاِذَا خَاطَبَھُمُ الْجَاھِلُوْنَ قَالُوْا سَلٰمًا ○ وَالَّذِیْنَ یَبِیْتُوْنَ لِرَبِّھِمْ سُجَّدًا وَّقِیَامًا (پارہ نمبر19 رکوع نمبر4)

اَلتَّائِبُوْنَ الْعَابِدُوْنَ الْحَامِدُوْنَ السَّائِحُوْنَ الرَّاکِعُوْنَ السّٰجِدُوْنَ الْاٰمِرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّاھُوْنَ عَنِ الْمُنْکَرِ وَالْحَافِظُوْنَ لِحُدُوْدِ اللّٰہِ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِیْنَ (پارہ نمبر11 رکوع نمبر3)

اَلَّذِیْنَ یَذْکُرُوْنَ اللّٰہَ قِیَامًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰی جُنُوْبِھِمْ وَیَتَفَکَّرُوْنَ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ ھٰذَا بَاطِلًا سُبْحٰنَکَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ (پارہ نمبر4 رکوع نمبر11)

اَمَّنْ ھُوَ قَانِتٌ اٰنَاءَ الَّیْلِ سَاجِدًا وَّقَائِمًا یَحْذَرُ الْاٰخِرَۃَ وَیَرْجُوْا رَحْمَۃَ رَبِّہٖ قُلْ ھَلْ یَسْتَوِی الَّذِیْنَ یَعْلَمُوْنَ وَالَّذِیْنَ لَا یَعْلَمُوْنَ اِنَّمَا یَتَذَکَّرُ اُولُوا الْاَلْبَابِ (پارہ نمبر23 رکوع نمبر5)

ترجمہ آیت نمبر1۔ "بے شک متقین کے لئے باغات اور چشمے ہیں' وہ اللہ کی ان

تمام نعمتوں کو قبول کرنے والے ہیں یہ بسبب اس کے ہے کہ وہ اپنی زندگی میں نیکی کرنے والے تھے اور رات کا بہت کم حصہ وہ آرام کرتے تھے یعنی سوتے تھے"

ترجمہ آیت نمبر2! "اور رحمٰن کے بندے وہ ہیں جو زمین میں آہستگی کے ساتھ چلتے ہیں اور جب ان سے جاہل لوگ مخاطب ہوتے ہیں تو انہیں سلام عرض کرتے ہیں اور وہ لوگ جو رات قیام اور سجدہ کی حالت میں گذار دیتے ہیں"

ترجمہ آیت نمبر3! "توبہ کرنے والے' عبادت کرنے والے' اللہ کی حمد بیان کرنے والے' راتوں کو قیام کرنے والے' رکوع کرنے والے' سجدہ کرنے والے' اچھے کاموں کا حکم دینے والے بُرے کاموں سے روکنے والے' اللہ کی حدود کی حفاظت کرنے والے ایسے ہی لوگوں کو اللہ جنت کی خوشخبری سے نوازتے ہیں"

ترجمہ آیت نمبر4! "وہ لوگ جو اللہ کا ذکر بیٹھ کر' کھڑے ہو کر اور اپنے پہلوؤں کے بل کرتے ہیں اور زمین و آسمان کی تخلیق میں غور و فکر کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ الٰہی تو نے کسی چیز کو فضول پیدا نہیں کیا اے ہمارے رب ہمیں آگ کے عذاب سے محفوظ فرمانا"۔

ترجمہ آیت نمبر5! "کیا وہ شخص جو دن رات اللہ کے سامنے جھکنے والا ہے اور وہ اٹھتے بیٹھتے آخرت سے ڈرتا ہے اور اپنے رب کی رحمت کی امید بھی رکھتا ہے کیا اہل علم اور غیر اہل علم لوگ برابر ہو سکتے ہیں صرف عقلمند لوگ ہی نصیحت حاصل کرتے ہیں"

حضرت سلطان باہوؒ اپنی کتاب عین الفقر میں اپنا قول بیان کرتے ہیں

إِذَا رَأَيْتَ رَجُلاً يُطِيرُ فِي الْهَوَاءِ وَيَمْشِي عَلَى الْمَاءِ وَتَرَكَ سُنَّةً مِنَ السُّنَنِ فَاضْرِبْ لَهُ بِالنَّعْلَيْنِ

ترجمہ! حضرت سلطان باہوؒ نے ارشاد فرمایا کہ جب تم کسی شخص کو اتنی کرامت دیکھو کہ وہ ہوا میں اڑتا ہے اور پانی پر خشکی کی طرح چلتا ہے مگر سنت کا تارک ہے تو اس کی دونوں جوتوں کے ساتھ خوب پٹائی کرو۔

يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ حَقَّ تُقَاتِهِ وَلَا تَمُوتُنَّ إِلَّا وَأَنْتُمْ مُسْلِمُونَ

اس آیت میں اللہ تبارک و تعالیٰ اپنی ذات بابرکات سے ڈرنے کے متعلق ارشاد فرما

رہے ہیں اگر خدا کے بندوں کو خدا سے ڈرنا نصیب ہو جائے تو کوئی آدمی بھی خداوند تعالیٰ کی نافرمانی کرنے کی جرأت نہ کرے جب مذکورہ بالا آیت نازل ہوئی تو صحابہ کرام بہت غمزدہ ہوئے۔ کہ شاید ہم سے خداند تعالیٰ سے ڈرنے کا حق ادا نہ ہو سکے تو اللہ رب العزت نے ارشاد فرمایا فَاتَّقُوا اللّٰهَ مَا اسْتَطَعْتُمْ یعنی اپنی استطاعت کے مطابق اللہ رب العزت سے ڈرنے کی کوشش کرو آیت مذکور کی روشنی میں ایک بزرگ کے کچھ واقعات نقل کرتا چلوں۔

حضرت ابراہیم ادھم کے پاس ایک آدمی آیا اور عرض کرنے لگا کہ میں نے بہت زیادہ گناہ کیے ہیں اور گناہ کر کے میں خود کو تباہ کر چکا ہوں آپ مجھے کچھ وعظ نصیحت فرمائیں حضرت ابراہیم ادھم نے فرمایا جب تم گناہ کرو تو کسی ایسی جگہ کرو جہاں تمہیں اللہ نہ دیکھتا ہو جواب میں کہنے لگا یہ تو ہو ہی نہیں سکتا کہ میں گناہ کروں اور اللہ تعالیٰ مجھے دیکھ نہ سکیں آپ نے فرمایا رب العزت کو دیکھتے ہوئے گناہ کیسے کریں گے پھر آپ نے فرمایا کہ اگر تم نے گناہ کرنا ہو تو اللہ تعالیٰ کی سرزمین سے نکل کر کسی اور زمین پر چلے جایا کرو جواب میں سائل نے کہا کہ زمین تو ساری کی ساری اللہ تعالیٰ کی ہے پھر آپ کیسے گناہ کریں گے پھر آپ نے فرمایا جب تم نے گناہ کرنا ہو تو آسمان کے نیچے سے نکل کر کہیں اور چلے جایا کریں جواب دیا اللہ تعالیٰ کا آسمان تو ہر جگہ موجود ہے پھر کہا کہ آپ کیسے گناہ کریں گے پھر فرمایا کہ جب تم نے گناہ کرنا ہو تو اللہ کا رزق ہی کھانا چھوڑ دیں سائل نے کہا رزق تو خدا ہی دیتا ہے کہا خدا کا دیا ہوا رزق کھا کر آپ کیسے گناہ کریں گے۔

يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقٰتِهٖ وَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ سے متعلقہ چند آیات قرآنیہ درج ذیل ہیں۔

يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَقُوْلُوْا قَوْلًا سَدِيْدًا يُّصْلِحْ لَكُمْ اَعْمَالَكُمْ (پارہ نمبر22 رکوع نمبر6)

يٰاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا (پارہ نمبر4 رکوع نمبر2)

قُلْ اَؤُنَبِّئُكُمْ بِخَيْرٍ مِّنْ ذٰلِكُمْ لِلَّذِيْنَ اتَّقَوْا عِنْدَ رَبِّهِمْ جَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ تا

لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ (پارہ نمبر3 رکوع نمبر10)

اَلَّذِيْنَ يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ قِيَامًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰى جُنُوْبِهِمْ وَيَتَفَكَّرُوْنَ فِىْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلًا سُبْحٰنَكَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ تا وَاللّٰهُ عِنْدَهٗ حُسْنُ الثَّوَابِ (پارہ نمبر4 رکوع نمبر11)

وَعِبَادُ الرَّحْمٰنِ الَّذِيْنَ يَمْشُوْنَ عَلَى الْاَرْضِ هَوْنًا وَّاِذَا خَاطَبَهُمُ الْجَاهِلُوْنَ قَالُوْا سَلَامًا تا وَيُلَقَّوْنَ فِيْهَا تَحِيَّةً وَّسَلَامًا (پارہ نمبر19 رکوع نمبر4)

وَسَارِعُوْا اِلٰى مَغْفِرَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ تا وَنِعْمَ اَجْرُ الْعَامِلِيْنَ (پارہ نمبر4 رکوع نمبر5)

يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا تُوْبُوْا اِلَى اللّٰهِ تَوْبَةً نَّصُوْحًا (پارہ نمبر28 رکوع نمبر20)

اَلتَّائِبُوْنَ الْعَابِدُوْنَ السَّائِحُوْنَ الخ (پارہ نمبر11 رکوع نمبر3)

مندرجہ بالا آیات کا مفہوم و ترجمہ

(1)۔ اے لوگو سیدھی سیدھی بات کیا کرو اس سے تمہارے اعمال درست ہو جائیں گے۔

(2)۔ کیا متقین و پرہیزگار لوگوں کو میں نے ایسی جنتوں کی خوشخبری نہیں دی جس کے نیچے نہریں بہتی ہیں۔

(3)۔ اے لوگو اللہ سے ڈرتے رہو کیونکہ یہ تو وہ ذات ہے جس نے تمہیں ایک جان سے ڈھیروں جوڑے پیدا کئے۔

(4)۔ وہ لوگ جو اللہ کا ہر حال میں ذکر کرتے ہیں کھڑے ہو کر' بیٹھ کر غرض اپنی کروٹوں کے بل بھی اور اللہ کی مخلوق میں غور و فکر بھی کرتے ہیں اور اس بات کا اقرار بھی کرتے ہیں کہ الٰہی یہ سب کچھ تو نے ناجائز یا بے فائد پیدا نہیں کیا الٰہی ہمیں جہنم کے عذاب سے محفوظ رکھنا۔

(5)۔ رحمن کے بندے وہ ہیں جو زمین پر آہستگی سے چلتے ہیں اور جب ان سے جاہل لوگ مخاطب ہوتے ہیں تو انہیں سلام پیش کرتے ہیں

(6)۔ ایمان والو اپنے رب کی مغفرت و بخشش کی جانب سبقت لے جاؤ اور ان جنتوں کی طرف جن کی چوڑائی آسمانوں اور زمین جتنی ہے۔

(7)۔ اے ایمان والو اپنے رب کے سامنے ایسی توبہ کرو جس کے بعد تم زندگی بھر گناہ نہ کرو یعنی پکی توبہ کرلو تب وہ تمہارے گناہ معاف کردے گا۔

مفہوم! ان آیات قرآنیہ میں اللہ تبارک وتعالیٰ نے مومنین کو سب سے پہلے قول واقرار کو پورا کرنے کی تلقین کرتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ تم دغا بازی فریب والی باتوں کو چھوڑ کر اپنے طور و اطوار کو درست کرلو اس سے اللہ تمہارے حالات اور اعمال درست کریں گے اور جب تمہاری روحانی تربیت درست ہوگی تو تم جنت کے وارث ٹھروگے اور دنیا میں مومنین کے خواص کا ذکر کرتے ہوئے اللہ نے فرمایا کہ مومنین کی علامت یہ ہے جب بھی وہ اللہ کی کسی نشانی کو دیکھتے ہیں تو اس کے بارہ میں سوچ کر اللہ کی واحدنیت پر یقین کرتے ہیں اور اس پر ایمان لاتے ہیں اور پھر ایسے لوگوں سے جب جاہل لوگ مخاطب ہوتے تو نہایت عزت و احترام اور عقیدت و مسرت کے ساتھ ملتے ہیں اور ایسے ہی لوگوں کو اللہ نے انبیاء کا وارث قرار دیتے ہوئے جنت کا حقدار ٹھرایا ہے۔

عیسائیت کی تردید میں چند قرآنی آیات

وَبِكُفْرِهِمْ وَقَوْلِهِمْ عَلٰى مَرْيَمَ بُهْتَانًا عَظِيْمًا تا عَزِيْزًا حَكِيْمًا (پارہ نمبر6 رکوع نمبر2)

وَاِنْ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ اِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهٖ قَبْلَ مَوْتِهٖ (الخ) "پارہ نمبر6 رکوع نمبر2"

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الْيَهُوْدَ وَالنَّصٰرٰٓى اَوْلِيَآءَ (پارہ 6 رکوع 12)

وَاذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ مَرْيَمَ اِذِ انْتَبَذَتْ مِنْ اَهْلِهَا مَكَانًا شَرْقِيًّا (پارہ 16 رکوع 5)

قَالَ اِنِّيْ عَبْدُ اللّٰهِ اٰتٰىنِيَ الْكِتٰبَ وَجَعَلَنِيْ نَبِيًّا (پارہ نمبر16 رکوع نمبر5)

وَاِذْ قَالَ اللّٰهُ يٰعِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ ءَاَنْتَ قُلْتَ لِلنَّاسِ اتَّخِذُوْنِيْ وَاُمِّيَ (پارہ 7 رکوع 5)

وَاِذْ قَالَتِ الْمَلٰٓئِكَةُ اِنَّ اللّٰهَ يُبَشِّرُكِ بِكَلِمَةٍ مِّنْهُ تا مُمْتَرِيْنَ (پارہ 3 رکوع 13)

فَمَنْ حَآجَّكَ فِيْهِ مِنْ بَعْدِ مَا جَآءَكَ تا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ (پارہ 3 رکوع 15)

مَا كَانَ لِبَشَرٍ اَنْ يُّؤْتِيَهُ اللّٰهُ الْكِتٰبَ وَالْحُكْمَ تا وَلَا هُمْ يُنْظَرُوْنَ (پارہ 3 رکوع

(16'17

وَبِكُفْرِهِمْ وَقَوْلِهِمْ عَلٰى مَرْيَمَ تا شَهِيْدًا (پارہ نمبر6 رکوع نمبر2)

إِذْ قَالَ اللّٰهُ يٰعِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ اذْكُرْ نِعْمَتِيْ تا أَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ

(پارہ نمبر7 رکوع نمبر6)

اَلَّذِيْنَ يَتَّبِعُوْنَ الرَّسُوْلَ النَّبِيَّ الْأُمِّيَّ الَّذِيْ تا لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ (پارہ 9 رکوع 10)

يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمْ وَاخْشَوْا يَوْمًا (پارہ نمبر12 رکوع نمبر13)

يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ إِنَّآ أَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا (پارہ نمبر22 رکوع نمبر3)

قُلْ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ إِنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ إِلَيْكُمْ (پارہ نمبر9 رکوع نمبر10)

وَمَآ أَرْسَلْنٰكَ إِلَّا كَآفَّةً لِّلنَّاسِ (پارہ نمبر22 رکوع نمبر9)

وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ أُخْرٰى (پارہ نمبر22 رکوع نمبر15)

وَإِذْ قَالَ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ يٰبَنِيْٓ إِسْرَآئِيْلَ تا فَأَصْبَحُوْا ظٰهِرِيْنَ (پارہ نمبر28 رکوع نمبر10)

المنتظم صحفہ ابن جوزی میں ایک حکایت درج ہے

کہ ایک مالدار آدمی دوپہر کو مرغ کا کھانا تیار کر کے وہ اور اسکی اہلیہ جب کھانے لگے تو ایک سائل آیا اور اس نے سوال کیا اس پر یہ مالدار آدمی غصہ میں آگیا اور کہنے لگا ان مانگنے والوں نے تنگ کر دیا ہے۔ یہ رات دن مانگتے ہی رہتے ہیں کچھ ایسی ناراضگی کی باتیں کر کے اس سائل کی لاٹھی کے ساتھ خوب مار پیٹ کی اب یہ سائل تو واپس ہو گیا لیکن کچھ عرصہ بعد اس آدمی پر اتنی زیادہ غربت آئی کہ اس کی زمین کاروبار مال و دولت سب ختم ہو گئی اب یہ آدمی اپنی بیوی کو کہنے لگا اب میں غریب ہو چکا ہوں اور تیرا خرچ برداشت کرنے کے قابل نہیں رہا لہٰذا تو طلاق لے لے اب یہ عورت طلاق لے کر اپنے میکے چلی گئی کچھ عرصہ بعد اس کی شادی کسی اور آدمی سے ہو گئی اور یہ شخص بھی مالی لحاظ سے اچھا خاصا تھا اسی طرح یہ بھی دونوں میاں بیوی دوپہر کا کھانا کھا رہے تھے تب ایک سائل نے آکر سوال کیا عورت اپنی روٹی اٹھا کر جا کر سائل کو دینے لگی تو خاوند نے کہا میری روٹی بھی لے جاؤ اور سائل کو دے دو جب یہ عورت سائل کو روٹی دینے کے لئے اس کے قریب پہنچی غش

کھا کر زمین پر گر پڑی خاوند چند منٹ انتظار کرنے کے بعد جب اٹھا تو کیا دیکھتا ہے کہ بیوی مدہوش گری ہوئی ہے منہ میں پانی ڈالنے کے بعد جب ہوش حواس درست ہوئے تو پوچھنے لگا تمہیں کیا ہوا تھا تو اس کی بیوی نے بتایا کہ میرا پہلا شوہر تھا اب یہ حالت فقر میں مانگنے کے لئے آیا ہے بیوی کی یہ بات سن کر موجود شوہر نے بتایا کہ میں ہی وہ سائل ہوں جسے تمہارے در سے مار کر ٹھکرا دیا گیا تھا۔

حضرت مولنا حافظ محمد اسماعیل روپڑی صاحب کا بیان

بیان کرتے ہیں کہ میں ایک مرتبہ کسی گاؤں میں گیا اور وہیں رات ہو گئی اور جب نماز کا وقت ہوا اور جماعت کے ساتھ نماز پڑھتے ہوئے امین بالجہر' رفع یدین' سینے پر ہاتھ باندھنا غرض سنت نبوی کے مطابق نماز ادا کی نماز کی فراغت پر چند ظالم متعصب آپ کو لپٹ گئے اور حافظ صاحب کو ظالمانہ انداز میں بہت زیادہ پیٹا اور آپ بہت زیادہ زخمی ہو گئے۔ سردی کا موسم تھا مسجد سے آپ کو نکال دیا گیا کسی نے اپنے گھر یا ڈیرہ میں جگہ نہ دی آپ نے رات گاؤں کے باہر کسی پیپل کے نیچے گذار دی دردیں تیز ہو گئیں زخموں سے چیسیں اٹھ رہی تھیں پوری رات کے گذرنے کے بعد جب موذن نے اذان کہی حی علی الصلوۃ کا کلمہ سنا تو پھر مسجد میں آ گئے جماعت کے ساتھ پھر نماز ادا کی سلام پھیرنے کے بعد فورا" اٹھ کھڑے ہوئے کہنے لگے لوگو مجھے مارو نہیں میری بات تو سنو اتنی بات کہہ کر تقریر شروع کر دی آپ تقریر کر رہے ہیں آپ کی زبان سے قرآن و حدیث کے کلمات نکل رہے ہیں اور مارنے والے اور زخمی کر کے لہولہان کرنے والے زاروقطار رو رہے تھے سبحان اللہ یہ تھا ہمارے اکابرین علمائے کرام کا سنت رسول سے عشق اور تبلیغی سرگرمیوں میں مصائب برداشت کر کے سنت رسول ﷺ پر ڈٹے رہنا

قاری عبداللطیف صاحب خطیب جامع مسجد اہلحدیث وہاڑی کا ایک بیان

ایک مرتبہ غالبا" مسئلہ جمعہ کے بارہ میں اختلاف ہوا تو حضرت مولنا محمد عباس صاحب مرحوم انقلاب سے پہلے ہندوستان کے زمانہ میں حضرت مولنا ثناء اللہ صاحب کے پاس امرتسر پہنچے کہ مسئلہ اختلاف میں مخالفین کی طرف سے ایک ملاں ملتانی ہے جو ایک مناظر

ہونے کی حیثیت سے سوال و جواب کرنے لگا لہٰذا آپ وہاں تشریف لے جائیں حضرت مولنا صاحب نے فرمایا کہ انکار نہیں لیکن اگر اس نے میرے بارہ میں سن لیا تو فرار ہو جائے گا اس لئے میں آپ کو ایک عالم دین کے بارہ میں بتاتا ہوں آپ اس کے پاس چلے جائیں اور راستہ میں صرف لا الہ الا انت پڑھتے جائیں اور حضرت مولانا احمد دین گکھڑوی کا پتہ بتا دیا حضرت مولانا عباس صاحب ایک دوسرے شخص بنام کرم الٰہی کو ہمراہ لے کر مولنا احمد دین کے پاس پہنچے حضرت مولانا مذکورہ نے پاؤں میں لکڑی کی پازینیں پہنی ہوئی تھیں جن کو پنجابی میں کھڑاواں کہتے ہیں، ملاقات کے بعد پوچھا آپ کہاں سے تشریف لائے ہیں حضرت مولنا عباس صاحب نے تعارف کروایا دوبارہ پھر ان سے ملے اور بتایا کہ ملاں ملتانی کے ساتھ مناظرہ ہے اور یہ مناظرہ ضلع فیروز پور فاضل کا کوٹ کھنبڑیا کوٹھی کھنبڑ میں طے پایا حضرت مولنا عباس صاحب' حضرت مولنا احمد گکھڑوی کو ساتھ لے کر جب کوٹ کھنبڑ پہنچے تو واقعی ملاں ملتانی بھی مناظرہ کی مقررہ تاریخ پر آگیا اور ملاں ملتانی نے دوران مناظرہ اہلحدیث علماء کو چیلنج کیا کہ میرے ساتھ مباہلہ کرلو اس مناظرہ کے موقع پر کافی اہلحدیث علماء آئے ہوئے تھے مثلاً" حضرت مولنا عطاءاللہ صاحب لکھوی' حضرت مولنا عبداللہ صاحب اوڈ وغیرہ موجود تھے اور دیگر اوڈ علماء بھی موجود تھے مولانا عبداللہ اوڈ کیوجہ سے اوڈ برادری نے پکھیاں لگائی تھیں تاکہ کوئی فساد نہ ہونے پائے حضرت مولانا احمد دین صاحب نے ملاں ملتانی کے جواب میں ان لفظوں کے ساتھ چیلنج کا جواب دیا کہ میر[illegible]ت ہو چکی ہے اور آپ کی بیگم کو سکھ لے گئے ہیں لہٰذا آپ مجھ سے مباہلہ کرلیں اور یہ مباہلہ ہوا بھی اور مولانا احمد دین گکھڑوی کی زندگی میں ملاں ملتانی فوت ہو گیا۔

حضرت حسن رضی اللہ عنہ کا ایک واقعہ

حضرت حسن نے اپنی لونڈی سے کہا کہ پانی گرم کرو اس نے پانی گرم کیا لیکن اس میں ٹھنڈا پانی مکس کرنا بھول گئی چونکہ انہیں نہانا تھا حضرت حسن نے جب اپنے جسم پر پانی ڈالا تو بہت زیادہ تکلیف ہوئی غصہ کی وجہ سے چہرہ سرخ ہو گیا لونڈی نے کہا۔

وَالْكَاظِمِينَ الْغَيْظَ

آپ کا چہرہ قدرے ٹھیک ہو گیا لونڈی نے کہا

وَالْعَافِيْنَ عَنِ النَّاسِ

حضرت حسنؓ نے فرمایا کہ میں نے تجھے معاف کر دیا پھر اس نے کہا

وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ

حضرت حسنؓ نے فرمایا جاؤ میں تجھے آزاد کر دیا ہے۔

يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوا اللّٰهَ ذِكْرًا كَثِيْرًا

اللہ تعالیٰ اپنے بارہ میں ارشاد فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کو بہت بہت یاد کرو نماز و روزہ زکوٰۃ حج کے بارہ میں تحقیق کرتے ہو قرآن پاک میں جگہ جگہ ارشاد فرمایا کہ اللہ کا ذکر کثرت سے کرو یہ سکون قلب کے لئے بہتر ہے مومنین کی علامت ہے کہ وہ اللہ کا ذکر کثرت سے کرتے ہیں اور جب مومنین کے پاس اللہ کا ذکر کیا جاتا ہے تو ان کا ایمان بڑھ جاتا ہے۔ ایسے ہی الفاظ سے اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں جگہ جگہ ارشاد فرمایا۔

اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَتَطْمَئِنُّ قُلُوْبُهُمْ بِذِكْرِ اللّٰهِ اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ ○ وَالذّٰكِرِيْنَ اللّٰهَ وَالذّٰكِرٰتِ (الخ)

اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ اِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَجِلَتْ قُلُوْبُهُمْ وَاِذَا تُلِيَتْ عَلَيْهِمْ اٰيٰتُهٗ زَادَتْهُمْ اِيْمَانًا وَّعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ (پارہ نمبر9 رکوع نمبر15)

آنحضرت ﷺ کا ارشاد

آنحضرت ﷺ فرماتے ہیں کہ میرے رب نے ستر ہزار آدمیوں کو میری امت میں سے بغیر حساب و کتاب کے جنت میں داخل ہونے کی خوشخبری دی ہے اپنے رب سے سوال کیا تو مجھے خوشخبری ملی کہ ہر ہزار کے ساتھ ستر ہزار ہونگے فاروق اعظم نے فرمایا اور برکت کی دعا کی تھی آپ نے فرمایا میں نے پھر دعا کی ہر ہر شخص کے ساتھ ستر ستر ہزار کی خوشخبری ملی حضرت عمر نے پھر عرض کی تو حضور نے کہا میں نے اور زیادتی کا سوال کیا تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے اور زیادتی کی خوشخبری ملی پھر دونوں ہاتھ پھیلا کر بتایا اسی طرح راوی حدیث کہتے ہیں کہ اگر خدا اپنے دونوں ہاتھوں کے ساتھ مخلوق کو سمیٹے گا تو نجانے کس قدر مخلوق اس

کے ہاتھوں میں آ جائے گی سبحان اللہ

حضرت عبداللہ بن مسعود سے مروی ہے

کہ ایک رات ہم دیر تک خدمت نبوی میں بیٹھ کر باتیں کرتے رہے پھر صبح جب حاضر خدمت ہوئے تو حضور نے فرمایا کہ آج رات انبیاء اپنی اپنی امت سمیت مجھے دکھائے گئے کسی نبی کے ساتھ صرف تین شخص تھے بعض کے ساتھ مختصر جماعت سکا گروہ بعض کے ساتھ ایک جماعت تھی اور کسی نبی کے ساتھ کوئی بھی نہ تھا موسیٰ علیہ السلام آئے تو ان کے ساتھ زیادہ لوگ تھے مجھے یہ جماعت پسند آئی تو میں نے پوچھا یہ کون ہیں تو جواب ملا یہ آپ کے بھائی موسیٰ علیہ السلام ہیں اور ان کے ساتھ بنی اسرائیل ہیں میں نے کہا میری امت کہاں ہے جواب ملا اپنے بائیں جانب دیکھو میں نے دیکھا تو بے شمار مجمع ہے جس سے پہاڑ بھی چھپ گئے ہیں مجھ سے پوچھا گیا کیا تم خوش ہو میں نے کہا میرے رب میں راضی ہو گیا فرمایا سنو ان کے ساتھ 70 ہزار اور بھی ہیں جو جنت میں بغیر حساب کتاب کے داخل ہونگے تو نبی کریم نے فرمایا تم پر میرے ماں باپ قربان ہوں اگر ہو سکے تو ان ہزاروں میں سے ہی ہونا اور اگر ان سے نہ ہو سکو تو پھر ان سے ہو جانا جو پہاڑوں کو بھی چھپائے ہوئے تھے اور اگر نہ ہو سکے تو ان سے ہو جانا جو آسمان کے کناروں کو بھی چھپائے ہوئے تھے حضرت عکاشہ بن محصن کھڑے ہوئے اور کہنے لگے حضور دعا کر دیجئے کہ اللہ تعالیٰ مجھے 70 ہزار میں سے کر دے جنہیں اللہ جنت میں بغیر حساب کتاب کے داخل کر دیں تو ایک دوسرے صحابی نے بھی گذارش کی تو آپ نے فرمایا عکاشہ تم پر سبقت لے گیا۔ مسند امام احمد

حضرت مولنا حافظ محمد یحیی صاحب میر محمدی کا بیان

کہ ایک جگہ ہم تقریر کرنے گئے تو ایک مولنا صاحب دوکان پر بیٹھے ہوئے تھے تو ان کی طرف اشارہ کر کے کہا کہ یہ اس مسجد کے سابقہ خطیب ہیں اب مسجد میں اس بناء پر نہیں آتے کہ ایک دن نماز کے لئے آئے اور ابھی وضو کر رہے تھے اور نماز کا ٹائم ہو گیا ایک نمازی نے کہا کہ جماعت کھڑی کرو دوسرا کہنے لگا مولنا کا انتظار کر لو پہلے نے کہا نہیں ہم انتظار نہیں کر سکتے اور جماعت کھڑی کر دی بعد فراغت نماز خطیب صاحب نے فرمایا کہ میں وضو کر

رہا تھا اگر آپ نمازی حضرات تھوڑا سا توقف کر لیتے تو میں خود ہی نماز پڑھاتا ایک آدمی نے سخت کلامی کرتے ہوئے کہا کہ آپ پہلے کیوں نہیں آئے مولنا صاحب نے کہا کہ آخر میں بھی انسان ہوں دیر ہو ہی جاتی ہے بہر حال جماعت کے تشدد اور سخت کلامی کی وجہ سے مولنا صاحب نے استعفیٰ دے دیا۔

حضرت مولنا ثناء اللہ صاحب امرتسری کا واقعہ

کہتے ہیں کہ ایک دن مجھے کسی پٹھان نے پوچھا کہ آپ کا مذہب کیا ہے مرحوم نے جواب دیا کہ اہلحدیث ہوں پٹھان نے کہا کہ آپ بندوق چلانا جانتے ہیں حضرت نے فرمایا کہ نہیں پٹھان نے کہا آپ اہلحدیث نہیں کیونکہ آپ بندوق چلانا نہیں جانتے مطلب یہ کہ اہلحدیث مجاہد ہوتا ہے۔

ملک پاکستان حاصل کرنے سے قبل انقلاب سے قبل بیش تر ہندوؤں کے محلوں میں گانے کی آواز آتی تھی اور مسلمانوں کے محلوں سے قرآن پڑھنے کی آواز آتی تھی۔ لیکن آج کا معاملہ اس کے بالکل برعکس ہے خداوند تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں۔

وَمَنْ اَعْرَضَ عَنْ ذِكْرِىْ فَاِنَّ لَهٗ مَعِيْشَةً ضَنْكًا وَّنَحْشُرُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَعْمٰى (الخ)

گوجرانوالہ کا تاریخی طور پر یہ حال تھا کہ اگر مسجد میں جماعت ہو رہی ہے تو ہندوؤں کی برات کے ساتھ رنگ راگ کا انتظام ہے اور مسلمان اسلحہ سے لیس ہو کر مرنے مارنے پر تل جاتے تھے لیکن کیا بتاؤں کہ اب مسلمانوں کے پڑوس میں رہنے والوں کے گھروں سے تو شاید غیرت کا جنازہ نکل چکا ہے۔

علامہ احسان الٰہی ظہیر کا بیان

ایک حاجی صاحب کو اذان ہونے کے بعد آواز دی گئی اور وہ باہر نہ نکلے پھر دوبارہ نماز کے لے آواز دی گئی تو باہر نکلے اور پوچھنے پر بتایا کہ ڈرامہ لگا ہوا تھا کہنے والے نے کہا کہ آپکو نماز کا خیال نہیں تھا خیال تو تھا لیکن نماز تو ہر روز پڑھتے ہیں اور ڈرامہ تو کبھی کبھی دیکھنا ہوتا ہے نعوذ باللہ من ذالک علامہ اقبال نے سچ کہا تھا۔

یہ وہ مسلماں ہیں جنہیں دیکھ کر شرمائیں یہود

حضرت مولنا ثناء اللہ امرتسری کا واقعہ

حضرت صاحب کو ایک مخالف نے ٹوکہ مار کر زخمی کر دیا کیس چلنے پر مجرم قید ہو گیا آپ اس کے بیوی اور بچوں کو ماہانہ تنخواہ بھیجتے رہے کسی نے پوچھا تو کہنے لگے ان بچاروں کا کیا قصور ہے مجرم نے واپس آکر اپنی اہلیہ سے پوچھا کہ خرچ تو کوئی آدمی بھیجتا رہتا تھا فارم پر نام ثناء اللہ لکھا ہوا تھا اس آدمی نے مولنا صاحب سے معافی بھی مانگی اور عقیدہ بھی اہلحدیث قبول کر لیا۔

حضرت مولنا محمد اسماعیل صاحب (گوجرانوالہ) کا ایک واقعہ

مولنا صاحب ایک مرتبہ جمعہ پڑھانے لگے بروقت جمعہ جب آپ منبر پر کھڑے ہونے لگے تو ایک مخالف عقیدہ والے نے کسی بدعتی مولوی کے اکسانے پر انہیں برا بھلا کہنا شروع کر دیا آپ نے کہا تم جمعہ پڑھا لو میں تمہارے پیچھے جمعہ پڑھ لیتا ہوں وہ کہنے لگا میں پڑھا ہوا نہیں ہوں آپ نے جمعہ پڑھایا اور دوران تقریر وہ شخص روتا رہا اور بمعہ اپنے خاندان وہ اہلحدیث ہو گیا۔

چند آیت قرآنیہ

اَمْ حَسِبْتُمْ اَنْ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ وَلَمَّا يَعْلَمِ اللّٰهُ الَّذِيْنَ (الخ) پارہ 4 رکوع 5

اَحَسِبَ النَّاسُ اَنْ يُّتْرَكُوْۤا اَنْ يَّقُوْلُوْۤا اٰمَنَّا (الخ) پارہ 20 رکوع 13)

اَمْ حَسِبْتُمْ اَنْ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ وَلَمَّا يَاْتِكُمْ مَّثَلُ الَّذِيْنَ (الخ) پارہ 2 رکوع 10)

مختار کلی کی تردید میں مندرجہ ذیل آیات

لَيْسَ لَكَ مِنَ الْاَمْرِ شَيْءٌ اَوْ يَتُوْبَ عَلَيْهِمْ اَوْ يُعَذِّبَهُمْ (الخ) پارہ 4 رکوع 4)

اِنَّمَا عَلَيْكَ الْبَلٰغُ وَعَلَيْنَا الْحِسَابُ (الخ) پارہ نمبر5 رکوع نمبر)

اِنَّكَ لَا تَهْدِيْ مَنْ اَحْبَبْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ (الخ)

قُلْ اِنِّيْ لَاۤ اَمْلِكُ لَكُمْ ضَرًّا وَّلَا رَشَدًا قُلْ اِنِّيْ لَنْ يُّجِيْرَنِيْ (الخ)

حافظ محمد اسحق صاحب منڈھیالے والے کا بیان

حافظ صاحب بیان کرتے ہیں مولنا عبدالقادر آزاد صاحب جب انڈیا کے دورہ پر

تشریف لے گئے تو ایک جگہ جلسہ سے خطاب کر رہے تھے دوران جلسہ ایک رقعہ موصول ہوا ایک عورت نے لکھا تھا کہ بعد فراغت تقریر فلان جگہ اور فلاں درخت کے نیچے میری بات سنیں آپ سے ضروری کام ہے خطیب شاہی مسجد حیران تو ہوا لیکن اس جگہ پر چلے گئے تو وہ عورت کھڑی تھی کہنے لگی بے غیرت آ گئے ہو مولنا پھر حیران ہوئے کہنے لگی سید زادی ہوں لیکن 9 عدد سکھ جن چکی ہوں کیونکہ یہ عورت بوقت انقلاب سکھوں کے قبضہ میں آئی تھی اس پر مولنا صاحب نے مسلمانوں کی اس بہن کی بات سن کر خاموشی اختیار کر لی۔

حدیث مبارکہ میں درج ہے

کہ آنحضرت ﷺ ایک دفعہ کہیں سفر پر جا رہے تھے کچھ صحابہ کرام اور صحابیات بھی ہمراہ تھے تو ایک صحابی نے کچھ عربی کے شعر اشعار پڑھنے شروع کر دیئے تو آنحضرت ﷺ نے سواری سے اتر کر آ کر اس صحابی کو کہا فَلَا تُکَسِّرُ الْقَوَارِیرَ یعنی شیشہ کو مت توڑو چونکہ کچھ عورتیں بھی ساتھ تھیں اس لئے آپ نے ان کی طرف اشارہ کر کے ارشاد فرمایا کہ ان کے شیشے کو مت توڑو کیونکہ عورتیں دل کی بہت نرم ہوتی ہیں ان کے دل پر اچھی بری بات کا اثر بہت جلدی ہوتا ہے ایسا نہ ہو کہ خوش الحانی کی وجہ سے کوئی فتنہ میں نہ پڑ جائے اور نفس امارہ کی وجہ سے کوئی اپنی ذات کو تباہ نہ کر بیٹھے لہٰذا مذکورہ حدیث کو ملحوظ رکھ کر موجودہ خطیبوں اور واعظوں کے لئے مناسب ہے کہ وہ اپنی تقاریر میں صرف قرآن اور حدیث ہی بیان کریں۔

مولنا جمالدین صاحب بیان کرتے ہیں

کہ ایک مولوی صاحب نے رات کے جلسہ کے دوران تقریر کرتے ہوئے بڑے شعر وغیرہ پڑھے جب جلسہ ختم ہو گیا تو کچھ لوگ اٹھ کر چلے گئے اور کچھ سو گئے تو ایک عورت آئی اور کہنے لگی کہ آپ مجھے یہاں سے بھگا لے جائیں تو اس مولوی صاحب نے بڑی مشکل سے جان چھڑوائی اور موجودہ دور میں بعض ملاؤں نے قرآن و حدیث کی بجائے شعر و اشعار کی ہی رٹ لگاتے ہیں اور ان کا مقصد صرف اور صرف عوام الناس کو ہی خوش کرنا ہے۔ نعوذ باالله من ذالک

میلاد النبی ﷺ منانے اور دیگر بدعات کی تردید میں خدیفہ بن یمان کی روایت

كُلُّ عِبَادَةٍ لَمْ يَتَعَبَّدْهَا اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی الله علیه واله وسلم فَلَا تَعْبُدُوْهَا فَاِنَّ الْاَوَّلَ لَمْ يَدَعْ الْاٰخَرَ مَقَالًا فَاتَّقُوا اللّٰهَ يَا مَعْشَرَ الْمُسْلِمِيْنَ وَخُذُوْا الطَّرِيْقَ مِمَّنْ كَانَ قَبْلَكُمْ

مفہوم! یعنی ہر وہ کام جو اصحاب رسول اللہ ﷺ نے نہیں کیا تو امت مسلمہ بھی وہ کام نہیں کر سکتی کیونکہ پہلے لوگ ہمارے لئے نمونہ ہیں اور ان کے اقوال ہمارے لئے باعث رہنمائی ہیں اس لئے اے مسلمانوں کی جماعت اللہ سے ڈرو اور تم سے پہلے جو لوگ تھے ان کے طریقہ کو اختیار کرلو۔

حنفی، مالکی، حنبلی، شافعی وغیرہ کی تقلید میں ذیل کی روایت

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ مُعَاوِيَةُ لِابْنِ عَبَّاسٍ اَنْتَ عَلٰى مِلَّةِ عَلِيٍّ قَالَ لَا وَلَا عَلٰى مِلَّةِ عُثْمَانَ بَلْ اَنَا عَلٰى مِلَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی الله علیه واله وسلم

مفہوم! عبداللہ بن طاؤس سے مروی ہے وہ اپنے باپ سے بیان کرتے ہوئے کہا حضرت معاویہ نے ابن عباس کے لئے کہا تو حضرت علی کے دین پر قائم ہے کہا نہیں اور نہ ہی عثمان کے دین پر قائم ہوں بلکہ میں تو رسول اللہ ﷺ کے دین قائم ہوں۔

بوقت انقلاب کا ایک واقعہ

پاکستان اور ہندوستان کی تقسیم کے موقع پر جب مسلمان پاکستان کو آرہے تھے تو ایک مسلمان نے ایک فوجی افسر کے ہاں شکایت کی کہ میری بہن فلاں ہندو یا سکھ کے گھر میں موجود ہے جس کو سکھ زبردستی لے گیا ہے لہٰذا آپ میرے ساتھ جائیں اور ہم اسے لے آئیں افسر چند فوجی لے کر اس کے ہمراہ چلا راستہ میں تین نوجوان لڑکیاں کنوئیں سے پانی بھر رہی تھیں انہوں نے آپس میں اشارہ سے بات چیت کی کہ یہ کوئی مسلمان فوجی معلوم ہوتا ہے فوجی نے بھی اپنے کیافہ اور اندازے سے ایسی بات کو محسوس کیا چونکہ ان کی ٹریننگ ہی ایسی ہوتی ہے کہ وہ جاسوسی کے ذریعہ سے جلدی پرکھ لیتے ہیں فوجی حقیقت کا جائزہ لینے کی خاطر پانی پینے کا عذر کر کے ان لڑکیوں سے پانی مانگا پانی پی کر پوچھنے لگا لڑکیو تم کیا باتیں کر رہی تھیں

انہوں نے کہا بھائی تم کیوں پوچھتے ہو اس نے جواب دیا بہنوں میں بھی مسلمان ہوں انہوں نے کہا کہ آپ کے پاس مسلمان ہونے کا کیا ثبوت ہے اس پر اس نے کلمہ شہادت پڑھا اس پر وہ لڑکی غش کھا کر زمین پر گر گئی جس نے کہا تھا کہ آپ کے پاس مسلمان ہونے کا کیا ثبوت ہے پانی وغیرہ پلانے کے بعد پوچھا کہ اے لڑکی تمہیں کیا ہوا تھا اس نے کہا کہ میرے خاندان کے اکثر لوگ حافظ اور قاری تھے بھائی والد بلکہ سارا خاندان ہی قرآن کا حافظ تھا لیکن ہندوؤں نے سب کو ختم کرنے کے بعد مجھے اپنے قبضہ میں لے لیا ہے فوجی نے ان تینوں لڑکیوں کو اپنے ساتھ لے لیا اور اس مسلمان کے ساتھ اس کی ہمشیرہ کی تلاش میں چل دیا جہاں اندازہ تھا وہاں جا کر اس لڑکی کو آوازیں دینی شروع کر دیں لیکن اس ظالم ہندو نے لڑکی کے منہ میں روئی ڈال کر کپڑے سے باندھ رکھا تھا اندر داخل ہو کر پوچھا کہ لڑکی تم ہماری آواز پر بولی کیوں نہیں تو وہ کہنے لگی بولتی کیسے میرے منہ کی طرف تو دیکھو اس نے لڑکی کا منہ کھولا اور اسے قید سے رہا کروا کر بالاخر وہ تینوں لڑکیوں کو لے کر پاکستان کی سرزمین میں داخل ہو گئے یہ تھے ان فوجیوں کے کارنامے جنہوں نے اپنی جانیں ہتھیلی پر رکھ کر اسلام اور بنت پاکستان کی حفاظت کی۔

انسان کے لئے عبرت انگیز واقعہ

ایک مرتبہ ایک آدمی نے کھانا کھاتے ہوئے ایک ہڈی پھینکی جو بہت کم وزن کی تھی اس کے دیکھتے ہی ایک چیونٹی آئی اور اسے گھسیٹ کر لے جانا چاہا لیکن بوجھل ہونے کی وجہ سے چھوڑ گئی کچھ دیر بعد وہ دو تین اورچیونٹیاں لے آئی لیکن اس آدمی نے ہڈی اٹھالی پھر وہ واپس ہو گئی کچھ دیر بعد وہ چیونٹی پھر آئی تو ہڈی کو وہیں پا کر پھر واپس چلی گئیں اپنی ہمراہ والیوں کو ساتھ لے آئی مذکورہ آدمی نے ہڈی کو پھر اٹھالی وہ سب پھر واپس ہو گئیں کچھ دیر بعد چیونٹی رزق تلاش کرنے آئی اور ہڈی کو وہیں پایا اب تیسری مرتبہ بارہ چیونٹیاں اس کے ہمراہ آئیں مذکوہ شخص نے پھر ہڈی اٹھالی اب سب نے مل کر چیونٹی کو قتل کر دیا معلوم ہوا کہ حیوانوں کے مذہب میں جھوٹے کی سزا قتل ہے لیکن انسان نے آج تک اپنے جھوٹ کا تجزیہ نہ کیا اور نہ ہی اشرف المخلوقات ہونے پر اللہ کا شکر ادا کیا۔

جیسے ایک پنجابی کا شاعر کہتا ہے

گدھا کمینہ پیدا ہو کر آکھے تیرا شکر خدایا
بڑا احسان توں میں تھیں کیتا نہیں کتا بنایا
کتا کمینہ پیدا ہو کر آکھے تیرا شکر خدایا
بڑا احسان توں میں تھیں کیتا نہیں خنزیر بنایا
خنزیر کمینہ پیدا ہو کر آکھے تیرا شکر خدایا
بڑا احسان توں میں تھیں کیتا نیں بے نماز بنایا

امام جوزی کا نماز میں خوف خدا کرتے ہوئے رونا

امام جوزیؒ کی نماز میں خشوع کی حالت یہ تھی کہ نماز میں کھڑے ہوتے تو دنیا کے خیالوں اور کاموں سے بالکل منقطع ہو کر عبادت خداوندی کو بجالاتے تھے ایک مرتبہ ایک عورت ائی جس نے دم کروانا تھا امام صاحب کی بیوی سے دریافت کیا کہ امام صاحب کہاں ہیں جواب ملا کہیں باہر گئے ہیں اچانک اس کی نظر جائے نماز پر پڑی پوچھا مائی صاحبہ کیا اس پر کسی نے پانی ڈالا ہے جواب ملا کہ نہیں بلکہ یہاں امام صاحب نے نماز پڑھی ہے اور دوران نماز جو آنسو نکلے ہیں اس کی وجہ سے جائے نماز بھیگ گیا ہے۔

بنی اسرائیل کے ایک ظالم بادشاہ کا بھوکے مانگنے والوں کو نہ دینے کا اعلان

بنی اسرائیل کے ایک بادشاہ نے یہ قانون مقرر کیا کہ رعایا میں سے جس نے کسی مانگنے والے کو کچھ دیا تو اس کے عوض میں اس کے دونوں ہاتھ کاٹ دیئے جائیں گے ایک آدمی صدا کرتے شہر میں کہتا تھا کہ میں بھوکا ہوں خدا کے لئے روٹی کا سوال ہے شہر کے کئی محلوں میں گیا لیکن کسی نے اس کی امداد نہ کی آخر کار اس نے جنگل کی راہ اختیار کر لی شہر سے نکلتے ہوئے بھی وہ یہی صدائیں بلند کر رہا تھا ایک نیک عورت کو جب اس کی صدا پہنچی تو خدا ترسی کرتے ہوئے باہر نکلی فقیر کو بلایا اور یہ بھی دیکھ بھال کی کہ کوئی دیکھتا تو نہیں مانگنے والے کو کپڑے میں روٹیاں چھپا کر دے دیں اور ساتھ تاکید بھی کی کہ کسی کو بتانا نہ۔ لیکن دروازہ کے کواڑ سے کسی نے دیکھ لیا اور شاہی دربا میں شکایت کر دی اس نیک عورت کے

خاوند کو بادشاہ نے دربار میں بلا کر پوچھا کہ تیری عورت نے سائل کو روٹیاں کیوں دیں اس نے کہا جناب مجھے علم نہیں۔ میں بیوی سے دریافت کرتا ہوں بیوی سے پوچھنے پر معلوم ہوا کہ بات درست ہے عورت کو طلب کر کے بادشاہ نے بھرے دربار میں اس کے ہاتھ کٹوا دیئے اور اس کی گود میں ایک چھوٹا بچہ بھی تھا خاوند نے کہا کہ اب تو میرے گھر آباد ہونے کے لائق نہیں ہے چونکہ سب لوگ تیرے بارے میں طعن و تشنیع کریں گے الغرض بیچاری کو گھر سے نکال دیا بیکس اور لاچار عورت جنگل کا راستہ اختیار کرتی ہے بازوؤں کے ساتھ بچے کو سینے کے ساتھ چمٹایا ہوا ہے کیونکہ ہاتھ تھے ہی نہیں جن سے ہاتھ بچے کو پکڑ سکیں جنگل میں جب زبان خشک ہوئی تو ہاتھ نہیں جن کے ساتھ چلو بھر کر پانی پی لے حیوانوں کی طرح چشمہ میں داخل ہو کر پانی پینے لگی بچہ جو سینے کے ساتھ چمٹا ہوا تھا وہ چشمے میں گر پڑا بچہ چشمے میں غوطے کھا رہا تھا یہ بچاری کوشش کر رہی تھی کہ میں کسی طرح اپنے بچے کو پکڑ لوں لیکن وہ بازوؤں میں نہیں آتا تھا اتنے میں ایک شاہسوار آتا ہے جیسے کوئی فوج کا سپاہی ہو زور سے کہتا ہے اللہ کی بندی بچے کو پکڑ بچہ ڈوب رہا ہے' غوطے کھا رہا ہے' عورت نے بازوؤں کو بچے کی طرف بڑھایا اللہ تعالیٰ نے عورت کے ہاتھ صحیح سلامت کر دیئے بچہ کو باہر نکال کر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا۔

غزنوی خاندان کے چشم و چراغ کا ایک ایمان افروز واقعہ

غزنوی خاندان کے چشم و چراغ حضرت مولنا عبد اللہ مرحوم کو سنت کی مطابقت کی وجہ سے اپنے آباؤ اجداد ملک کو چھوڑنا پڑا۔ حضرت مولنا غزنوی ؒ کو جب اللہ تعالیٰ کی معرفت کا علم اور سنت پیغمبر مصطفیٰ ﷺ کو حاصل کر چکے تو اپنے ملک واپس جانے پر اللہ تعالیٰ کی عبادت میں سرشار رہتے آنحضرت ﷺ کی سنت پر پورے ذوق و خلوص سے عمل کرتے نماز کو سنت کی مطابق خشوع و خضوع قومہ' جلسہ' رکوع و سجود امین باالجہر سینہ پر ہاتھ باندھنا' رفع یدین' تشہد میں شہادت کی انگلی سے اشارہ کرنا علاقہ کے مولویوں کو جب ان کے بارہ میں پتہ چلا تو پیٹ پرست اور رسومات کے عادی ملاؤں نے آپ سے طرح طرح کے اختلافات کئے لیکن آپ نے اپنے مالک حقیقی کی خالص توحید حضور ﷺ کی سنت مبارکہ کے

مطابق اپنے جسم کی اور روح کی غذا تصور کر کے نہایت وثوق سے عمل جاری رکھا بالآخر آپ کے مخالفین نے آپ کی شکایت شاہی دربار میں کر دی غزنی کا بادشاہ آپ کے مرحوم چچا کا بیٹا تھا اس نے آپ کو دعوت دے کر منع کر دیا کہ آپ اپنے عقیدہ سے رک جائیں اور ایسی نئی چیزیں میرے ملک میں نہ پھیلانا بادشاہ وقت نے آپ کو لالچ بھی دیا کہ آپ کو تخت و تاج کی ضرورت ہے تو میں آپ کے سپرد کرتا ہوں لیکن آپ نے فرمایا کہ میں دنیا کی ہر چیز کو توحید و سنت پر قربان کر سکتا ہوں لیکن اللہ تعالیٰ کی واحدانیت اور آنحضرت کے ارشادات سے ایک قدم بھی انحراف کرنے کے لئے تیار نہیں الغرض بادشاہ وقت نے اپنا معمول بدل کر آپ پر سختی کرنا شروع کر دی لیکن آپ اسلاف کی طرح صبر و استقلال سے کام لیتے رہے اور آپ نصرت خداوندی کے ہمیشہ طالب رہے بادشاہ نے آخر کار کوڑے لگانے کی بھی دھمکی دی آپ ان باتوں کو نہایت صبر سے برداشت کرتے رہے آپ نے فرمایا جب مجھے کوڑے لگانے ہوں تو نماز کی حالت میں لگانا میں دو نفل پڑھوں گا تو آپ مجھے کوڑے لگوا لینا دن مقرر ہوا بہت سے لوگ مقررہ دن آپ کا تماشا دیکھنے آئے آپ نے معمول کے مطابق خشوع و خضوع کے ساتھ نماز پڑھنی شروع کر دی بادشاہ نے اپنے جلاد سے کوڑے لگوائے جلاد کہتا ہے اگر یہی کوڑے کسی ہاتھی کو لگائے جاتے تو اس کی بھی زندگی موت کا سوال پیدا ہوتا لیکن ان کے جسم پر تو ایک رونگٹا بھی کھڑا نہیں ہوا اور وہ تو بدستور اپنی عبادت میں مصروف رہے حضرت مولانا عبداللہ غزنوی ؒ کو یہاں تک تکلیفیں دی گئیں کہ تشہد میں شہادت کی انگلی اٹھانے پر انگلی کاٹ دی گئی لیکن تشہد کے متصل جو شہادت کی رگ تھی وہ حرکت کرتی دکھائی دیتی بالآخر مولنا صاحب کو ان کی تکالیف کو ملحوظ خاطر رکھ کر اپنے آباؤ اجداد کے علاقہ کو ترک کر کے شہر امرتسر میں پہنچ کر درس و تدریس کا کام شروع کر دیا جو کافی حد تک موثر ثابت ہوا آج تک ان کے فیض کے دریا علاقہ پنجاب میں موجزن ہیں اللہ تعالیٰ سے میں بدست دعا ہوں کہ ہمیں بھی ایسی استقامت فی الدین سے نوازے۔

حضرت مولنا عبداللہ غزنوی کے بیٹے کی وفات پر انکے خیالات کی ترجمانی کرتے ہوئے علامہ اقبال کہتے ہیں

ما برضائے او راضی ہستم بیائید کہ کار خود کینم

تفصیلی واقعہ

حضرت مولنا عبداللہ غزنوی صاحب مسجد چینانوالی میں درس حدیث دے رہے تھے کہ انہیں خبر ملی کہ ان کے بیٹے کو قتل کر دیا گیا ہے اور دو منٹ تامل کرنے کے بعد طلباء کو مخاطب کر کے کہا کہ ہم اللہ کی رضا پر راضی ہیں آؤ ہم اپنا درس و تدریس کا مسئلہ جاری رکھیں

علامہ اقبال نے ایک نہایت حسینہ عورت کو بڑے غور سے دیکھا تو عورت نے نصیحت آمیز بات سے علامہ اقبال کو ذیل کے شعر میں مخاطب کیا ـــــ 1

جو کسی کے حسن پر ہوتے ہیں شیدا
وہ دنیا میں رنج و الم دیکھتے ہیں

مندرجہ بالا شعر کا جواب علامہ اقبال نے ذیل کے شعر میں جواب دیا

نہ تیری غرض ہے نہ تیرے حسن کی
مصور کا ہم تو قلم دیکھتے ہیں

حضرت مولنا نور محمد سوتروی ضلع حصار کے کچھ اشعار

یہ شخص نہایت مواحد اور صاحب کرامت شخص تھے مولنا جمالدین صاحب بیان کرتے ہیں کہ جب میں ان کی قبر پر دعا مانگنے کے لئے گیا تو مجھ پر رقت طاری ہو گئی۔

شہباز وسالہ شریعت والا دھاپیا وچ ڈاداں
نے رنگیلی بلبل ماری چڑیاں لکھ ہزاراں
سوتر والی نالی دے وچ نور وگائے بیڑے
نور دے وچ قصور نہ کوئی منظور نہ کر دے بیڑے
حق سناون والیاں کارن جگاں دے جگ ویری
حق چھپاون والیاں کارن جگاں دے جگ خیری
جو اہل شرع سو حق سناون بھلیاں نوح راہ لاون
اہل نفاق فریبی وڈے راہوں اجڑ پاون

علماواں نوں طمع جنیں ہور تکن وانڑی نائیں
طمعیوں تلکے سر پرنے۔ ڈگن سڑن دوزخ پائیں
دین نبی دیاں چٹھیاں آیاں پڑھ پڑھ آساں سنایاں
جس عمل کرنا جنت ملنی نہیں تاں دوزخ پایاں
شیر گھروں دو بلیاں آیاں شیراں مار بھجایاں
نذراں نیازاں کچھ نہ ملیاں ایویں واٹاں پایاں
اہل بدعت دے چیروڑے وچ ڈھیر لگے گمراہاں
وڈے وڈے فیل ڈگے سر بیٹھاں تے پیرا تاہاں
جنہاں نوں رب آسنگ دیوے شیراں مندے چیرے
اور مار الاہاں پار گئے اوہ جنت وچ کرسن ڈیرے

مختلف موضوعات پر چند اشعار

قسمت ہمیں لے آئی ہے گلشن سے ویرانے میں
یہ آنسو بھی ناکام رہے دل کی آگ بجھانے میں
چاند کیوں نکلا جب کہ ڈوب جانا تھا
محترم آپ ہم سے کیوں ملے جبکہ بچھڑ جانا تھا
اس بے درد دنیا میں ہمارا کوئی نہ ہو
دل توڑنے والے سارے ہیں دل جوڑنے والا کوئی نہ ہو
پھولوں سے زخم کھا کر کانٹوں سے سی رہا ہوں
باطن میں مر چکا ہوں ظاہر میں جی رہا ہوں
یا الٰہی رحم کب ہو گا رہے گا امتحان کب تک
دکھائیں گے ہم تجھے اپنے تڑپنے کا سماں کب تک
دل کی آرزو یہ ہے کہ سدا آپ کی حیات میں بہار آئے
ہر ایک خوشی کو آپ کا خود انتظار
ترس رہی ہیں جو مدت سے تیری دید کو

وہ بیقرار نگاہیں آپ کو سلام کہتی ہیں

مشفق لکھوں شفیق لکھوں مہربان لکھوں

حیران ہوں کہ آپ کو کیا القاب لکھوں

کیا ہنسی آتی ہے مجھے حضرت انسان پر

فعل بد تو خود کرے لعنت کرے شیطان پر

اے طائر لاہوتی اس رزق سے موت اچھی

جس رزق سے آتی ہو پرواز میں کوتاہی

نہ یہ گیت ہوتے نہ یہ افسانے ہوتے

اگر دو دلوں میں جدائی نہ ہوتی

نکالا تھا آدم کو جنت سے گندم کا دانہ کھانے سے

دیا پھر شوق جنت کا یہ حیرانی نہیں جاتی

حضرت حسین کا نماز جمعہ کے وقت میدان کربلا میں سواری سے اتر کر نماز پڑھتے ہوئے سجدہ کرنا اور ذیل کے اشعار میں آپ کی طرف اشارہ ہے

بنا کر دند خوش رسمیں بخاک و خون غلطیدن

خدا رحمت کند ایں عاشقان پاک طینت را

اللہ کی واحدنیت کے بارہ میں ایک نظم

پروردگار عالم تیرا ہی اک سہارا ہے — تیرے سوا جہاں میں کوئی نہیں ہمارا

نوح کا سفینہ تونے طوفان سے بچایا — دنیا میں تو ہمیشہ بندوں کے کام آیا

مانگی تجھ سے خلیل نے دعا اے خدایا — آتش کو تونے فوراً اک گلستان بنایا

میری التجا نے تیری رحمت کو ہے ابھارا — پروردگار عالم تیرا ہے اک سہارا

یونس کو تونے مچھلی کے پیٹ سے نکالا — تونے ہی مشکلوں سے ایوب کو سنبھالا

الیاس پر تونے کرم کا کیا اجالا — ہے جہاں میں یا رب تیرا ہی بول بالا

تونے الٰہی سدا بگڑی کو ہے سنوارا — پروردگار عالم تیرا ہے اک سہارا

یوسف کو تونے مولیٰ دی قید سے رہائی — یعقوب کو دوبارہ شکل پسر دکھائی

بہتی ہوئی ندی میں موسیٰ کی راہنمائی　　تو نے صلیب سے بھی عیسیٰ کی جان بچائی
داتا تیرے کرم کا کوئی نہیں کنارہ　　پروردگار عالم تیرا اک سہارا
تیرے سوا جہاں میں کوئی نہیں ہمارا
پروردگار عالم تیرا ہی اک سہارا

مدینہ میں رہنے والے ایک نو عمر ولی کا واقعہ

ریاست بہاولپور میں ایک حافظ عالم دین کے والد صاحب حج کرنے کے لئے مکہ گئے حج کے احکامات جب پورے ہو گئے تو مدینہ طیبہ تشریف لے گئے ایک دن کھانا کھا رہے تھے کہ گوشت کی ہڈی چوس کر پھینک دی جب ہڈی پھینکی تو دیکھا ایک بچہ جس کی عمر 6 یا 7 سال ہے ایک لمبا سا کرتا پہنا ہوا ہے بارش کی وجہ سے کچھ بھیگا بھی ہوا تھا اور سردی بھی تھی اپنی قمیض کو اچھی طرح لپیٹ کر بیٹھا ہوا تھا۔ جب ہڈی پھینکی تو بھاگ کر ہڈی اٹھا کر چوسنا شروع کر دیا۔ حاجی صاحب نے اسے بلا کر پیار کیا اور کہا بیٹا میرے ساتھ پاکستان چلو وہاں تمہارے اپنے کھانے پینے کا اچھا انتظام کروں گا اور کسی قسم کی کوئی تکلیف نہیں ہو گی اس بچے کو اعتماد میں لانے کی کوشش کی بچے نے آنحضرت ﷺ کے گنبد کی طرف اشارہ کیا اور کہنے لگا حاجی صاحب آپ دنیا کی ہر چیز مجھے دے دیں گے کیا یہ گنبد خضرا جس کے پیار و محبت میں یہاں بیٹھا ہوں کیا یہ بھی دے دیں گے حاجی صاحب نے جواب نہ دیا بچہ کہنے لگا گنبد خضری کے پڑوس اور قرب کی وجہ سے ہر تکلیف اور معاشی مجبوری آسان ہے پوری زندگی یہاں رہوں گا آپ کے ساتھ جانے کے لئے تیار نہیں ہوں سبحان اللہ یہ تھا سچا رسول سے عشق اور اطاعت رسول کو اپنا شعار بنانے والے لوگ جنہوں نے اپنے بچوں کو بھی اسلام کی روشنی سے آشنا کروایا۔

ایک حاجی کا واقعہ

ایک حاجی صاحب حج کرنے آئے وہ طواف کر رہے تھے اور ساتھ تلبیہ پکار رہے تھے اور ان کے ساتھ ایک نو عمر لڑکا بھی تھا حاجی صاحب کہتے لبیک لیکن آواز آتی تیرا حج منظور نہیں اس نو عمر نے کہا کہ کیا آپ نے آواز سنی کہ تمہارا حج قبول نہیں حاجی نے کہا میں کیا

کروں ہر دفع حج کرنے آتا ہوں اور آگے سے یہی جواب ملتا ہے غرض دوسری مرتبہ پھر حج کرنے گیا تو اپنا کھانا پینا ہر چیز حلال کی کمائی سے استعمال کی اور کہنے لگا اللہ مجھے پتہ ہے کہ تیرے علاوہ کوئی پناہ دینے والا کوئی دوسرا نہیں' کوئی گناہوں کو معاف کرنے والا نہیں پھر حاجی گیا تو لبیک پکارنا شروع کیا کہ اب ہم نے تیری گریہ زاری اور تیری پکار کو سن لیا ہے

اَحَسِبَ النَّاسُ اَنْ یُّتْرَكُوْٓا اَنْ یَّقُوْلُوْٓا اٰمَنَّا وَهُمْ لَا یُفْتَنُوْنَ

یعنی لوگ سمجھتے ہیں کہ لا الہ الا اللہ کہنے سے وہ مومن ہو جائیں گے اور انہیں کسی آزمائش میں نہیں ڈالا جائے گا اور انہیں چھوڑ دیا جائے گا زبردست آزمائش انڈیا کا ہم پر مسلط ہونا ہے اور اسلامی رنگ میں ہمیں ہر وقت تیاری کرنا اور اپنی جان اپنے بچوں اور اپنی عورتوں کی بھی قربانی دینی پڑے گی اور دوسری طرف انڈیا ہمارے لئے نمرود کی جلائی ہوئی چیخہ کی مانند ہے جس میں ہمیں نہایت اخلاص سے چھلانگ لگانا ہے اور رسم ابراہیم از سرنو زندہ کرنا ہے اگر چیخہ میں ابراہیم کو ڈالا گیا تو اللہ نے پکار کر فرمایا یٰنَارُ كُوْنِیْ بَرْدًا وَّسَلٰمًا عَلٰۤى اِبْرٰهِیْمَ تو امید ہے کہ انشاء اللہ تعالیٰ یہ ضرور کہیں گے۔

یٰنَارُ كُوْنِیْ بَرْدًا وَّسَلٰمًا عَلَى الْمُسْلِمِیْنَ

جرنل ٹکے خاں ایک نہایت مخلص جرنیل تھے جس نے اپنی شجاعت کے جوہر دکھائے 65 کی جنگ میں مسلمان سپاہیوں' فوجیوں کو جہاد کی ایسی رغبت دلائی کہ انہوں نے اپنے جسموں کے ساتھ بم باندھ کر انڈیا کے سینکڑوں ٹینک اور جہازوں کو تباہ و برباد کر دیا پوری دنیا عالم تحریک سے ثابت ہوا ہے کہ ہٹلر ایک زبردست جرنیل رہ چکا ہے لیکن ٹکے خاں اس سے بھی زیادہ بہادر جرنیل ہے اور اسی بناء پر بعض حکومتوں نے اس بات پر بھٹو کو زور دیا کہ اسے اس کے عہدہ سے نکال دیا جائے۔ شاید اسی بناء پر بھٹو نے کہا کہ تم تندرست نہیں ہو اس لئے کچھ روز آرام کر لو لیکن انہوں نے انکار کر دیا اور مجھے علاج کی ضرورت نہیں اور میں اپنی مرضی سے جنگ میں شریک ہوں اور اسی دوران ٹکے خان نے کہا کہ اگر ہماری اور انڈیا کی جنگ ہوئی تو صرف چار دن رہے گی اس بات سے تمام کفریہ ممالک چلا اٹھے یعنی یا ہمیں فتح ہو گی یا ہم ختم ہو جائیں گے۔ بھاولنگر کے دورہ پر ٹکے خان نے فوجیوں کو تاکید کی

کہ اگر جنگ شروع ہو جائے تو یا خود ختم ہو جاؤ یا کفریہ طاقت کو ختم کر دو۔

جنگ کے بارہ میں احادیث نبوی یعنی ہندوستان کے ساتھ جنگ

عِصَابَتَانِ مِنْ اُمَّتِیْ حَرَّرَهُمَا اللّٰهُ مِنَ النَّارِ عِصَابَةٌ تَغْزُوْ الْهِنْدَ وَعِصَابَةٌ تَكُوْنُ مَعَ عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ (رواہ النسائی فی باب غزوہ الھند)

قَالَ اَبُوْهُرَيْرَةَ وَعِنْدَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ والہ وسلم غَزْوَةَ الْهِنْدِ اِنْ قُتِلْتَ فِيْهَا كُنْتَ اَفْضَلُ الشُّهَدِ اِوَاِنْ رَجَعْتَ فَاَنْتَ اَبُوْمُرِيْدَةَ الْمُحَرَّرَةِ

مفہوم۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ میری امت سے دو جماعتوں کو اللہ تعالیٰ آگ سے آزادی بخشیں گے۔ ایک جماعت جو ہندوؤں سے جنگ کرے گی دوسری جو حضرت عیسیٰ کے ساتھ ہو گی۔

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس موجود تھے اور آپ ہند کے غزوہ کے بارہ میں ارشاد فرما رہے تھے آپ نے فرمایا ابو ہریرہ اگر تو اس معرکہ میں شہید ہو گیا تو تو افضل شہدا سے ہو گا اور اگر تو بچ نکلا تو اللہ جہنم سے آزادی کی ٹکٹ سے نواز دیں گے۔

ایک شخص حبیب الرحمن کا واقعہ

نمبر۱۔ ایک شخص بنام حبیب الرحمن بہت بڑا عالم تھا وہ مرتد ہو گیا اور اس نے اسلام کی تردید میں ایک کتاب لکھی جس کا جواب کوئی عالم نہ لکھ سکا۔ قاضی محمد سلیمان منصور پوری نے اس کا جواب لکھا مذکورہ مرتد شخص قاضی صاحب کے پاس آیا اور آپ سے بحث و مباحثہ کرنے لگا اختتام پر قاضی صاحب نے شام کے قریب ہاتھ کاندھوں اور سر سے اونچے اٹھا کر دعا مانگی اللہ تعالیٰ نے دعا قبول کر کے اس شخص کو اسلام سے نوازا اس کی عورت ہندو مذہب کی تھی اس نے بڑا سمجھایا لیکن وہ نہ مانی بالآخر اس شخص نے قاضی صاحب کی اپنے گھر دعوت کی قاضی صاحب نے اس کے گھر بیٹھ کر اسلام کی صداقت پر بہت تفصیل سے گفتگو کی چلتے پھرتے یہ سنتی رہی ناچار ہو کر اس نے اسلام قبول کر لیا کہنے لگی حضرت میں نے پہلی مرتبہ اس دسترخوان پر گائے کا گوشت پکایا ہے اور پکانے سے پہلے کلمہ

شہادت پڑھ چکی ہوں۔

نمبر2۔ مرحوم قاضی صاحب ریاست پٹیالہ کے راجہ گبندر سنگھ کی طرف سے جج تھے بعض مرتبہ آپ نے کہیں جانا ہوتا تو ایک بازار میں کچھ پیشہ ور عورتیں تھیں جو تعظیما" آپ کے گھٹنوں کو ہاتھ لگا دیتی تھیں جس کی بناء پر آپ نے فرمایا کہ یہ مجھے شرمندہ کرتی ہیں۔ یا میرا کہیں تبادلہ کروا دو یا انہیں یہاں سے اٹھا دو والی ریاست نے حکم جاری کر دیا جب تک قاضی صاحب موجود ہیں انہیں بالکل اٹھا دیا جائے بالاخر انہیں سختی سے اٹھا دیا گیا۔

نمبر3۔ مرحوم قاضی صاحب اپنے عقیدہ میں اس قدر مضبوط تھے کہ راجہ صاحب کی طرف سے تمام امرا کی دعوت تھی جس میں قاضی صاحب بھی مدعو تھے راجہ کا خادم جو ہاتھ دھلوانے پر مامور تھا سب کے ہاتھ دھلوا کر عرض کی کہ آپ بھی ہاتھ دھو لیں۔ راجہ نے اس کی بات کو سن لیا اور خادم کو جھڑک دیا کہ تمہیں معلوم ہے کہ انہوں نے ہمارے دستر خوان سے کبھی کچھ نہیں کھایا پھر بھی کہتے ہو کہ ہاتھ دھو لو اس کی بعد خورد و نوش والی خشک اشیاء ہمراہ کر دیں اور انہیں الوداع کر دیا۔

مولنا عبداللہ غزنوی کا ایک اور واقعہ

مولنا عبداللہ غزنوی" نے جب اپنے آباؤ اجداد والی سرزمین سے ہجرت کی تو سفر میں ایک جنگل سے گذر ہوا وہاں کچھ دیر ٹھہرے اور نماز کے وقت میں نماز شروع کی تو جنگل کے چرند' پرند' درندے جو الفاظ آپ کی زبان سے سنتے انہیں اسی طرح انسانوں کی طرح ادا کرنا شروع کر دیا ایک آدمی یہ صورتحال دیکھ رہا تھا اس نے جا کر اپنے گاؤں والوں کو اطلاع دی تو انہوں نے غزنوی صاحب کے ہاتھوں پر بیعت کر لی اور اسی سفر میں ایک دریا بھی عبور کرنا تھا۔ حضرت عبداللہ غزنوی صاحب کے بیٹے کہنے لگے یہ دریا کیسے پار کیا جائے گا انہوں نے کہا آنکھیں بند کر لو آپ نے اللہ کے ہاں دعا کی جب آنکھیں کھولیں تو سب کے سب دریا پار بیٹھے تھے اور اسی سفر میں بھوک سے بھی وہ سب بمع اہل و عیال بے تاب تھے اتنے میں ایک سفید پوش آدمی آیا اور آکر روٹیاں اور تازہ حلوہ پیش کیا۔ یہ سب دیکر وہ غائب ہو گیا۔ اور جب امرتسر پہنچ کر قیام پذیر ہوئے تو آپکے پاس ایک مریضہ عورت لائی گئی جو لاعلاج ہو

چکی تھی اس کے عزیز و اقارب کو جب آپ کے بارہ میں پتہ چلا تو اسے آپ کے پاس لے آئے آپ نے مریضہ کے پیٹ پر اونچی شہادت کی انگلی رکھ کر فرمایا۔

بِسۡمِ اللّٰهِ قُلۡتُ بِسۡمِ اللّٰهِ مَرَّتُ بِسۡمِ اللّٰهِ قَرَّتُ

یہ پڑھتے ہی اس کا پیٹ ٹھیک ہو گیا ٹھیک ہونے پر وہ عورت بطور شکریہ آپ کے پاس آئی اور ساتھ فروٹ وغیرہ بھی لائی آپ نے لینے سے انکار کر دیا جب اس نے بہت زیادہ اصرار کیا تو آپ نے فرمایا کہ اسے طلباء میں تقسیم کر دو۔

ایک مرتبہ اپنے وطن میں آپ کے پاس ایک سپاہی آیا اور آکر انہیں مارنا شروع کر دیا دیکھنے پر معلوم ہوا کہ یہ بادشاہ کا سپاہی ہے آپ نے یہ وظیفہ پڑھا سَيُهۡزَمُ الۡجَمۡعُ وَيُوَلُّونَ الدُّبُرَ اتنے میں وہ بے ہوش ہو کر گر پڑا جب ہوش آئی تو معافی مانگ کر واپس ہو گیا۔

اکبر الہ آبادی کے چند اشعار

استقامت بخش ہے گودے کو کالے کا وجود
زندگی چاہے اگر کافور فلفل میں رہے
میرے نزدیک دنیا میں وہی مرد ہے باجرت
کسی کے عیب جو منہ پر بلا خوف و خطر کہہ دے
دلاویز ہے وہی جس کو جو عیب آئے نظر کہہ دے
جنہیں خدا نے بخشا ہی نہیں انداز رندانہ
انہی کے ہاتھ شیشہ انہی کے ہاتھ پیمانہ

لَيۡسَ مِنۡ اُمَّتِيۡ يُعَقِّرُ كَبِيۡرَنَا وَيَرۡحَمُ صَغِيۡرَنَا وَيَعۡرِفُ عَالِمَنَا

وہ میری امت سے نہیں جو بڑوں کی عزت نہ کرے اور چھوٹوں سے پیار نہ کرے اور عالم کا مرتبہ نہ جانے۔ مجرم آدمی کو قیامت کے دن کہا جائے گا جو اپنے آپ کو بڑا عزت والا اور کریم جانتا تھا چادر اور شلوار لٹکا کر چلتا تھا اور فاخرانہ زندگی گذارتا تھا۔ حکم ہو گا۔

صُبُّوا فَوۡقَ رَأۡسِهِمُ الۡحَمِيۡمَ ذُقۡ اِنَّكَ اَنۡتَ الۡعَزِيۡزُ الۡكَرِيۡمُ

یعنی اللہ کی طرف سے حکم ہو گا اس کے سر پر گرم کھولتا ہوا پانی ڈالو کیونکہ یہ بڑا اکڑ اکڑ کر چلتا تھا اور تکبر کرتا تھا حالانکہ اسے پتہ تھا کہ کبریائی میری چادر ہے اس کے باوجود اس نے اس کو چھیننا چاہا اللہ کہیں گے اس عذاب کو چکھ کیونکہ تو دنیا میں بڑا عزت و احترام والا بنتا تھا۔

حضرت یحییٰ واسطی کا ایک واقعہ

حضرت یحییٰ واسطی ملک واسط کے رہنے والے تھے ایک عالم باعمل اور صوفی المزاج بزرگ تھے اور انکا روزگار کتابت یا قلم بنانا تھا ایک دفعہ انہوں نے ایک قلم بنایا جسے وہ فروخت کرنے کے لئے بادشاہ وقت کے پاس گئے وزیر دیکھ کر بہت زیادہ خوش ہوا کہ آپ نے بہت اچھا قلم بنایا اس نے اس کی قیمت پوچھی کہنے لگے جو قیمت دینی ہو گی دے دینا وزیر نے بہت اصرار کیا لیکن آپ نے یہی جواب دیا آپ نے جو قیمت ادا کرنی ہے کر دیں وزیر نے حضرت یحییٰ واسطی کو کچھ رقم دے دی جب وہ رقم لے کر آ گئے باہر نکلے پھر دل میں کچھ خیال پیدا ہوا تو واپس ہو گئے اور وزیر کو رقم واپس کرتے ہوئے مطالبہ کیا کہ آپ میرا قلم واپس کر دیں وزیر حیران ہو کر دیکھنے لگا اور کہنے لگا کہ حضرت اگر رقم کم ہے تو ہم آپ کو اور رقم دے دیتے ہیں کہنے لگے قیمت کم نہیں لیکن میرے دل میں یہ خیال پیدا ہوا ہے کہ آپ نے میری اس قلم کے ساتھ تحریر کا کام کرنا ہے اگر خدانخواستہ آپ نے رعایا میں سے کسی کی حق تلفی کرتے ہوئے ظلم و ستم کا کوئی معاملہ تحریر کیا تو قیامت کے دن اس قلم کے گناہ میں مجھے ملوث ہو کر جوابدہ نہ ہونا پڑے اس لیے میں نے اپنا قلم واپس لے لیا ہے سبحان اللہ یہ حال تھا اللہ والوں کا حلال روزی کی تلاش میں کس قدر سنگین و محکم تھے مشکوک روزی سے بے حد اجتناب کرتے تھے۔

حضرت عمرؓ کے بیٹے کا واقعہ

عبداللہ بن عمر حضرت حسنینؓ کے ساتھ کھیل رہے تھے اور کھیلتے ہوئے کچھ بول پڑے تو حضرت حسنین کہنے لگے تم ہمارے غلام ہو اور تمہارے ابا جان ہمارے نانا کے غلام ہیں حضرت عمرؓ کے پاس شکایت پہنچی تو آپ نے دونوں کو اٹھایا اور یہ الفاظ لکھوائے کہ تم

لکھ دو کہ میں اور میرے بیٹے تمہارے اور تمہارے نانا حضور کے غلام ہیں۔

حافظ محمد صاحب لکھوی مرحوم کا ایک واقعہ

حافظ محمد صاحبؒ اپنے گاؤں میں مقیم تھے ایک مرتبہ نواب ممدوٹ والی ریاست ممدوٹ کا کہیں گیا ہوا تھا واپسی پر حضرت حافظ صاحب ؒ کو ملنے کے لئے آیا ملاقات پر حافظ صاحب سے مصافحہ کیا اور نواب صاحب ؒ نے ہاتھوں میں کنگن ڈالے ہوئے تھے حافظ صاحب نے اپنے کسی فرد کو کہا کہ پانی لاؤ چونکہ میرے ہاتھ پلیت ہو چکے ہیں میں ان کو دھو ڈالوں نواب صاحب سن کر حیران ہو گیا پوچھنے لگا ہاتھ ناپاک ہونے کی کیا وجہ ہے؟ اس بات کو برا محسوس کیا اور ریاست پہنچتے ہی ایک سپاہی کو روانہ کر دیا اور حکم دیا کہ اطلاع ملتے ہی میرے اس متعلقہ علاقہ کی جگہ کو جلد از جلد خالی کر دیا جائے۔ آپ نے خبر ملتے ہی ساز و سامان لے لیا اور اپنے افراد بھی ہمراہ لے لئے اور ریاست بہاولپور پہنچ گئے بہاولپور کا نواب آپ سے بڑے احترام اور عقیدت سے پیش آیا اور آپ کو باپردہ رہائش دی۔ لیکن آپ کا ریاست ممدوٹ کا خالی کرنا ہی تھا کہ دریائے ستلج کو دپڑا اور اتنا زبردست سیلاب آیا کہ نواب صاحب کے شہر کو گرانا شروع کر دیا۔ یہ دریا ریاست بہاولنگر اور قبولہ کے متصل چلتا تھا نواب حیران تھا اور لوگ بھی سخت پریشان تھے کسی نے پوچھا نواب صاحب آپ نے کوئی نیا کام یا کوئی غلطی تو نہیں کی اس پر نواب صاحب نے بتایا کہ وہ ولی اللہ تھے بس اس کا یہی سبب ہے یہ ان کی بدعا کا ثمر ہے یہ بات ذہن میں آتے ہی نواب صاحب خود چل پڑے اور بہاولنگر پہنچ کر نواب صاحب کو ملے اور پوری داستان بیان کی نواب صاحب اس بات کو تسلیم نہیں کرتے تھے بہرحال بڑی منت سماجت کی بالآخر نواب صاحب کو ماننا پڑا ادھر نواب کی کوٹھی تک پانی آ گیا تھا حافظ صاحب نواب کی سکونت پر پہنچے تو کدال منگوا کر پانی میں مٹی ڈالنا شروع کر دی اور اللہ سے دعا بھی کی جس کی بناء پر پانی وہیں رک گیا اور پانی نے پیچھے ہٹنا شروع کر دیا اور اپنے ٹھکانہ پر پہنچ گیا نواب صاحب کی کوٹھی کے ساتھ ایک کنواں ہے اور اس کی ایک دیوار بالکل خالی ہے یعنی اس کے ساتھ جو مٹی تھی وہ بھی دریا بہا کر لے گیا ہے۔

مَنْ خَشِيَ الرَّحْمٰنَ بِالْغَيْبِ وَجَاءَ بِقَلْبٍ مُّنِيبٍ ○ إِنَّ لِلْمُتَّقِينَ مَفَازًا ○

حَدَائِقَ وَاَعْنَابًاO وَّكَوَاعِبَ اَتْرَابًاO وَّكَاْسًا دِهَاقًاO لَا يَسْمَعُوْنَ فِيْهَا لَغْوًا وَّلَا كِذّٰبًاO جَزَآءً مِّنْ رَّبِّكَ عَطَآءً حِسَابًا (پارہ 30 رکوع 1)

فِيْ ظِلٰلٍ هُمْ وَاَزْوَاجُهُمْ عَلَى الْاَرَآئِكِ مُتَّكِئُوْنَ لَهُمْ فِيْهَا فَاكِهَةٌ وَّلَهُمْ مَّا يَدَّعُوْنَ (پارہ 23، رکوع 3)

يٰعِبَادِ لَا خَوْفٌ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ وَلَا اَنْتُمْ تَحْزَنُوْنَ اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاٰيٰتِنَا وَكَانُوْا مُسْلِمِيْنَ اُدْخُلُوا الْجَنَّةَ اَنْتُمْ وَاَزْوَاجُكُمْ تُحْبَرُوْنَO (پارہ 25 رکوع 13)

مندرجہ بالا آیات اللہ تعالیٰ نے جنتیوں کی بابت ارشاد فرمائیں

جنتی جب جنت میں چلا جائے گا تو کہے گا تیری جنت بڑی فراخ ہے اس دل میں لگتا نہیں فرمایا جائے گا اپنی بیوی کو ساتھ لے جاؤ دو ہیں تو دو کو غرض گھر کے جتنے بھی افراد ہیں انہیں ساتھ لے جاؤ پھر بھی وہ کہے گا اللہ تیری جنت بہت کشادہ ہے تو حکم ہو گا ان کو حوریں بھی دی جائیں جن کی شان میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا

فِيْهِنَّ قٰصِرٰتُ الطَّرْفِ لَمْ يَطْمِثْهُنَّ قَبْلَهُمْ اِنْسٌ وَّلَا جَآنٌّ كَاَنَّهُنَّ الْيَاقُوْتُ وَالْمَرْجَانُ هَلْ جَزَآءُ الْاِحْسَانِ (سورہ الرحمن)

یعنی اللہ تعالیٰ جنتیوں کو ایسی حوریں عطا کریں گے جن کی آنکھیں موٹی ہوں گی جن کے چہرے حسین و جمیل ہونگے یہاں تک کہ حور کے جسم سے مرد کو اپنا چہرہ نظر آئے گا اور جنتی لوگ اپنے رب کو ایسے دیکھیں گے جیسے دنیا میں آج لوگ چودھویں کے چاند کو دیکھتے ہیں۔ فرمایا ایسے ہی تم اپنے مولیٰ کو جنت میں دیکھو گے۔

معلوم ہوا کہ کوئی آدمی بھی اپنے رب کو دنیا میں نہیں دیکھ سکتا اس لئے معراج کی رات میں حضور ﷺ نے اپنے رب کو بغیر حجاب کے نہیں دیکھا جو بات چیت ہوئی وہ پردہ کی حالت میں ہوئی۔ لیکن خدا کے بندوں کو نیک لوگوں کو جنت میں خدا کا دیدار ہو گا۔

مولنا عبد الغفور صاحب اکاڑوی بیان کرتے ہیں

کہ ایک مسٹنڈے تیلی نے کہا کہ وہابیوں کا رب میرے پاس تمبا کو مانگنے کے لئے آیا۔ العیاذ باللہ اتنا گھٹیا کلمہ اس نے کہا۔ جعفر طیار نے جب نجاشی کے دربار میں تقریر کی اور

سورہ مریم پڑھ کر سنائی تو بادشاہ اور اس کے درباری رو پڑے لیکن آج کے مسلمان قرآن سن کر نہیں روتے اس کا مطلب یہ ہے کہ ان کے دل سیاہ اور مرچکے ہیں اور بعض کی خوراک بھی حلال کی نہیں ایک پٹواری کی بابت مشہور تھا کہ یہ رشوت نہیں لیتا تھا جب کوئی رشوت دینے والا آئے تو جیب اس کے آگے کرتا تھا اور وہ رشوت اس کی جیب میں ڈال دیتا تھا اور گھر جا کر بیوی کو اشارہ کرتا تھا تو وہ نکال لیتی تھی تو وہ سمجھتا کہ شاید ہاتھ نہ لگانے سے میں برے افعال سے بچ جاتا ہوں۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا

تَعَاوَنُوا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى وَلَا تَعَاوَنُوا عَلَى الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ

حدیث میں آتا ہے کہ ایک شخص قیامت کے دن عرض کرے گا۔ باری تعالیٰ اس شخص نے مجھے وضو سے پہلے مسواک دی تھی جنتیوں کو جنت میں 70 مردوں کے برابر طاقت ملے گی حضرت عیسیٰ علیہ السلام جیسی جوانی حضرت یوسف جیسا حسن ملے گا اور طرح طرح کی نعمتیں ملیں گی۔

ایک آدمی کا واقعہ! ایک آدمی جو گاؤں کا چوہدری تھا اور بہت زیادہ بدکار تھا اور ایک زمیندار جو کاشت کر کے زندگی بسر کرتا تھا۔ اس کی اہلیہ کو برائی کی طرف آمادہ کیا لیکن وہ جواب دیتی رہی بالآخر جب اس کو مجبور کر دیا تو اس نے اس کی بیوی کو بتا دیا اس پر چوہدری کی بیوی کہنے لگی جا کمینی تو جھوٹ بولتی ہے تیرے جیسی کئی اسکے پیچھے پھر رہی ہیں۔ ایک دن غریب عورت کا خاوند ہل چلانے کے لئے کھیت میں گیا۔ تو مذکورہ نمبردار اس کے پاس آ کر کہنے لگا آؤ اب میری خواہش پوری کرو۔ وہ چکی پیس رہی تھی کہنے لگی تم چکی پیسو اور میں پڑوس میں بتا آؤں کہ چکی فارغ نہیں تاکہ کوئی مانگنے کے لئے نہ آ جائے۔ تو اس عورت نے سیدھا جا کر نمبردارنی کو بتا دیا کہنے لگی تم میری بات کا اعتبار نہیں کرتی تھی آؤ میں تمہیں تمہارے نمبردار کی حرکت بتاؤں لالٹین لے کر آئی تو دیکھا کہ نمبردار صاحب چکی کے آگے جڑے ہوئے ہیں۔ تو اس حال میں اسے دیکھ کر کہنے لگی۔

اگوں ہو کیندی تینوں لکھ دیاں لعنتاں
پنڈ برباد کیتا تیریاں شامتاں

پنڈ دیاں سانبھ رکھیں واہ واہ امانتاں
واڑ نہ کھاوے کھیتی تائیں
کہندا کمینہ کتھے کدھر نوں جاواں ==
ایدھوں ود کی احسان کماواں
پیس پیس کے آٹا رعیت نوں کھواواں
ہور احسان ہوندا نائیں
کسے نبی دی سنت تائیں ٹھٹھا کرے جے کوئی
بیشک کافر بیشک کافر خبر حدیثوں ہوئی
پڑھے قرآن سخاوت لکھاں نیک اعمال کماواں
توبہ باجھو بے ادب نبی دا کدے نہ جنت جاوے

وچ قرآن دے کتنی جائیں اکھیا رب گرامی   ساڈی نعمت کھا کہ کیتی جس نے نمک حرامی
دوزخ وچ ہمیشہ اس نوں جلایاں لوڑاں   ستر نبی جے کرن سفارش کدے نہ ہرگز چھوڑاں

قَالَ اِبْرَاہِیْمُ اَدْھَمُ حِیْنَ سَالُوْہُ عَنْ قَوْلِہٖ تَعَالیٰ اُدْعُوْنِیْ اَسْتَجِبْ لَکُمْ وَاِنَّا نَدْعُوْا فَلَمْ یَسْتَجِبْ لَنَا فَقَالَ مَاتَتْ قُلُوْبُکُمْ عَنْ عَشَرَۃِ اَشْیَآ اَوَّلُھُمْ اِنَّکُمْ عَرَفْتُمُ اللّٰہَ وَلَمْ تُؤَدُّوْا حَقَّہٗ(۲) وَقَرَأْتُمْ کِتَابَ اللّٰہِ وَلَمْ تَعْمَلُوْا بِہٖ(۳)وَالدَّ عَیْتُمْ عَدَاوَۃَ اِبْلِیْسَ وَوَالَیْتُمُوْہُ(۴)وَالدَّعَیْتُمْ حُبَّ الرَّسُوْلِ وَتَرَکْتُمْ اَثَرَہٗ وَسُنَّتَہٗ(۵)وَالدَّعَیْتُمْ حُبَّ الْجَنَّۃِ وَلَمْ تَعْمَلُوْ لَھَا(۶)وَالدَّعَیْتُمْ خَوْفَ النَّارِ وَلَمْ تَنْتَھُوْا الذُّنُوْبَ(۷) وَالدَّعَیْتُمْ اَنَّ الْمَوْتَ حَقٌّ وَلَمْ تَسْتَعِدُّوْلَہٗ(۸) وَاشْتَغَلْتُمْ بِعُیُوْبِ غَیْرِکُمْ وَتَرَکْتُمْ عُیُوْبَ اَنْفُسِکُمْ(۹)وَتَاکُلُوْنَ رِزْقَ اللّٰہِ فَلَا تَشْکُرُوْنَ اللّٰہَ(۱۰)وَتَدْفِنُوْنَ مَوْتَاکُمْ وَلَا تَعْتَبِرُوْنَ

مفہوم:۔ حضرت ابراہیم بن ادھم سے کسی نے اللہ تعالیٰ کے اس قول کے بارہ میں پوچھا کہ اللہ فرماتے ہیں کہ تم مجھے پکارو میں تمہاری پکار کا جواب دونگا لیکن ہم اللہ کو پکارتے ہیں اور ہماری پکاری کا جواب نہیں ملتا تو ابراہیم ادھم نے فرمایا کہ 10 چیزوں سے تمہارے دل مردہ ہو چکے ہیں۔

حضرت ایوب علیہ السلام کی بیوی کے بارہ میں چند اشعار

یوسف دی پوتی تے پڑپوتی یعقوب دی چوتھی بیوی جو آئی حضرت ایوب دی
صابراں دی لڑی ابراہیم محبوب دی اجر دا ورثہ جنہاں تائیں
آکھیا پیغمبر لے جا تو دیں طلاق نی چلی جا پیکے میرا توڑ جا ساک نیں
بھاپیا کتوں جیویں کرے رب پاک نی توں تے تکلیف پاویں تائیں
سنیا جاں مائی رحمت چانگراں ماریاں خدا دے حبیبا تیں میں صدقے واریاں
میں کراں گی خدمت جد تک رب نوں بھاوئے گا کڈ لیوئے جان یا آرام عطاوئے گا
یا مینوں موت آوئے اللہ بلاوئے گا چھڈ کے تھانوں جاندی نائیں
کراہت بدبو جیہڑی تسی سنا وندے عاشقا بدبواں بدلے چھڈے نہیں جاوندے
تھاڈی بیماری اللہ مینوں چا لاوندے میں راضی ہاں لگے میرے تائیں

علامہ اقبال کے چند اشعار

ازمن صوفی و ملا سلامے کہ پیغام خدا گویند مارا
ولے تاویل شاں در حیرت انداخت خدا و جبرائیل و مصطفیٰ را

امیر خسرو کو مدفون خزانہ ملا جس میں ایک تختی پر یہ نصیحتیں مرقوم تھیں

ہر کہ زن ندارد آسائش تن ندارد ہر کہ فرزند ندارد بینائی چشم ندارد
ہر کہ برادر ندارد قوت بازو ندارد ہر کہ علم ندارد عزت ندارد
ہر کہ ایں ہمہ ندارد ہیچ ندارد

مختلف موضوعات پر چند اشعار

بے پردہ نظر آئیں جو کل چند بیبیاں اکبر غیرت قومی سے زمین میں گھڑ گیا
پوچھا جو ان سے تمہارا پردہ کیا ہے کہنے لگیں عقل پہ مردوں کی پڑ گیا
وہ شوکت و شان زندگانی نہ رہی غیرت کی حرم میں پاسبانی نہ رہی
پردہ اٹھ گیا تو کھل گیا اے اکبر اسلام میں اب وہ لن ترانی نہ رہی

تمہاری تہذیب اپنے ہاتھوں سے آپ ہی خود کشی کرے گی
جو شاخ نازک پہ آشیانہ بنے گا ناپائیدار ہو گا

وحوش اور بہائم کو انسان بنایا گدڑیوں کو عالم کا سلطان بنایا
مغرب کی وادیوں میں گونجی ازاں ہماری تھمتا نہ تھا کسی سے سیل رواں ہمارا
تجھ سے سرکش ہوا کوئی بگڑ جاتے تھے تیغ کیا تھا ہم تو توپ سے لڑ جاتے تھے
خدا کے بندے تو ہیں ہزاروں خدا کا کوئی ایک لاکھوں میں تو کوئی نہیں عربوں میں جا کر دیکھ
اٹھا کر پھینک دو باہر کی گلی میں نئی تہذیب کے انڈے ہیں گندے
یک زمانہ صحبت با اولیا بہتر از صد سالہ طاعت بے ریا

ذلیخاں کا اپنے خاوند عزیز مصر کی طرف اشارہ کر کے حضرت یوسف علیہ السلام کے بارہ میں

مجھی نوں ہتھ پاون لگی ناگ میرے ہتھ آیا
توڑن لگی پھل گلاب نوں کنڈے زخم لگایا
چمن کی رنگ و بو نے جس قدر دھوکے دیئے ہیں
کہ میں نے ذوق گل و بو سی میں کانٹوں پہ زباں رکھ دی

ایک عورت کی تحریر

ایک پڑھی لکھی عورت نے اخبار میں مضمون شائع کروایا کہ دختر محمد ﷺ جناب فاطمہ اپنی زندگی میں اپنے دور کے لوگوں میں اپنے طور و طریقہ کے معاشرہ کو ملحوظ رکھتے ہوئے پردہ کرتی تھیں لیکن ہمارے وقت کی فاطمہ قائداعظم محمد علی جناح کی ہمشیرہ اپنے معاشرہ کو مدنظر رکھتے ہوئے نقاب کی پابند نہیں اور پردہ بھی نہیں کرتیں لہٰذا ہمیں بھی پردہ پوشی کی ضرورت نہیں۔

جانور پیدا کئے تیری وفا کی واسطے
چاند سورج اور ستارے ہیں ضیاء کے واسطے
یہ کھتیاں سرسبز ہیں تیری غذا کے واسطے
یہ سارا جہاں تیرے لئے ہے اور تو خدا کے واسطے

قُلْ يَا عِبَادِيَ الَّذِينَ أَسْرَفُوا عَلَىٰ أَنفُسِهِمْ (الخ) أَنِيبُوا إِلَىٰ رَبِّكُمْ (الخ) نَبِّئْ عِبَادِي أَنِّي أَنَا الْغَفُورُ الرَّحِيمُ

حضرت مولانا مولوی محی الدین صاحب" لکھوی کے والد صاحب جواب مدینہ طیبہ میں رہتے ہیں ان کا قیام گاؤں ضلع فیروز پور گاؤں لکھوکے میں تھا۔ ایک سردار ڈوگر آدمی جو سرمایہ داری کے گھمنڈ میں کافی حد تک مغرور تھا اپنی عادت کے مطابق مولنا مذکورہ کی کھیتی میں گھوڑیاں چارنے کے لئے چھوڑ دیتا تھا بعض احباب نے کہا کہ مولنا آپ اسے بلا کر سمجھائیں حضرت نے بلا کر اصلاح کی کوشش کی لیکن جواب دیا کہ ہماری گھوڑیاں اسی طرح چرا کریں گی حضرت مولنا صاحب نے فرمایا کہ میں دعویٰ کروں گا لیکن کسی بڑے حاکم کے سامنے کہنے لگا کہ کوئی فکر نہیں کہ دیکھیں مولنا صاحب نے عرض کیا الٰہی یہ بڑا مغرور انسان ہے اسے سنبھال لے بالاخر اس کے پیٹ میں درد شروع ہو گئی کافی حد تک علاج کیا لیکن ناکام رہا آخر سمجھا کہ علاج تب ہی ہو گا کہ مولنا آئیں چونکہ ان کے حق میں گستاخی ہوئی ہے آپ کو بلانے پر آپ نہ آئے فرمایا سردار کو میرے پاس لاؤ سردار کو مولانا کے پاس لایا گیا اور اس نے معافی مانگ لی اس پر حضرت نے دعا مانگی الٰہی سردار نے اپنے قصور کی معافی طلب کی ہے تب اللہ تعالیٰ نے اس کے قصور کو معاف فرما دیا تو اسے بھی معلوم ہوا کہ اللہ کے بندوں کو ناجائز تنگ نہیں کرنا چاہیئے۔

اللہ والوں کے احوال کے بارہ میں

جفا جو عشق میں ہوتی ہے وہ جفا ہی نہیں
ستم نہ ہو تو محبت میں کچھ مزا ہی نہیں

میری زبان قلم سے کسی کا دل نہ دکھے
کسی سے شکوہ نہ ہو زیر آسمان مجھکو

دلوں کو چاک کرے مثل شانہ جس کا اثر
تیری جنات سے ایسی فضاں مجھکو

مانا کہ تیری دید کے قابل نہیں ہوں میں
تو میرا شوق دیکھ میرا انتظار دیکھ

کھولی ہیں ذوق دید نے تیری آنکھیں اگر
ہر رہ گذر میں نقش کف پائے یار دیکھ

کیا کہوں اپنے چمن سے جدا کیوں کر ہوا
اسیر حلقہ دام ہوا کیوں کر ہوا

جائے حیرت ہے برا سارے زمانے کا ہوں میں
مجھ کو یہ خلعت شرافت عطا کیوں کر ہوا

کبھی اپنا بھی نظارہ کیا ہے تونے اے مجنوں
کیا لیلیٰ کی طرح تو خود بھی ہے محمل نشینوں میں

مہینے وصل کی گھڑیوں کی صورت اڑے جاتے ہیں
مگر گھڑیاں جدائی کی گذرتی ہیں مہینوں میں

مجھے روکے گا تو اسے ناخدا کیا غرق ہونے سے
کہ جنہیں ڈوبنا ہو ڈوب جاتے ہیں سفینوں میں

رخصت محبوب کا مقصد فنا ہوتا اگر — جوش الفت بھی دل عاشق سے کر جاتا سفر
عشق کچھ محبوب کے مرنے سے مر جاتا نہیں — روح میں غم بن کر دیتا ہے مگر جاتا نہیں
ہے بقائے عشق سے پیدا بقا محبوب کی — زندگانی ہے عدم نا آشنا محبوب کی
ہم آہ بھی بھرتے ہیں تو ہو جاتے ہیں بدنام — وہ قتل بھی کرتے ہیں تو چرچا نہیں ہوتا
بدی را بادی سہل باشد جزا — اگر مردی احسن الی من اسی
اذا کان رب البیت بالطبل ضاربا — فلا تلم الا ولا دعیلۃ بالرقس

آنحضرت ﷺ کے بارہ میں کفار کا کہنا

مَا جَرَّبْنَا بِکَ اِلَّا بِصِدْقًا
مَا تُکَذِّبُکَ اِلَّا تُکَذِّبُ هَاجِبْتَ بِهٖ

عربی میں ہفتہ کے دنوں کے نام

ہفتہ یوم السبت، اتوار یوم الاحد، سوموار یَوْمُ الاِثْنَیْنِ منگل یوم الثلثاء بدھ یوم الاربعاء، جمعرات یوم الخمیس، جمعہ یوم الجمعہ

اولیاء اللہ حضرت نظام الدین اور جنید بغدادی کے چند اقوال

حضرت نظام الدین اولیاء نے کئی لاکھ انسانوں کو لا الہ الا اللہ کی دعوت دیکر کامل مسلمان بناتے ہوئے توحید جیسی اہم چیز سے واقفیت کروا کر مواحد بنایا اسی طرح حضرت شیخ جنید بغدادی نے کچھ آدمیوں کو دیکھا کہ بھنگ گھوٹ کر پی رہے ہیں پوچھا کیا کرتے ہو جواب دیا کہ نشہ آور چیز استعمال کر رہے ہیں آپ نے کہا آخر میں تمہیں ایک نشہ بتاتا ہوں جو نہ اترے اور نہ ہی ختم ہونے پائے انکو ہمراہ لیکر وضو کروایا اور اللہ کے دربار یعنی مسجد میں لا کر کھڑا کر دیا اور عرض کی کہ یا الہ العالمین ان کے جسموں کو تیرے دربار میں تیری برکت سے لانا میرا کام تھا اور ان کے دلوں کو اپنے ہاں بلانا تیرا کام ہے۔

حضور ﷺ کی تربت اور گنبد خضرا کے پاس کھڑے ہو کر درود شریف کی تلاوت کرنا ہو تو چہرہ گنبد اطہر کی طرف ہو اور اگر دعا مانگنی ہو تو چہرہ قبلہ شریف کی طرف ہو حضرت خولہ کا دربار رسالت میں شکایت کرنا تو اس کی فریاد سن کر اللہ تعالیٰ کے دربار سے اس کے

بارہ میں آیت کا نازل ہونا۔

لَقَدْ سَمِعَ اللّٰهُ قَوْلَ الَّتِي تُجَادِلُكَ فِي زَوْجِهَا وَتَشْتَكِي إِلَى اللّٰهِ (الخ)

قابل افسوس بات

لندن کی ایک عورت پاکستان کے دورہ پر آئی اور مسلمانان پاکستان نے بڑی گرمجوشی کے ساتھ اس کا خیر مقدم کیا اور اس کی آمد پر بڑی مسرت کے مظاہرے کے لئے علیک سلیک کی حالت میں انس بھرے مصافحے کئے اور بعض نے یہاں تک احترام کیا (بلکہ بے غیرتی) کا مظاہرہ کیا کہ اس کی پیشانی کو چوما۔ صرف اس بناء پر کہ وہ کسی دوسرے ملک سے آئی ہے اللہ ہمیں پناہ دے۔ حالانکہ عورتوں اور مردوں کو قرآن پاک میں واضح الفاظ میں حکم دیا گیا

قُلْ لِلْمُؤْمِنِيْنَ يَغُضُّوا مِنْ أَبْصَارِهِمْ (الخ) وَقُلْ لِلْمُؤْمِنَاتِ يَحْفَظْنَ مِنْ أَبْصَارِهِنَّ وَيَحْفَظْنَ فُرُوجَهُنَّ (الخ)

ایک خدا پرست انسان کا واقعہ

ایک فقیر خدا پرست انسان کا ایک گاؤں سے گذر ہوا رات کو وہ مسجد میں ٹھہر گیا اور بھوک بھی لگی ہوئی ہے کھانا کھلانے کی غرض سے ایک شخص نے روٹی کی پیشکش کی کہ آپ میرے ساتھ تشریف لائیں تاکہ میں آپ کو کھانا کھلاؤں بندہ خدا اس چوہدری کے ساتھ گیا جب روٹی پیش کی گئی تو پوچھا آپ نے زمین گنے پر تو نہیں خریدی تو چوہدری کہنے لگا آپ کو اس سے کیا غرض ہے فقیر کہنے لگا یہ میرے لئے بالکل حرام ہے جواب دے دیا اور کھانا نہ کھایا اور چوہدری نے لوگوں میں مشہور کر دیا کہ عجیب درویش ہے کہ کھانا نہیں کھاتا ایک اور آدمی نے کھانے کی پیش کش کی تو ان سے پوچھا کہ آپ نے بہنوں اور بیٹیوں کو زمین سے حصہ دیا ہے یا نہیں کہنے لگا نہیں۔ درویش کہنے لگا آپ کی خورد و نوش کی اشیاء میرے لئے حرام ہیں ایک اور صاحب نے کھانے کی پیشکش کی تو ان سے پوچھا کہ آپ بیاج اور سود تو نہیں لیتے تو اس نے کہا کہ آپ کا اس کے ساتھ کیا تعلق ہے آپ کا کھانا میرے لئے حرام ہے پھر شرابی' تاش کھیلنے والے' جوا باز چوری اور دیگر جرائم کرنے والے سب آئے لیکن آپ نے کسی کی نہ مانی اب تمام گاؤں والوں نے تو۔ کرتے ہوئے کامل مسلمان بننے کا عہد کر لیا۔

حضرت بختیار کاکی (رحمتہ اللہ علیہ) کا راگ سے پرہیز

خواجہ حضرت بختیار کاکیؒ بیمار تھے اثناء مرض خواجہ نظام الدین بیمار پرسی کے لئے ان کے در دولت پر تشریف لے گئے دروازہ پر پہنچ کر حضرت کے خادم سے اندر جانے کی اجازت طلب کی خادم نے جا کر بتایا کہ خواجہ نظام الدین صاحب آپ کی عیادت کے لئے تشریف لائے ہیں اگر آپ اجازت دیں تو وہ آجائیں حضرت بختیار کاکیؒ نے جواب میں فرمایا کہ مرض کی حالت میں بھی سماع یعنی قوالی سننے والے چہرہ کو پسند نہیں کرتا۔ خواجہ نظام الدین نے فرمایا کہ گھر سے آتے ہوئے توبہ کر کے آیا ہوں کہ آئندہ قوالی نہیں سنوں گا اور نہ ہی ایسی مجلس منعقد کرونگا حضرت بختیار کاکیؒ نے اپنی پگڑی اتار کر دی اور خادم سے کہہ بھیجا کہ یہ پگڑی خواجہ نظام الدین کے قدموں کے نیچے بچھا دو تاکہ وہ اس پر پاؤں رکھ کر چل کر میرے پاس آئیں۔

مسلمانوں کی عبرت کے لئے ایک کہانی

ایک چوہدری صاحب نے کسی دوسرے علاقہ میں زمین خریدی اور وہیں رہائش بنائی اور کاروبار شروع کر دیا۔ اس کے پہلے گاؤں کا ایک کمی بنام امام دین اس علاقہ میں گیا سوچا کہ اب آیا ہوں چلو ملاقات کرتا جاؤں چوہدری صاحب کے ہاں آیا چوہدری صاحب نے اپنے اہل و عیال کا پوچھا تو امام دین نے بتایا کہ آپ کی (پشتی) کتیا مرگئی ہے باقی سب خیرو عافیت ہے پوچھا وہ کیسے مری وہ تو ایک ہزار روپے کی تھی جواب ملا آپ کی ڈاچی کی ہڈی اس کے حلق میں پھنس گئی تھی اس وجہ سے وہ مرگئی تھی اور سب خیریت ہے پوچھا میری اونٹنی کیسے مری وہ تو اڑھائی ہزار کی تھی امام دین نے جواب دیا کہ آپ کی والدہ کی قبر کے لئے اینٹیں اکٹھی کر رہی تھی یا قبر کے لئے اینٹیں لیجا رہی تھی پوچھا میری والدہ کیسے فوت ہوئیں کہا کہ وہ آپ کے بیوی بچوں کی ملاقات کے لئے گئی تھیں بچے سکول سے واپس آکر جس مکان میں قیام کرتے تھے مکان گرا اور دب کر سب فوت ہو گئے باقی سب خیریت سے ہے چوہدری صاحب نے کہا کہ ہمارا پورا کنبہ بمعہ مویشی وغیرہ سب ختم ہو چکا ہے اور تم کہتے کہ ہر طرح کی خیریت ہے یہی حال موجود دور کے مسلمانوں کا ہے نہ نماز' نہ روزہ' نہ حج'

نہ زکوۃ' نہ مسلمانوں والا کوئی کام لیکن ہیں وہ کون؟ سوال پر یہی جواب دیتے ہیں کہ ہم اللہ کے فضل و کرم سے مسلمان ہیں۔

مسلمانوں کے لئے اسلام سے بیگانگی کی نصیحت

ایک نو عمر لڑکا جو بچپن کی حالت میں والدین سے چھپ کر کہیں علم دین کی تعلیم حاصل کرنے کے لئے گیا اور بڑی محنت سے علم حاصل کرتا رہا حافظ قاری بننے کی اسناد بھی لے لیں عرصہ دراز بعد والدین سے ملاقات کرنے کے لئے آیا گھر میں والدہ صاحبہ کی زیارت ہوئی امی جان نے بڑی محبت کا ثبوت دیتے ہوئے اعلیٰ درجہ کا پیار دیا پوچھا بیٹے بڑی طویل مدت بعد آئے ہو کیا کرتے رہے ہو عرض کی امی جان علم دین حاصل کرتے ہوئے تین ڈگریاں حاصل کی ہیں اسی بناء پر زیادہ عرصہ صرف ہوا والدہ سن کر بہت خوش ہوئی لوگوں کے پوچھنے پر بتاتی پھرتی تھی کہ میرا لخت جگر تعلیم کی تین عدد ڈگریاں حاصل کر کے آیا ہے اب یہ لڑکا اپنے والد کو نہ پاتے ہوئے اپنے کھیتوں میں آیا کہ ابا جان وہاں ہوں گے باپ نے پہچان کر بڑے اچھے طریقہ سے محبت و پیار کیا اب یہ لڑکا اپنی زمین میں سیرو تفریح کر رہا ہے اچانک باپ پر نظر پڑی تو کیا دیکھتا ہے کہ باپ قبلہ کی جانب منہ کر کے پیشاب کر رہا ہے بیٹے نے اسلامی غیرت کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے کہا ابا جان یہ کیا کر رہے ہو باپ نے منہ تو نہ موڑا البتہ پیشاب روک لیا بیٹا جب پھر اپنے دھیان لگ گیا تو پھر دیکھتا ہے کہ پیشاب قبلہ کی جانب منہ موڑ کر پیشاب کر رہا ہے لخت جگر نے پھر روکا اسی ناراضگی کی بناء پر غضب میں آتے ہوئے گھر پہنچا اور اہلیہ کو کہنے لگا کہ تو لوگوں کے سامنے بیٹے کی بڑی تعریفیں کرتی پھرتی ہے جب یہ تمہارا پیارا بیٹا تمہارا بھی پیشاب بند کریگا تو تمہیں بھی پتہ چل جائے گا۔ مناسب تھا والد صاحب کو پیشاب کر لینے دیتا بعد فراغت احسن طریق سے سمجھا دیتا۔

بادشاہ اورنگ زیب کا اعلان

بادشاہ اورنگ زیب نے اپنے ملک میں اعلان کیا جہاں تک حکومت تھی بالخصوص شہر دہلی میں اس بات کا پورے وثوق سے عمل ہو کہ ہندو سکھ وغیرہ جتنی قومیں ہیں اگر تین دن کے اندر مسلمان ہو جائیں تو بہتر و گرنہ سب کو تیر و تلوار کا نشانہ بناتے ہوئے قتل کر دیا جائیگا

مندرجہ بالا اعلان سنتے ہی ان مذاہب کے بعض لوگ مسلمان ہونے شروع ہو گئے اور جو اسلام قبول کرنے سے انکار کرتے انہیں قتل کر دیا جاتا تو ایسی حالت میں کہرام مچ گیا اور ایک دن شام کے وقت خطیب مسجد جماعت کروا رہے تھے مقتدین میں بادشاہ وقت بھی اقتدا کرتے ہوئے نماز پڑھ رہا تھا تو ایک آدمی مقتدین میں سے جو کسی اچھی برادری سے تعلق رکھتا تھا جب امام نے الحمد للہ رب العالمین پڑھا تو اس نے لقمہ دیتے ہوئے کہا نہ نہ یہ غلط ہے بالآخر امام مسجد نے نماز توڑ کر پوچھا کہ بتاؤ اگر یہ نہ پڑھوں تو پھر کیا پڑھوں بادشاہ وقت بھی متوجہ ہوا کہ لقمہ دینے والا کون شخص ہے اب وہ شخص سامنے آ بیٹھا اور عرض کی کہ الحمد لله رب المسلمین پڑھا جائے بادشاہ وقت نے کہا کہ اس طرح تو عبارت غلط ہو جائے گی اور اس کا شریعت سے ثبوت بھی نہیں ملتا تو اس آدمی نے کہا کہ اگر آپ خدا تعالیٰ کو رب العالمین مانتے ہیں تو جبراً" غیر مسلموں کو مسلمان کیوں کرتے ہو اور جو انکار کرتے اسے قتل کیوں کیا جاتا ہے بالآخر اورنگ زیب کے ذہن میں یہ بات آ گئی اور وہ اپنے طرز عمل سے وہ تائب ہوا اور مقتولین کے ورثاء کو اپنے شاہی خزانہ سے پیسہ دے کر انہیں رضا مند کر لیا اور کہ اگر کوئی اپنی مرضی سے مسلمان ہو تو درست وگرنہ کسی پر زبردستی نہیں کی جائے گی۔

صوفی ولی محمد صاحب جو ضلع فیروز پور کے مشہور و معروف بزرگ اور عالم دین تھے ان کا ایک واقعہ

ایک گاؤں میں جماعت کی دعوت پر تشریف لے گئے اور وہاں جا کر قرآن و حدیث کی تبلیغ کی آپ چونکہ عامل بالقرآن والسنہ تھے اسلاف کی زندگی اور تقویٰ و پرہیز گاری میں ضرب المثل تھے ان کا وعظ و نصیحت سن کر لوگ رونے لگے اور بہت زیادہ ان کی تقریر کا اثر ہوا ایک سردار بیٹھا ہوا تقریر سن رہا تھا لوگوں نے بیعت کرنی شروع کر دی اور اس نے بھی روتے ہوئے بیعت کرنے کی عرض کی لیکن صوفی صاحب نے فرمایا کہ تجھے بیعت کرنا مہنگا پڑے گا چونکہ اس نے بڑی بڑی مونچھیں رکھی ہوئی تھیں اور داڑھی منڈوائی ہوئی تھی اور بڑی بڑی قلمیں تھیں حضرت صاحب نے فرمایا کہ اگر بیعت کرنی ہے تو پہلے حجام کو بلواؤ حجام

کی آمد پر قینچی کے ساتھ اس کی مونچھیں بھی کٹوا دیں اور بیعت کرلی اور صوفی صاحب کی اس نے دعوت کی تو آپ نے دعوت قبول کرلی۔ لیکن لوگوں سے پوچھنے پر معلوم ہوا کہ نمازہ' روزہ' تلاوت قرآن پاک کا سختی سے پابند ہے لیکن زکوٰۃ اور عشروغیرہ ادا نہیں کرتا کھانا جب تیار ہو گیا تو صوفی صاحب کو نوکر بلانے کے لئے آیا صوفی صاحب جب اس سردار کے گھر تشریف لے آئے تو اس سے پوچھا کیا نماز' روزہ تلاوت قرآن پاک کرتے ہو کہنے لگا جی ہاں کہا زکوٰۃ اور عشروغیرہ نکالتے ہو کہنے لگا نہیں حضرت صاحب نے فرمایا پھر تیرا کھانا میرے لئے حلال نہیں چونکہ مال زکوٰۃ ادا کرنے کے بغیر حلال نہیں ہوتا اسی بناء پر سردار نے آپ سے کچھ ہتک آمیز باتیں کیں لیکن حضرت صاحب کا صبرو استقلال دیکھ کر یہ سردار پشیمان ہو گیا اور آپ سے معافی مانگی حضرت صاحب نے اس کے تمام مال کا حساب کرکے عشر زکوٰۃ ادا کردی اور پھر کھانا کھایا۔

ایک قصبہ کے دو بھائیوں کا واقعہ

دو بھائی جو کہ اچھے بھائی تھے۔ ایک اسلامی عقیدہ رکھتا تھا اور دوسرا اس کے برعکس بے نماز اور بے دین تھا اہلحدیث بھائی نے دوسرے سے اپنے بیٹے کے لئے اس کی بیٹی کا رشتہ لیا لڑکی والے نے تاکید کی کہ میری ایک ہی لڑکی ہے لہٰذا رسم و رواج ادا کرنے کی حالت میں میرے پاس آنا لڑکے والے نے قوال' راگیئے یہاں تک کہ گانے والی عورتیں بھی منگوائیں جب یہ سب جمع ہو گئے تو ایک ایک کرکے ان سب فریقوں کو لڑکی والے کے گھر روانہ کر دیا اور آخر والے کو ایک کاغذ لکھ کر دے دیا جس میں یہ تحریر کر دیا کہ تمہارے مطالبہ کے مطابق روانہ کر دیئے ہیں اور یہ بھی آپ کے پہنچ بھی گئے ہیں اب مجھے میرے بیٹے کے لئے تمہاری بیٹی کے نکاح کی ضرورت نہیں اب وہ پریشان ہو گیا کہ اب لوگوں میں میری بدنامی ہو گی لڑکے والوں کے پاس آکر منت سماجت کی لیکن یہ نہ مانا لڑکے والے نے کہا کہ اس کی ایک ہی صورت ہے کہ لڑکی کو ہمراہ لاکر میرے ہی گھر میں نکاح کر دو تو یہ مجھے منظور ہے۔ تو لڑکی والوں نے ایسا ہی کیا لڑکی کو پیدل چلا کر لڑکے والوں کے ہاں لایا اور یہیں نکاح ہوا۔ یعنی لڑکے والوں نے کوئی رسم و رواج گانا' باجا' مہندی' سہرا وغیرہ کوئی رسم نہ کی تھی۔

يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ كُلُوْا مِمَّا فِي الْاَرْضِ حَلٰلًا طَيِّبًا وَّلَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ (پارہ نمبر2 رکوع نمبر5)

ترجمہ! "اے جہان والو کھاؤ اور پیو اس چیز سے جو حلال پاکیزہ اور نہ تم پیروی کرو شیطان کے قدموں کی بے شک وہ تمہارے لئے ظاہرہ دشمن ہے"

يٰٓاَيُّهَا الرُّسُلُ كُلُوْا مِنَ الطَّيِّبٰتِ وَاعْمَلُوْا صَالِحًا اِنِّيْ بِمَا تَعْمَلُوْنَ عَلِيْمٌ

یعنی مولا کریم نے رسولوں کو بھی معاف نہیں کیا بلکہ تاکید کی کہ تم پاک اشیاء کھاؤ اور نیک عمل کرو کیونکہ تم جو اچھے یا برے عمل کرتے ہو میں ان سے بخوبی واقف ہوں۔

دوسری جگہ مومنوں کو فرمایا

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُلُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ اِنْ كُنْتُمْ اِيَّاهُ تَعْبُدُوْنَ

(پارہ نمبر2 رکوع نمبر5)

یہاں تمام بنی آدم کو مخاطب کیا کہ حلال طیب کھاؤ چونکہ اشرف المخلوقات ہونے میں تمام بنی آدم برابر ہیں اس لئے اشرف بمعنی بزرگی کے ہیں۔ جس طرح بزرگی امتیازی حیثیت رکھتی ہے اسی طرح اس کی غذا بھی صاف ستھری اور پاکیزہ ہونی چاہئے جس طرح اللہ تعالیٰ نے فرمایا

هُوَ الَّذِيْ يُصَوِّرُكُمْ فِي الْاَرْحَامِ كَيْفَ يَشَآءُ

مطلب یہ کہ جیسے کائنات انسان کو بنانے والا بھی ممتاز ہے ایسے ہی انسان کی بھی حیثیت بلند ہونے کے ساتھ ساتھ اس کی غذا بھی امتیازی ہے یاد رہے کہ ہر حلال طیب نہیں لیکن حلال کا طیب ہونا شرط ہے جیسے ہر داڑھی والا شریف نہیں ہوتا اسی طرح اگر اپنی ذاتی کھیتی میں ہل چلا کر پانی لگا کر محنت مشقت کر کے بوئی گئی ہو اس میں کسی قسم کی ملاوٹ نہ ہو تو حلال طیب ٹھہری اور اگر اس میں چوری کے پانی کی ایک بوند بھی داخل کر لی گئی اور خداوند تعالیٰ کا مقرر شدہ حصہ نہ نکالا گیا تو یہ طیب نہ رہی اسی لئے ابوبکر صدیق نے فرمایا زکوٰۃ ادا نہ کرنے والا واجب القتل ہے اور اسلام کی بنیادی شرط رزق حلال صدق مقال رضا برضا اللہ عزوجل ہے

شیخ عطار فرماتے ہیں

گر شکم را پاک داری از حرام
مرد ایماندار باشی والسلام

یعنی اگر پیٹ حرام کھانے سے بچ گیا تو پھر اے انسان تو کامل مسلمان ہے اسلام نے حصے مقرر کر دیئے ہیں یعنی پانچواں' دسواں' بیسواں' ستیسواں' چالیسواں اگر یہ حصے پورے پورے نکل جائیں اور اپنی شرعی مصارف کے مطابق خرچ کیا جائے مال حلال و طیب ہے سوال پیدا ہوتا ہے کہ دنیا کے مالکوں کو ضروریات زندگی لاحق ہیں

حالانکہ فرمان نبوی ﷺ ہے۔

اَلْخَلْقُ عِيَالُ اللّٰهِ جس کی تشریح کچھ یوں ہے

اِنَّ الْجَنَّةَ مُشْتَاقٌ عَلٰى خَمْسٍ(۱) مَنْ تَلِى الْقُرْاٰنَ(۲) وَحَافَظَ اللِّسَانَ (۳) مَطْعَمَ الْجِيْعَانَ (۴) وَمُبْلَسَ الْعُرْيَانَ)(۵) وَصَلُّوا عَلٰى حَبِيْبِ الرَّحْمَانِ

مطلب یہ کہ جنت 5 قسم کی شخصوں کے مشتاق ہے۔

(۱) قرآن پڑھنے والا(۲) زبان کی حفاظت کرنے والا(۳) بھوکوں کو کھانا کھلانے والا(۴) ننگے جسم والوں کو کپڑے پہنانے والا(۵) اور اللہ کے رسول پر درود بھیجنے والا

کرو تم مہربانی اہل زمین پر
خدا مہربان ہو گا عرش بریں پر

حضرت سلیمان علیہ السلام کی کچہری میں ایک سرخاونی (سرخاد کی مونث) ایک آبی جانور ہے اس نے مقدمہ دائر کیا کہ فلاں سیاہ پوش یعنی کالے لباس والے چھ چار کی داڑھی والا جو دریا کے کنارے اسی خیال سے تسبیح گھماتا پھرتا تھا اس نے میرا خاوند یعنی سرخاد کو پکڑ لیا ہے ہم دونوں کا بہت پیار تھا اگر وہ مجھے واپس نہ دلایا گیا تو میں خود کشی کرلوں گی حضرت سلیمان علیہ السلام نے فرمایا کہ ہم خدا کی عبادت کے لئے پیدا کئے گئے ہیں اور تم ہماری خدمت کے لئے پیدا کئے گئے ہو۔ اس نے کہا کہ مجھے کوئی عذر نہیں لیکن اس نے جس طریقہ سے شکار کیا اس سے وہ اس کے لئے پاکیزہ نہیں رہا اس پر حضرت سلیمان علیہ السلام نے اس

شخص کو بلا کر دھوکہ کے ساتھ شکار کرنے سے منع کیا فرمایا کہ اس طرح شکار کا جانور حلال اور طیب نہیں رہتا۔

شاہ عبدالحق دہلوی کی کتاب مدارج النبوۃ سے ایک واقعہ

حضرت مبارک مشہور بزرگ ہیں اور یہ ایک امیر آدمی کے باغ میں مالی تھے پوری گیارہ سال ملازمت کرتے رہے ایک مرتبہ مالک باغ اچانک آیا اور کہنے لگا کہ انار لاؤ تو آپ نے کئی ایک انار پیش کیے جو تمام کے تمام میٹھے تھے مالک باغ نے کہا کہ تم چکھ کر لائے ہو جواب میں کہا کہ میں رکھا ہوں چاکھا نہیں ہوں بلا اجازت کھانا حلال اور طیب کے منافی ہے لہٰذا اسی مالک نے اسی باغ میں ایک کوٹھی بنوادی کہ آپ اس میں رہائش رکھیں آپ کو ہر سہولت بلا معاوضہ میسر ہوگی ایک دن مالک باغ نے مبارک سے مشورہ کیا کہ میری بیٹی جوان ہوگئی ہے جس کے نکاح کے لئے لڑکے کا معیار بتائیں آپ نے فرمایا کہ یہودی لوگ حسب نسب دیکھتے ہیں' عیسائی مال و دولت دیکھتے ہیں مسلمان دیندار' تقویٰ و پرہیزگاری و اسلام کو دیکھتے ہیں لہٰذا اس تاثر کو دیکھتے ہوئے بیٹی کا نکاح انہی سے کردیا جس میں سے فرزند ارجمند حضرت عبداللہ پیدا ہوئے۔

بنی اسرائیل کے ایک بزرگ کا واقعہ

بنی اسرائیل میں ایک اللہ کا ولی گذر چکا ہے جس کا رات دن صرف بندگی خداوند تھا اور اس کی رہائش پہاڑوں پر تھی اور اس کی خوراک کے لئے اللہ تعالیٰ نے ایک درخت اگادیا اور پانی کے لئے ایک چشمہ جاری کردیا بھوک ہوتی تو پھل کھالیتا پیاس لگتی تو چشمہ سے پانی پی لیتا جب اس کی عمر پانچ سو برس ہوئی تو وہ فوت ہوگیا اللہ تعالیٰ نے فرمایا فرشتو اسے تم بغیر حساب کتاب کے جنت میں داخل کردو میری رحمت کے ساتھ اللہ کے اس بندے نے عرض کی کہ الٰہی میں نے پانچ صد برس عبادت کی لہٰذا میرا حساب ہونا چاہئے اللہ تعالیٰ نے جواب میں فرمایا جب اللہ نے میزان میں ایک طرف آنکھیں رکھیں اور دوسری جانب اس کے نیک اعمال تو اس کے نیک اعمال کا پلڑا ہلکا تھا آنکھوں والا پلڑا جھک گیا تب اللہ نے فرمایا اس کو سیدھا جہنم میں لے جاؤ تب عرض کی الٰہی میری پانچ صد سالہ عبادت تیری نعمتوں کے

مقابلہ میں کوئی اہمیت نہیں رکھتی آپ اپنی رحمت میں مجھے ڈھانپ لیں بالاخر اللہ نے اسے اپنی رحمت کے ساتھ جنت میں داخل کر دیا۔

غازی علم دین شہید کا واقعہ

جب علم دین غازی شہید نے سنا کہ ہندو راج کمال کے نبی کریم ﷺ کی توہین میں ایک کتاب لکھی جس کا نام رکھا ہے رنگیلہ رسول جس میں آپ کی شان کے خلاف گالی گلوچ تک زبان درازی کی ہے اور ہتک آمیز الفاظ قلم نوک کئے ہیں غازی علم دین لاہور کا رہنے والا تھا تلوار ہاتھ میں لے لی اور سیدھا انارکلی بازار میں راج کمال کی دوکان پر جا پہنچا اور پوچھا کہ اے دشمن رسول تم نے اللہ کے آخری رسول کی شان کے خلاف گستاخانہ الفاظ لکھے ہیں حالانکہ ہم آپ ﷺ پر ایمان رکھتے ہیں اور ہم آپ کے امتی ہیں ایسی باتیں سن کر ہندو بگڑ گیا غازی علم دین نے تلوار نکال کر اسے قتل کر دیا چنانچہ مقدمہ عدالت میں پیش ہوا وکلاء قائداعظم محمد علی جناح اور دوسرے ڈاکٹرز وکلاء نے کہا کہ بس تم اتنا کہہ دو کہ میں نے قتل نہیں کیا لیکن غازی اسلام نے کہا کہ اے وکیل صاحب آپ آسمان کی طرف تو دیکھیں کہ حوریں انتظار کر رہی ہیں اور کفن لئے کھڑی ہیں کہ میں کب اللہ کے ہاں پہنچوں میں یہ بات نہیں کہہ سکتا بلکہ میں اقرار کرتا ہوں کہ میں نے ہی اس موذی ہندو کو قتل کیا ہے جس نے سید الانبیاء کی شان میں گستاخانہ طریقہ سے اپنے ہاتھ اور زبان لمبا کیا ہے بالاخر علم دین غازی کو شہید کر دیا گیا۔

بنی اسرائیل کا حضرت موسیٰ علیہ السلام سے مطالبہ

بنی اسرائیل نے جب موسیٰ علیہ السلام سے کہا کہ اللہ کے راستہ میں جہاد کے لئے نکلو تو انہوں نے واضح الفاظ میں انکار کر دیا کہ جا تو اور تیرا خدا جا کر لڑائی کرو ہم تو یہاں ہی بیٹھنے والے ہیں واپس گھروں کو لوٹنے کے لئے سفر جہاں سے شروع کیا رات کو جہاں ٹھہرے جب صبح اٹھے جہاں سے سفر شروع کیا تھا وہیں موجود تھے حتیٰ کہ چالیس سال تک اسی جنگل میں رہے اب جب انہوں نے موسیٰ علیہ السلام سے من اور سلوی کا سوال کیا تو اللہ تعالیٰ نے دو قسم کے کھانے منّ یعنی کہ میٹھی چیز سلوئی نمکین لذیذ چیز تھی۔ پینے کے لئے پانی مہیا کیا

اور دھوپ سے بچنے کے لئے بادلوں کا سایہ مہیا کیا اس کے بعد انہوں نے ترکاریوں کا مطالبہ کیا حکم ہوا کہ شہر میں حطۃ پڑھتے ہوئے داخل ہو جاؤ اور سجدہ کی حالت میں شہر میں داخل ہو جاؤ انہوں نے ہر چیز کو بدلتے ہوئے نافرمانی کا آخر کار نتیجہ عذاب الٰہی ہوا۔

وَالسَّمَاءِ ذَاتِ الْبُرُوجِ وَالْيَوْمِ الْمَوْعُودِ وَشَاهِدٍ وَمَشْهُودٍ قُتِلَ أَصْحَابُ الْأُخْدُودِ النَّارِ ذَاتِ الْوَقُودِ ۝

پچھلے زمانے میں ایک بادشاہ تھا اس کے ہاں ایک جادوگر تھا۔ جادوگر جب بوڑھا ہو گیا تو کہنے لگا کہ اے بادشاہ مجھے ایک ذہین بچہ دے دیں جس کو میں اپنے جادو کے مکمل کرتب سکھا دوں۔ چنانچہ ایک ذہین بچے کو وہ تعلیم دینے لگا۔ بچہ اسی کے پاس جانے لگا اور راستہ میں ایک راہب کا بھی گھر پڑا تھا جہاں وہ عبادت میں یا وعظ و نصیحت میں مشغول ہوتا وہ بچہ بھی کھڑا ہو جاتا۔ یونہی ایک زمانہ گذر گیا کہ ایک طرف تو وہ علم دین سیکھتا اور دوسری طرف جادو سیکھتا تھا۔ ایک دن وہ دیکھتا ہے کہ راستہ میں ایک ہیبت ناک جانور پڑا ہوا ہے جس نے لوگوں کی آمدورفت روک رکھی ہے سوچا کہ آج موقع ہے کہ میں امتحان لے لوں کہ آیا راہب کا دین مسیحی سچا ہے یا جادوگر کا دین سچا ہے اس نے ایک پتھر اٹھایا اور یہ کہہ کر پھینکا کہ الٰہی اگر تیرے نزدیک راہب کا دین اور اس کی تعلیم جادوگر سے زیادہ محبوب ہے تو تو اس پتھر کے ساتھ اس جانور کو قتل کر دینا تاکہ لوگوں کو اس بلا سے نجات ملے پتھر لگتے ہی وہ جانور مر گیا اور لوگوں کا آنا جانا شروع ہو گیا پھر جا کر اس واقعہ کی راہب کو خبر دی اس نے کہا پیارے بچے تو مجھ سے افضل ہے اب خدا کی طرف سے تیری آزمائش ہو گی اور میرے بارہ میں کسی کو خبر نہ دینا غرض اس کے پاس حاجتمندوں کا تانا بانا لگ گیا اس کی دعا سے مادر زاد اندھے کوڑھے غرض ہر قسم کے لوگ اس کی دعا سے تندرست ہونے لگ گئے پھر بادشاہ کے دربار میں وزیر کا آنا ڈھیروں تحفے تحائف لے کر آنا غرض عبداللہ بن تامر کا مواحد بن کر بادشاہ سے مقابلہ کرنا اور خود کو ولی کے حوالے کر کے ڈھیروں لاکھوں لوگوں کو کلمہ گو بنانا اس کی مکمل تشریح سورہ بروج میں درج ہے (تفسیر ابن کثیر جلد ۵ صفحہ نمبر ۳۰ سے لیکر صفحہ نمبر ۴۲ تک)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر خداوند قدوس کا احسان عظیم

یعنی نزول مائدہ کی دعا قبول فرمانا

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی قوم نے کہا کہ کیا یہ ممکن ہے کہ تمہارا رب ہمارے اوپر دستر خوان کا نزول کر دے اور بعض سے مروی ہے کہ حضرت عیسیٰ کے ساتھیوں نے اپنی حاجت اور فقر کی وجہ سے یہ سوال کیا تھا کہ ایک اخوان اترا کرے جسے ہم کھائیں اور عبادت کے لئے قوت حاصل کریں تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ اگر تم ایمان رکھتے ہو تو خدا سے ڈرو اور ایسا سوال نہ کرو طلب رزق میں اللہ پر بھروسہ کرو کہیں ایسا نہ ہو کہ یہی چیز تمہارے لئے فتنہ بن جائے تو حواریوں نے کہا کہ ہم خدا کے محتاج ہو گئے ہیں ہمیں کھانے کے لئے چاہئے اور ہم جب آسمان سے اترتا ہوا مائدہ دیکھیں گے تو ہم کو پورا اطمینان ہو جائے گا اور تم پر ایمان بڑھ جائے گا اور تمہارے رسول ہونے کا کامل یقین ہو جائے گا اور ہم اس کے خود گواہ بن جائیں گے یہ اللہ کی طرف سے ایک نشانی ہے اور عیسیٰ کی نبوت کی واضع دلیل ہے تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے دعا مانگی۔

کہ اے رب! آسمان سے ہم پر ایک مائدہ اتار اس روز کی یاد میں ہمارے اگلے اور پچھلے عید منائیں گے سفیان ثوری کہتے ہیں کہ

تَكُوْنُ عِيْدَ اَلاَوَّلِنَا وَلِاٰخِرِنَا یاتَكُوْنُ لَنَا عِيْدًا

اس سے مراد کہ ہم لوگ اس دن نماز پڑھیں گے تاکہ ہم سب کے لئے ایک عبرت بن جائے۔ اور تصدیق رسالت کی کافی دلیل ہو سکے اور اے خدا ہر بات پر تو قادر ہے تو میری دعا کو قبول کر لے۔ تاکہ لوگ میری رسالت کی تصدیق کر سکیں اپنی طرف سے بلا کلفت و تعجب خوشگوار رزق بھیج۔ تو خیر الرازقین ہے تو اللہ تعالیٰ نے کہا۔ اچھا میں خوان اتار دوں گا لیکن اگر اس کی بعد بھی تمہاری قوم نے کفر کیا اور مخالفت برتی تو میں انہیں عذاب کرونگا کہ کسی نے ایسا عذاب نہ چکھا ہوگا جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔

وَيَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ اَدْخِلُوْا اٰلَ فِرْعَوْنَ اَشَدَّ الْعَذَابِ اور اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ فِي الدَّرْكِ

اَلۡاَسۡفَلِ مِنَ النَّارِ

فرمایا اگر اتنی نعمتوں کے پانے کے بعد بھی انہوں نے اللہ کی نافرمانی کی تو میں انہیں ایسا عذاب چکھاؤں گا جو جہان والوں میں سے کسی کو عذاب نہ ملے گا عبداللہ بن عمر فرماتے ہیں کہ قیامت کے روز شدید ترین عذاب تین قسم کے لوگوں کو ہو گا۔

(1) منافق لوگ

(2) مائدہ اترنے کے بعد بھی جنہوں نے کفر کیا۔

(۳) فرعون کی امت (اَللّٰھُمَّ لَا تَجۡعَلۡنَا مِنۡھُمۡ)

اللہ کے ایک نیک ولی کے بارہ میں حدیث اور اس کی نیک کارکردگی کے بارہ میں

قَالَ بَیۡنَا رَجُلٌ بِفُلَاتٍ مِّنَ الۡاَرۡضِ فَسَمِعَ صَوۡتًا فِیۡ سَحَابَۃٍ اِسۡقِ حَدِیۡقَۃَ فُلَانٍ فَتَحۡی ذَالِکَ السَّحَابُ فَاَفۡرَغَ مَاءَہٗ فِیۡ حَرَّۃٍ فَاِذَا شَرۡجَۃٌ مِنۡ تِلۡکَ الشَّرَاجِ قَدۡ اِسۡتَوۡعَبَ ذَالِکَ الۡمَاءَ کُلَّہٖ فَتَتَبَّعُ الۡمَاءُ فَاِذَا رَجُلٌ قَائِمٌ فِیۡ حَدِیۡقَۃٍ یَحُوۡلُ الۡمَاءَ بِمِسۡحَاتِہٖ فَقَالَ لَہٗ یَا عَبۡدَ اللّٰہِ مَا اسۡمُکَ قَالَ فُلَانٌ لِاِسۡمِ الَّذِیۡ سَمِعَ فِی السَّحَابَۃِ لِمَ تَسۡاَلُنِیۡ عَنۡ اِسۡمِیۡ فَقَالَ اِنِّیۡ سَمِعۡتُ صَوۡتًا فِی السَّحَابِ الَّذِیۡ ھٰذَا مَاءُہٗ یَقُوۡلُ اِسۡقِ حَدِیۡقَۃَ فُلَانٍ لِاِسۡمِکَ فَمَا تَصۡنَعُ فِیۡھَا قَالَ اِذَا قُلۡتَ ھٰذَا فَاِنِّیۡ اَنۡظُرُ اِلٰی مَا یَخۡرُجُ مِنۡھَا فَاَتَصَدَّقُ بِثُلُثِہٖ وَاٰکُلُ اَنَا وَعِیَالِیۡ ثُلُثًا وَاَرُدُّ فِیۡھَا ثُلُثَہٗ (رواہ مسلم)

مفہوم! آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ ایک شخص جنگل میں کھڑا تھا تو میں نے بادلوں میں سے یہ آواز سنی کہ اے بادل فلاں شخص کے باغ کو پانی دے تو بادل نے ایک طرف چلنا شروع کر دیا تو بادلوں نے ایک پتھروں والی زمین پر جا کر برسنا شروع کر دیا تو اس شخص نے بھی پانی کے پیچھے چلنا شروع کر دیا اچانک کیا دیکھتا ہے کہ ان سب نالیوں کا پانی ایک بڑی نالی میں جمع ہونا شروع ہو جاتا ہے تو وہ نالہ پانی کا ایک باغ کی طرف جانا شروع کر دیتا ہے تو وہاں پر دیکھتا ہوں کہ ایک شخص پانی کا راستہ ہموار کرتا ہوا اپنے باغ کو سیراب کر رہا ہے۔ تو میں نے اس سے پوچھا تمہارا نام کیا ہے کہنے لگا کہ تم میرے نام کے بارے میں کیوں پوچھ رہے ہو کہنے لگا کہ میں نے تیرا نام ابر میں سنا ہے کہ وہ کہہ رہا تھا کہ جاؤ فلاں کے باغ کو جا کر سیراب

کر دو اس کی وجہ کیا ہے کہنے لگا کہ اگر اب تم نے پوچھ لیا ہے تو میں تمہیں بتا دیتا ہوں کہ جب میرا باغ پھل دیتا ہے تو میں اس کے تین حصے کر دیتا ہوں۔

(1) ایک اللہ کے راستہ میں۔

(2) دوسرا اپنے لئے اور بیوی بچوں کے لئے۔

(3) اور تیسرا حصہ اسی باغ میں جو خرچ آتا ہے اس کے لئے رکھ دیتا ہوں

اس حدیث سے ثابت ہوا کہ منافع سے تہائی مال اللہ کے راستہ میں خرچ کرنا مستحب ہے اور اللہ کے حکم سے فرشتے بارش برساتے ہیں اور اسی طرح سارے کام فرشتے اللہ کے حکم سے کرتے ہیں تو مسلمان کو لازم ہے کہ اسے اللہ کی طرف سے جو نعمت ملے خواہ مال کی ہو یا جان کی تو وہ اپنے رب کی شکر گذاری کرتے اور ہر حال میں اللہ کو یاد کرتے ہوئے اس کا شکر بجالاتے ہوئے اس کے سامنے جھکا رہے۔ فارسی کے چند اشعار نیک لوگوں کی صحبت میں

صحبت از علم کتابی خوشتر است
صحبت مردان حر آدم گر است
مے نہ روید تخم دل از آب و گل
بے نگاہے از خداوندان دل

مفہوم! بزرگان حق کی صحبت میں رہنا ظاہری علم سے زیادہ نفع رساں عمل ہے چونکہ علم کتابی سے آدمیت کے اصولوں کا پتہ چلتا ہے مگر اولیاء اللہ کے ساتھ نشست و برخاست سے آدمیت کا عملی نمونہ روح میں جاگزین ہوتا ہے۔

دوئم! تمام تر دانے پانی اور مٹی کی آمیزش سے قوت نمود حاصل کرتے ہیں مگر دل کا بیج اس وقت تک سینے کی کھیتی میں نہیں اگتا جب تک اسے کسی مرد کامل نگاہوں کے سامنے نہ کیا جائے۔ کسی نے کیا خوب کہا۔

دل میں سما گئی ہیں قیامت کی شوخیاں
دو چار دن رہا تھا کسی کی نگاہ میں

محبت ادھر حذف دائود کند

حکمت ادھر تہی دا پر کسند

ترجمہ! یعنی اس کی صحبت میں ناقص انسان کامل بن جاتے ہیں اس کے عقیدت مند ہمنوا خالی ہاتھوں آتے ہیں مگر دین اسلام اور اعمال صالحہ سے جھولیاں بھر بھر کر واپس جاتے ہیں۔

مفہوم! مطلب یہ کہ جب تک ایک مسلمان اپنی زندگی میں کسی عالم با عمل کسی شیخ الحدیث کسی شیخ التفسیر کے پاس نشست و برخاست کرتا ہے اور قرآن و حدیث کی روشنی سے منور ہوتا ہے لیکن شرط یہ ہے کہ وہ شیخ الحدیث والتفسیر جو آئمہ دین کی تقلید سے پاک ہو ناجائز باتوں میں عزیز و اقارب دوستوں، ہمنواؤں، برادری غرض والدین کی بھی وہ تقلید نہ کرے یعنی معاشرہ کو پس پشت ڈال کر بدعات و شرک سے بچا رہے اور جب انسان ایسے غیر مقلد کے ساتھ نشست و برخاست کریگا تو یقیناً "اس کی علم و عمل میں انقلاب پیدا ہو جائے گا۔

اس کی چند مثالیں عرض کرتا ہوں

حضرت مولنا محمد اسماعیل رحمتہ اللہ علیہ گوجرانوالہ والے کے پاس ایک آدمی کسی متعصب مولوی کا بہکایا ہوا آیا اور مولنا صاحب کے ساتھ زبان درازی کرتے ہوئے گالی گلوچ کرنے لگا کافی حد تک اس نے بکواسات کیئے لیکن حضرت مولنا محمد اسماعیل رحمتہ اللہ علیہ بڑے صبر و تحمل کے ساتھ اس کی ناکردہ باتیں سنتے رہے چونکہ جمعہ کا دن تھا جمعہ کا وقت بھی ہو گیا حضرت مولنا صاحب نے فرمایا محترم میں جمعہ نہیں پڑھاتا بلکہ تم جمعہ پڑھاؤ یہ آدمی کہنے لگا میں پڑھا ہوا نہیں ہوں بالآخر حضرت مولانا محمد اسماعیل صاحبؒ نے خطبہ شروع کیا اور یہ آدمی دوران خطبہ زارو قطار رو رہا تھا۔ خطبہ جمعہ کی تکمیل کے بعد اس نے شرک و بدعت سے توبہ کرلی اور زندگی بھر توحید و سنت کا پابند رہا۔

واقعہ دوئم! حضرت مولنا حافظ عبدالمنان وزیر آبادیؒ جو استاد العلماء تھے شروع شروع میں جب وزیر آباد آئے وہاں کے باشندے جو ختم درود ساتے چالئے جیسی رسومات

کے عادی تھے وہ آپ کو گٹھری کی طرح باندکر کھیتوں میں پھینک آتے جب کہ وہ نہایت مشکل کے ساتھ گرہیں کھول کرواپس آتے جب حالات کچھ تبدیل ہوئے تو قرآن و حدیث کے درس و تدریس کا کام شروع کردیا تو اکثر طلباء ایسے تھے جو متعصب قسم کے تھے پڑھنے سے قبل یہ شرط رکھ لیتے کہ ہم آپ سے اس شرط پر پڑھیں گے کہ ہم آپ کے پیچھے نماز نہیں پڑھیں گے۔ کیونکہ آپ غیر مقلد یعنی وہابی ہیں آپ فرماتے مجھے یہ شرط منظور ہے بعض انتظامیہ کے لوگ اعتراض کرتے کہ اگر انہوں نے آپ کے پیچھے نماز نہیں پڑھنی تو آپ ان کو مت پڑھائیں آپ فرماتے ان شاگردوں کی یہ تقسیم ہے انہوں نے علم حاصل کرنے کیلئے مجھے پسند کیا ہے نہ کہ نماز میرے پیچھے ادا کرنے کے لئے لہٰذا ان کی شرط مجھے منظور ہے جب وہ چند ہفتے یا چند ماہ قرآن و حدیث پڑھتے جب انکے دلوں پر قرآن اور حدیث کے حروف اثر انداز ہوتے تو وہ خود بخود اپنے آبائی مذہب کی خامیوں سے واقف ہوکر حافظ عبدالمنان صاحبؒ سے رو رو کر معافیاں مانگتے اور تا زندگی کے لئے مذہب حق اہل حدیث پر پابند ہو جاتے اور اسلام کی سربلندی کے لئے کام کرتے۔

فضائل اولیائے کرام و علامات اولیائے عظام

الحمد لله نحمده ونستعينه ونستغفره ونومن به ونتوكل عليه ونعوذ باالله من شرور انفسنا ومن سيات اعمالنا من يهده الله فلا مضلله ومن يضلله فلا هادیٔ له ونشهدان لا اله الله وحده لا شريک له ولا نظيرله ولا مشيرله ولا ذدله ولا يدله ولا ندله ولا كفوله ولا مثل له ولا مثيل له ولا مثال له ونشهد ان سيدنا و سندنا وارشدنا و مرشدنا وحبيبنا وطبيبنا و طبيب قلوبنا محمد اعبده و رسوله اما بعد فان خيرالحديث كتاب الله وخيرالهدى هدى محمد صلى الله عليه واله وسلم وشر الامور محدثاتها وكل محدثه بدعه وكل بدعه ضلاله وكل ضلاته فى النار اللهم انصر من نصر دين محمد صلى الله عليه واله وسلم وجعلنا منهم واخذل من اعرض عن دين محمد صلى الله عليه وسلم ولا تجعلنا منهم اللهم صلى على محمد وعلى ال محمد كما صليت على ابراہيم وعلى ال ابراہيم انک حميد مجيد اللهم بارک على محمد وعلى ال محمد كما بارک على ابراہيم وعلى ال ابراہيم انک حميد مجيد رب اشرح لى صدرى ويسرلى امرى واحلل عقده من لسانى يفقهوا قولى سبحانک لا علم لنا الا ما علمتنا انک انت العليم الحكيم وما توفيقى الا بالله عليه توكلت واليه انيب اللهم انى اعوذبک من همزه و نقشه و نفخه وبفضل الله تعالى

بسم الله الرحمن الرحيم اَلَآ اِنَّ اَوْلِيَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۝ اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَكَانُوْا يَتَّقُوْنَ ۝ لَهُمُ الْبُشْرٰى فِى الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِى الْاٰخِرَةِ لَا تَبْدِيْلَ لِكَلِمٰتِ اللّٰهِ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۝ (پارہ نمبر11 رکوع نمبر12)

مندرجہ بالا آیت کا مفہوم

”خبردار جو اللہ کے ولی ہیں ان پر نہ کوئی خوف ہو گا اور نہ ہی وہ غمزدہ ہوں گے ۝ وہ

لوگ جو ایمان لائے اور انہوں نے پرہیزگاری اختیاری کی○ان کے لئے دنیا و آخرت میں خوشخبری ہے اللہ کے کلمات کو کوئی بھی بدلنے والا نہیں اور یہی تو بہت بڑی کامیابی ہے"

مندرجہ بالا آیات سے معلوم ہوتا ہے کہ جو حقیقی معنوں میں اللہ کے ولی ہیں ان سے محبت رکھنا بھی گویا ایک ایمان کا جز ہے کیونکہ ان سے محبت محض اللہ کی رضا کی خاطر ہوتی ہے جیسے اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا۔

وَكَذٰلِكَ اَوْحَيْنَا اِلَيْكَ رُوْحًا مِّنْ اَمْرِنَا

یعنی جیسے بدن کی زندگی کا تعلق روح کے ساتھ ہے ایسے ہی دلوں کی زندگی کا تعلق قرآن کے ساتھ گویا قرآن خدائے قدوس کی طرف سے ایک روحانی چیز ہے اور جو شخص کما حقہ اس قرآن کو سمجھ کر عمل کرے تو گویا دنیا میں ہی اللہ کا ولی ہے اور جو شخص اللہ کے ولی سے بغض رکھے گا گویا وہ نفاق کی حالت میں مرے گا اور اکثر لوگوں کا یہ ذہن بن چکا ہے کہ اہلحدیث لوگ اولیاء اللہ کو نہیں مانتے یہ بات تو سراسر غلط ہے اہلحدیث اللہ اور اس کے رسول کو بھی مانتے ہیں لیکن اللہ وحدہ لاشریک کی صفات کاملہ میں آنحضرت کو شریک نہیں کرتے آنحضرت ﷺ کا رتبہ جو اللہ نے انہیں عطا کیا ہے بعینہ اس طرح آنحضرت کو خاتم الرسل تسلیم کرتے ہیں اور اولیاء اللہ کو بھی جس طرح ماننے کا حق ہے اس طرح ہی ماننا چاہئے اللہ کی صفات میں شریک نہیں کرنا چاہئے مثلاً" بعض لوگ اولیاء اللہ کو حاجت روا' مشکل کشا' مختار کل تسلیم کرتے اور ایسا کرنے والا مشرک ہو گا اور قیامت کے روز انہیں مشرکین سے اٹھایا جائے گا مگر انہیں انکی منزلت مرتبت کے مطابق انکی عزت و احترام کرتے ہوئے انہیں اپنے دلوں میں جگہ دیتے ہیں۔

آنحضرت ﷺ کا قول

اِذَا اَحَبَّ الرَّجُلُ اَخَاهُ فَلْيُخْبِرْهُ اِنَّهٗ يُحِبُّهٗ (بحوالہ ابوداود' ترمذی شریف

یعنی جب کوئی شخص کسی سے محبت کرے تو اسے بتادے کہ میں تجھ سے محبت کرتا ہوں مطلب یہ جب وہ اسے بتادے گا کہ میں تجھے دوست رکھتا ہوں تو وہ بھی اسے دوست رکھے گا اور دوستی کا حق ادا کرے گا۔

دوسری حدیث میں آتا ہے

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی الله تعالی عنه قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی الله علیه واله وسلم اِنَّ اللّٰه تعالیٰ یَقُوْلُ یومَ الْقِیٰمَةِ اَیْنَ الْمُتَحَابُّوْنَ بِجَلَالِیْ اَلْیَوْمَ اُظِلُّهُمْ فِیْ ظِلِّیْ یَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلِّیْ (رواہ مسلم)

ترجمہ! ابو ہریرہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ یہ حدیث قدسی ہے کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن فرمائیں گے کہاں ہیں آپس میں محض میری رضا کی خاطر محبت کرنے والے میرے جلال کی قسم آج ان کو میں اپنے سایہ میں رکھوں گا جس دن میرے سایہ کے سوا کوئی سایہ نہیں ہو گا اس حدیث کو امام مسلم نے بیان کیا۔

اور اسی طرح ایک اور حدیث میں آیا ہے یَا اَبَا رَزِیْنٍ هَلْ شَعَرْتَ اَنَّ الرَّجُلَ اِذَا خَرَجَ مِنْ بَیْتِهٖ زَائِرًا اَخَاهُ شَیَّعَهٗ سَبْعُوْنَ اَلْفَ مَلَکٍ کُلُّهُمْ یُصَلُّوْنَ عَلَیْهِ وَیَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اِنَّهٗ وَصَلَ فِیْکَ فَصِلْهُ (مشکوۃ امصابیح)

مفہوم! اے ابا رزین کیا تجھے معلوم ہے کہ جب کوئی شخص اپنے گھر سے صرف اس ارادہ سے نکلتا ہے کہ میں اپنے کسی مسلمان بھائی کو مل آؤں تو اس کے پیچھے پیچھے 70 ہزار فرشتے دعا مانگتے رہتے ہیں اور وہ کہتے ہیں کہ یا رب اس نے یہ ملاپ تیری رضا کی خاطر کیا الٰہی تو بھی اس کے ساتھ صلہ کر"

یہ فضائل ان لوگوں کے ہیں جنہوں نے اپنی دوستیاں محض اللہ کی رضا کی خاطر قائم کیں اور وہ لوگ جو دنیا داری اور دکھلاوے کی خاطر ایک دوسرے سے ملتے جلتے رہے ان کے بارہ میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

اَلْاَخِلَّآءُ یَوْمَئِذٍ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ اِلَّا الْمُتَّقِیْنَ

یعنی اس دن تو جانی دوست بھی ایک دوسرے کے دشمن بن جائیں گے اور جنہوں نے اللہ کی رضا کی خاطر دوستی کی تھی انکی دوستی قائم رہے گی اور اللہ انہیں کہیں گے۔

لَا خَوْفٌ عَلَیْکُمُ الْیَوْمَ وَلَآ اَنْتُمْ تَحْزَنُوْنَ

نہ تم پر آج کوئی ڈر اور خوف ہے اور نہ ہی تم غمزدہ ہونا جو دنیا میں ہماری آیت پر ایمان

لاتے تھے اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِاٰیٰتِنَا وَکَانُوْا مُسْلِمِیْنَ اور انہیں کہا جائیگا اُدْخُلُوا الْجَنَّةَ اَنْتُمْ وَ اَزْوَاجُکُمْ تُحْبَرُوْنَ

تم اور تمہاری نیک بیویاں جنت میں چلے جاؤ تمہاری خاطر و مدارت کی جائے گی۔

یُطَافُ عَلَیْهِمْ بِصِحَافٍ مِّنْ ذَهَبٍ وَّاَکْوَابٍ وَفِیْهَا مَا تَشْتَهِیْهِ الْاَنْفُسُ وَتَلَذُّ الْاَعْیُنُ وَاَنْتُمْ فِیْهَا خَالِدُوْنَ

انکے اوپر آب خوروں اور رکابیوں کا دور چلے گا رکابیوں میں طرح طرح کے کھانے ہوں گے اور آبخوروں میں طرح طرح کی پاکیزہ شراب ہو گی اور اس جنت میں صرف وہی کچھ ہو گا جس کے بارہ میں ان کے جی چاہیں گے اور جس سے آنکھیں لذت حاصل کریں گئیں اور ان سے یہ بھی کہا جائیگا کہ تم یہاں ہمیشہ رہو گے۔

مَا اَحَبَّ عَبْدٌ عَبْدًا لِلّٰهِ اِلَّا اَکْرَمَ رَبَّهٗ عَزَّوَجَلَّ (رواہ احمد)

جو بھی بندہ کسی بندے سے محبت صرف اللہ کی رضا کی خاطر کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ بھی ایسے شخص کی عزت کرتے ہیں۔

حدیث قدسی! قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی الله علیه واله وسلم یَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰی وَجَبَتْ مُحَبَّتِیْ لِلْمُتَحَابِّیْنَ فِیَّ وَالْمُتَجَالِسِیْنَ فِیَّ وَالْمُتَزَاوِرِیْنَ فِیَّ وَالْمُتَبَاذِلِیْنَ فِیَّ رواہ مالک

ترجمہ! "رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ میری محبت واجب ہو جاتی ہے ایسے لوگوں کے لئے جو صرف میری رضا کی خاطر محبت کرتے ہوں' میری خاطر مجالس منعقد کرتے ہوں (یعنی جس میں ذکر الٰہی کیا جائے یا علم دین سکھایا جائے) اور میری رضا کی خاطر ملاقات کرنے والوں کے لئے اور میری رضا کی خاطر خرچ کرنے والوں پر میری محبت واجب ہو جاتی ہے اور اللہ تعالیٰ کے بندوں میں سے ایسے بھی ہیں جن پر انبیاء و شہدا بھی رشک کریں گے یعنی تعریف کریں گے۔ صحابہ کرام نے کہا یا رسول اللہ ﷺ وہ کونسے لوگ ہیں۔

قَالَ قَوْمٌ تَحَابُّوا فِي اللّٰهِ مِنْ غَيْرِ اَمْوَالٍ وَلَا اَنْسَابٍ وُجُوْهُهُمْ نُوْرٌ عَلٰى مَنَابِرَ مِّنْ نُوْرٍ

کہا ایسے لوگ جو صرف اللہ کی رضا کی خاطر محبت کرتے ہوں گے مال و نسب کا خیال رکھنے کے بغیر ان کے چہرے نور کی وجہ سے چمک رہے ہوں گے نور کے مبروں پر بیٹھے ہونگے جب لوگ ڈرتے ہوئے ہوں گے تو وہ نہ ڈریں گے جب لوگ غمزدہ ہونگے تو وہ غم سے مبرا ہونگے پھر آپ نے یہ آیت پڑھی۔

اَلَا اِنَّ اَوْلِيَاءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ

ابو حازم سے مروی ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام جب حضرت شعیب علیہ السلام کے پاس تشریف لائے تو وہ کھانا کھا رہے تھے انہوں نے کہا آؤ کھانا کھالو موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ میں اللہ تعالیٰ سے پناہ مانگتا ہوں انہوں نے کہا کس بات کی پناہ مانگتے ہو کیا بھوکے نہیں ہو موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا بھوکا تو ہوں لیکن میں ڈرتا ہوں مبادا کہیں یہ آپ کی بکریوں کو پانی پلانے کا عوض نہ ہو جائے اور ہم اس گھرانے میں سے ہیں جو آخرت کے کسی کام کو نہیں بیچتے۔ (یعنی کہ نیک عمل کو) اگرچہ اس کے عوض میں سونا بھر کر زمین ملے اس پر حضرت شعیب علیہ السلام نے فرمایا کہ نہیں نہیں ہمارے باپ داداؤں کی کی عادت ہے کہ ہم مہمان نواز ہیں اور محتاج کو کھانا کھلاتے ہیں یہ بات سن کر حضرت موسیٰ علیہ السلام ان کے ساتھ بیٹھ گئے اور کھانا کھالیا۔

حسن بصری سے ایک روایت

فتح البیان میں نقل ہے کہ حسن بصری ایک دفعہ وعظ کی مجلس سے اٹھے خراسان کے ایک شخص نے ایک گٹھری جس میں پانچ ہزار درہم اور 10 تھان کپڑے کے تھے آپ کو بطور ہدیہ کے نذر کر دیئے اور عرض کی یہ درہم تو خرچ کرنے کے لئے ہیں اور کپڑے پہننے کے لئے ہیں انہوں نے فرمایا خدا تجھے عافیت میں رکھے یہ خرچ اور تھان اٹھالو اور انہیں اپنے ہی پاس رکھو اس کی ضرورت نہیں جو شخص میرے ساتھ اس مجلس میں بیٹھے اور اس جیسے ہدیہ کو قبول کرے وہ جس دن اللہ کے سامنے جائے گا تو دین سے بہرہ ہو جائے گا۔

اور اسی طرح احوال الصادقین میں درج ہے

کہ ابراہیم اودھم جب اکل حلال کی طلب میں ملک طرطوس کو گئے تو وہاں باغبانی دس درہم ماہوار پر اختیار کرلی پھرایک دن باغ کا مالک آیا اور شیریں انار منگایا ابراہیم ایک انار لے کر گئے لیکن وہ ترش نکلا تو وہ کہنے لگے ہم نے شیریں مانگا تھایا ترش پھرایک خوش رنگ انار میٹھا سمجھ کرلائے لیکن اتفاق سے وہ بھی ترش نکلا پھراس نے ترش رو ہو کر کہا میٹھا انار کیوں نہیں لاتے تو ابراہم اودھم" نے ناخوش ہو کر نرم کلامی سے کہا میں کیاجانوں شیریں کونسا ہے اور ترش کونسا ہے میوہ رکھنے کا نوکر ہوں یا چکھنے کا مالک نے کہا اتنی دیر سے باغبانی کرتا ہے اور میٹھے کھٹے کو اب تک نہیں جانتا کیا تو ابراہیم اودھم ہے جو ایسی دیانتداری اور پرہیز گاری میں دم مارتا ہے یہ سنتے ہی نوکری چھوڑ دی مالک فورا" جان گیا کہ یہ وہی ہے پھر ہرچند معذرت اور خوشامد کی مگرانہوں نے قبول نہ کی فرمایا پہلے تو مزدوری تھی اور اب بزرگی ہے ہم محنت کا پھل کھاتے ہیں تقویٰ اور طہارت نہیں بیچتے اس لئے شام کو وہاں سے واپس آگئے۔

امام ابوحنفیہ اور امام شافعی کا قول

اِنْ لَّمْ تَکُنِ الْعُلَمَاءُ اَوْلِیَاءُ اللّٰہ تعالیٰ فَلَیْسَ لِلّٰہِ وَلِیٌّ ذَکَرَہُ النَّوَوِیُّ فِی اٰدَابِ حَمَلَۃِ الْقُرْاٰنِ

مفہوم! "یعنی اگر علماء کو اولیاء اللہ نہ سمجھا جائے پھر اللہ کا تو کوئی دوست نہ ہوا کیونکہ علماء انبیاء کے وارث ہیں جیسے حدیث شریف میں آتا ہے۔

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رضی اللہ تعالی عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ والہ وسلم اِنَّ اللّٰہ تعالیٰ قَالَ مَنْ عَادٰی لِیْ وَلِیًّا فَقَدْ اٰذَنْتُہٗ بِالْحَرْبِ (رواہ البخاری)

مفہوم! یعنی نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تبارک و تعالیٰ کہتے ہیں جس نے میرے کسی دوست کو تکلیف دی تو اسے لڑائی کے لئے خبردار کرتا ہوں گویا اولیاء اللہ کو تکلیف انبیاء کے وارثوں کو تکلیف دینے کے مترادف ہے اور اللہ کہتے ہیں۔

جس نے میرے ولی کو تکلیف دی گویا اس نے مجھے تکلیف دی۔ میرے ساتھ جنگ کرنے کو تیار ہو جائے۔

ایک حدیث میں آتا ہے

اِنَّ الْعَالِمَ وَالْمُتَعَلِّمَ اِذَا مَرَّ عَلٰی قَرْیَۃٍ فَاِنَّ اللّٰہَ یَرْفَعُ الْعَذَابَ عَنْ مَقْبَرَۃِ تِلْکَ الْقَرْیَۃِ اَرْبَعِیْنَ یَوْمًا ○ (حوالہ مجموع التفاسیر)

ترجمہ و مفہوم! بے شک عالم اور علم سیکھنے والا جب کسی بستی کے پاس سے گذرتے ہیں تو اللہ تعالیٰ اس قبرستان سے 40 دن کے لئے عذاب اٹھا لیتے ہیں اس حدیث سے بھی قرآن پاک پڑھنے اور پڑھانے والوں کی بڑی فضیلت ثابت ہوتی ہے اور یہی رسو اللہ ﷺ کے وارث ہیں۔

حضرت امام ابو حنیفہؒ کے واقعات

امام ابو حنفیہؒ جہاں ایک طرف بہت بڑے عالم دین اور متقی پرہیز گار شخصیت کے مالک تھے وہاں ایک بڑے مالدار اور تاجر بھی تھے کوفہ میں آپ کا کاروبار بہت پھیلا ہوا تھا۔ آپ نے ایک آدمی سے قرض لینا تھا اس کے محلّہ میں اسے آکر آواز دی موسم گرما کا دوپہر کے بعد کا وقت تھا آواز دے کر دھوپ میں کھڑے رہے جب وہ آدمی قرض ادا کرنے والا باہر آیا تو امام صاحب سے عرض کی حضرت دیوار کے سایہ میں ہی کھڑے ہو جائیں امام صاحب نے فرمایا کہ میں سایہ میں اس لئے کھڑا نہیں ہوتا کہ میں نے تجھ سے قرض لینا ہے اور کہیں تمہاری دیوار کے سایہ میں کھڑا ہونا سود میں شمار نہ ہو جائے۔

سخن شان صحابہ رضوان اللہ علیھم اجمعین

الحمد لله نحمده ونستعينه ونتوكل عليه و نعوذ باالله من شرورانفسنا ومن سيات اعمالنا من يهده الله فلا مضلاله ومن يضلله فلا هادى له ونشهد ان لا اله الا الله وحده وحده وحده لاشريك له ونشهد ان سيدنا محمد صلى الله عليه واله وسلم اما بعد فقال الله تبارك وتعالى فى كلامه المجيد والفرقانه الحميد

اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَهَاجَرُوْا وَجَاهَدُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ اَعْظَمُ دَرَجَةً عِنْدَ اللّٰهِ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفَآئِزُوْنَ ○ يُبَشِّرُهُمْ رَبُّهُمْ بِرَحْمَةٍ مِّنْهُ وَرِضْوَانٍ وَّجَنّٰتٍ لَّهُمْ فِيْهَا نَعِيْمٌ مُّقِيْمٌ ○

(پارہ نمبر10 رکوع نمبر9)

ترجمہ! وہ لوگ جو ایمان لائے اور اللہ کے راستہ میں ہجرت کی اپنی جانوں اور مالوں کے ساتھ وہ اللہ کے نزدیک اجر عظیم رکھتے ہیں اور وہی لوگ ہیں کامیاب ہونے والے' ان کا رب انہیں اپنی رحمت اور رضامندی کی خوشخبری دیتا ہے اور ان کے لئے ایسی نعمتیں ہیں جو سدا بہار رہنے والی ہیں۔

اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَهَاجَرُوْا وَجَاهَدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ○

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْ بَعْدُ وَهَاجَرُوْا وَجَاهَدُوْا مَعَكُمْ فَاُولٰٓئِكَ مِنْكُمْ وَاُولُوا الْاَرْحَامِ بَعْضُهُمْ اَوْلٰى بِبَعْضٍ فِيْ كِتٰبِ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ۔

(پارہ نمبر10 رکوع نمبر6)

ترجمہ! "اور وہ لوگ جو ایمان لائے اور اس کے بعد ہجرت اور جہاد تمہارے ساتھ کیا وہی لوگ تم سے ہیں اور رشتہ داروں والے بعض انکا بعض سے زیادہ فضیلت رکھتے ہیں اللہ کی کتاب میں بے شک ہر چیز کو جاننے والے ہیں"

اسی لئے تو امام مسلم اور امام بخاری بیان کرتے ہیں

کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے تین جگہوں پر میری موافقت کی۔

(1) کہ ایک دن مقام ابراہیم کے بارہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی کہ کیا ہی اچھا ہو تاکہ ہم مقام ابراہیم کے پاس نماز ادا کرتے اس پر اللہ تعالیٰ نے مندرجہ ذیل آیات نازل کردی وَاتَّخِذُوا مِنْ مَّقَامِ اِبْرَاہِیْمَ مُصَلًّی پارہ نمبر ا رکوع نمبر 15)

(2) میں نے امہات المومنین کے بارہ میں عرض کیا کہ کیا ہی اچھا ہو اگر ازواج مطہرات باپردہ ہو کر باہر نکلیں تو اس پر پردہ کی آیت نازل ہوئی۔

وَقَرْنَ فِیْ بُیُوْتِکُنَّ وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاہِلِیَّۃِ الْاُوْلٰی

(پارہ نمبر ۲۲ رکوع نمبر ا)

(3) کہ ازواج مطہرات نے جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو غیرت دلانے پر اجتماع کیا تو میں نے کہا کہ نبی چاہیں تو تمہیں طلاق دیکر تمہارے علاوہ کسی دوسری عورت سے شادی کرسکتے ہیں تو اس پر اللہ تبارک و تعالیٰ نے مندرجہ ذیل آیت نازل کردی۔

عَسٰی رَبُّہٗ اِنْ طَلَّقَکُنَّ اَنْ یُّبْدِلَہٗ اَزْوَاجًا خَیْرًا مِّنْکُنَّ

(پارہ نمبر 28 رکوع نمبر 19)

اسی طرح حضرت عمر فاروق نے تحریم شراب کے بارہ میں عرض کی تو مندرجہ ذیل آیت نازل ہوئی۔

یَسْئَلُوْنَکَ عَنِ الْخَمْرِ وَالْمَیْسِرِ قُلْ فِیْہِمَا اِثْمٌ کَبِیْرٌ (الخ)

اسی طرح عبداللہ بن ابی منافق کے جنازہ کے ساتھ حضور صلی اللہ علیہ وسلم جب چلنے لگے تو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے کہا کہ عبداللہ بن ابی فی الواقع دشمن خدا ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز جنازہ کے لئے نہ جائیں۔ تو اس پر یہ آیت نازل ہوئی

وَلَا تُصَلِّ عَلٰی اَحَدٍ مِّنْہُمْ (الخ)

یہ تھی شان عمر فاروق رضی اللہ عنہ اسی لئے تو قرآن حکیم میں ارشاد ربانی ہے

مَنْ ذَا الَّذِيْ يُقْرِضُ اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا فَيُضٰعِفَهٗ لَهٗ وَلَهٗ اَجْرٌ كَرِيْمٌ

ترجمہ! کون ہے وہ شخص جو اللہ کو قرض حسنہ دے پس اللہ اسے دگنا اجر دیں گے اور اس کے لئے اجر ہے عزت و مرتبے والا (پارہ نمبر ۲۷ رکوع نمبر ۱۸)

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کا مذکورہ بالا آیت کے ساتھ بہت تعلق ہے اور اس کے بڑے حصہ دار ہیں اس لئے اس پر عمل کرنے والے تمام نبیوں کی امتوں کے سردار آپ ہیں آپ نے ابتدائی تنگی کے وقت اپنا کل مال راہ اللہ میں دے دیا تھا جس کا بدلہ بجز خدا کے کسی اور سے مطلوب نہ تھا۔ حضرت عمرؓ فرماتے ہیں کہ میں دربار رسالت ماب میں تھا اور صدیق اکبر رضی اللہ عنہ بھی موجود تھے اور صرف ایک عبا پہن رکھی تھی گریبان کانٹے سے اٹکائی ہوئے تھے۔ جو حضرت جبرائیل نازل ہوئے تو پوچھا کیا بات ہے جو صدیق اکبر نے صرف ایک عبا پہن رکھی ہے اور کانٹا لگا رکھا ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انہوں نے اپنا کل مال راہ اللہ میں خرچ کر ڈالا ہے اب ان کے پاس کچھ نہیں حضرت جبرائیل نے کہا کہ ان سے کہہ دو کہ خدا انہیں سلام کہتے ہیں اور کہتا ہے کہ کیا تم مجھ سے اس فقیری میں خوش ہو یا ناخوش آپ نے حضرت ابو بکر صدیق سے یہ سارا واقعہ بیان کیا اور جواب مانگا اور انہوں نے عرض کیا کہ میں اپنے خدا سے کیسے ناراض ہو سکتا ہوں بلکہ میں اس حال میں بھی اس اللہ سے بہت خوش ہوں۔ یہ حدیث ضعیف ہے واللہ اعلم آیتہ مذکورہ میں ہے کہ حضرت ابوالدحداح انصاری حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور کہا

کہ ہمارا رب ہم سے قرض مانگتا ہے آپ نے فرمایا ہاں پھر انہوں نے عرض کی کہ مجھے ذرا اپنا ہاتھ تو پکڑائیے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے کر کہنے لگے کہ میرا باغ جس میں کھجور کے 600 درخت ہیں وہ میں نے اپنے رب کو دیا۔ ابھی انکے بچے بیوی اسی باغ میں تھے وہ آئے اور آ کر باغ کے دروازے کے پاس کھڑے ہو کر آواز دی بیوی لبیک کہتی ہوئی حاضر ہو گئیں تو کہنے لگے بچوں کو لیکر چلی آؤ میں نے یہ باغ اپنے رب کو بطور قرض دے دیا ہے۔ خوش ہو کر کہنے لگیں آپ نے بہت نفع کی تجارت کی ہے تو اپنے بچوں کو اور گھر کے دیگر اثاثہ کو لیکر باغ سے باہر چلی آئیں حضور فرمانے لگے جنتی درخت اور وہاں کے

باغات جو میووٴں سے لدے ہوئے ہیں جن کی شاخیں یاقوت اور موتی کی ہیں وہ خدا ابو الدحداح کو دے دی ہیں سبحان اللہ

لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ شَيْءٍ فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِيْمٌ

(پارہ نمبر ۴ رکوع نمبر ۱)

ترجمہ! "ہرگز نہیں پہنچ سکتے تم نیکی کو جب تک تم اللہ کے راستہ میں جو چیزیں خرچ کرو جسے تم خود پسند کرتے ہو بے شک اللہ اس کے بارہ میں جاننے والا ہے"

حضرت انس بن مالک سے مروی ہے

کہ تمام انصار میں حضرت ابو طلحہؓ سب سے زیادہ مالدار تھے وہ اپنے تمام مال اور جائیداد میں سب سے زیادہ بیر حامہ نامی باغ جو کہ مسجد نبوی کے سامنے تھا اسے پسند کرتے تھے آنحضرت ﷺ بھی اکثر اس باغ میں جایا کرتے تھے اور اس کے کنوئے کا عمدہ پانی پیا کرتے تھے جب یہ مذکورہ بالا آیت نازل ہوئی تو حضرت طلحہؓ نے حاضر ہو کر آپؐ سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد ہے لہٰذا میرا سب سے زیادہ عزیز مال یہی ہے یعنی بیر حامہ نامی باغ ہے لہٰذا میں اس کو اس امید کے ساتھ کہ جو بھلائی خداوند تعالیٰ کے پاس ہے وہ ہی میرے لئے جمع رہے خداوند تعالیٰ کی راہ میں صدقہ کرتا ہوں آپؐ کو اختیار ہے آپ جس طرح چاہیں اسے تقسیم کر سکتے ہیں آپ ﷺ خوشی سے کہنے لگے واہ واہ یہ تو بہت ہی فائدہ مند مال ہے اس سے لوگوں کو بہت فائدہ ہو گا فرمایا کہ میری رائے یہ ہے کہ یہ باغ تم اپنے رشتہ داروں میں تقسیم کر دو اس پر حضرت ابو طلحہؓ نے اسے اپنے چچا زاد بھائیوں میں تقسیم کر دیا۔ (بحوالہ مسند احمد اور بخاری مسلم)

اسی طرح شان صحابہ و فضیلت صحابہ کے بارہ میں ایک اور واقعہ

بخاری و مسلم میں آیا ہے کہ ایک دفعہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ میرا سب سے زیادہ عزیز مال وہ ہے جو خیبر کی زمین میں میرا حصہ ہے میں اس کو راہ خدا میں صدقہ کر دیتا ہوں آپ فرمائیے کہ میں کیا کروں آپؐ نے فرمایا کہ اصل زمین کو اپنے قبضہ میں رکھو اور اس کی پیداوار اور اس کا

پھل وغیرہ اللہ کی راہ میں وقف کردو۔ (بحوالہ بخاری و مسلم)

اسی طرح عبداللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں

جب میں تلاوت قرآن مجید کرتے ہوئے مذکورہ آیت پر پہنچا تو میں اپنے تمام مال و جائیداد کو تصور میں لایا لیکن مجھے اپنی رومی کنیز سے زیادہ محبوب کوئی چیز نظر نہ آئی لہٰذا میں نے اسی کو راہ خدا میں آزاد کردیا میرے دل میں اس کی اتنی محبت تھی کہ اگر میں خدا کی راہ میں دی ہوئی کسی چیز کو واپس لے سکتا تو میں اس کنیز کے ساتھ ضرور نکاح کر لیتا۔ (بحوالہ مسند بزار)

یعنی صحابہ کرام نے یہ ثابت کردیا کہ مسلمان دنیا میں اللہ کے دین کا بول بالا کرنے کے لئے آئے ہیں اور اس کا مقصد دنیا نہیں بلکہ آخرت ہے اسی لئے تو علامہ اقبالؒ فرماتے ہیں

نہ تو زمین کے لئے ہے نہ آسمان کے لئے
جہاں ہے تیرے لئے تو نہیں جہاں کے لئے
یہ عقل و دل ہیں شرر شعلہ محبت کے لئے
وہ خار و خس کے لئے یہ نیستان کے لئے
مقام پرورش آہ و نالہ ہے یہ چمن
نہ سیر گلشن کے لئے ہے نہ آشیاں کے لئے
رہے گا راوی و نیل فرات میں کب تک
تیرا سفینہ ہے بحر بیکراں کے لئے

یہ اشعار علم نہیں کہ علامہ کے ہیں یا کسی اور شاعر کے میں نے ایک معمر آدمی سے سنے بطور نصیحت لکھ دیئے ہیں۔

پوچھو نہ ہم سے داستان غم ہم اجڑے ہوئے ہیں
گھر کا چراغ کیا جلے باغ اجڑ کے رہ گیا
مجھ پر بھی آئی تھی بہار تھوڑی سی دیر کے لئے مگر
ہنستے ہوئے آنسو آ گئے رنگ بگڑ کے رہ گیا

غم کی ہوائیں کچھ ایسی چلیں کہ باغ اجڑ کے رہ گیا
گھر کا چراغ کیا جلے باغ اجڑ کے رہ گیا

حضرت یوسف علیہ السلام کا فرمانا

نال فریب لیائیوں مینوں اندر واڑ زلیخاں
چھڈ پلا میں باہر جاواں نہ کر خوار زلیخاں
آپ پیغمبر تے باپ پیغمبر تے جد پیغمبراں میرا
شان میری وچ لائق نہیں جو ارادہ تیرا

حضرت یاسرؓ اور حضرت سمیہؓ کا واقعہ

سن وے یاسر پیاریا دینوں مول نہ ڈولیں
ماری دا مر جاویں تے بھاویں مندا سخن نہ بولیں
وے سنوں کفارو وے کیوں تسی ایڈیاں شیخیاں چائیاں
اسی جاناں گھول گمائیاں تے جس دم اکھیاں لایاں
تے جس دم سوہنا کلمہ پڑھیا تلیاں تے دھر جاناں
تے بت پرستی نگروں تسی کلمہ بول سنایا
اوہ محل تے ماڑی تہاڈی تیلی لا کے ساڑی
تے مینوں بہت رسول اللہ دی گلی ہے پیاری

صحابہ کرام کی شان و شوکت کے بارہ میں

اک اصحاب نبی صاحب دا خوش مقبول پیارا
نام سفینہ آکھن اسدا سن توں برخوردارا
سفر پیا کسے مطلب کارن دور کتے وہ جاناں
چلدا چلدا ایک دریا پر پہنچا مرد ربانا
پار گیا چڑھ بیڑے اوپر ہویا جلد روانہ
راہوں بھل گیا وچ جنگل اوہ مقبول یگانہ

کتنا دور ہو گیا اس راہوں جس دل سی جانا
شیر پیا اٹھ جنگل وچوں کھاون کارندھانا
جس دم شیر اٹھایا پنجہ طاقت رہی نہ کائی
میں اصحاب رسول اللہ دا اتنی بات سنائی
واہ سبحان اللہ جس دم اس نے سوہنا نام سنایا
الٹا شیر سلامی دے دے قدماں وچ آیا
اتنا قدر درندے کیتا سن کے نام گرامی
جلدی سر سجدے وقت رکھیا جیویں مرید سلامی
کتنا چر سر قدماں اپر ہو قربان ٹکایا
جس دم سر سجدے تھیں چایا خدمت اندر آیا
بات کرن دی طاقت نہیں سی کیا کجھ عرض سناوے
ادبوں منہ وچ دامن پکڑیا راوی خبر سناوے
اگے اس دے ہو کر ٹریا کر کے ادب تمامی
رستے اپر اس نوں پچا کے ہویا پھر سلامی
بعد سلاموں رخصت کر گیا اینوں نال پیاراں
آ کر اس نے حال سنایا وچ اصحاباں یاراں
اتنا قدر نبی ؐ دا جانن سب حیوان نمانے
سن انساناں اہل ایماناں کر کچھ ہوش ٹکانے
ادب لحاظ نبی ؐ دے کولوں شیر ہون قربانی
امروں کرن نافرمانی ایہہ نہیں مسلمانی
حضرت دے اصحاباں کارن ادب کیتے حیواناں
توں بھی کر کجھ شکر ادائی کامل مسلماناں
عجب تماشا بندہ رب دا امت نبی ؐ دی سدادیں
بے کوئی امر حدیث سناوے اٹھ اٹھ مارن آدیں

بدعت شرکاں وچ جو پورے اہل سنت سداون
سنت پکڑن والیاں تائیں دیوں دور ہٹاون
بدعت شرک شراب تماشے ترک نمازاں والے
ایہہ مومن تاں جنت ابدے بہت سکھالے
گانا کھارا لوہے کھونڈی مہندی شگن لگائی
کنجریاں جد آیاں خیریں ساری جنت آئی
مال رباناکنجریاں پر کیتا سب قربانی
رو رو کر نکل گئی گھر وچوں عاجز مسلمانی
کسی دہاڑے معلم ہوسی ایہہ مفرور دلیری
جس دن کہیا رسول خدا نے ایہہ نہیں امت میری
قسم خدا دی جس طرفوں حضرت کنڈ کریسی
دور نکالو دوزخ ڈالو حکم خداوند دیسی

اسی طرح قرآن حکیم میں آتا ہے

وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ لَا تُفْسِدُوْا فِي الْاَرْضِ قَالُوْٓا اِنَّمَا نَحْنُ مُصْلِحُوْنَ وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ اٰمِنُوْا كَمَآ اٰمَنَ النَّاسُ قَالُوْٓا اَنُؤْمِنُ كَمَآ اٰمَنَ السُّفَهَاۗءُ ۭ اَلَآ اِنَّھُمْ ھُمُ السُّفَهَاۗءُ وَلٰكِنْ لَّا يَعْلَمُوْنَ

(پارہ نمبر ا رکوع نمبر ۲)

ترجمہ! "جب انہیں کہا جاتا ہے کہ تم زمین میں فساد نہ کرو تو تب ہی انہوں نے کہہ دیا ہم تو اصلاح کرنے والے ہیں اور جب انہیں کہا جاتا ہے کہ تم بھی ایمان لے آؤ جیسے دوسرے لوگ ایمان لائے تو کہا انہوں نے کیا ہم ایمان لائیں جس طرح بیوقوف لوگ ایمان لائے اور لیکن وہ نہیں جانتے"

ف! یعنی کہ جب یہودیوں' کافروں' مشرکوں کو کہا جاتا ہے کہ جیسے صحابہ کرام ابوبکر صدیق' عمر فاروق' عثمان ذوالنورین' علی المرتضیٰ' حضرت طلحہ و زبیر وغیرہ ہم ایمان لائے تم بھی انہیں کی طرح ایمان لے آؤ تو جواب میں مذکورہ بالا لوگ کہتے ہیں کہ کیا ہم بیوقوفوں کی طرح ایمان لائیں تو اللہ تعالیٰ انہیں جواب میں کہتے ہیں کہ بیوقوف لوگ تو تم ہو۔

اسی طرح دوسرے مقام پر ارشاد فرمایا

فَاِنْ اٰمَنُوْا بِمِثْلِ مَا اٰمَنْتُمْ بِهٖ فَقَدِ اهْتَدَوْا وَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّمَا هُمْ فِيْ شِقَاقٍ فَسَيَكْفِيْكَهُمُ اللّٰهُ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۝

(پارہ نمبر1 رکوع نمبر16)

ترجمہ! "پس اگر وہ لوگ بھی ایمان لے آئیں جس طرح تم ایمان لائے ہو پس تحقیق وہ ہدایت پا گئے اور اگر وہ اس بات سے پھر جائیں تو یہ ان کے لئے بدبختی والی بات ہے پس عنقریب اللہ ان پر تمکو کفایت کریں گے کیونکہ وہ سننے والا جاننے والا ہے"

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَهَاجَرُوْا وَجٰهَدُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ اٰوَوْا وَّنَصَرُوْا اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّا لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ كَرِيْمٌ (پارہ نمبر١٠ رکوع نمبر٦)

ترجمہ! "وہ لوگ جو ایمان لائے اور اللہ کے راستہ میں ہجرت کی اور جہاد کیا وہ لوگ جنہوں نے اپنے مہاجرین ساتھیوں کو جگہ دی اور ان کی مدد کی وہی لوگ سچے اور پکے مومن ہیں ان کے لئے بخشش ہے اور رزق ہی عزت والا"

اسی آیہ مبارکہ میں اللہ تعالیٰ نے ایماندار صحابہ کرام کو سچا ثابت کیا ہے

وَالَّذِيْنَ جَآءُوْا مِنْۢ بَعْدِهِمْ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِيْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِيْمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِيْ قُلُوْبِنَا غِلًّا لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا رَبَّنَآ اِنَّكَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ۝

(پارہ نمبر27 رکوع نمبر4)

ترجمہ! "اور وہ لوگ جو ان کے بعد آئے وہ کہتے ہیں الہٰی ہمیں بھی معاف کردے اور ان لوگوں کو بھی جو ہم سے ایمان میں سبقت لے گئے الہٰی ہمارے دلوں سے مومنین کے بارہ میں کدورت کو ختم کردے اسے ہمارے پروردگار تو بے شک شفقت کرنے والا مہربان ہے"

ف! آیہ مذکورہ میں بعد میں آنے والے لوگ صحابہ کرام کے بارہ میں دعائے مغفرت کررہے ہیں اور ساتھ ہی یہ بھی عرض کررہے ہیں کہ یا اللہ صحابہ کرام کے بارہ میں ہمارے دلوں میں کوئی تنگی یا فاسد خیالی بھی نہ آئے صحابہ کرام کی شان میں متعدد آیات

قرآنیہ اور احادیث نبوی آتی ہیں جن سے روز روشن کی طرح ثابت ہے کہ صحابہ کرام ؓ نبی کریم ﷺ کے بعد افضل امت ہیں۔

اگر کوئی آدمی کسی اعلیٰ شخصیت کی تعریف کرے اور کہے کہ فلاں شخص تو بہت اچھا ہے لیکن اس کے سسرال والے اچھے نہیں یا فلاں شخص تو بہت اچھا ہے اس کے داد کے اچھے نہیں یا فلاں شخص تو بہت اچھا ہے لیکن اس کے دوست احباب اچھے نہیں ایسا شخص جس کی تعریف ہو رہی ہے وہ تعریف نہیں بلکہ اس کے متعلقین مذکوہ کی بے حرمتی کر کے ایسے شخص کی توہین کر رہا ہے ایسا حال ہی شیعہ حضرات کا ہے حالانکہ آنخضرت ﷺ نے عشرہ مبشرہ صحابہ کا نام لے کر ارشاد فرمایا۔ مثلاً" ابو بکر صدیق فی االجنہ و عمر فی الجنہ و عثمان فی الجنہ و علی فی الجنہ و طلحۃ والزبیر فی الجنہ وسعد فی الجنہ اور اسی طرح جنگ بدر کے موقع پر 313 صحابہ کرام کے لئے ان لفظوں میں دعا مانگی۔

اَللّٰھُمَّ اِنْ تُھْلِکْ ھٰذِہِ الْعِصَابَۃَ فَلَنْ تُعْبَدْ فِی الْاَرْضِ اَبَدًا

یعنی اے اللہ اگر آج تیری یہ مٹھی بھر جماعت ہلاک کر دی گئی تو تیری زمین پر تیری عبادت کرنے والا کوئی باقی نہیں رہے گا بیت الرضوان کے موقع پر 1400 سو صحابہ کرام کے متعلق لَقَدْ رَضِیَ اللّٰہُ عَنِ الْمُؤْمِنِیْنَ (الخ) سورۃ فتح نازل فرما کر ان کے ایمان اور ان کی شان کا اعتراف کیا۔

وَاصْبِرْ نَفْسَکَ مَعَ الَّذِیْنَ یَدْعُوْنَ رَبَّھُمْ بِالْغَدٰوۃِ وَالْعَشِیِّ یُرِیْدُوْنَ وَجْھَہٗ وَلَا تَعْدُ عَیْنٰکَ عَنْھُمْ تُرِیْدُ زِیْنَۃَ الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا وَلَا تُطِعْ مَنْ اَغْفَلْنَا قَلْبَہٗ عَنْ ذِکْرِنَا وَاتَّبَعَ ھَوٰہُ وَکَانَ اَمْرُہٗ فُرُطًا ۝ (پارہ نمبر ۱۵ رکوع نمبر ۱۶)

ترجمہ اے نبی ﷺ روکے رکھ تو اپنے نفس کو ان لوگوں کے ساتھ جو اپنے رب کو صبح و شام پکارتے ہیں وہ اپنے رب کی رضامندی کو چاہتے ہیں اور مت پھیرو اپنی آنکھوں کو ان سے اے نبی ﷺ کیا تو دنیا کی زندگی یعنی دین داری کو پسند کرتا ہے اور ایسے شخص کی اطاعت مت کیجئے جس کا دل ہماری یاد سے غافل رہتا ہے اور وہ اپنی خواہشات کی اتباع کرتا ہے اور ایسے شخص کا معاملہ تو حد سے نکلا ہوا ہے۔

مومنین (یعنی صحابہ کرام کے بارہ میں) کے بارے میں اللہ تعالیٰ آنحضرت ﷺ کو تنبیہہ کرتے ہوئے ارشاد فرمارہے ہیں۔

وَلَا تَطْرُدِ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدٰوةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيْدُوْنَ وَجْهَهٗ مَا عَلَيْكَ مِنْ حِسَابِهِمْ مِّنْ شَيْءٍ وَّمَا مِنْ حِسَابِكَ عَلَيْهِمْ مِّنْ شَيْءٍ فَتَطْرُدَهُمْ فَتَكُوْنَ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ (پارہ نمبر ۷ رکوع نمبر ۱۲)

ترجمہ! "اور نہ ہانک تو ان لوگوں کو جو اپنے رب کو صبح و شام یاد کرتے ہیں نہ ان کا حساب کتاب تجھ پر ہے اور نہ تیرا احساب و کتاب ان پر ہے اور اگر تو انہیں اپنی محفل سے نکال دے گا تو ظالموں سے ہو جائے گا"

وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ فِيْكُمْ رَسُوْلَ اللّٰهِ لَوْ يُطِيْعُكُمْ فِيْ كَثِيْرٍ مِّنَ الْاَمْرِ لَعَنِتُّمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ حَبَّبَ اِلَيْكُمُ الْاِيْمَانَ وَزَيَّنَهٗ فِيْ قُلُوْبِكُمْ وَكَرَّهَ اِلَيْكُمُ الْكُفْرَ وَالْفُسُوْقَ وَالْعِصْيَانَ اُولٰٓئِكَ هُمُ الرّٰشِدُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَنِعْمَةً وَّاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ۝ (پارہ نمبر ۲۶ رکوع نمبر ۱۳)

ترجمہ! "اے لوگو جان لو کہ تم میں اللہ کے رسول موجود ہیں اگر وہ تمہاری اطاعت اکثر امور میں کرنے لگ جائیں تو تم مشکل میں پڑ جاؤ لیکن اللہ نے تمہارے لئے ایمان کو پسند کر لیا اور اسے تمام دلوں میں مزین کر دیا اور ناپسند کر دیا تمہارے لئے کفر کو اور نافرمانی کو وہی لوگ ہیں بھلائی پانے والے' یہ اللہ کی طرف سے فضل اور احسان عظیم ہے اور اللہ جاننے والے حکمت والے ہیں"

شان صحابہ میں چند آیات قرآنیہ

وَالَّذِيْنَ هَاجَرُوْا فِي اللّٰهِ مِنْ بَعْدِ مَا ظُلِمُوْا لَنُبَوِّئَنَّهُمْ فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَلَاَجْرُ الْاٰخِرَةِ اَكْبَرُ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ (پارہ نمبر ۱۴ رکوع نمبر ۱۲)

ترجمہ! "وہ لوگ جنہوں نے اللہ کے راستہ میں جہاد کیا بعد اس کے کہ ان پر ظلم کئے گئے البتہ ہم انہیں دنیا میں بھی اچھی جگہ دیں گے اور آخرت کا اجر تو بہت بڑا ہے کاش وہ

جانتے ہوں"

اَلَّذِيْنَ اِنْ مَّكَّنّٰهُمْ فِي الْاَرْضِ اَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ وَاَمَرُوْا بِالْمَعْرُوْفِ وَنَهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ وَلِلّٰهِ عَاقِبَةُ الْاُمُوْرِ (پارہ نمبر۱۷ رکوع نمبر۱۳)

ترجمہ! "وہ لوگ اگر ہم انہیں زمین میں جگہ عطا کریں تو وہ نماز قائم کریں اور زکوۃ دیں اور اچھے کاموں کا حکم دیں اور برے کاموں سے روکیں اور تمام کاموں کا انجام اللہ کے پاس ہے"

وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْاَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِيْنَهُمُ الَّذِي ارْتَضٰى لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِّنْ بَعْدِ خَوْفِهِمْ اَمْنًا يَعْبُدُوْنَنِيْ وَلَا يُشْرِكُوْنَ بِيْ شَيْئًا وَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ (پارہ نمبر۱۸ رکوع نمبر۱۳)

ترجمہ! "اللہ تعالیٰ کا تم میں سے ایمان والوں کے ساتھ وعدہ ہے جنہوں نے اچھے عمل کئے اللہ انہیں زمین میں ضرور خلیفہ مقرر کریں گے جس طرح ان سے پہلے لوگوں کو جانشین بنایا اور انکے لئے اس دین کو ضرور مضبوط کر دیں گے جس کو ان کے لئے پسند کیا اور ضرور ان کے خوف کو امن و ایمان کے ساتھ بدل ڈالیں گے لیکن شرط یہ ہے کہ وہ صرف میری عبادت کریں اور میرے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائیں اور پھر جس نے اس کے بعد بھی کفر کیا تو ایسے لوگ ہی فاسق گنہگار ہیں"

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْۢ بَعْدُ وَهَاجَرُوْا وَجٰهَدُوْا مَعَكُمْ فَاُولٰٓئِكَ مِنْكُمْ وَاُولُوا الْاَرْحَامِ بَعْضُهُمْ اَوْلٰى بِبَعْضٍ فِيْ كِتٰبِ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ (پارہ نمبر۱۰ رکوع نمبر۶)

ترجمہ! "اور وہ لوگ جو ایمان لائے اور ہجرت بھی کی اور تمہارے ساتھ جہاد بھی کیا وہی لوگ تم سے ہیں اور قریبی رشتہ دار بعض انکا بعض سے زیادہ فضیلت رکھنے والے ہیں اللہ تعالیٰ کی کتاب میں بے شک اللہ ہر چیز کے بارہ میں جاننے والا ہے"

اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَهَاجَرُوْا وَجَاهَدُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ تا اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗ اَجْرٌ عَظِيْمٌ (پارہ نمبر۱۰ رکوع نمبر۹)

ترجمہ! "وہ لوگ جو ایمان لائے اور ہجرت کی اور اپنی جان و مال کے ساتھ اللہ کے

راستہ میں جہاد کیا اللہ کے نزدیک یہ بلند مراتب پر فائز ہونگے اور وہی لوگ کامیاب ہونے والے ہیں' وہ اللہ انہیں خوشخبری دیتا ہے اور اپنی رضامندی اور رحمت کی اور ان کے لئے قائم رہنے والی نعمتوں والی جنتیں ہیں وہ ان جنتوں میں ہمیشہ رہنے والے ہیں بے شک اللہ کے پاس اجر عظیم ہے"

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی یاد میں مندرجہ ذیل آیت اتری

وَالَّذِیْ جَآءَ بِالصِّدْقِ وَصَدَّقَ بِہٖٓ اُولٰٓئِکَ ھُمُ الْمُتَّقُوْنَ (پارہ نمبر ۲۴ رکوع نمبر ۱)

ترجمہ!

"وہ شخص جو سچائی کے ساتھ آیا اور اس کے ساتھ تصدیق کی وہی متقی لوگ ہیں"

اَلتَّآئِبُوْنَ الْعٰبِدُوْنَ الْحٰمِدُوْنَ السَّآئِحُوْنَ الرّٰکِعُوْنَ السّٰجِدُوْنَ الْاٰمِرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّاھُوْنَ عَنِ الْمُنْکَرِ وَالْحٰفِظُوْنَ لِحُدُوْدِ اللّٰہِ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِیْنَ (پارہ نمبر ۱۱ رکوع نمبر ۳)

ترجمہ! "توبہ کرنے والے اور عبادت کرنے والے اللہ کی حمد کرنے والے' سحری کے وقت نماز پڑھنے والے' رکوع کرنے والے' اللہ کے سامنے سجدہ کرنے والے' اچھے کاموں کا حکم دینے والے اور برے کاموں سے روکنے والے اللہ کی حدود کی حفاظت کرنے والے اور مومنین ان سب کو خوشخبری دیجئے"

ابو جہل اور اخنس بن شریک کا چھپ کر قرآن سننا

قصہ ابو جہل کے بارہ میں کہا گیا کہ وہ رات کے وقت چھپ کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا قرآن سننے کے لئے آیا اسی طرح ابو سفیان بن صخر اخنس بن شریک بھی قرآن سننے کے لئے آئے۔ ان تینوں کو ایک دوسرے کی خبر تک نہ تھی صبح تک تینوں چھپ کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا قرآن سنتے رہے دن کا اجالا ہونے لگا تو تینوں کی ایک ہی سنگم پر ملاقات ہوگئی ہر ایک نے ایک دوسرے سے کہا کہ تم کیسے آئے تھے اب سب نے مل کر عہد کیا کہ ہمیں قرآن سننے کے لئے نہیں آنا چاہئے کہیں ایسا نہ ہو کہ قریش کے دوسرے نوجوان بھی ہمیں دیکھ کر نہ آنے لگیں اور ہم آزمائش میں نہ پڑ جائیں۔

جب رات آئی تو ہر ایک نے یہی خیال کیا کہ وہ دونوں تو نہیں آئے ہوں گے چلو چل کر قرآن سن لیتے ہیں غرض صبح کے وقت پھر تینوں کا سنگم چوک میں ہوا اور خلاف معاہدہ ہونے پر ایک دوسرے کو ملامت کرنے لگے اور معاہدہ کیا کہ اب وہ دوبارہ نہ جائیں گے جب تیسری رات آئی تو پھر تینوں آنحضرت ﷺ کی مجلس میں چلے گئے پھر صبح کے وقت معاہدہ کیا کہ اب تو ہرگز نہیں آئیں گے اخنس بن شریک ابو سفیان بن حرب کے پاس آیا اور کہنے لگا تمہاری کیا رائے ہے جو قرآن سنا اس کے بارہ میں کیا کہتے ہو ابو سفیان کہنے لگا اے ابو ثعلبہ میں نے جو قرآن سنا اس کے بارہ میں خوب جانتا ہوں اور اس کا جو مطلب ہے اسے بھی خوب جانتا ہوں لیکن بعض چیزیں ایسی بھی سنیں جس کا میں مطلب نہ سمجھ سکا تو اخنس کہنے لگے خدا کی قسم میری بھی یہی حالت ہے پھر اخنس وہاں سے چل کر ابو جہل کے پاس آیا اور کہنے لگا اے ابو الحکم محمد ﷺ سے جو سنا اس کے بارہ میں کیا خیال ہے تو ابو جہل نے کہا کہ ہم اور بنو عبد المناف مقام شرف کے حاصل کرنے میں ہمیشہ دست و گریبان رہے انہوں نے دعوتیں کیں تو ہم نے بھی کیں اگر انہوں نے خیرو سخاوت کی تو ہم نے بھی کی حتی کہ ہم تو پاؤں جوڑے بیٹھے رہے اور وہ کہنے لگے کہ ہمارے پاس خدا کا ایک پیغمبر آیا ہے اس پر آسمان سے وحی نازل ہوتی ہے تو اب ہم یہ بات کہاں سے لائیں خدا کی قسم ہم اس پر ایمان نہ لائیں گے اور اس کی پیغمبری کی تصدیق نہ کریں گے اور اپنے اوپر اس کی مسابقت کو نہ مانیں گے اخنس بن شریک ابو الحکم کی یہ بات سن کر چلا گیا اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کردی۔ اے نبی وہ تمہیں نہیں جھٹلاتے بلکہ آیات خداوندی کو جھٹلاتے ہیں۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام کا اپنے لئے استغفار مانگنا

قَالَ رَبِّ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ فَاغْفِرْلِیْ فَغَفَرَلَهٗ اِنَّهٗ هُوَالْغَفُوْرُالرَّحِیْمُ

(پارہ نمبر ۲۰ رکوع نمبر ۵)

ترجمہ!

"کہا اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا لہٰذا تو مجھے معاف فرما دے پس اللہ نے انہیں معاف کردیا کیونکہ بے شک وہ معاف کرنے والا مہربان ہے۔

وَهُوَ الَّذِیْ یَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهٖ وَیَعْفُوْا عَنِ السَّیِّاٰتِ وَیَعْلَمُ مَا تَفْعَلُوْنَ

(پارہ نمبر۲۵ رکوع نمبر۴)

ترجمہ! "وہ ذات پاک ہے جو اپنے بندوں کی توبہ قبول کرتی ہے اور ان کی برائیاں معاف کرتی ہے اور وہ جانتا ہے جو تم کرتے ہو"

یُرِیْدُوْنَ لِیُطْفِؤُا نُوْرَ اللّٰهِ بِاَفْوَاهِهِمْ وَاللّٰهُ مُتِمُّ نُوْرِهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْكٰفِرُوْنَ

(پارہ نمبر۲۸ رکوع نمبر۹)

ترجمہ!

"وہ کافر لوگ تو چاہتے ہیں کہ اللہ کے نور کو اپنے موہنوں کے ساتھ پھونکیں مار کر بجھاڈالیں لیکن اللہ اپنے نور کو مکمل کرنے والے ہیں اگرچہ ناخوش ہوں کافر لوگ"

یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا هَلْ اَدُلُّكُمْ عَلٰى تِجَارَةٍ تُنْجِیْكُمْ مِّنْ عَذَابٍ اَلِیْمٍ (پارہ نمبر۲۸ رکوع نمبر۱۰)

ترجمہ! "اے ایمان والو کیا میں تمہیں ایسی تجارت کے بارہ میں خبر نہ دوں جو تمہیں دردناک عذاب سے بچالے وہ تجارت یہ ہے کہ تم اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لے آؤ اور اللہ کے راستہ میں اپنی جان و مال کے ساتھ جہاد کرو یہ تمہارے لئے بہتر ہے اگر تم جانتے ہو"

لَا تَجِدُ قَوْمًا یُّؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ یُوَآدُّوْنَ مَنْ حَآدَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَلَوْ كَانُوْا اٰبَآءَهُمْ اَوْ اَبْنَآءَهُمْ اَوْ اِخْوَانَهُمْ اَوْ عَشِیْرَتَهُمْ اُولٰٓئِكَ كَتَبَ فِیْ قُلُوْبِهِمُ الْاِیْمَانَ وَاَیَّدَهُمْ بِرُوْحٍ مِّنْهُ وَیُدْخِلُهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْهَا رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ اُولٰٓئِكَ حِزْبُ اللّٰهِ اَلَاۤ اِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ (پارہ نمبر۲۸ رکوع نمبر۳)

ترجمہ! "اے نبیؐ تو ایسی قوم کبھی نہ دیکھے گا جو اللہ اور آخرت کے دن پر تو ایمان رکھتے ہوں اور اللہ اور اس کے رسول کے دشمنوں کے ساتھ محبت رکھتے ہوں اگرچہ وہ ان کے باپ' بیٹے' بھائی یا خاندان ہی کیوں نہ ہوں یہی وہ لوگ ہیں جن کے دلوں میں خدا نے ایمان مضبوط کر دیا ہے اور اپنی روح کے ساتھ انہیں قوت عطا کی ہے اللہ ان سے راضی ہو گئے اور وہ اللہ سے راضی ہو گئے یہ اللہ کا گروہ ہے خبردار اللہ ہی کا گروہ فلاح پانے والا ہے"

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْٓا اٰبَآءَكُمْ وَاِخْوَانَكُمْ اَوْلِيَآءَ اِنِ اسْتَحَبُّوا الْكُفْرَ عَلَى الْاِيْمَانِ وَمَنْ يَّتَوَلَّهُمْ مِّنْكُمْ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ (پارہ نمبر۱۰ رکوع نمبر۹)

ترجمہ! "اے ایمان والو نہ تم پکڑو اپنے بھائیوں اور باپوں کو (یعنی بذریعہ تقلید) اگر وہ کفر کو ایمان پر فوقیت دیتے ہیں اور جس نے تم میں سے ان کے ساتھ دوستی رکھی تو وہی ظالم لوگ ہیں"

مَثَلُ الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كَمَثَلِ حَبَّةٍ اَنْۢبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلَ فِيْ كُلِّ سُنْۢبُلَةٍ مِّائَةُ حَبَّةٍ وَاللّٰهُ يُضٰعِفُ لِمَنْ يَّشَآءُ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ

(پارہ نمبر۳ رکوع نمبر۴)

ترجمہ! "ان لوگوں کی مثال جو اپنے مال اللہ کے راستے میں خرچ کرتے ہیں ان کی مثال ایک دانے کی طرح ہے جس سے سات بالیاں نکلتی ہیں اور ہر بالی میں 100 سو دانہ ہوتا ہے اور اللہ دگنا کرتا ہے جس کے لئے چاہتا ہے اور اللہ وسیع علم والا ہے"

جب یہ آیت اتری تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا اے اللہ میری امت کو اور زیادہ دے تو اللہ تعالیٰ نے مندرجہ ذیل آیت نازل کر دی۔

مَنْ ذَا الَّذِيْ يُقْرِضُ اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا فَيُضٰعِفَهٗ لَهٗٓ اَضْعَافًا كَثِيْرَةً وَاللّٰهُ يَقْبِضُ وَيَبْصُۜطُ وَاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ (پارہ نمبر۲ رکوع نمبر۱۲)

ترجمہ!

"کون ہے وہ شخص جو اللہ کو قرض حسنہ دے تو اللہ ایسے شخص کو دگنا کر کے دیں گے بہت زیادہ کیونکہ اللہ ہی تنگی و فراخی کا مالک ہے اور اسی کی طرف تم لوٹائے جاؤ گے"

جب مذکورہ بالا آیت نازل ہوئی تو نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا الٰہی میری امت کو اور زیادہ دے تو اس پر مندرجہ ذیل آیت نازل ہوئی۔

اِنَّمَا يُوَفَّى الصّٰبِرُوْنَ اَجْرَهُمْ بِغَيْرِ حِسَابٍ

ترجمہ! "اللہ صبر کرنے والوں کو ان کا اجر بغیر حساب و کتاب دیتے ہیں"

ماعز بن مالک کو حد لگنے کا واقعہ

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ کے پاس ایک آدمی آیا اس حال میں کہ آپ مسجد میں تشریف فرما تھے اور آ کر کہنے لگا اے اللہ کے رسول میں نے زنا کیا ہے تو آنحضرت ﷺ نے منہ پھیر لیا پھر دوسری جانب سے آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ ﷺ میں نے زنا کیا ہے تو آپ نے پھر منہ موڑ لیا غرض اس نے چار مرتبہ اقرار کیا۔ جب اس نے اپنے خلاف چار گواہیاں دے دیں تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا کیا تو پاگل ہے یا مجنوں ہے (کہنے لگا نہیں میں چاہتا ہوں میں نے دنیا میں جو غلط کام کیے دنیا میں ہی اس کی سزا برداشت کر لوں تاکہ اللہ کے ہاں پاک صاف ہو کر جاؤں) نبی کریم ﷺ نے صحابہ کو مخاطب کر کے کہا اسے لے جاؤ اور جا کر سنگسار کر دو۔ عبداللہ بن جابر کہتے ہیں ہم نے اسے عید گاہ میں لے جا کر سنگسار کرنا شروع کیا جب اسے پتھر لگے تو اس نے بھاگنا شروع کر دیا کہتے ہیں ہم بھی اس کے پیچھے بھاگے حتی کہ ہم نے اسے حرہ کے میدان میں پا کر پتھروں کے ساتھ ختم کر دیا۔ جب انہوں نے ایسی صورت حال آ کر نبی کریم ﷺ سے بیان کی تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا جب وہ بھاگا تھا تو تم رک جاتے اس سے پھر تصدیق کر لیتے اگر وہ دوبارہ انکار کر دیتا تو پھر اس سے حد ساقط ہو جاتی سبحان اللہ یہ تھے صحابہ کرام کے کامل ایمان حالانکہ اگر وہ چاہتے تو اپنے اس گناہ کو بھی چھپا سکتے تھے اور پھر آنحضرت ﷺ نے حضرت انیس کو اس غامدیہ عورت کے پاس بھیجا کہا اگر وہ اقرار کرتے تو اسے بھی سنگسار کر دو اس غامدیہ عورت سے ایک دفعہ ہی اقرار کروانے کے بعد اسے بھی سنگسار کر دیا گیا مذکورہ بالا صحابی اور صحابیہ نے دنیا میں خود کو پتھراؤ کے حوالے صرف اس لئے کیا کہ ہماری آخرت سنور جائے اور ہم اللہ تعالیٰ سے پاکیزگی و طہارت کی حالت میں ملاقات کریں۔

حضرت جریر بن عبداللہ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ چلے اور جب مدینہ منورہ سے باہر ہوئے تو ہمیں ایک سوار آتا ہوا دکھائی دیا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا یہ سوار تم سے ملنے کے لئے آ رہا ہے جب وہ ہم تک پہنچا تو ہمیں سلام کیا حضرت نے پوچھا کہاں سے آ رہے ہو اس نے کہا اپنے اہل و عیال اور قبیلہ والوں کے پاس سے آ رہا

ہوں پھر آپ کہاں جانے کا ارادہ رکھتے ہیں کہا رسول اللہ ﷺ سے ملنا چاہتا ہوں آپ نے فرمایا کہو کیا کہنا چاہتے ہو۔ میں ہی اللہ کا رسول ہوں۔ اس نے کہا یا رسول اللہ ﷺ مجھے اسلام کی تعلیم دیجئے آپ نے فرمایا کہو خدا کے سوا کوئی دوسرا خدا نہیں اور یہ کہ محمد خدا کا رسول ہے اور نماز پڑھا کرو زکوٰۃ دیا کرو اور رمضان کے روزے رکھا کرو اور حج کرو اس نے کہا مجھے ان سب باتوں کا اقرار ہے پھر وہ جب وہاں سے روانہ ہوا تو اس کے اونٹ کا پاؤں ایک جنگلی چوہے کے سوراخ میں پھنس گیا اور اونٹ گر گیا اور اس کے ساتھ ہی یہ سوار بھی گر پڑا اور اس کا سر پھٹ گیا اور گردن ٹوٹ گئی۔ آپ نے فرمایا مجھ پر اس کی دیکھ بھال ضروری ہے ساتھ ہی عمار بن یاسر اور حذیفہ بھی دوڑے اور اسے اٹھایا اور پھر کہنے لگے یا رسول اللہ ﷺ یہ تو مرچکا ہے آپ دوسری طرف پلٹ گئے پھر فرمایا کیا تم جانتے ہو کہ میں نے اس کی طرف سے رخ کیوں پلٹا۔ میں نے دو فرشتوں کو دیکھا کہ وہ جنت کے پھل اس کے منہ میں دے رہے ہیں جس سے میں سمجھ گیا کہ وہ بھوکا مرا ہے پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ یہ ان لوگوں میں سے تھا جن کے بارہ میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ وہ اپنے ایمان کے ساتھ ظلم یعنی شرک کو پسند نہیں کرتے پھر فرمایا کہ اپنے اس بھائی کے کفن و دفن کا انتظام کرو چنانچہ ہم نے اسے غسل دیا اور سپرد خاک کر دیا۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کا ایک حدیث کی خاطر اونٹ خریدنا اور ایک ماہ کا طویل سفر کرنا

مسند احمد میں ہے کہ حضرت جابر بن عبد اللہ ؓ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے آنحضرت ﷺ سے ایک حدیث سنی ہے جو وہ بیان کرتے ہیں میں نے اس حدیث کو خاص ان سے سننے کے لئے ایک اونٹ خریدا سامان کس کر سفر شروع کر دیا مہینہ بھر کی مسافت طے کر کے میں اس کے پاس پہنچا۔ تو معلوم ہوا کہ حدیث بیان کرنے والے عبد اللہ بن انیس ہیں میں نے دربان سے کہا کہ جاؤ خبر دو کہ دروازہ پر جابر ہے انہوں نے پوچھا کیا جابر بن عبد اللہ میں نے کہا جی۔ یہ سنتے ہی جلدی کے مارے چادر سنبھالتے ہوئے باہر آ گئے اور مجھ سے لپٹ گئے معانقہ کے بعد میں نے کہا کہ مجھے خبر پہنچی ہے کہ آپ ایک حدیث بیان کرتے ہیں جو کہ قصاص کے بارہ میں ہے اور وہ حدیث آپ نے خود آنحضرت ﷺ سے سنی ہے میں نے چاہا

کہ وہ حدیث خود آپ سے سن لوں اس لئے یہاں تک آیا ہوں اور یہ بات سنتے ہی میں نے سفر شروع کرلیا تھا صرف اس خوف سے کہ کہیں حدیث سننے سے پہلے میں مرنہ جاؤں یا آپ کو موت نہ آجائے آپ سنائیں کہ وہ حدیث کونسی ہے آپ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ اللہ عزوجل قیامت کے دن اپنے بندوں کا اپنے سامنے حشر کرے گا۔ ننگے بدن' بے ختنہ بے سروسامانی کی حالت میں اکٹھے ہوں گے پھر اللہ ندا کریگا جسے دور نزدیک والے سب یکساں سنیں گے فرمائے گا۔ میں مالک ہوں میں بدلے دلوانے والا ہوں کوئی جہنمی اس وقت تک جہنم میں نہیں جائے گا جب تک اس کا کوئی حق جنتی پر ہو وہ دلوا نہ دوں اور نہ جنتی جنت میں داخل ہو سکے گا جب تک اس کا حق جو جہنمی پر ہے وہ دلوا نہ دوں ہم نے کہا یارسول اللہ ﷺ اللہ تعالیٰ یہ حق کیسے دلوائیں گے حالانکہ ہم ننگے بدن بے ختنہ اور بے سروسامانی کی حالت میں ہوں گے آپ نے فرمایا ہاں اس دن حق نیکیوں اور برائیوں کے ساتھ ادا کئے جائیں گے۔

(بحوالہ تفسیر ابن کثیر جلد نمبر ۳)

حضرت سفینہ رضی اللہ عنہ کا واقعہ

وَعَنِ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ سَفِيْنَةَ رضی الله عنه مَوْلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی الله علیه واله وسلم اَخْطَأَ الْجَيْشَ بِاَرْضِ الرُّوْمِ اَوْ اُسِرَ فَانْطَلَقَ هَارِبًا يَلْتَمِسُ الْجَيْشَ فَاِذَا بِالْاَسَدِ فَقَالَتْ يَا اَبَا الْحَارِثِ اَنَا مَوْلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ كَانَ مِنْ اَمْرِيْ كَيْتَ وَكَيْتَ فَاَقْبَلَ الْاَسَدُ لَهٗ بَصْبَصَةٌ حَتّٰى قَامَ اِلٰى جَنْبِهٖ كُلَّمَا سَمِعَ صَوْتًا اَهْوٰى اِلَيْهِ ثُمَّ اَقْبَلَ يَمْشِيْ اِلٰى جَنْبِهٖ حَتّٰى بَلَغَ الْجَيْشَ ثُمَّ رَجَعَ الْاَسَدُ۔ (مشکوۃ شریف)

ترجمہ! ''ابن منکدر سے مروی ہے اللہ تعالیٰ ان سے راضی ہوں کہ بے شک حضرت سفینہ جو آنحضرت ﷺ کے غلاموں میں سے تھے اپنے لشکر سے بچھڑ گئے ملک روم کی سرزمین میں یا انہیں قید کرلیا گیا تو وہ وہاں سے بھاگ نکلے اپنے لشکر کو تلاش کرتے ہوئے ایک جنگل میں پہنچ گئے انکو دور سے ایک شیر نے دیکھا کہ ایک آدمی درخت کے نیچے بیٹھا ہوا ہے وہ خوشی سے دھاڑا

کہ آج میں اسے لقمہ بنالوں گا۔ دوڑ کر حضرت سفینہ کی طرف آیا حضرت سفینہ نے جب دھاڑتے ہوئے شیر کو اپنی طرف آتے ہوئے دیکھا تو ذرا نہیں گھبرائے بڑے حوصلہ اور جواں مردی سے کہنے لگے۔ یَا اَبَا الْحَارِثِ اَنَا مَوْلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ اے شیر میں رسول اللہ کا غلام ہوں۔ حدیث میں آتا ہے کہ یہ بات شیر نے سن کر اپنی گردن جھکالی اور دم ہلانے لگا تمام رات کھڑا ہو کر حضرت سفینہ کا پہرہ دیتا رہا اس رات اگر کوئی درندہ نکل آتا تو شیر کہتا کہ آج یہاں سے چلے جاؤ کیونکہ نبی کریم ﷺ کا غلام ہمارا مہمان ہے کہیں اس کی شان میں گستاخی نہ ہو جائے الغرض حضرت سفینہ کے ساتھ شیر چلتا رہا اور انہیں ان کے بچھڑے ہوئے لشکر کے پاس چھوڑ کر سلامی دیتا ہوا واپس روانہ ہو گیا۔

اسی کے ہم مثل شان صحابہ میں ایک اور واقعہ

عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ عُمَرَ بَعَثَ جَيْشًا وَاَمَّرَ عَلَيْهِمْ رَجُلًا يُدْعٰى سَارِيَةَ فَبَيْنَمَا عُمَرُ يَخْطُبُ فَجَعَلَ يُصِيْحُ يَا سَارِيَ الْجَبَلِ فَقَدِمَ رَسُوْلٌ مِّنَ الْجَيْشِ فَقَالَ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ لَقِيْنَا عَدُوَّنَا فَهَزَمُوْنَا فَاِذَا بِصَائِحٍ يُصِيْحُ يَا سَارِيَ الْجَبَلِ فَاَسْنَدْنَا ظُهُوْرَنَا اِلَى الْجَبَلِ فَهَزَمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى (مشکوۃ شریف)

ترجمہ! "اسی طرح ایک اور واقعہ صحابہ کرام کو افریقہ کے جنگلات میں پیش آیا محمدی فوج نے جنگل کو اپنے پڑاؤ کے لئے منتخب کیا تو پتہ چلا یہاں بے شمار درندے رہتے ہیں جو کہ موذی جانور ہیں جو لوگوں کو چیر پھاڑ کر دیتے ہیں حضرت عقبہؓ نے ایک پہاڑی پر کھڑے ہو کر تمام جنگل کے درندوں اور موذی جانوروں کو مخاطب کر کے کہا یَا حَشَرَاتِ الْاَرْضِ وَالسِّبَاعِ نَحْنُ اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰہِ فَادْخُلُوْا اِنَّا نَازِلُوْنَ مَنْ وَّجَدْنَاہُ بَعْدُ فَقَتَلْنٰہُ

مفہوم کہ جنگلی درندو چرندو ہم رسول اللہ ﷺ کے اصحاب ہیں ہم نے یہاں پڑاؤ کرنا ہے لہٰذا تم یہاں سے چلے جاؤ جس کو ہم نے ادھر ادھر دیکھ لیا اور وہ نہ گیا ہم اسے قتل کر دیں گے پھر نہ کہنا کہ ہمیں اطلاع نہ تھی۔

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی شان میں چند احادیثیں

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ والہ وسلم مَالِاَحَدٍ عِنْدَنَا یَدٌاِلَّا کَافِیْنَا مَاخَلَا اَبَابَکْرٍ یُکَافِئُہُ اللّٰہُ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ مَا نَفَعَنِیْ مَالُ اَحَدٍ قَطُّ مَانَفَعَنِیْ مَالُ اَبِیْ بَکْرٍ وَلَوْکُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِیْلًا غَیْرَ رَبِّیْ لَا تَّخَذْتُ اَبَابَکْرٍ خَلِیْلًا اَلَا وَاِنَّ صَاحِبَکُمْ خَلِیْلُ اللّٰہِ

ترجمہ! "ابی ہریرہ" سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ ہم پر دنیا میں اگر کسی نے احسان کیا تو اس کے احسان کا بدلہ میں نے دنیا میں ہی دے دیا ہے اللہ ان کے احسانات کا بدلہ انہیں قیامت کے دن دیں گے اور جتنا نفع مجھے ابوبکر کے مال نے دیا ہے[1] اور اگر میں اپنے خدا کے علاوہ کسی دوسرے کو دلی دوست بناتا تو ابوبکر کو اپنا دلی دوست ضرور بناتا خبردار تمہارے اس ساتھی (یعنی نبی کریم ﷺ) کا اللہ کے علاوہ کوئی دلی دوست نہیں۔ (اخرجہ الترمذی)

[1] اتنا کسی کا مال میرے لئے نفع مند ثابت نہیں ہوا۔

فضیلت ابوبکر صدیق میں دوسری روایت

عَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا قَالَتْ بَیْنَمَا رَاْسُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ والہ وسلم فِیْ حِجْرِیْ فِیْ لَیْلَۃٍ ضَاحِیَۃٍ اِذْ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ھَلْ یَکُوْنُ لِاَحَدٍ مِنَ الْحَسَنَاتِ عَدَدَ نُجُوْمِ السَّمَاءِ قَالَ نَعَمْ عُمَرُ قُلْتُ فَاَیْنَ حَسَنَاتُ اَبِیْ بَکْرٍ قَالَ اِنَّمَا جَمِیْعُ حَسَنَاتِ عُمَرَ کَحَسَنَۃٍ وَاحِدَۃٍ مِنْ حَسَنَاتِ اَبِیْ بَکْرٍ ○ (اخرجہ رزین)

ترجمہ! "حضرت عائشہ سے مروی ہے کہتی ہیں کہ ایک چاندنی رات کا واقعہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ میری گود میں سر رکھ کر لیٹے تھے کہ میں رسول اللہ ﷺ سے یہ سوال کر دیا کہ کیا کوئی ایسا شخص ہوگا جس کی نیکیاں آسمان کے ستاروں کے برابر ہونگی کہا ہاں عمر کی نیکیاں آسمان کے ستاروں کے برابر ہیں۔ تو میں نے کہا اے میرے سرتاج میرے والد ابوبکر کی نیکیاں کہاں گئیں تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا عائشہ عمر کی ساری زندگی کی نیکیاں ابوبکر کی ایک رات کی نیکی کے برابر ہیں (غار والی رات کے برابر) سبحان اللہ

شان عمر فاروق ؓ کے بارہ میں احادیث

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ والہ وسلم لَقَدْ کَانَ فِیْمَا قَبْلِکُمْ مِنَ الْاُمَمِ مُحَدَّثُوْنَ فَاِنْ یَکُ فِیْ اُمَّتِیْ اَحَدٌ فَاِنَّهٗ عُمَرُ ○ (اخرج الشیخان)

ترجمہ! ابی ھریرہ ؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم سے پہلی امتوں میں ایسے لوگ موجود تھے جنکو الہام ہوتا تھا اور اگر میری امت میں کوئی ایسا شخص ہے کہ جس کو الہام ہوتا تو وہ عمر فاروق ؓ ہیں۔

دوسری حدیث

عَنْ عُقْبَةَ ابْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ والہ وسلم لَوْ کَانَ بَعْدِیْ نَبِیٌّ لَکَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ ○ (اخرجہ الترمذی)

ترجمہ! "عقبہ بن عامر سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو عمر بن خطاب کو نبوت ملتی۔

شان عثمان غنی ؓ میں چند اقوال نبی

عَنْ طَلْحَةَ ابْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ والہ وسلم لِکُلِّ نَبِیٍّ رَفِیْقٌ وَرَفِیْقِیْ فِی الْجَنَّةِ عُثْمَانُ ○ (اخرجہ الترمذی)

ترجمہ! "طلحہ بن عبد اللہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ہر نبی کا جنت میں ایک دوست ہوگا اور میرا دوست جنت میں عثمان ہوگا"

دوسری حدیث

عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ ابْنِ سَمُرَةَ قَالَ جَاءَ عُثْمَانُ اِلَی النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ والہ وسلم بِاَلْفِ دِیْنَارٍ فِیْ کُمِّهٖ حِیْنَ جَهَّزَ جَیْشَ الْعُسْرَةِ فَنَثَرَهَا فِیْ حِجْرِهٖ فَرَاَیْتُ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ والہ وسلم یُقَلِّبُهَا فِیْ حِجْرِهٖ وَیَقُوْلُ مَا ضَرَّ عُثْمَانَ مَا عَمِلَ بَعْدَ الْیَوْمِ مَرَّتَیْنِ (اخرجہ احمد)

ترجمہ ! "عبدالرحمن بن سمرہ سے مروی ہے کہ حضرت عثمان نبی کریم ﷺ کے پاس ہزار اشرفی اپنی آستین میں رکھ کر لائے جب جنگ عرۃ کا سامان تیار کر رہے تھے نبی کریم ﷺ کی گود میں لا کر پھیلا دیا میں نے دیکھا کہ نبی کریم ﷺ ان اشرفیوں کو الٹ پلٹ کر رہے تھے اور منہ سے کہہ رہے تھے اگر عثمان آج کے بعد کوئی بھی نیک عمل نہ کریں تو کوئی حرج نہیں"

مذکورہ بالا خلفائے ثلثہ کی شان میں

عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ علیہ والہ وسلم صَعِدَ اُحُدً وَّاَبُوْبَکْرٍ وَّعُمَرُ وَعُثْمَانُ فَرَجَفَ بِھِمْ فَضَرَبَہٗ بِرِجْلِہٖ فَقَالَ اُثْبُتْ اُحُدُ فَاِنَّمَا عَلَیْکَ نَبِیٌّ وَ صِدِّیْقٌ وَّ شَھِیْدَانِ O (اخرجہ البخاری)

ترجمہ ! "حضرت انس بن مالک سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ اور ابوبکرؓ عمر اور عثمان احد پہاڑ پر چڑھے تو اس نے کانپنا شروع کر دیا تو آنحضرت ﷺ نے اپنا پاؤں پہاڑ پر مار کر فرمایا اے احد ثابت ہو جا کیونکہ تجھ پر ایک نبی ایک صدیق اور دو شہید موجود ہیں"

گویا انہیں زبان نبوت سے ابوبکر کو صداقت کا تاج اور عمر اور عثمان کو شہادت کے تاج سے سرفراز فرما دیا۔

شیر خدا حضرت علیؓ کی شان میں چند احادیث نبویہ

عَنْ زَیْدِ ابْنِ اَرْقَمَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ والہ وسلم قَالَ مَنْ کُنْتُ مَوْلَاہُ فَعَلِیٌّ مَوْلَاہُ (اخرجہ الترمذی)

ترجمہ ! حضرت زید بن ارقم سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس کا میں دوست ہوں اس کا علی بھی دوست ہے یعنی جو میرے ساتھ محبت کرتا ہے تو اس کے لئے واجب ہے کہ علی سے بھی محبت کرے۔

دوسری حدیث

عَنْ اَنَسٍ قَالَ کَانَ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللہ علیہ والہ وسلم طَیْرٌ قَالَ اللّٰھُمَّ

اِئتِنِیْ بِاَحَبِّ خَلْقِکَ اِلَیْکَ یَأْکُلُ مَعِیَ ھٰذَا الطَّیْرَ فَجَآءَہٗ عَلِیٌّ فَاَکَلَ مَعَہٗ (اخرجہ الترمذی)

ترجمہ! "حضرت انس سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک بھونی ہوئی چڑیا آئی تو آپ نے فرمایا اے اللہ تیری مخلوق میں جو تجھے زیادہ محبوب ہے اسے بھیج وہ میرے ساتھ آ کر اس پرندے کو کھا لے تو حضرت علیؓ کے ساتھ بیٹھ کر شریک طعام ہوئے"۔

تیسری حدیث

عَنْ عَلِیٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ علیہ والہ وسلم اَنَا دَارُالْحِکْمَۃِ وَعَلِیٌّ بَابُھَا

ترجمہ! "حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں حکمت کا گھر ہوں اور حضرت علیؓ اس کا دروازہ ہیں" (اخرجہ الترمذی)

یہ فضائل عشرہ مبشرہ اور خلفائے اربع کے جن کی جیبوں میں اللہ تعالیٰ نے دنیا میں ہی جنت کے ٹکٹ ڈال دیئے۔

علامہ اقبال کا نوجوانان اسلام سے خطاب

کبھی اے نوجوانان مسلم تدبر بھی کیا تو نے
وہ کیا گردوں تھا جس کا ہے تو ایک ٹوٹا ہوا تارہ

تجھے پالا ہے اس قوم نے آغوش محبت میں
کچل ڈالا تھا جس نے پاؤں میں تاج سردارا

تمدن آفرین خلاق آئین جہانداری
وہ صحرائے عرب یعنی شتر بانوں کا گہوارہ

گدائی میں بھی وہ اللہ والے تھے اتنے غیور
کہ منعم کو گدا کے ڈر سے بخشش کا نہ تھا یارا

غرض میں کیا کہوں تجھ سے کہ وہ صحرا نشین کیا تھے
جہاں گیرو جہاں دار و جہان باف و جہان آرا

اگر چاہوں تو نقشہ کھینچ کر الفاظ میں رکھ دوں
مگر تیرے تخیل سے فزوں تر ہی وہ نظارا

تجھے آباء سے اپنے کوئی نسبت ہو نہیں سکتی
کہ تو گفتار وہ کردار تو ثابت وہ سیارا

گنوادی ہم نے جو اسلاف سے میراث پائی تھی
ثریا سے زمین پر آسمان نے ہمیں دے مارا

حکومت کا تو کیا رونا کہ وہ ایک عارضی شے تھی
نہیں دیناں کے آئین مسلم سے کوئی چارہ

مگر وہ علم کے موتی کتابیں اپنے آباء کی
جو دیکھیں ان کو یورپ میں تو دل ہوتا ہے سیپارا

جنگ یرموک کا ایک واقعہ اور مجاہد کی بہادری کا شوق

صف بستہ تھے عرب کے جوانان تیغ بند — تھی منتظر حنا کی عروس زمین شام

ایک نوجوان صورت سیماب مضطرب — آ کر ہوا امیر عاکر سے ہمکلام

اے ابوعبیدہ رخصت پیکار دے مجھے — برلب ریز ہو گیا میرے صبرو سکون کا جام

بے تاب ہو رہا ہوں فراق رسول میں — ایک دم کی زندگی بھی محبت میں ہے حرام

جاتا ہوں میں حضور رسالت پناہ میں — لے جاؤں گا خوشی سے اگر کوئی پیغام

یہ ذوق و شوق دیکھ کر پرنم ہوئی وہ آنکھ — جس کی نگاہ تھی صفت تیغ بے نیام

بولا امیر فوج کہ وہ نوجوان ہے تو — پیروں پہ تیرے عشق کا واجب ہے احترام

پوری کرے خدائے محمد ﷺ تیری مراد — کتنا بلند تیری محبت کا ہے وہ مقام

پہنچے جو بارگاہ رسول امین میں تو — کرنا یہ میری طرف سے پس از سلام

ہم پر کرم کیا ہے خدائے غیور نے — پورے ہوئے جو وعدے کئے تھے حضور نے

صحابہ کرام کے خیالات کی ایک جھلک جسے پنجابی شاعر اپنی زبان میں بیان کرتا ہے

ابوبکر نے ساتھ نبایا سب دولت مال لٹایا

جدوں نذراں پیاں سرکار دیاں ------

سانوں ہر دم تانگاں لگیاں کدوں ویکھئے گلیاں یار دیاں

سب مال کیتا قربانی جدوں مل پیا پیر حقانی

اکھیں پکھیاں نے نت دیدار دیاں ----

سانوں ہر دم تانگاں لگیاں کدوں ویکھئے گلیاں یار دیاں

جدوں عمر نے ساتھ نبایا سکے باپ نوں قتل کرایا

نوٹ! حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا اسلام قبول کرنے کے بعد اپنے کافر باپ کو قتل کروانا یہاں اشعار میں تو درج ہے لیکن قرآن و حدیث میں یا کسی تاریخی کتاب میں میرے زیر مطالعہ نہیں گذرا واللہ اعلم ○

جدوں عمر نے ساتھ نبایا سکے باپ نوں قتل کروایا

پیاں جوش محبتاں مار دیاں

سانوں ہر دم تانگاں لگیاں کدوں ویکھئے گلیاں یار دیاں
جدوں ساتھ عثمان نبایا اوہنے ڈاڈا رتبہ پایا
دو نور تجلیاں مار دیاں
سانوں ہر دم تانگاں لگیاں کدوں ویکھئے گلیاں یار دیاں
ہے شرم فرشتے کر دے جدوں آ مجلس وچ وڑ دے
اے صفتاں نبی دے یار دیاں
سانوں ہر دم تانگاں لگیاں کدوں ویکھئے گلیاں یار دیاں
جدوں خیبر فتح کرایا جھنڈا علی دے ہتھ پھڑایا
ہن چمکاں پیاں تلوار دیاں
سانوں ہر دم تانگاں نے لگیاں کدوں ویکھئے گلیاں یار دیاں
جدوں ساتھ بلال نبایا جند جان نوں گھول گھمایا
پیاں ڈانگاں بدن اچھاڑ دیاں
سانوں ہر دم تانگاں نے لگیاں کدوں ویکھئے گلیاں یار دیاں
جدوں بدن تے پینڈیاں ڈانگاں پیاں نکلن جروں کانگاں
نہیں چھڈیاں گلیاں یار دیاں
دیکھو امہ عمارہ مائی جدوں جھات نبی ول پائی
دو کھن بدن نوں مار دیاں
سانوں ہر دم تانگاں نے لگیاں کدوں دیکھئے گلیاں یار دیاں
جدوں ساتھ خباب نبایا سب بدن دا ماس جلایا
پیاں چربیاں نوں پنگھار دیاں
سانوں ہر دم تانگاں لگیاں کدوں ویکھئے گلیاں یار دیاں
نت کافر دین سزائیں چھڈ کلمہ تے جان بچائیں
نہ جھل تکلیفاں مار دیاں
سانوں ہر دم تانگاں لگیاں کدوں ویکھئے گلیاں یار دیاں

جو عاشق نبی دا بولے نہ صدق یقینوں ڈولے
اسی نبی تے جاناں وار دیاں
سانوں ہر دم تانگاں لگیاں کدوں ویکھئے گلیاں یار دیاں
کئی ہور لکھاں پروانے جنہاں وارے مال خزانے
جند جان نبی توں وار دیاں
سانوں ہر دم تانگاں لگیاں کدوں ویکھئے گلیاں یار دیاں
منگ فضل الرحمان دعائیں ربا نبی دے نال رلائیں
سب موماں عرض گذار دیاں
سانوں ہر دم تانگاں لگیاں کدوں ویکھئے گلیاں یار دیاں

صحابہ کرام کا جوش و ولولہ اور تکالیف برداشت کرنا اس شعر کے مصداق

باطل سے دبنے والے اے آسمان نہیں ہم
سو بار کر چکا ہے تو امتحان ہمارا

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بن حذافہ کا ولولہ انگیز واقعہ

حافظ ابن عساکرؒ کہتے ہیں کہ ایک دفعہ آپ کو یعنی عبداللہ بن حذافہ کو رومی کفار نے قید کر لیا اور اپنے بادشاہ کے پاس پہنچا دیا اس نے آپ سے کہا کہ تم نصرانی بن جاؤ میں تجھے اپنے راج پاٹ میں شریک کر لوں گا اور اپنی شہزادی سے تمہارا نکاح کر دوں گا صحابی رسول نے جواب دیا یہ تو کیا؟ اگر تم مجھے اپنی تمام بادشاہت بھی دو اور ملک عرب کا راج بھی مجھے دے دو اور یہ چاہو کہ میں ایک آنکھ جھپکنے کے برابر بھی دین محمدی صلی اللہ علیہ وسلم سے پھر جاؤں تو یہ ناممکن ہے بادشاہ نے کہا پھر میں تمہیں قتل کر دونگا۔ حضرت عبداللہؓ نے کہا ہاں تجھے یہ اختیار ہے۔ چنانچہ اس نے اسی وقت حکم دیا کہ اسے صلیب پر چڑھا دیا جائے اور انہیں صلیب پر چڑھا دیا گیا اور تیر اندازوں نے بحکم بادشاہ آپ کے ہاتھ پاؤں اور جسم کو چھیدنا شروع کر دیا بار بار کہا جاتا کہ اب بھی نصرانیت کو قبول کر لو اور آپ پورے استقلال اور صبر سے فرماتے جاتے آخر بادشاہ نے کہا اسے سولی سے اتار لو اور پھر حکم دیا کہ پیتل کی

دیگ خوب گرم کر کے لائی جائے چنانچہ وہ پیش ہوئی بادشاہ نے ایک اور مسلمان قیدی کی بابت حکم دیا کہ اسے اس میں ڈال دیا جائے اسی وقت حضرت عبداللہ بن حذافہ کی موجودگی میں آپ کے دیکھتے ہوئے اسے اس میں ڈال دیا گیا وہ غریب اسی وقت چرمرہو گیا گوشت وغیرہ جل گیا ہڈیاں چمکنے لگیں۔ بادشاہ نے پھر حضرت حذافہ سے کہا دیکھو اب بھی ہماری بات مان لو اور ہمارا مذہب قبول کر لو ورنہ ایسی آگ کی دیگ میں تجھے بھی ڈال دیا جائے گا آپ نے پھر بھی اپنے ایمانی جوش سے کام لے کر فرمایا کہ یہ ناممکن ہے کہ میں خدا کے دین کو چھوڑ دوں اسی وقت بادشاہ نے حکم دیا کہ انہیں اس چرخی پر چڑھا کر اس میں ڈال دو جب یہ اس آگ کی دیگ میں ڈالے جانے کے لئے چرخی پر اٹھائے گئے۔ تو بادشاہ نے دیکھا کہ ان کی آنکھوں میں سے آنسو نکل رہے ہیں اسی وقت اس نے حکم دیا کہ رک جاؤ انہیں اپنے پاس بلایا اس لئے کہ اسے امید بند گئی تھی کہ شاید اس عذاب کو دیکھ کر اس کے خیالات بدل گئے ہیں کہ شاید یہ میری مان لے گا میرا مذہب قبول کر کے میری دامادی میں آ کر میری سلطنت کا ساجھی بن جائے گا لیکن بادشاہ کی یہ تمنا اور یہ خیال بے سود نکلا حضرت عبداللہ بن حذافہ ؓ نے فرمایا کہ میں صرف اس وجہ سے رو رہا تھا کہ آہ آج ایک ہی جان ہے جسے راہ خدا میں اس عذاب کے ساتھ قربان کر رہا ہوں کاش میری ایک ایک روئیں میں ایک ایک جان ہوتی تو آج میں ساری جانیں ایک ایک کر کے اللہ کی راہ میں قربان کر دیتا بعض روایتوں میں ہے کہ آپ کو قید خانہ میں رکھا کھانا پینا بند کر دیا کئی دن کے بعد شراب اور خنزیر کا گوشت بھیجا لیکن آپ نے اتنی بھوک کے باوجود اس کی طرف کوئی توجہ نہ دی بادشاہ نے بلوا بھیجا اور ان سے کھانا نہ کھانے کا سبب دریافت کیا جواب دیا اس حال میں میرے لئے یہ حلال تو ہو گیا ہے لیکن میں تجھ جیسے دشمن کو خوش ہونے کا موقع ہی نہیں دینا چاہتا ہوں بادشاہ نے کہا اچھا یہ بات ہے اگر تو میرے سر کا بوسہ لے تو میں تجھے اور تیرے ساتھ والے تمام مسلمان قیدیوں کو رہا کر دونگا۔ آپ نے اس شرط کو قبول کر لیا اور اس کے سر کا بوسہ لے لیا بادشاہ نے بھی اپنا وعدہ پورا کیا آپ کو اور آپ کے تمام ساتھیوں کو رہا کر دیا۔ جب حضرت حذافہ یہاں سے آزاد ہو کر حضرت عمر فاروق ؓ کے پاس پہنچے تو آپ نے

فرمایا کہ ہر مسلمان کا فرض ہے کہ ہر مسلمان حضرت حذافہ کا ماتھا چومے اور اس کی ابتداء میں کرتا ہوں فرما کر پہلے آپ نے حضرت عبداللہ بن حذافہ کے ماتھے کا بوسہ لیا۔

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا اپنے کافر بیٹے کے بارہ میں رد عمل

حضرت ابوبکر صدیق ؓ کا بیٹا غالباً" عبدالرحمن جنگ بدر کے موقع پر کفار کے لشکر میں تھا جنگ شروع ہونے پر مسلمانوں میں سے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کفار کے مقابلہ میں نکلے اور کفار میں سے آپ کا بیٹا نکلا بیٹے نے جنگ کے بعد بتایا کہ اے میرے والد لڑائی شروع ہونے پر کئی مرتبہ آپ میرے سامنے آئے لیکن میں نے آپ کو باپ سمجھ کر آپ پر تلوار کا وار نہیں کیا باپ نے فرمایا بیٹا اگر تم میرے سامنے آتے تو میں یقیناً" خداوند قدوس اور رسول خدا کی خوشنودی اور حمایت اسلام کی خاطر تمہیں قتل کر دیتا یہ جذبہ تھا ان لوگوں کا جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت میں اتنے ڈوب چکے تھے کہ انہیں اپنے حقیقی بیٹے کے پیار کی پرواہ نہ تھی۔ گویا یہ حقیقت میں اس آیت کی تفسیر تھے جس کا مفہوم پہلے بھی گذر چکا ہے اور مذکورہ آیت بھی پہلے لکھی جا چکی ہے۔ لَا تَجِدُ قَوْمًا يُؤْمِنُونَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ يُوَادُّونَ مَنْ حَادَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَلَوْ كَانُوْٓا اٰبَآءَهُمْ (الخ) پارہ نمبر28 رکوع نمبر3)

یعنی اگرچہ مقابلہ میں ان کے بھائی یا بیٹے ہی کیوں نہ ہوں وہ خدا اور رسول کی محبت کو ان پر ترجیح دیتے ہیں۔

ایک صحابیہ کا کامل جذبہ ایمان

ایک جنگ کی تیاری کے موقع پر ایک مسلمان عورت اپنے شیرخوار بچہ کو لیکر خدمت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوئی کہنے لگی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے اس بچے کو بھی جنگ کے لئے قبول فرمائیں اس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ جنگ میں ہمیں کیا کام دے گا بلکہ ہمیں اس کی دیکھ بھال کرنی پڑے گی۔ تو اس عورت نے عرض کی کہ میرے پاس اور تو کوئی چیز نہیں اور میں یہ اپنا بچہ اس لئے پیش کر رہی ہوں کہ جب دشمنان اسلام آپ کی طرف تیر پھینکیں تو آپ اپنے بچاؤ کے لئے میرے اس بچے کو آگے کر دیں اور کچھ نہیں تو کم از کم یہ آپ کے لئے ڈھال کا کام تو دے سکے گا اور اس طرح آپ کو بھی تکلیف نہیں پہنچے گی اور

میں بھی قیامت کے دن اس کے ہاں سرخرو ہو کر شہید کی ماں کہلواؤں گی یہ تھا ایمان اسلام کے ان مجاہدین اور مجاہدات کا جنھوں نے آپ پر اپنا دھن من سب کچھ وار دیا۔

عروہ بن ثقفی کی شہادت

عروہ بن مسعود ثقفیؓ نے جناب رسول خدا ﷺ کی خدمت میں عرض کی کہ حضور ﷺ اگر آپ اجازت دیں تو میں اپنی قوم میں تبلیغ دین کے لئے جاؤں اور انہیں دعوت اسلام دوں آپ نے فرمایا ایسا نہ ہو کہ وہ تمہیں قتل کر دیں جواب دیا کہ حضور ﷺ اس بات کا تو احتمال ہی نہیں کیونکہ انہیں مجھ سے اس قدر الفت اور عقیدت ہے کہ اگر میں سویا ہوا ہوں تو وہ مجھے جگائیں گے بھی نہیں آپؐ نے فرمایا اچھا پھر جایئے۔ یہ چلے گئے جب لات و عزیٰ بتوں کے پاس سے انکا گذر ہوا تو کہنے لگے اب تمہاری شامت آگئی اس بات پر پورا قبیلہ ثقیف بگڑ بیٹھا۔ انہوں نے کہنا شروع کر دیا کہ اے میری قوم کے لوگو تم ان بتوں کو ترک کر دو یہ لات و عزیٰ کوئی چیز نہیں اسلام قبول کر لو تو سلامتی حاصل ہو گی۔

اے میرے بھائیو! یقین مانو کہ یہ بت کوئی حقیقت نہیں رکھتے ساری بھلائی اسلام میں ہے ابھی اس کلمہ کو تین مرتبہ ہی دھرایا تھا کہ ایک بدنصیب نے دور سے ہی تیر چلایا جو رگ اکحل پر لگا اور آپ اسی وقت شہید ہو گئے۔ آنحضرت ﷺ کے پاس جب یہ خبر پہنچی تو آپؐ نے فرمایا یہ ایسا ہی تھا جیسے سورہ یاسین والا جس نے کہا تھا بِمَا غَفَرَلِیْ رَبِّیْ وَجَعَلَنِیْ مِنَ الْمُکْرَمِیْنَ O اسی طرح جب کعب احبار کے پاس جب حبیب بن زید بن عاصم کا ذکر کیا گیا جو قبیلہ بنو اذن بن بخار سے تھے جن کو جنگ یمامہ میں مسیلمہ کذاب ملعون نے شہید کر دیا تھا تو آپ نے فرمایا خدا کی قسم یہ حبیب بھی اسی حبیب کی طرح تھے جن کا ذکر سورہ یاسین میں ہے اس کو مسلمہ کذاب نے آنحضرت ﷺ کے بارہ میں دریافت کیا تو آپ نے فرمایا "بے شک وہ اللہ کے رسول ہیں" اس نے کہا میری نسبت بھی تو گواہی دیتا ہے کہ میں رسول اللہ ہوں اس نے پھر پوچھا۔ "میری رسالت کے بارہ میں کیا کہتا ہے؟ جواب دیا کہ میں نہیں سنتا اس پر اس ملعون نے کہا کہ انکی نسبت تو سن لیتا ہے اور میری نسبت بہرا بن جاتا ہے چنانچہ اس کے بعد ایک مرتبہ پوچھتا ہے اور جواب نہ پا کر بدن کا ایک

عضو کٹوا دیتا ہے پھر پوچھتا ہے اور یہی جواب پاتا ہے اور ایک عضو بدن کٹوا دیتا ہے پھر پوچھتا ہے اور یہی جواب پاتا ہے اور جواب نہ پا کر ایک بدن کا عضو کٹوا دیتا ہے پھر پوچھتا ہے اور یہی جواب پاتا ہے اور ایک عضو بدن کٹوا دیتا ہے اس طرح جسم کا ایک ایک جوڑ کٹوا دیتا ہے اور وہ اپنے سچے اسلام پر آخری وقت تک قائم رہے اور جواب جو پہلے تھا وہی آخر تک رہا یہاں تک کہ شہید ہو گئے۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت حبیب بخار کا واقعہ جن کا ذکر سورہ یاسین میں ہے

ان کی بستی کے لوگ یہاں تک سرکش ہو چکے تھے کہ انہوں نے پوشیدہ طور پر ان کے قتل کا ارادہ کر لیا ایک مسلمان شخص جو اس بستی کے آخری حصہ میں رہتا تھا جس کا نام حبیب تھا اور یہ بڑھئی تھا اور انہیں جذام کی بیماری تھی سخی آدمی تھا جو کماتا تھا اس کا آدھا راہ اللہ خیرات کر دیتا تھا دل کا نرم اور فطرت کا اچھا تھا لوگوں سے الگ تھلگ ایک غار میں خدا تعالیٰ کی عبادت کیا کرتا تھا۔ اس لئے جب اسے اپنی قوم کے بد ارادے کے بارہ میں معلوم ہوا تو اس سے صبر نہ ہو سکا تو دوڑتا بھاگتا ہوا آیا اور اپنی قوم کو سمجھانا شروع کر دیا۔ رسولوں کی تابعداری کرو' انکا کہنا مانو' انکی راہ پر چلو' دیکھو یہ اپنا کوئی فائدہ نہیں کرتے اور نہ ہی تم سے تبلیغ رسالت کا کوئی بدلہ مانگتے ہیں' اپنی اس خیر خواہی پر تم سے کوئی اجرت طلب نہیں کرتے' درد دل سے تمہیں خدا کی توحید کی دعوت دے رہے ہیں۔ سیدھے اور سچے راستہ کی رہنمائی کر رہے ہیں۔ وہ خود بھی سیدھے راہ پر چل رہے ہیں۔ تمہیں ان کی دعوت پر ضرور لبیک کہنا چاہئے اور ان کی اطاعت کرنی چاہئے لیکن قوم نے ان کی ایک نہ سنی اور انہیں شہید کر دیا۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہ وارضاہ

اسی لئے تو اللہ تعالیٰ نے ان کا تذکرہ قرآن حکیم میں فرماتے ہوئے مندرجہ ذیل آیات نازل فرما دیں۔

وَجَاءَ مِنْ اَقْصَی الْمَدِیْنَةِ رَجُلٌ یَّسْعٰی قَالَ یٰقَوْمِ اتَّبِعُوا الْمُرْسَلِیْنَ ○ اِتَّبِعُوْا مَنْ لَّا یَسْئَلُكُمْ اَجْرًا وَّهُمْ مُّهْتَدُوْنَ ○ وَمَالِیَ لَآ اَعْبُدُ الَّذِیْ فَطَرَنِیْ وَاِلَیْهِ تُرْجَعُوْنَ ○ ءَاَتَّخِذُ مِنْ دُوْنِهٖۤ اٰلِهَةً اِنْ یُّرِدْنِ الرَّحْمٰنُ بِضُرٍّ لَّا تُغْنِ عَنِّیْ شَفَاعَتُهُمْ شَیْـًٔا وَّلَا

يُنقِذُونَ ○ اِنِّیۡۤ اِذًا لَّفِیۡ ضَلٰلٍ مُّبِیۡنٍ ○ اِنِّیۡۤ اٰمَنۡتُ بِرَبِّکُمۡ فَاسۡمَعُوۡنِ ○ قِیۡلَ ادۡخُلِ الۡجَنَّۃَ قَالَ یٰلَیۡتَ قَوۡمِیۡ یَعۡلَمُوۡنَ ○ بِمَا غَفَرَلِیۡ رَبِّیۡ وَ جَعَلَنِیۡ مِنَ الۡمُکۡرَمِیۡنَ ○ وَ مَاۤ اَنۡزَلۡنَا عَلٰی قَوۡمِہٖ مِنۡۢ بَعۡدِہٖ مِنۡ جُنۡدٍ مِّنَ السَّمَآءِ وَ مَا کُنَّا مُنۡزِلِیۡنَ ○ اِنۡ کَانَتۡ اِلَّا صَیۡحَۃً وَّاحِدَۃً فَاِذَا ہُمۡ خٰمِدُوۡنَ ○ (سورہ یاسین).

ترمذی شریف میں ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں

کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ تو بہت جلد بوڑھے ہو گئے ہیں تو آپ نے جواب میں فرمایا مجھے سورہ ھود' سورہ واقعہ' سورہ والمرسلت' سورۃ عم یتساءلون' سورہ اذا الشمس کورت نے بوڑھا کر دیا ہے۔

حضرت سلیمان علیہ السلام کی اپنے خالق کے سامنے ایک عرض

حضرت سلیمان علیہ السلام نے ایک مرتبہ عرض کی کہ یا اللہ میں تیری مخلوق کی دعوت کرنا چاہتا ہوں۔ حکم ہوا اجازت ہے حضرت سلیمان علیہ السلام نے جنات اور بڑے دیوں کو حکم دیا کہ کھانا تیار کریں 40 چالیس ایام تک وہ مسلسل کھانا تیار کرتے رہے بڑی بڑی دیگوں اور برتنوں میں کھانا تیار ہونا شروع ہوا قرآن حکیم میں ان دیگوں کے بارہ میں آتا ہے "وَقُدُوۡرٍ رّٰسِیٰتٍ" ایک مچھلی کو جب بھوک لگی تو اللہ تعالیٰ سے کھانے کا مطالبہ کیا اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ تمہاری دعوت ہے جاؤ سلیمان علیہ السلام نے کھانا پکوا کر جنگلوں میں ڈلوا دیا پھر مچھلی آئی اور اجازت مانگی کھانا تیار ہے جا کر کھالوں مچھلی گئی اور سارے کا سارا کھانا کھالیا پھر مطالبہ کرنے لگی کہ اور کھانا دو آپ نے فرمایا کہ کھانا تو ختم ہو چکا ہے تو مچھلی نے کہا حضرت جی میرا رب مجھے اس کے دو حصے اور کھانا دیتا ہے تب میری غذا پوری ہوتی ہے تب حضرت سلیمان علیہ السلام نے معافی مانگی اور عرض کی اللہ اپنی مخلوق کو خود ہی سیر کروا سکتا ہے دنیا میں کسی اور کو اتنی ہمت نہیں کہ وہ ایک وقت کا بھی کسی کو کھانا دے سکے۔

صحابہ کرام کا بے سرو سامانی کی حالت میں بھی جذبہ ایمان و جہاد اور مقابل میں عیار و مکار دشمن اور ساز سامان سے لیس ان کی افواج جن کا نقشہ ایک شاعر نے اپنی زبان میں کچھ یوں کھینچا

صفیں باندھے کھڑے تھے سامنے ایمان والے بھی
خدا والے محمد مصطفیٰ والے بھی قرآن والے بھی
گرچہ اس فرش پر ہمت مردانہ تھی انکی
فقیرانہ تھا مسلک و وضع درشانہ تھی انکی
نماز عجز کے سجدے چمکتے تھے جبینوں میں
چٹانوں کی طرح مضبوط دل رکھتے تھی سینوں میں
تھے ان کے پاس دو گھوڑے چھے زرہیں آٹھ شمشیریں
بدلنے آئے تھے یہ لوگ دنیا بھر کی تقدیریں
نہ تیغ و تیر پہ تکیہ نہ خنجر پر نہ بھالے پر
بھروسہ تھا تو ایک سادی سی کالی کملی والے پر
قریشی فوج کا طوفان جب بڑھتا ہوا نظر آیا
تو اطمینان سے اس کملی والے نے فرمایا
کہ اے ایمان والو آ رہی ہے فوج باطل کی
تمہارے عزم سے ٹکرا رہی ہے فوج باطل کی
تمہیں سر دے کہ اب ایمان کو محفوظ رکھنا ہے
مگر اواب رب کو ہر طرح ملحوظ رکھنا ہے
تمہیں لازم ہے خوف ماسوا دل سے اٹھا دینا
خدا کے حکم تلقین نبی پر سر کو جھکا دینا
تجھے اے مرد مومن جوش میں آنا مبارک ہو
مے توحید پی کر ہوش میں آنا مبارک ہو
ہوئی میعاد پوری امتحان زبردستی کی
ہے تیرے ہاتھ پر معکوف اب تاریخ ہستی کی
صدا اک فلک سے لا تقنطوا کی فرماتی جاتی ہے
زمین پر دور اسلامی کی ساعت آتی جاتی ہے

دلوں کو فکر تکمیل عزائم ہوتی جاتی ہے
بنائے شوکت اسلام قائم ہوتی جاتی ہے
نگاہوں پر جو پردے پڑ گئے تھے ہٹتے جاتے ہیں
رخ خورشید سے باطل کے پردے چھٹتے جاتے ہیں
اندھیرا مٹتا جاتا ہے اجالا ہوتا جاتا ہے
محمد مصطفیٰ کا اجالا ہوتا جاتا ہے

اسی لئے تو عربی کا ایک معلم کہتا ہے

فاصدع بما قال الرسول ولا تخف
من قلہ الانصار والاعوان
واضرب السیف الوحی کل محلل
وضرب المجاہد کل بنان

مفہوم! یعنی جو بات تجھے پیغمبر آخر الزماں جناب محمد الرسول اللہ ﷺ نے کہہ دی اس پر عمل شروع کر دو اور مددگار اور معاون کی کمی سے مت ڈرو۔

اور وحی کی تلوار کو ہر جگہ چلاؤ کیونکہ مجاہد کی چوٹ یا مجاہد کی ضرب ہر ہر جوڑ پر لگتی ہے اور اس شعر کا مصداق بھی صحابہ کرامؓ ہیں کہ انہوں جنگ بدر کے موقع پر 313 نے ہزاروں لوگوں کا مقابلہ کرتے ہوئے دشمنان اسلام کو عبرتناک شکست سے دوچار کر دیا تھا۔

دریائے نیل کا خشک ہو جانا

عرب کی جہلا میں قبل از اسلام یہ طریقہ پایا جاتا تھا کہ جب بھی دریائے نیل خشک ہو جاتا۔ تو ایک نوجوان لڑکی کا بناؤ سنگھار کر کے دریائے نیل کے اندر ڈال دیتے اور وہ یہ سمجھتے تھے کہ پانی کا دیوتا ہم سے جب وہ ناراض ہو جاتا ہے تو اس کی خوشنودی کا صرف ایک ہی ذریعہ ہے کہ ایک نوجوان خوبصورت لڑکی کو دریا کے حوالے کر دیا جائے جب وہ اپنے اس باطل عقیدہ پر عمل پیرا ہوتے تو واقعی دریا پانی سے جوش مارتا ہوا چل پڑتا حضرت عمر کے زمانہ خلافت میں جب انہیں یہ خبر پہنچی تو انہوں نے دریائے نیل کے نام ایک خط تحریر کیا

مِنْ عَبْدِ اللّٰهِ عُمَرَ اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ اِلٰی نِیْلِ مِصْرَ - اَمَّا بَعْدُ اِنْ کُنْتَ تَجْرِیْ مِنْ قِبَلِكَ فَلَا تَجْرِ وَاِنْ کَانَ اللّٰهُ یُجْرِیْكَ فَاَسْئَلُ اللّٰهَ الْوَاحِدَ الْقَهَّارَ اَنْ یُجْرِیَكَ

تاریخ الخلفاء صفحہ ۹۵

مفہوم! "یعنی اگر تو اللہ کے حکم سے جاری و ساری ہے تو اب بھی جاری ہو جا اور اگر تو اللہ کے حکم سے جاری نہیں تو پھر بے شک نہ چلنا"

قاصد کو یہ خط دے کر حکم دیا کہ دریائے نیل میں اس رقعہ کو ڈالتے ہی فورا" باہر آ جانا قاصد نے اللہ کا نام لیکر دریائے نیل کے اندر رقعہ پھینک دیا رقع پھینکتے ہی فورا" اپنا گھوڑا بھگا کر باہر آگیا اور دریائے نیل فورا" اچھلتا ہوا ابھر آیا اور تاریخ کے اوراق گواہ ہیں کہ تب سے لیکر آج تک دریائے نیل کبھی خشک نہیں ہوا یہ تھی شان صحابہ جنہوں نے خود بھی اسلام پر کاربند رہنے کے ساتھ ساتھ دوسروں کو بھی بدعات و رسومات کو چھوڑنے کی ترغیب دی اسی لئے تو شاعر کہتا ہے۔

یہ بہار آج گلشن میں آئی ہوئی ہے
یہ سب پود انہیں کی لگائی ہوئی ہے

حضرت ابو بکر صدیقؓ کا اسلام قبول کرنا

حضرت ابو بکر صدیقؓ کو آنحضرت ﷺ نے دعوت اسلام کے موقع پر صرف دو ہی باتیں کہی تھیں۔

(1) میں اللہ کا رسول ہوں

(2) اسلام کی دعوت دیتا ہوں

جوب میں عرض کیا میں آپ پر ایمان لایا اسلام قبول کرتے ہوئے مسلمان ہو چکا ہوں۔

ایک حکایت

ایک آدمی ایک حسین عورت کے پیچھے آ رہا تھا عورت نے کہا تم میرے پیچھے کیوں آ رہے ہو کہنے لگا میں تیرے حسن و جمال کی وجہ سے تم پر عاشق ہوں عورت نے کہا جو مجھ سے پیچھے آ رہی ہے وہ مجھ سے زیادہ حسینہ ہے اس جھوٹے عاشق نے جب دوسری طرف دیکھا تو

پہلی نے جوتا اتارا اور زور سے کھینچ مارا اور کہا کہ تو عاشق ہے؟ جو بھی مل جائے اسی پر فریفتہ ہو جاتا ہے مطلب یہ کہ آنحضرت ﷺ کا سچا عاشق وہ ہے جس نے آنحضرت کے اقوال و افعال کی اتباع کی اور دوسرے امام وغیرہ کے اقوال کو آنحضرت ﷺ کے اقوال کے سامنے ہیچ تصور کرائے۔

جیسے آنحضرت ﷺ نے فرمایا

مَنْ اَحَبَّ سُنَّتِیْ فَقَدْ اَحَبَّنِیْ وَمَنْ اَحَبَّنِیْ کَانَہٗ مَعِیَ فِی الْجَنَّۃِ

ترجمہ! "جس نے میری سنت سے محبت کی گویا اس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے مجھ سے محبت کی وہ میرے ساتھ جنت میں ہو گا۔

دوسری روایت

مَنْ اَحْیٰی سُنَّتِیْ فَقَدْ اَحْیَانِیْ وَمَنْ اَحْیَانِیْ فَقَدْ اَحَبَّنِیْ وَمَنْ اَحَبَّنِیْ کَانَ مَعِیَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ فِی الْجَنَّۃِ

ترجمہ! جس شخص نے میری مردہ سنت کو زندہ کیا گویا اس نے مجھے زندہ کیا اور جس نے مجھے زندہ کیا گویا اس نے میرے ساتھ محبت کی اور جس نے میرے ساتھ محبت کی وہ میرے ساتھ جنت میں ہو گا۔

حضرت سفینہ کا اصلی نام

حضرت سفینہ کا اصلی نام عبداللہ تھا ایک موقع پر ایک صحابی نے کہا عبداللہ میں تمہیں کچھ کھجوریں دونگا لہٰذا آپ میرا سامان اٹھا کر فلاں جگہ تے لے جائیں دوسرے صحابی نے تیسرے سے عرض کی کئی صحابہ کرام نے حضرت عبداللہ ہی سے عرض کی۔ الغرض حضرت عبداللہ نے کئی صحابہ کا سامان ایک بڑی سی چادر میں ڈال کر اٹھا لیا اور چلتے چلتے آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو حضور ﷺ نے فرمایا یہ تو سفینہ آ رہا ہے (سفینہ بمعنی کشتی) تو حضرت سفینہ نے فرمایا لوگو سن لو آج کے بعد میرا نام ہی سفینہ ہے آج کے بعد مجھے سفینہ کے نام ہی سے پکارا جائے اور یہی حضرت سفینہ تھے جن کا واقعہ پہلے تحریر کر دیا ہے جو

انہیں جنگل میں پیش آیا اور شیر سے ملاقات ہوئی اور شیر کا صحابی رسول سمجھ کر سلام عقیدت پیش کرنا یہ سب اس مضمون میں پہلے تحریر کر دیا ہے۔

حضرت سلمہ بن عمر کا اسلام قبول کرنا

حضرت سلمہؓ بن عمر کہتے ہیں کہ میں ایک دن بکریاں چرا رہا تھا کہ ایک شیر آیا اور آ کر میری بکری کو اٹھا کر لے گیا جس پر میں خوب شور شرابا کیا اور ڈنڈا پکڑ کر اس کے پیچھے بھاگا کہتے ہیں میں نے بڑی قوت لگا کر بکری چھڑوالی شیر نے بکری چھوڑ دی اور کہنے لگا کہ تم ہر وقت بکرایاں چراتے رہتے ہو کبھی اس طرف بھی توجہ دی ہے کہ تمہارے اس آخرالزمان نبی ﷺ اور تمہارے ھادی اکبر تشریف لائے ہوئے ہیں سلمہ حیران ہو کر دیکھنے لگے کہنے لگے تم تو انسان کی طرح باتیں کرتے ہو شیر کہنے لگا مجھے قوت گویائی اللہ نے عطا کی ہے سلمہ کہتے ہیں میں نے بکریاں وہیں اسی شیر کے پاس چھوڑیں اور نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر اسلام پر بیعت کرلی اور اشھد ان لا الہ الا اللہ کا اقرار کرتے ہوئے یہ سارا واقعہ آپ ﷺ کے گوش گذار کر دیا آنحضرت ﷺ نے فرمایا ایک بکری ذبح کر کے اس کے سامنے ڈال دینا تاکہ اس کی بھوک کا بھی انتظام ہو جائے ویسے بھی اس کا تم پر احسان عظیم ہے کہ اس نے تمہیں ہدایت کے راستہ پر مائل کیا اور کہا کہ شیر کو خوش کر کے گوشت وغیرہ کھلا کر پھر بھیجنا۔

نفس امارہ کی خواہشات بھی ایک بت کے مترادف ہیں

پوج پوج بت عمر ساری لنگھا لئی
رب ولوں بیگانے ہو کے عمر ساری گنوا لئی
ہائے افسوس اج دین نبی دا در در دھکے کھاوئے
کول ہوئے اج عمر بہادر گھٹ گھٹ سینے نال لگاوے

فارسی کے چند اشعار اور محبت رسول کا عجیب واقع

استن حنانہ از ہجر رسول نالہ میزد ہمچوں ارباب عقول

درمیان وعظ مجلس آنچناں کذو اگاہ گشت ہم پیرو جوان
گفت پیغمبر چہ خوائی اے ستون گفت جانم از فراقت گشت خون
مسندت من بودم ازمن تاختی برسر منبر تو مسند ساختی
گفت پیغمبر آن خواھم کہ دائم خود بقاش بشنوائے غافل کم از چوپ مباش
آن ستوں دا دفن کرد اندر زمین تاچوں مردم حشر کر رد یوم دیں

عقبہ ابن نافع اور انکی فوج

دشت تو دشت ہیں دریا بھی نہ چھوڑے ہم نے
بحر ظلمات میں دوڑا دیئے گھوڑے ہم نے

فتح خیبر کی بابت شعر

لگاتا تھا تو جب نعرہ تو خیبر توڑ دیتا تھا
حکم دیتا تھا سمندر کو تو راستہ چھوڑ دیتا تھا

قومی تقاضوں کی تردید میں شعر

یوں تو سید بھی ہو مرزا بھی ہو افغاں بھی ہو
تم سبھی کچھ تو ہو یہ تو بتاؤ کیا مسلمان بھی ہو

بہادر جرنیل طارق کی بابت علامہ اقبال کے اشعار

طارق چوں برکنارہ اندلس سفینہ سوخت گفتندر کار توبہ نگاہ خرد خطاست
دو ریم از سواد وطن باز چوں رسیم ترک سبب زروئے شریعت کجا رواست
خندید و دست خویش بہ شمشیرزد و گفت ہر ملک ملک ماست کہ ملک خدائے ماست

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سایہ مبارکہ ہونے کے ثبوت میں مسند امام احمد کی ایک صحیح روایت درج ذیل ہے

قَدْ اِعْتَلَّ بَعِيْرٌ لِصَفِيَّةَ وَكَانَ لِذَيْنَبَ فَضْلٌ فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه والهوسلم اَعْطِى لِصَفِيَّةَ فَقَالَتْ لِهَذَا الْيَهُوْدِيَّةِ فَتَرَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه

واله وسلم اور اسی حدیث کے آخر میں فَاِذَا اَنَا مُقْبِلُ بِظِلِّ رَسُوْلِ اللہ صلی اللہ علیہ واله وسلم

ترجمہ و مفہوم! حضرت زینب اور حضرت صفیہ دونوں ازواج مطہرات سے ہیں حضرت صفیہ کا اونٹ کمزور ہو گیا تو حضور ﷺ نے فرمایا زینب صفیہ کو زائد اونٹ دے دو اس پر حضرت زینب نے کہا کہ میں اپنی سواری اس یہودیہ کو دوں؟ اسی وجہ سے آنحضرت ﷺ نے حضرت زینب کو دو یا تین ماہ کے لئے چھوڑ دیا کوئی بات چیت نہ کی حضرت زینب کہتی ہیں کہ آپؐ جب اتنی دیر کے بعد تشریف لائے تو میں نے آپؐ سے پہلے آپ کے جسم کا سایہ دیکھا۔

امام احمد! امام احمد وہ ہستی ہیں جنہوں نے ساڑھے ساتھ لاکھ احادیث میں سے تیس ہزار اور دس ہزار احادیث ان کے بیٹے نے مرتب کی ہیں یہ کل مسند احمد کی چالیس ہزار احادیث ہیں جو تمام علمائے امت کے ہاں مسلمہ ہیں۔

ایک موضوع روایت رسول اللہ ﷺ کے جسم کا سایہ نہ ہونے کے بارہ میں

اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واله وسلم لَمْ یُرَلَہٗ ظِلٌّ فِیْ شَمْسٍ وَّلَا قَمَرٍ (الخ)

کہ نبی کریم ﷺ کے جسم کا سایہ کبھی دیکھا ہی نہیں گیا نہ سورج میں اور نہ ہی چاند میں حکیم ترمذی کی کتاب نوادر الاوصول میں ہے کہ اس کتاب کے مصنف نے اس کتاب کے مقدمہ میں خود نقل کیا ہے کہ میں ایک طویل سفر میں تھا سفر کی پریشانی اور غمگینی کو ملحوظ رکھ کر دل لگی کے لئے میں نے یہ کتاب مرتب کی جس کی کوئی روایت بھی قابل صحت نہیں ہو سکتی اور ترمذ کے تین علماء ہوئے۔

(۱) ابو عیسیٰ ترمذی مصنف جامع ترمذی (۲) حکیم ترمذی نوادر الاوصول کے مصنف (۳) احمد حسن ترمذی کبیر

مظفر الدین ایک مسرف موصل کا بادشاہ تھا جس کی کچھ عوام اس کے مخالف تھی

اس نے اپنے ایک پڑھے لکھے عالم کو کہا کہ وہ ایک کتاب لکھے اس عالم کا نام عمر ابو الخطابؒ تھا بادشاہ کی فرمائش پر اس نے ایک کتاب المولد البشر لکھی جس کے واقعات پڑھ کر لوگوں کو سنائے جاتے تھے بادشاہ حضور ﷺ کی ولادت والے دن علماء و فضلاء کو ہاتھیوں پر سوار کر کے جلوس نکالتا اور ختم وغیرہ کی تقریب کرتا عوام و خواص کے لئے بڑے اچھے پیمانہ پر کھانے اور دعوت کا انتظام کرتا تو مجالس مولود اور محافلیں منعقد کی جاتیں اور شہروں میں جو جلوس نکالے جاتے ہیں یہ اسی کی پیدا کردہ ایجادات ہیں جس کا جواز عقل و نقل میں کوئی ثبوت نہیں حالانکہ نبوت کے بعد تیئیس 23 مرتبہ یہ دن آیا آپ نے ایسی کوئی تقریب نہیں منائی دیگر صحابہ و تابعین و تبع کے دور میں بھی یہ دن کئی مرتبہ آیا لیکن انہوں نے محفل میلاد منعقد نہیں کی۔ چند اشعار بعض انبیاء کے کاروباری معاملہ میں

حضرت موسیٰ اجڑ چروائے عالی شان حضوروں
جنوں وچ دربار الہی کرسی ملدی نوروں
نوح پیغمبر عالی مرسل کم کرے ترکھاناں
لوہا گھڑے داؤد پیغمبر خاص حبیب رباناں
ابراہیم تجارت کر دے عیسیٰ کپڑے دھوئے
درزیاں دا کم ادریس کریندے تے دائم روزہ ہوئے
حضرت آدم سب کم کر دے جس دی حاجت ہوئے
شیث پیغمبر کپڑا بنڈ دے ہور خیال نہ کوئی
شاہ مردان یہوداں دے گھر کرن گئے مزدوری
اس تھیں اچا کون گھرانا جو کرسی مغروری
کر کے کار جواں دے دانے پیر علی گھر لیایا
وچ تفسیر محمد راوی جیونکر ذکر لیایا

کفار کا حضرت خبیب کو سولی پر چڑھانا

حضرت خبیبؓ کو کفار نے جب سولی پر لٹکایا تو کہنے لگے اگر آپ اسلام سے پھر جائیں

تو ہم آپ کو چھوڑ دیں گے ورنہ سولی آپ کے لئے تیار ہے اور تمہیں تختہ دار پر لٹکایا جائے گا۔ تب حضرت خبیب نے موت کی کشمکش میں مندرجہ ذیل شعروں میں جواب دیا۔

ہم تم کو رہا کر دیں گے خوشحال کر دیں گے
تمہیں بخشیں گے وہ دولت کہ مال مال کر دیں گے

از حفیظ جالندھری

ہم تم کو رہا کر دیں گے خوشحال کر دیں گے
تمہیں بخشیں گے وہ دولت کہ مالا مال کر دیں گے
اگر آج بھی تم اسلام کو چھوڑو
محمد ﷺ کے ماننے والوں سے منہ موڑو
نہ مانے گے تو دونوں کو سولی پر چڑھائیں گے
محمد ﷺ کی رفاقت کا مزہ تمہیں چکھائیں گے
اگر قارون کی دولت زمانے بھر کا مال و زر
ہمیں اسلام کے بدلے ملے ہم تھوک دیں اس پر
محمد ﷺ سے نہ پلٹیں ملے ہم کو خدائی بھی
بغیر اسلام کے ہم کو جہنم ہے رہائی بھی

ابو سفیان بولا تیری جرات دیکھ لیتے ہیں — محمد سے تیرا ذوق و عقیدت دیکھ لیتے ہیں
گھڑی بھر میں تو اپنے ادعاد کو بھول جائے گا — محمد کیا محمد کے خدا کو بھول جائے گا
مہلت مل گئی قیدی نے دو رکعت نماز ادا کرلی — نمازی نے نماز آخری پڑھ کر دعا کر لی
ذرا سی دیر میں یہ فرض ادا فرما دیا اس نے — عبودیت کا سارا قرض ادا فرما دیا اس نے

حدیث شریف میں آتا ہے کہ مہمان کی مہمان نوازی اچھے طریقہ سے کرنی چاہیئے

اسی کے بارہ میں شیخ سعدی اور علامہ اقبال مرحوم کہتے ہیں

ہر کہ کرا جبار داردد شمنش باز دارد مہمان را داز مکش
مہمان روزی نجودے آورد پس گنا ہے میزبان رامے برد

شے پیں خدا بر ستم زار مسلماناں چرا ازار ند خوارند
ندا آمد نمی دانی کہ این قوم دے دارند محبوبے ندارند

مومنین کے اوصاف کے بارہ میں چند آیات

يٰاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمْ اِنَّ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ شَيْءٌ عَظِيْمٌ (پارہ 17 رکوع 8)

ترجمہ! "اے لوگو اپنے رب سے ڈر جاؤ بے شک قیامت کی ہولناکیاں بہت سخت ہیں"

يٰاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمْ وَاخْشَوْا يَوْمًا لَّا يَجْزِيْ وَالِدٌ عَنْ وَّلَدِهٖ وَلَا مَوْلُوْدٌ هُوَ جَازٍ عَنْ وَّالِدِهٖ شَيْئًا اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ فَلَا تَغُرَّنَّكُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا وَلَا يَغُرَّنَّكُمْ بِاللّٰهِ الْغَرُوْرُ (پارہ نمبر۲۱ رکوع نمبر۱۳)

يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوا اللّٰهَ ذِكْرًا كَثِيْرًا وَّسَبِّحُوْهُ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا (پارہ ۲۲ رکوع ۳)

فَاذْكُرُوْنِيْٓ اَذْكُرْكُمْ وَاشْكُرُوْا لِيْ وَلَا تَكْفُرُوْنِ (پارہ نمبر۲ رکوع نمبر۲)

وَالَّذِيْنَ اِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَةً اَوْ ظَلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوا اللّٰهَ فَاسْتَغْفَرُوْا لِذُنُوْبِهِمْ وَمَنْ يَّغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اللّٰهُ وَلَمْ يُصِرُّوْا عَلٰي مَا فَعَلُوْا وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ (پارہ ۴ رکوع ۵)

هُوَ الَّذِيْ يُصَلِّيْ عَلَيْكُمْ وَمَلٰٓئِكَتُهٗ لِيُخْرِجَكُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ وَكَانَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَحِيْمًا (پارہ نمبر۲۲ رکوع نمبر۳)

وَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِيْرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ (پارہ نمبر۲۸ رکوع نمبر۱۲)

عبداللہ بن رواحہ کا خوف عذاب سے رو پڑنا

حضرت عبداللہ بن رواحہ ایک مرتبہ اپنی بیوی کے گھٹنے پر سر رکھ کر لیٹے ہوئے تھے کہ رونا شروع کر دیا آپ کی اہلیہ بھی رونے لگیں تو آپ نے ان سے دریافت فرمایا کہ تم کیسے روئیں تو انہوں نے جواب دیا کہ آپ کو دیکھ کر تو آپ نے فرمایا کہ مجھے تو اس آیت نے رلایا ہے۔

وَاِنْ مِّنْكُمْ اِلَّا وَارِدُهَا كَانَ عَلٰي رَبِّكَ حَتْمًا مَّقْضِيًّا ○ (پارہ 16 رکوع 8)

ابو میسرہ جب رات کو اپنے بستر پر جاتے تو رونے لگتے اور زبان سے بے ساختہ نکل جاتا کہ کاش میں پیدا ہی نہ ہوتا آپ سے ایک مرتبہ رونے کی وجہ پوچھی گئی تو آپ نے بھی اسی آیت کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا کہ آپ کو یہ تو معلوم ہے کہ ہمیں جہنم پر سے گذرنا ہے تو انہوں نے جواب دیا یقیناً" معلوم ہے کہ اس کے اوپر سے پار ہو جاؤ گے انہوں نے کہا اس کے بارہ میں کوئی معلوم نہیں کہا پھر ہمارے لئے ہنسی خوشی کیسی یہ بات سن کر تب سے لیکر موت کی گھڑی تک انکے ہونٹوں پر ہنسی نہیں آئی۔

اسی لئے تو رب قدوس نے قرآن پاک میں ارشاد فرمایا ہے

مَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَنُحْيِيَنَّهٗ حَيٰوةً طَيِّبَةً وَلَنَجْزِيَنَّهُمْ اَجْرَهُمْ بِاَحْسَنِ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ (پارہ نمبر ۱۴ رکوع نمبر ۱۹)

ترجمہ! "تم میں سے جو نیک عمل کرے وہ چاہے مرد ہو یا عورت ہو اور وہ مومن ہو تو ہم اسے زندہ بھی پاکیزگی کی حالت میں رکھیں گے اور وہ شخص جو دنیا میں اچھے عمل کرتا تھا اس کا بدلہ ہم آخرت میں بہت اچھا دیں گے۔

دوسرے مقام پر ارشاد ربانی ہوا

مَنْ اَعْرَضَ عَنْ ذِكْرِيْ فَاِنَّ لَهٗ مَعِيْشَةً ضَنْكًا وَّنَحْشُرُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَعْمٰى قَالَ رَبِّ لِمَ حَشَرْتَنِيْٓ اَعْمٰى وَقَدْ كُنْتُ بَصِيْرًا قَالَ كَذٰلِكَ اَتَتْكَ اٰيٰتُنَا فَنَسِيْتَهَا وَكَذٰلِكَ الْيَوْمَ تُنْسٰى (پارہ نمبر ۱۶ رکوع نمبر ۱۶)

ترجمہ! "جس نے میرے ذکر سے اعراض کیا تو میں اس کی دنیا کی گذران بھی تنگ کردونگا اور قیامت کے دن اسے بے نور آنکھوں کے ساتھ اٹھاؤں گا اور وہ کہے گا اے رب تو نے مجھے نابینا کیوں اٹھایا ہے حالانکہ میں تو دنیا میں دیکھتا تھا' تب اللہ تعالیٰ کہیں گے دنیا میں تمہارے پاس میری آیات آئیں تو تم نے انہیں بھلا دیا اور آج کے دن تمہیں سخت عذاب میں مبتلا کر کے بھلا دیا جائے گا۔

حضرت شعیب علیہ السلام کی دو مومنہ بیٹیاں جن میں سے ایک حضرت موسیٰ علیہ کو بلانے کے لئے آئی

پھر آئی دو ہاں تھیں چلدی اپر شرم طور دے
آکھیوس باپ میرا تیں سے دیدا ای اجر کرم دے
موسیٰ اجر لیان نہ چاوے پر بھکھوں عاجز آیا
اگے لگ ٹری اوہ بی بی پچھے موسیٰ دھایا
نے گٹیوں کپڑا ھوا اڑاوئے تے موسیٰ ایہہ نے بھاوئے

اسی طرح سورہ فتح میں آتا ہے

اِنَّا فَتَحْنَا لَکَ فَتْحًا مُّبِیْنًا ○ لِیَغْفِرَ لَکَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِکَ وَمَا تَاَخَّرَ وَیُتِمَّ نِعْمَتَهٗ عَلَیْکَ وَیَهْدِیَکَ صِرَاطًا مُّسْتَقِیْمًا ○

ترجمہ! "اے نبی ہم نے تجھے ظاہر فتح سے سرفراز فرمایا ○ تاکہ اللہ تیرے پہلے اور پچھلے سارے گناہ معاف کر دے اور اپنی نعمتوں کو تم پر مکمل کر دے اور تجھے سیدھے راستہ کی ہدایت دے

مفہوم! جب اس فتح میں بڑے بڑے رسول اللہ سے ایسے کام سرزد ہوئے جو اللہ کے ہاں بڑی اہمیت رکھتے ہیں تو اللہ تعالیٰ نے اس فتح کو آنحضرت ﷺ کی بخشش کا ذریعہ بنا دیا اس لئے تو اللہ تعالیٰ نے آنحضرت ﷺ کو دنیا اور آخرت میں عزت بخشی (بحوالہ بخاری و مسلم) حضرت مغیرہ بن شعبہ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نماز میں اتنا قیام کرتے کہ آپ کی پاؤں سوج جاتے اس پر حضرت عائشہ نے کہا اللہ تعالیٰ نے تو آپ کے پہلے اور پچھلے سارے گناہ معاف کر دیئے ہیں تو آپ پھر بھی اللہ تعالیٰ کی اتنی عبادت کرتے ہیں تو اس پر آنحضرت ﷺ نے فرمایا اَفَلَا اَکُوْنَ عَبْدًا شَکُوْرًا کیا میں اللہ کا شکر گذار بندہ نہ بن جاؤں۔ حالانکہ پیغمبر شرعی گناہ سے پاک ہوتے ہیں یہاں گناہ باتفاق مفسرین عرفانی گناہ مراد ہیں عرفانی گناہ وہ ہوتا ہے جو پیغمبروں اور ولیوں سے سرزد ہوتا ہے اس طرح سے جو ان کو

خدا کی معرفت کا درجہ حاصل ہوتا ہے جس کے مطابق انکو چلنا چاہئے بعض وقت اس میں ان سے تھوڑی سی کوتاہی ہو جاتی ہے جس پر ان کو خدا کی طرف سے تنبیہہ ہوتی ہے اور اگر اس قسم کے گناہ عوام سے ہو جائیں تو کوئی مواخذہ نہیں ہوتا کہ وہ شرعی گناہ نہیں ہے اور اگر پیغمبر یا ولی سے ہو جائے تو ان کو تنبیہہ ہوتی ہے مثلاً" ایک چرواہے کو خدا سے محبت تھی تو وہ کہتا تھا کہ اے خدا اگر تو مجھے مل جائے تو میں تجھے دودھ پلاؤں گا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کا اس پر گذر ہوا تو فرمایا کہ خدا کی طرف سے موسیٰ علیہ السلام کو تنبیہہ ہوئی کہ تم نے میرے ایک عاشق کو عشقانہ الفاظ سے روکا یہ اچھا نہیں کیا تب موسیٰ علیہ السلام پھر گئے اور اس سے فرمایا کہ تم پھر وہی الفاظ کہو جو کہتے تھے

اسی لئے تو شاعر مسلمانوں کو غفلت کی نیند سے بیدار کرتے ہوئے کہتا ہے

جوانی میں عدم کے واسطے سامان کر غافل
مسافر شب کو اٹھتے ہیں جنہیں جانا دور ہوتا ہے
تمہیں ہے جانا عدم کی منزل کہ جس میں کھٹکا قدم قدم ہے
نیستم جاگو کمر کو باندھو اٹھاؤ بستر کہ رات کم ہے

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی ایک روایت

اِذَا کَانَ لَیْلَۃُ الْقَدْرِ نَزَلَ جِبْرَائِیْلُ علیہ السلام فِیْ کَبْکَبَۃٍ مِنَ الْمَلٰئِکَۃِ یُصَلُّوْنَ عَلٰی کُلِّ عَبْدٍ قَائِمٍ اَوْ قَاعِدٍ یَذْکُرُوْنَ اللّٰہَ عَزَّوَجَلَّ فَاِذَا کَانَ یَوْمُ عِیْدِھِمْ یَعْنِیْ یَوْمَ فِطْرِھِمْ بَاھٰی بِھِمْ مَلٰئِکَۃً فَقَالَ یَا مَلٰئِکَتِیْ مَا جَزَاءُ اَجِیْرًا وَفّٰی عَمَلَہٗ قَالُوْا جَزَائُہٗ اَنْ یُّوَفّٰی اَجْرُہٗ قَالَ مَلٰئِکَتِیْ عَبْدِیْ وَاِمَائِیْ قَضَوْفَرِیْضَتِیْ عَلَیْھِمْ ثُمَّ خَرَجُوْا یَعُجُّوْنَ اِلَی الدُّعَاءِ وَعِزَّتِیْ وَجَلَالِیْ وَکَرَمِیْ وَعُلُوِّیْ وَارْتِفَاعِ مَکَانِیْ لَاُجِیْبَنَّھُمْ فَیَقُوْلُ اِرْجِعُوْا فَقَدْ غَفَرْتُ لَکُمْ بَدَّلْتُ سَیِّاٰتِکُمْ حَسَنَاتٍ قَالَ فَیَرْجِعُوْنَ مَغْفُوْرًا لَّھُمْ ○

مفہوم! حضرت انس بن مالک سے مروی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے رسول ارشاد فرماتے ہیں کہ جب شب قدر ہوتی ہے تو جبرائیل علیہ السلام فرشتوں کے ایک غول میں اترتے ہیں

اور وہ ہر کھڑے ہو کر عبادت کرنے والے بیٹھ کر عبادت کرنے والوں غرض تمام وہ لوگ جو اللہ کی یاد میں مشغول ہوتے ہیں ان پر درود بھیجتے ہیں اور جب ان کی عید کا دن ہوتا ہے یعنی جس دن ان کے روزے مکمل ہو جاتے ہیں تو فرشتے بہت زیادہ خوش ہوتے ہیں تو اللہ تعالیٰ کہتے ہیں اے میرے فرشتو مجھے یہ بتاؤ کہ ایسے مزدور کی اجرت کیا ہے جو اپنی مزدوری مکمل کرلے تو فرشتے کہتے ہیں الہٰی اس کی مزدوری یہی ہے کہ اس کی اجرت اسے پوری پوری دی جائے۔ تب اللہ کہتے ہیں

میرے فرشتو! میرے بندو! میرے غلامو! تم گواہ رہنا۔ میرا فرض جو ان پر تھا وہ انہوں نے پورا کیا پھر وہ عید کی نماز ادا کرنے کے لئے صرف اس لئے نکلتے ہیں کہ مجھ سے ڈھیروں دعائیں مانگ سکیں اور جھک جھک کر مجھ سے التجا کرتے ہیں۔ میری عزت کی قسم، میرے جلال کی قسم، میرے کرم، میری بلندی، میرے بلند مقام کی قسم میں ان کی دعائیں ضرور قبول کروں گا اور عید کے روز انہیں یہ کہہ دوں گا کہ لوٹ جاؤ میں نے تمہارے گناہ معاف کر دیئے ہیں اور گناہوں کو نیکیوں کے ساتھ بدل ڈالا ہے تو حضور ﷺ کہتے ہیں کہ وہ واپس اس حال میں لوٹتے ہیں کہ ان کے گناہ سب معاف ہو چکے ہوتے ہیں۔

موجودہ حکمرانوں کے بارہ میں حدیث

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ والہ وسلم اِذَا کَانَ اُمَرَاؤُکُمْ خِیَارُکُمْ وَاَغْنِیَاءُکُمْ سُمَحَاءُکُمْ وَ اُمُوْرُکُمْ شُوْرٰی بَیْنَکُمْ فَظَھْرُ الْاَرْضِ خَیْرٌ لَّکُمْ مِنْ بَطْنِھَا وَاِذَا کَانَتْ اُمَرَاؤُکُمْ شِرَارُکُمْ وَاَغْنِیَاؤُکُمْ بُخَلَاءُکُمْ وَاُمُوْرُکُمْ اِلٰی نِسَائِکُمْ فَبَطْنُ الْاَرْضِ خَیْرٌ لَّکُمْ مِنْ ظَھْرِھَا (رواہ الترمذی)

مفہوم! رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تمہارے امراء تمہارے خیر خواہ ہوں اور تمہارے اغنیاء تمہارا خیال رکھنے والے ہوں اور تمہارے کام آپس میں مشورہ کے مطابق طے پائیں تب زمین کی پشت تمہارے لئے اس کے بطن سے تمہارے لئے بہتر ہے اور جب تمہارے حاکم بدترین ہوں اور امیر بخیل ہوں اور تمہاری حکومت کے امور تمہاری عورتوں کے ہاتھ میں چلے جائیں تب تمہارے لئے زمین کا باطن ظاہر سے زیادہ بہتر ہے (یعنی تب

تمہارے لئے مرمٹنے کا مقام ہے)

نوٹ! تمہارے گھریلو امور، لین دین، ملنا ورتنا، غمی شادی عورتوں تک محدود ہو۔

دوسری حدیث

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تعالی عنہ قَالَ اُتِیَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ علیہ والہ وسلم بِمُخَنَّثٍ خَضَبَ یَدَیْہِ وَرِجْلَیْہِ بِالْحِنَاءِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ والہ وسلم مَا بَالُ ھٰذَا قَالَ یَتَشَبَّہُ بِالنِّسَاءِ فَاَمَرَ بِہٖ فَنُفِیَ اِلَی الْبَقِیْعِ فَقِیْلَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَلَا تَقْتُلُہٗ فَقَالَ اِنِّیْ نُھِیْتُ عَنْ قَتْلِ الْمُصَلِّیْنَ ○

مفہوم! حضرت ابی ہریرہؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ کے پاس ایک ہیجڑا لایا گیا جس نے اپنے ہاتھوں اور پاؤں کو مہندی کے ساتھ رنگا ہوا تھا نبی کریم ﷺ نے فرمایا اسے کیا ہے عرض کی گئی کہ یہ عورتوں کے ساتھ مشابہت کرتا ہے اس کے بارہ میں آنحضرت ﷺ نے حکم دیا تو اسے بقیع کی طرف نکال دیا گیا تو اس پر چند لوگوں نے کہا کہ آپ نے اس کے قتل کا حکم کیوں نہ دیا تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا مجھے نماز پڑھنے والوں کے قتل سے روک دیا گیا ہے۔ تو ثابت ہوا جن نمازیوں کے لئے اللہ تعالیٰ نے دنیا میں اتنی رعایت رکھ دی ہے نجانے آخرت میں اللہ ان کے لئے کتنی آسانایاں پیدا کر دیں۔

اصحاب غار کا واقعہ

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عنھما عَنِ الرَّسُوْلِ صلی اللہ علیہ والہ وسلم اِنَّہٗ ثَلٰثَۃُ نَفَرٍ یَتَمَشَّوْنَ اَخَذَھُمُ الْمَطَرُ فَاَوَوْا اِلَی الْغَارِ فِیْ جَبَلٍ فَانْحَطَّتْ عَلٰی فَمِ غَارِھِمْ صَخْرَۃٌ مِنَ الْجَبَلِ فَانْطَبَقَتْ عَلَیْھِمْ فَقَالَ بَعْضُھُمْ لِبَعْضٍ اُنْظُرُوْا اَعْمَالًا عَمِلْتُمُوْھَا صَالِحَۃً لِلّٰہِ فَادْعُوا اللّٰہَ تَعَالٰی بِھَا لَعَلَّہٗ یُفَرِّجُھَا عَنْکُمْ فَقَالَ اَحَدُھُمْ اَللّٰھُمَّ اِنَّہٗ کَانَ لِیْ وَالِدَانِ شَیْخَانِ کَبِیْرَانِ وَامْرَاَتِیْ وَلِیْ صَبِیَّۃٌ صِغَارًا رَعٰی عَلَیْھِمْ فَاِذَا اَرَحْتُ عَلَیْھِمْ حَلَبْتُ فَبَدَاْتُ بِوَالِدَیَّ فَسَقَیْتُھُمَا قَبْلَ بَنِیَّ وَاِنِّیْ نَاٰی بِیْ ذَاتَ یَوْمِ الشَّجَرِ فَلَمْ اٰتِ حَتّٰی اَمْسَیْتُ فَوَجَدْتُھُمَا قَدْنَا مَا فَحَلَبْتُ کَمَا کُنْتُ اَحْلُبُ

فَجِئْتُ بِالْحِلَابِ فَقُمْتُ عِنْدَ رُؤُسِهِمَا اَكْرَهُ اَنْ اُوقِظَهُمَا مِنْ نَوْمِهِمَا وَاَكْرَهُ اَنْ اَسْقِيَ الصِّبْيَةَ قَبْلَهُمَا وَالصِّبْيَةُ يَتَضَاغَوْنَ عِنْدَ قَدَمِيَّ فَلَمْ يَزَلْ ذَالِکَ دَاْبِيْ وَدَاْبَهُمْ حَتّٰى طَلَعَ الْفَجْرُ فَاِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنِّيْ فَعَلْتُ ذَالِکَ ابْتِغَاءَ وَجْهِکَ فَافْرُجْ لَنَا مِنْهَا فُرْجَةً نَرٰى مِنْهَا السَّمَاءَ فَفَرَجَ اللّٰهُ مِنْهَا فُرْجَةً فَرَاَوْا مِنْهَا السَّمَاءَ وَقَالَ الْاٰخَرُ اَللّٰهُمَّ اِنَّهُ كَانَتْ لِيَ ابْنَةُ عَمٍّ اَحْبَبْتُهَا كَاَشَدِّ مَا يُحِبُّ الرِّجَالُ النِّسَاءَ وَطَلَبْتُ اِلَيْهَا نَفْسَهَا فَاَبَتْ حَتّٰى اٰتِيَهَا بِمِائَةِ دِيْنَارٍ فَبَغَيْتُ حَتّٰى جَمَعْتُ مِائَةَ دِيْنَارٍ فَجِئْتُهَا بِهَا فَلَمَّا وَقَعْتُ بَيْنَ رِجْلَيْهَا قَالَتْ يَا عَبْدَ اللّٰهِ اِتَّقِ اللّٰهَ وَلَا تَفْتَحِ الْخَاتَمَ اِلَّا بِحَقِّهِ فَقُمْتُ عَنْهَا اَللّٰهُمَّ فَاِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنِّيْ فَعَلْتُ ذَالِکَ ابْتِغَاءَ وَجْهِکَ فَافْرُجْ لَنَا فُرْجَةً فَفَرَجَ لَهُمْ وَقَالَ الْاٰخَرُ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ كُنْتُ اِسْتَاْجَرْتُ اَجِيْرًا بِفَرَقِ اَرُزٍّ فَلَمَّا قَضٰى عَمَلَهُ قَالَ اَعْطِنِيْ حَقِّيْ فَعَرَضْتُ عَلَيْهِ فَرَقَهُ فَرَغِبَ عَنْهُ فَلَمْ اَزَلْ اَزْرَعُهُ حَتّٰى جَمَعْتُ مِنْهُ بَقَرًا وَرِعَاءَهَا فَجَاءَنِيْ فَقَالَ اِتَّقِ اللّٰهَ وَلَا تَظْلِمْنِيْ حَقِّيْ قُلْتُ اِذْهَبْ اِلٰى تِلْکَ الْبَقَرِ وَرِعَائِهَا فَخُذْهَا فَقَالَ اِتَّقِ اللّٰهَ وَلَا تَسْتَهْزِئْ بِيْ فَقُلْتُ اِنِّيْ لَا اَسْتَهْزِئُ بِکَ خُذْ ذَالِکَ الْبَقَرَ وَرِعَاءَهَا فَاَخَذَهُ فَذَهَبَ بِهِ فَاِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنِّيْ فَعَلْتُ ذَالِکَ وَابْتِغَاءِ وَجْهِکَ فَافْرُجْ لَنَا مَا بَقِيَ فَفَرَجَ اللّٰهُ مَا بَقِيَ (بحوالہ مسلم شریف)

مفہوم! حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تین آدمی سفر کر رہے تھے کہ راستہ میں بارش شروع ہو گئی تو انہوں نے پہاڑ کے ایک غار میں پناہ حاصل کی تو پہاڑ سے ایک پتھر گرا جس سے غار کا منہ بند ہو گیا تو وہ تینوں ایک دوسرے سے کہنے لگے کہ تم سب اپنے اچھے اچھے عمل اللہ کے سامنے پیش کرو شاید اللہ تعالیٰ کو تمہارے وہ عمل پسند آجائیں اور ہماری رہائی کا ذریعہ بن جائیں۔

پہلے نے کہا! الٰہی تجھے معلوم ہے کہ میرے دو بوڑھے والدین ہیں میرے بیوی بچے بھی موجود تھے جن کی کفالت میں کرتا تھا سارا دن بکریاں چراتا تھا اور شام کو واپس آکر دودھ دھو کر پہلے اپنے والدین کو اور پھر بیوی بچوں کو پلایا کرتا تھا اسی طرح ایک دن میں گھر لیٹ واپس آیا میں نے دودھ دھویا تو دیکھا کہ میرے والدین سو چکے تھے میں دودھ کا پیالہ

لے کران کے سرہانے کھڑا ہو گیا اور میں یہ بھی پسند نہ کرتا تھا کہ انکو بیدار کر کے ان کی نیند خراب کروں اور بیوی بچوں کو پہلے دودھ پلانا بھی پسند نہیں کرتا تھا۔ حالانکہ میرے بچے میرے پاؤں میں بلک بلک کر رو رہے تھے میں اسی حالت میں کھڑا رہا اور بچوں کا رونا دھونا بھی برداشت کیا حتی کہ صبح طلوع ہو گئی الٰہی اگر تو جانتا ہے کہ میں نے یہ کام محض تیری خوشنودی کی خاطر کیا ہے تو ہمیں اس مصیبت سے نجات دلا۔ اس پر پتھر غار کے دھانے سے تھوڑا سا کھسک گیا اور انہیں آسمان نظر آنے لگا۔

پھر دوسرے نے کہا! الٰہی میرے چچا کی بیٹی تھی جس سے میں بہت زیادہ محبت کرتا تھا اور میں نے اس سے اظہار محبت بھی کیا لیکن اس نے بے حیائی پر آمادہ ہونے سے انکار کر دیا اور کہنے لگی پہلے مجھے 100 دینار دو الٰہی میں نے صرف اس کی خاطر 100 دینار جمع کئے اور لا کر اسے دے دئے اور جب میں اس کے ساتھ بے حیائی کرنے لگا تو اس نے مجھے کہا عبداللہ اللہ سے ڈرو اور بند چیز کو مت کھولو ہاں اگر تم یہ حقوق حاصل کرلو تو ٹھیک ہے۔ (یعنی نکاح کرلو) الٰہی میں اس کی یہ بات سن کر کھڑا ہو گیا الٰہی تو جانتا ہے کہ میں نے یہ کام صرف تجھے خوش کرنے کے لئے کیا ہے تو ہمیں اس مصیبت سے نجات بخش تو واقعی پتھر کچھ اور غار کے دھانے کھسک گیا۔

پھر تیسرے نے کہا! الٰہی میرے پاس ایک مزدور چاولوں کے ایک فرق پر (فرق یہ ایک عربی پیمانی ہے جیسے ٹوپہ ہوتا ہے) مزدوری کرتا تھا ایک دن جب اس نے اپنا کام مکمل کر لیا تو کہنے لگا مجھے میرا حق دو تو میں نے اسے چاولوں کا ایک خرق دیا لیکن اس نے منہ پھیر لیا اور لینے سے انکار کر دیا میں نے ان چاولوں کی زراعت شروع کر دی حتی کہ میں نے اس سے ڈھیروں گائیاں اور غلام خریدے تاکہ جانوروں کو چرا چگا سکیں پھر ایک دفعہ وہی مزدور میرے پاس آیا اور کہنے لگا اللہ سے ڈرا اور میرے حق میں مجھ پر ظلم مت کر تو میں نے کہا جاؤ یہ سب گائیاں اور چرواہے لے جاؤ تو اس پر وہ مزدور مجھے کہنے لگا اللہ سے ڈرو اور مجھ سے مذاق مت کرو تو میں نے کہا میں مذاق نہیں کر رہا اس پر وہ شخص ساری گائیاں اور چرواہے لیکر چلا گیا یا اللہ تو جانتا ہے کہ میں نے یہ کام محض تیری رضامندی چاہتے ہوئے کیا ہے تو تو

ہمیں اس باقی ماندہ مصیبت سے بھی نجات بخش تب اللہ تعالیٰ نے سارے کا سارا پتھر غار کے دھانے سے دور ہٹا دیا اور وہ تینوں بخیرو عافیت غار سے باہر آ گئے۔ (مسلم شریف باب قصتہ اصحاب لغار)

مسلم اور بخاری کے حوالہ سے حاطب بن ابی بلتعہ کا تفصیلی واقعہ

حاطب بن ابی بلتعہ کا واقعہ کچھ یوں ہے کہ انہوں نے کفار قریش کو نبی کریم ﷺ کے قصد سے آگاہ کرنے کے لئے خط لکھا یہ فتح مکہ کے وقت کی بات ہے۔ اللہ تعالیٰ نے آنحضرت ﷺ کو آگاہ کر دیا آپ نے پیچھے ہی آدمی کو دوڑایا وہ خط پکڑا گیا حاطب کو بلایا گیا حاطب نے اپنی غلطی کا اعتراف کر لیا عمر فاروق ؓ کہنے لگے یا رسول اللہ ﷺ اس کی گردن اڑا دیجئے اس نے اللہ اور اس کے رسول کی خیانت کی ہے تو آنحضرت ﷺ نے فرمایا عمر جانے دو یہ بدری صحابی ہے کیا تمہیں خبر نہیں کہ اللہ نے بدر کے تمام مجاہدین کے بارہ میں فرما دیا ہے کہ میں نے تمہیں بخش دیا اور تمہارے سارے گناہ معاف ہیں غرض یہ کہ حاطب بن ابی بلتعہ نے آنحضرت ﷺ سے بالکل صاف الفاظ میں ذکر کر دیا کہ میں قریش مکہ کو محض اس لئے خط لکھ رہا تھا کہ میری بیوی بچے اور عزیز و اقارب وہاں رہتے ہیں اس خط لکھنے کا میرا ان پر ایک احسان ہو جائے گا جس کی وجہ سے وہ میرے اہل و عیال کا خاص خیال رکھیں گے کیونکہ میں تو آپکے پاس ہوں اور میرے ذہن میں یہ بات تھی کہ اسلام کو میرے خط لکھنے سے کوئی فرق نہیں پڑے گا۔ اللہ تعالیٰ حق کو ہر حال میں غالب کر دیں گے تو اس پر اللہ تعالیٰ نے ان آیات کا نزول کر دیا۔

يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَخُونُوا اللَّهَ وَالرَّسُولَ وَتَخُونُوا أَمَانَاتِكُمْ وَأَنْتُمْ تَعْلَمُونَ (پارہ نمبر9 رکوع نمبر17)

وَاعْلَمُوا أَنَّمَا أَمْوَالُكُمْ وَأَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ وَأَنَّ اللَّهَ عِنْدَهُ أَجْرٌ عَظِيمٌ (پارہ نمبر۹ رکوع نمبر۱۷)

ترجمہ! "اے ایمان والو اللہ اور اس کے رسول کی خیانت مت کرو اور اپنی قابل امانت چیزوں میں بھی خیانت مت کرو حالانکہ تم تو جانتے ہو"

دوسری آیت کا ترجمہ

"اور جان لو کہ تمہارے مال اور تمہاری اولادیں تمہارے لئے ایک امتحان کی چیز ہیں اور اللہ کے پاس اجر عظیم ہے"

آنحضرت ﷺ کا ایک اور صحابی کو آواز دینا

ابو سعید بن معلی کہتے ہیں کہ میں نماز پڑھ رہا تھا کہ آنحضرت ﷺ کا گذر ہوا آپ نے مجھے آواز دی لیکن میں نماز میں ہونے کے سبب نہ جا سکا نماز پڑھ کر جب میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا تو فرمایا کہ اب تک کیوں نہیں آئے تھے کیا تمہیں خدا نے یہ نہیں کہا۔

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اسْتَجِیْبُوْا لِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ اِذَا دَعَاكُمْ لِمَا یُحْیِیْكُمْ وَاعْلَمُوْۤا اَنَّ اللّٰهَ یَحُوْلُ بَیْنَ الْمَرْءِ وَقَلْبِهٖ وَاَنَّهٗۤ اِلَیْهِ تُحْشَرُوْنَ (پارہ نمبر۹ رکوع نمبر۱۷)

مفہوم! اے ایمان والو تم اللہ اور اس کے رسول کے کہنے کو بجالاؤ جب وہ تمہیں تمہاری زندگی بخش چیز کی طرف بلاتے ہوں اور جان لو کہ اللہ آدمی اور اس کے دل کے درمیان حائل ہوتے ہیں اور بلا شبہ تم اسی کی طرف اکٹھے کئے جاؤ گے۔ یعنی جب اللہ کا رسول تمہیں تمہارے بھلے کے لئے بلائے تو فورا" حاضر ہو جاؤ پھر فرمایا میں یہاں سے چلنے سے قبل تمہیں قرآن کی ایک عظیم سورت سکھاؤں گا پھر جب حضرت جانے لگے تو میں نے یاد دلایا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے منقول ہے وہ سورۃ سبع المثانی تھی یعنی کہ سورہ فاتحہ ہے جو نماز میں بار بار دھرائی جاتی ہے۔

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَخُوْنُوا اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ کے تحت دوسرا واقعہ

بعض کہتے ہیں کہ یہ آیت ابولبابہ رضی اللہ عنہ بن عبدالمنذر کے حق میں اتری جب کہ آنحضرت ﷺ نے اس کو بنو قریظہ کے یہودیوں کی طرف بھیجا تھا کہ حکم رسول کی شرط مانتے ہوئے قلعہ خالی کر دیں یہودیوں نے حضرت ابولبابہ رضی اللہ عنہ ہی سے مشورہ مانگا انہوں نے ان کی حسب مرضی مشورہ دیا اس کے بعد ابولبابہ کو احساس ہوا وہ سمجھ گئے کہ یہ تو اللہ اور اس کے رسول کی خیانت ہوئی۔ چنانچہ قسم کھا بیٹھے کہ جب تک اللہ تعالیٰ میری توبہ قبول نہ

کریں گے مرجاؤں گا لیکن کھانا نہیں کھاؤں گا۔ اب مدینہ کی مسجد میں آئے اور آکر اپنے آپ کو مسجد کے ستون کے ساتھ باندھ دیا۔ 9 نو دن اسی حالت میں گذرے بھوک پیاس سے غش کھا کر گر گئے حتیٰ کہ رسول اللہ ﷺ کی زبانی اللہ تعالیٰ نے توبہ قبول فرمائی لوگ بشارت دیتے ہوئے آئے اور چاہا کہ ستون سے کھول دیں اس پر ابولبابہ نے کہا کہ مجھے صرف رسول اللہ ﷺ ہی کھول سکتے ہیں۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے کھولا تو کہنے لگے یارسول اللہ ﷺ میں نے اپنا سب مال صدقہ کر دیا تو آپ نے فرمایا نہیں صرف تیسرا حصہ صدقہ ہو گا۔

جلیل القدر صحابی عبداللہ بن جراح کا واقعہ

حضرت سعید بن عبدالعزیزؒ فرماتے ہیں کہ یہ مندرجہ ذیل آیت حضرت ابوعبیدہ عامر بن عبداللہ بن جراح رضی اللہ عنہ کے بارہ میں اتری۔

لَا تَجِدُ قَوْمًا يُّؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ يُوَآدُّوْنَ مَنْ حَآدَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَلَوْ كَانُوْٓا اٰبَآءَهُمْ اَوْ اَبْنَآءَهُمْ اَوْ اِخْوَانَهُمْ اَوْ عَشِيْرَتَهُمْ اُولٰٓئِكَ كَتَبَ فِيْ قُلُوْبِهِمُ الْاِيْمَانَ وَاَيَّدَهُمْ بِرُوْحٍ مِّنْهُ وَيُدْخِلُهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ اُولٰٓئِكَ حِزْبُ اللّٰهِ اَلَآ اِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ○ (پارہ ۲۸ رکوع ۳)

مفہوم! اے نبی اللہ تعالیٰ پر اور قیامت کے دن پر ایمان رکھنے والوں کو تو اور اللہ کے رسول سے مخالفت کرنے والوں سے محبت رکھنے والے ہرگز نہ پائے گا۔

مندرجہ بالا آیت ابوعبیدہ عامر بن عبداللہ بن جراح کے بارہ میں نازل ہوئی جنگ بدر میں ان کے والد کفر کی حمایت میں مسلمانوں کے مقابلہ میں آئے آپ نے انہیں قتل کر دیا حضرت عمر نے اپنے آخری وقت میں جب کہ خلافت کے لئے ایک جماعت کو مقرر کیا کہ یہ لوگ جسے چاہیں خلیفہ بنالیں اس وقت ابوعبیدہ کی نسبت فرمایا اگر یہ ہوتے تو میں انہیں خلیفہ مقرر کر دیتا اور یہ بھی فرمایا کہ ایک ایک صفت الگ الگ بزرگوں میں تھی مثلاً "ابوعبیدہ بن جراح نے اپنے والد کو قتل کیا تھا' حضرت ابوبکر صدیقؓ نے اپنے بیٹے عبدالرحمن کو قتل کرنے کا ارادہ کیا تھا' حضرت معصب بن عمیرؓ نے اپنے بھائی عبید بن عمیر کو قتل کیا تھا اور

حضرت عمرؓ اور حضرت حمزہؓ اور حضرت علیؓ اور حضرت عبیدہ بن حارث نے اپنے قریبی رشتہ داروں عتبہ 'شیبہ ' ربیعہ ' ولید بن عتبہ کو قتل کیا تھا واللہ اعلم

اور بیہقی میں ہے کہ حضرت ابو عبیدہ بن جراح کے باپ نے ان کے سامنے بدر والے دن اپنے بتوں کی تعریفیں شروع کر دیں آپ نے انہیں روکنا چاہا لیکن وہ بڑھتا ہی چلا گیا باپ بیٹے میں جنگ شروع ہو گئی آپ نے اپنے باپ کو قتل کر دیا۔ (پارہ نمبر ۱۰ رکوع نمبر ۹ بحوالہ تفسیر ابن کثیر)

حضرت طلحہ بن عبداللہ کی روایت

حضرت طلحہ بن عبداللہ کی روایت میں مرفوعا" ذکر ہے

مَنْ تَرَکَ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ فَقَدْ تَرَکَ اٰيَةً مِّنْ كِتَابِ اللّٰهِ (بحوالہ تفسیر کبیر صفحہ نمبر 105)

یعنی جس نے بسم اللہ قرات میں چھوڑ دی اس نے اللہ تعالٰی کی کتاب سے ایک آیت چھوڑ دی حضرت عبداللہ بن عمر عبداللہ بن مبارک حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں مَنْ تَرَکَ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ فَقَدْ تَرَکَ مِائَةً وَثَلَاثَ عَشَرَةَ اٰيَةً یعنی جس نے بسم اللہ چھوڑ دی اس نے قرآن پاک کی ایک سو تیرہ 113 آیات چھوڑ دیں۔

ماہ محرم کی کچھ خصوصیات

(1) اس میں حضرت آدم علیہ السلام کی توبہ قبول ہوئی۔

(2) اسی ماہ حضرت نوح علیہ السلام کی کشتی جودی پہاڑ پر لگی۔

(3) اسی ماہ حضرت موسیٰ علیہ السلام اور ان کی قوم کو فرعون سے نجات ملی تھی۔ فرعون اور اس کے لشکر کو اللہ نے غرق کیا تو موسیٰ علیہ السلام نے بطور شکریہ کے روزہ رکھا۔

اس پر آپ نے فرمایا ہم تم سے موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ زیادہ قریب ہیں اپنے صحابہ کرام میں اعلان فرمایا کہ 10 محرم کو روزہ رکھو نو (۹) یا گیارہ محرم کا روزہ تم ساتھ ملا لو تاکہ یہود کے ساتھ مشابہت نہ رہے۔

صحابہ کرام کی مدح سرائی میں

صحابہ وہ مسلمان تھے جو میدانوں میں نکل آئے
قیصر اور اس کے ساتھ کسریٰ کو کچل آئے
جہاں پہنچے کر دیا زمین کو آسمان سے اونچا
جہاں ٹھہرے درو دیوار کا نقشہ بدل دیا
سمندر میں بھی انکے دوڑنے کی راہیں نکل آئیں
پہاڑوں پر بھی ان کے فیض کے چشمے ابل آئے

ماہ محرم کی بزرگی میں حدیث کی عبارت

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللہ علیہ والہ وسلم قَدِمَ الْمَدِیْنَۃَ فَوَجَدَ الْیَھُوْدَ صِیَامًا یَوْمَ عَاشُوْرَاءَ فَقَالَ لَھُمْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ والہ وسلم مَا ھٰذَا الْیَوْمُ الَّذِیْ تَصُوْمُوْنَہٗ فَقَالُوْا ھٰذَا یَوْمٌ عَظِیْمٌ اَنجَی اللّٰہُ فِیْہِ مُوْسٰی وَقَوْمَہٗ وَغَرَّقَ فِرْعَوْنَ وَقَوْمَہٗ فَصَامَ مُوْسٰی شُکْرًا فَنَحْنُ نَصُوْمُہٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ والہ وسلم فَنَحْنُ اَحَقُّ وَاَوْلٰی بِمُوْسٰی مِنْکُمْ فَصَامَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ والہ وسلم وَاَمَرَ بِصِیَامِہٖ متفق علیہ (مشکوۃ شریف)

باب صوم التطوع اصلی فضائل محرم میں یہی روایت ہے بعض علماء یہ جو بیان کرتے ہیں کہ آدم علیہ السلام کی اس ماہ میں توبہ قبول ہوئی کشتی نوح جودی پر لگی وغیرہ یہ سب قیاسیات ہیں۔

خلفائے اربعہ کی شان میں ایک رباعی

یا الٰہی ہم میں پھر صدیق سا ایمان پیدا کر
عمر فاروق جیسا کوئی جری انسان پیدا کر
جہاں سے بے حیائی ختم ہو وہ عثمان پیدا کر
علی المرتضیٰ شیر خدا کی آن پیدا کر

فضائل صحابہؓ کے بارہ میں

ایک مرتبہ حضرت عمر فاروقؓ اور حضرت ابو بکر صدیقؓ کی آپس میں سخت کلامی ہوئی بعد میں حضرت ابو بکر صدیقؓ حضرت عمرؓ کی پاس گئے تاکہ صلح کی بات کرسکیں۔ لیکن حضرت عمرؓ کا موڈ درست نہ ہوا تو حضرت ابو بکر صدیقؓ نے رسول اللہ ﷺ کی سامنے شکایت کر دی کہ حضرت عمر سے میری کچھ ناچاکی ہو گئی تھی میں نے صلح کرنے کی کوشش کی لیکن وہ نہیں مانتے تب رسول اللہ ﷺ نے حضرت عمر اور کچھ صحابہ کرام کی موجودگی میں ارشاد فرمایا۔

هل انتم تاركون لى صاحبى

یعنی مسلمانوں کیا تم میری وجہ سے میرے ساتھ ابو بکر کو چھوڑ دو گے یعنی میرے یار غار سے ناراضگی کو دور نہیں کرو گے۔ خندہ پیشانی اور محبت اور پیار سے پیش نہیں آؤ گے۔

واقعہ دوئم! حضرت عمرؓ کے دور خلافت میں مسجد نبوی کی صحن میں حضرت عباس کا پرنالہ تھا بارش کے موسم میں مسجد نبوی کے دروازہ کے متصل پانی گرتا تھا۔ ایک دن بارش ہو رہی تھی حضرت عمرؓ جمعہ کا خطبہ ارشاد کرنے کے لئے آرہے تھے۔ کہ آپ کے کپڑے خراب ہو گئے اس پر حضرت عمر فاروقؓ نے آپ نالہ اکھیڑ کر مسجد کے صحن میں ڈال دیا تاکہ نمازیوں کے کپڑے خراب نہ ہوں حضرت عباسؓ یہ دیکھ کر پریشان ہو گئے اور قاضی وقت کے پاس مقدمہ لے گئے اور دعویٰ یہ کیا کہ یہ پرنالہ رسول معظم ﷺ نے اپنے ہاتھوں سے یہاں نصب کیا تھا اور حضرت عمرؓ نے یہ حرکت کیوں کی ہے قاضی وقت نے حضرت عمرؓ کو بلا کر اس دعویٰ سے آگاہ کیا اور ساتھ ہی کہا کہ آپ آنحضرت ﷺ کے چچا کو راضی کر لیں وگرنہ آپ کے خلاف مقدمہ درج کر لیا جائے گا یہ بات سن کر حضرت عمرؓ حضرت عباسؓ کے پاس گئے اور ان سے معذرت کر لی اور کہا اے عباس میں کھڑا ہوتا ہوں آپ میرے کندھوں پر چڑھ کر یہ پرنالہ وہیں نصب کر دیں جہاں رسول اکرم ﷺ نے نصب کیا تھا اور اسی طرح انکی آپ میں صلح ہو گئی صحابہ کرام کی برداشت کا یہ عالم تھا کہ ناچاکی بڑھتی نہ تھی

بلکہ ختم ہو جاتی تھی۔

ہر چھیڑو دی عادت ہوندی اتول مال لیجاوے
جتوں خطرہ خوف نہ کوئی خیریں چر گھر آوے
جہڑیاں آپ اوارہ ہویاں رل مویاں وچ جھاڑاں
کجھ چوراں شیراں دے ہتھ آیاں کجھ لقمہ بھگیاڑاں

اسی طرح جو قوم اپنے نبی کی تابعداری کرتی ہے وہ جہنم کی آگ سے اور دیگر خطرات سے بچ جاتی ہے جو قوم اتباع رسول چھوڑ دیتی ہے وہ بکری پھیر کی طرح جو اپنے مالک سے بچھڑ جائے شیر اور بگھیاڑ کا لقمہ بن جاتی ہے مندرجہ بالا اشعار کا بھی یہی مطلب ہے اللہ ہم سب کو اپنی اور اپنے رسول کی اتباع کی توفیق بخشے امین ثم امین۔

امام مالکؒ کا زمانہ خلیفہ ہارون رشید کا دور تھا خلیفہ وقت سے طلاق مکروہ اور بیعت مکرہ کے معاملہ میں جس کو امام مالک نے ناجائز کہا تھا بادشاہ مذکور نے ستر درے امام مالکؒ کو سزا دلوائی امام مالکؒ کے کاندھے ٹوٹ گئے تھے۔ امام احمدؒ کا زمانہ خلیفہ مامون رشید متعصم باللہ متوکل باللہ کا تھا یہ سب فلسفی خیالات رکھتے تھے امام احمدؒ نے قرآن شریف کو کلام ربانی کا فتویٰ دیا خلق خدا ہونے کا فتویٰ نہ دیا۔ جس جرم میں امام احمدؒ کو طرح طرح کی تکلیفیں اٹھانی پڑیں اور سب تکلیفیں اٹھائیں لیکن قرآن عظیم کے تقدس کو نہ چھوڑا اسی لئے رب العالمین فرماتے ہیں۔

اِنَّ الَّذِيْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ الْمَلٰٓئِكَةُ اَنْ لَّا تَخَافُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا

فضائل قرآن کا مضمون

کتاب ھدی میں یہ تاثیر دیکھی بدلتی ہوئی قوموں کی تقدیر دیکھی

نحمدہ ونستعینہ ونستغفرہ اما بعد فقال اللہ تبارک وتعالی فی کلامہ المجید والفرقان الحمید

وَاِذَا قُرِئَ الْقُرْاٰنُ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ وَاَنْصِتُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ (پارہ ۹ رکوع ۱۴)

ترجمہ! یعنی جب تم پر قرآن کی قرات کی جائے تو تم خاموشی کے ساتھ سنو تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔ مطلب یہ کہ جب کفار مکہ کو پتہ چلتا کہ مسلمان قرآن کی قرات کر رہے ہیں یا مسلمان مسجد میں باجماعت نماز ادا کر رہے ہوتے تو ان کے شریر کفار آ کر سیٹیاں اور تالیاں بجاتے تاکہ ان کی قرآت میں خلل پڑے حالانکہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے فرمایا کہ جو قرآن خاموشی سے سنے گا اس پر اللہ کی رحمتوں کا نزول ہو گا۔ اسی لئے کسی شاعر نے کیا خوب کہا ہے۔

ان آنکھوں پر قربان شمس و قمر کی آنکھیں
جن آنکھوں نے تجھے شام و سحر دیکھا اے قرآن

اسی طرح اللہ تبارک وتعالیٰ نے قرآن پاک کی شان بیان کرتے ہوئے قرآن پاک میں لاتعداد مقامات پر ارشاد فرمایا۔

(1) لَوْ اَنْزَلْنَا هٰذَا الْقُرْاٰنَ عَلٰى جَبَلٍ لَّرَاَيْتَهٗ خَاشِعًا مُّتَصَدِّعًا مِّنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ (الخ) (سورہ حشر پارہ نمبر ۲۸ رکوع نمبر ۶)

(2) وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَا تَسْمَعُوْا لِهٰذَا الْقُرْاٰنِ وَالْغَوْا فِيْهِ لَعَلَّكُمْ تَغْلِبُوْنَ (پارہ نمبر ۲۴ رکوع نمبر ۶)

(3) قُلْ اُوْحِيَ اِلَيَّ اَنَّهُ اسْتَمَعَ نَفَرٌ مِّنَ الْجِنِّ فَقَالُوْٓا اِنَّا سَمِعْنَا قُرْاٰنًا عَجَبًا ○ يَّهْدِيْٓ اِلَى الرُّشْدِ فَاٰمَنَّا بِهٖ وَلَنْ نُّشْرِكَ بِرَبِّنَآ اَحَدًا (پارہ نمبر ۲۹ رکوع نمبر ۱۱)

(4) وَيَوْمَ يَعَضُّ الظَّالِمُ عَلٰى يَدَيْهِ (الخ) وَقَالَ الرَّسُوْلُ يٰرَبِّ اِنَّ قَوْمِي اتَّخَذُوْا هٰذَا الْقُرْاٰنَ مَهْجُوْرًا (پارہ نمبر ۱۹ رکوع نمبر ۱)

(5) یٰسٓ ۝ وَالْقُرْاٰنِ الْحَكِيْمِ ۝ اِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ۝ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۝ (پارہ نمبر۲۲ رکوع نمبر۱)

(6) بَلْ هُوَ قُرْاٰنٌ مَّجِيْدٌ ۝ فِيْ لَوْحٍ مَّحْفُوْظٍ ۝ (پارہ نمبر۳۰ رکوع نمبر۱۰)

(7) قٓ وَالْقُرْاٰنِ الْمَجِيْدِ ۝ بَلْ عَجِبُوْٓا اَنْ جَآءَهُمْ مُّنْذِرٌ مِّنْهُمْ فَقَالَ الْكٰفِرُوْنَ هٰذَا شَيْءٌ عَجِيْبٌ (پارہ نمبر۲۶ رکوع نمبر۱۵)

(8) وَاِنْ كُنْتُمْ فِيْ رَيْبٍ مِّمَّا نَزَّلْنَا عَلٰى عَبْدِنَا فَاْتُوْا بِسُوْرَةٍ مِّنْ مِّثْلِهٖ وَادْعُوْا شُهَدَآءَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ (پارہ نمبر۱ رکوع نمبر۳)

(9) اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ فِيْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ ۝ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا لَيْلَةُ الْقَدْرِ ۝ لَيْلَةُ الْقَدْرِ خَيْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ (پارہ نمبر۳۰ رکوع نمبر۲۲)

(10) حٰمٓ ۝ وَالْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ ۝ اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ فِيْ لَيْلَةٍ مُّبٰرَكَةٍ اِنَّا كُنَّا مُنْذِرِيْنَ (پارہ نمبر۲۵ رکوع نمبر۱۴)

(11) وَالضُّحٰى ۝ وَالَّيْلِ اِذَا سَجٰى ۝ مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلٰى ۝ وَلَلْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لَّكَ مِنَ الْاُوْلٰى ۝ وَلَسَوْفَ يُعْطِيْكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰى ۝ (پارہ نمبر۳۰ رکوع نمبر۱۸)

(12) اَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ ۝ وَوَضَعْنَا عَنْكَ وِزْرَكَ ۝ الَّذِيْٓ اَنْقَضَ ظَهْرَكَ ۝ (پارہ نمبر۳۰ رکوع نمبر۱۹)

(13) وَمَنْ اَعْرَضَ عَنْ ذِكْرِيْ فَاِنَّ لَهٗ مَعِيْشَةً ضَنْكًا وَّنَحْشُرُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَعْمٰى (الخ) (پارہ نمبر۱۶ رکوع نمبر۱۶)

(14) مَآ اَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْقُرْاٰنَ لِتَشْقٰٓى ۝ اِلَّا تَذْكِرَةً لِّمَنْ يَّخْشٰى ۝ تَنْزِيْلًا مِّمَّنْ خَلَقَ الْاَرْضَ وَالسَّمٰوٰتِ الْعُلٰى ۝ (پارہ نمبر۱۶ رکوع نمبر۱۰)

(15) فَبِمَا رَحْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ لِنْتَ لَهُمْ وَلَوْ كُنْتَ فَظًّا غَلِيْظَ الْقَلْبِ لَانْفَضُّوْا مِنْ حَوْلِكَ فَاعْفُ عَنْهُمْ وَاسْتَغْفِرْ لَهُمْ وَشَاوِرْهُمْ فِي الْاَمْرِ فَاِذَا عَزَمْتَ فَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَوَكِّلِيْنَ (پارہ نمبر۴ رکوع نمبر۸)

(16) وَالنَّجْمِ اِذَا هَوٰى ۝ مَا ضَلَّ صَاحِبُكُمْ وَمَا غَوٰى ۝ وَمَا يَنْطِقُ عَنِ

الْهَوٰى ۝ اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى ۝ عَلَّمَهٗ شَدِيْدُ الْقُوٰى ۝ (پارہ نمبر ۲۷ رکوع نمبر ۵)

(17) وَاِذَا سَمِعُوْا مَا اُنْزِلَ اِلَى الرَّسُوْلِ تَرٰى اَعْيُنَهُمْ تَفِيْضُ مِنَ الدَّمْعِ مِمَّا عَرَفُوْا مِنَ الْحَقِّ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اٰمَنَّا فَاكْتُبْنَا مَعَ الشّٰهِدِيْنَ (پارہ نمبر ۷ رکوع نمبر ۱)

(18) قُلْ لَّئِنِ اجْتَمَعَتِ الْاِنْسُ وَالْجِنُّ عَلٰى اَنْ يَّاْتُوْا بِمِثْلِ هٰذَا الْقُرْاٰنِ لَا يَاْتُوْنَ بِمِثْلِهٖ وَلَوْ كَانَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ ظَهِيْرًا (پارہ نمبر ۱۵ رکوع نمبر ۱۰)

(19) اَمْ يَقُوْلُوْنَ افْتَرٰىهُ قُلْ فَاْتُوْا بِعَشْرِ سُوَرٍ مِّثْلِهٖ مُفْتَرَيٰتٍ وَّادْعُوْا مَنِ اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝ (پارہ نمبر ۱۲ رکوع نمبر ۲)

(20) قُلْ لَّوْ كَانَ الْبَحْرُ مِدَادًا لِّكَلِمٰتِ رَبِّيْ لَنَفِدَ الْبَحْرُ قَبْلَ اَنْ تَنْفَدَ كَلِمٰتُ رَبِّيْ وَلَوْ جِئْنَا بِمِثْلِهٖ مَدَدًا (پارہ نمبر ۱۶ رکوع نمبر ۳)

(21) ولو انما فی الارض من شجرہ اقلام والبحر یمدہ من بعدہ سبعۃ ابحر ما نفدت کلمت اللہ ان اللہ عزیز حکیم (پارہ نمبر ۲۱ رکوع نمبر ۱۲)

ترجمہ آیت نمبر1

"اگر ہم اس قرآن کا نزول کسی پہاڑ کے اوپر کر دیتے تو تو دیکھتا وہ خوف الٰہی سے کانپ کر ریزہ ریزہ ہو جاتا یہ مثالیں ہم لوگوں کے لئے صرف اس لئے بیان کرتے ہیں تاکہ وہ غور و فکر کریں"۔

ترجمہ آیت نمبر2

"اور کافر کہنے لگے کہ تم اس قرآن کو نہ سنو اور اس میں شور و غل کرو تاکہ تم غلبہ حاصل کر سکو"۔

ترجمہ آیت نمبر3

"کہہ دیجئے میری طرف وحی کی گئی ہے کہ جنوں کی ایک جماعت نے قرآن سنا تو وہ کہنے لگے کہ ہم نے عجیب و غریب قرات سنی جو بھلائی کے راستہ کی طرف رہنمائی کرتا ہے اس لئے ہم اس پر ایمان لا چکے ہیں اور اب ہم کسی صورت میں بھی اپنے رب کے ساتھ شرک نہیں کریں گے"۔

ترجمہ آیت نمبر4

"اور جس دن ظالم (قیامت کے روز) اپنے ہاتھوں کو کاٹے لگا اور کہے گا اے کاش میں پیغمبر کے ساتھ سیدھا راستہ اختیار کرلیتا۔ اے کاش میں فلاں فلاں شخص کو اپنا دوست نہ بناتا۔ کیونکہ میرا رسول میرے پاس آنے کے باوجود اس نے مجھے خدا کی یاد سے غافل کر دیا تھا اور شیطان تو انسان کی رسوائی کا سبب ہے اور پیغمبر کہے گا اے میرے رب میری اس قوم نے قرآن کو پس پشت ڈال دیا ہے"۔

ترجمہ آیت نمبر5

"قسم ہے اے سردار حکمت والے قرآن کی اے نبی بے شک تو پیغمبروں سے ہے اور سیدھے راستہ پر قائم ہے"

ترجمہ آیت نمبر6

"اے نبی یہ قرآن ہے نہایت بزرگی والا اور یہ بات بھی یاد رکھئے کہ بات لوح محفوظ میں بھی پائی جاتی ہے"

ترجمہ آیت نمبر7

"قسم ہے بزرگی والی قرآن کی بلکہ وہ اس بات سے تعجب کرتے ہیں کہ انکے پاس ایک ڈرانے والا آیا ہے جس کا تعلق انہی کی قوم سے ہے اس پر کافر کہنے لگے یہ عجیب چیز ہے"۔

ترجمہ آیت نمبر8

"جس چیز کا نزول ہم نے اپنے بندے کے اوپر کیا ہے اگر تمہیں اس کے بارہ میں کوئی شک ہے تو تم بھی اس کی ہم مثل کوئی سورۃ لے آؤ اور اللہ کے علاوہ اپنے دوسرے شاہدوں کو بھی بلالو اگر تم سچے ہو"

ترجمہ آیت نمبر9

"بے شک ہم نے اس قرآن کا نزول شب قدر میں کیا ہے ○ تو کیا جانے شب قدر کیا ہے ○ شب قدر بہتر ہے ہزار مہینوں سے"۔

ترجمہ آیت نمبر10

"قسم ہے روشن کتاب کی۔ ہم نے اس قرآن کا نزول برکتوں والی رات میں کیا ہے بے شک ہم ڈرانے والوں میں سے ہیں"۔

ترجمہ آیت نمبر11

"قسم ہے چاشت کے وقت کی اور قسم ہے رات کی جب وہ اپنی زلفیں کھول دے' نہیں چھوڑا تجھ کو تیرے رب نے اور نہ ہی وہ تجھ سے بیزار ہوا ہے اے نبی تیرے لئے آخرت دنیا سے بہتر ہے۔ عنقریب تجھ کو تیرا رب دے گا جس سے تو راضی ہو جائیگا"۔

ترجمہ آیت نمبر12

"اے نبی کیا ہم نے تیرا سینہ فراخ نہیں کیا اور تجھ سے تیرا بوجھ اتارا نہیں؟ وہ بوجھ جس نے تیری کمر کو توڑ رکھا تھا"۔

ترجمہ آیت نمبر13

"جس نے میری یاد سے منہ موڑا تو ہم اس کی دنیا اس کے لئے تنگ کر دیں گے اور قیامت کے روز اسے نابینا اٹھائیں گے وہ کہے گا یا رب میں تو بینائی والا تھا اور آج مجھے آنکھوں سے کیوں محروم کیا گیا ہے اللہ فرمائیں گے دنیا میں تو میری یاد سے غافل رہا اور قرآنی آیات کو بھلا دیا آج کے دن تجھے بھلا دیا گیا"

ترجمہ آیت نمبر14

"قسم ہے ہم نے تجھ پر قرآن اس لئے نازل نہیں کیا کہ تو تکلیف اٹھائے اس کا اتارنے والا وہ ہے جس نے زمینوں اور بلند آسمانوں کو پیدا کیا ہے"

ترجمہ آیت نمبر15

"اے نبی ؐ تو اللہ کی رحمت سے انکے لئے نرم خو ہے اگر تو چیخ پکار کرنے والا اور سخت دل کا مالک ہوتا تو وہ تیرے اردگرد سے بھاگ جاتے اے نبی ؐ انہیں معاف کر دیجئے اور ان کے لئے بخشش مانگیں اور ہر کام ان سے مشورہ کر لیا کریں اور جب تو پختہ ارادہ کر لے تو اللہ پر بھروسہ کر کیونکہ وہ بھروسہ کرنے والوں کو پسند کرتا ہے"

ترجمہ آیت نمبر16

"قسم ہے ستارے کی جب وہ غروب ہونے کے لئے جھکے، تمہارا ساتھی نہ سیدھے راستے سے بھٹکا ہے اور نہ ہی راہ بھٹکا ہے۔ یہ قرآن صرف وحی ہے جو اس کی طرف کی گئی ہے یہ قرآن اس کو (یعنی آنحضرت کو) زبردست طاقت کے مالک نے سکھایا ہے"

ترجمہ آیت نمبر17

"جب وہ ان احکامات کو سنتے ہیں جو پیغمبر کی طرف نازل کئے گئے ہیں تو دیکھتا ہے کہ انکی آنکھیں آنسو بہاتی ہیں وجہ صرف یہ ہے کہ وہ جسم حق کو پہچان چکے ہیں وہ کہتے ہیں الٰہی ہم ایمان لا چکے ہیں تو ہمیں گواہوں کے ساتھ لکھ لے (یعنی آنحضرت اور اسلام کی تصدیق کرنے والے گواہوں سے لکھ لے"۔

ترجمہ آیت نمبر18

"کہہ دیجئے اگر جن و انس اس بات پر اکٹھے ہو جائیں کہ وہ اس قرآن کی ہم مثل لے آئیں اگرچہ وہ ایک دوسرے کے معاون بن جائیں"

ترجمہ آیت نمبر19

"اے نبیؐ کیا وہ یہ بات کہتے ہیں کہ یہ قرآن تو نے من گھڑت ایجاد کیا ہے تو کہہ دیجئے اے نبیؐ تم پورے قرآن کے بدلے میں صرف 10 سورتیں ایجاد کر کے لے آؤ اور ان شریکوں کو بھی بلا لو جس جس کو تم بلانے کی طاقت رکھتے ہو اللہ کی ذات کے علاوہ اگر تم سچے ہو"

ترجمہ آیت نمبر20

"اے نبیؐ کہہ دیجئے اگر سمندر کا پانی سیاہی بنا لی جائے تاکہ اس کے ساتھ قرآن کے کلمات کو لکھ دیا جائے (بمعہ حروف و معانی و تفاسیر) تو سمندر کی سیاہی ختم ہو سکتی ہے لیکن تیرے رب کی حمد و ثنا کے کلمات ختم نہیں ہو سکتے اگرچہ ہم اس کی ہم مثل اور سیاہی لے آئیں"

ترجمہ آیت نمبر21

"اور اگر روئے زمین پر جتنے درخت ہیں ان کی قلمیں بنالی جائیں اور ایک ایک کر کے ساتھ سمندر سیاہی کے بھی ختم ہو سکتے ہیں لیکن اللہ کی حکمت و دانائی والی باتیں کبھی ختم نہیں ہو سکتیں بے شک اللہ تعالیٰ غالب حکمت والے ہیں"

حدیث کی رو سے قرآن حکیم کے فضائل

وَعَنْ مُعَاذِنِ الْجُهَنِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ والہ وسلم مَنْ قَرَأَ الْقُرْاٰنَ وَعَمِلَ بِمَا فِيْهِ اُلْبِسَ وَالِدَاهُ تَاجًا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ضَوْءُهٗ اَحْسَنَ مِنْ ضَوْءِ الشَّمْسِ فِيْ بُيُوْتِ الدُّنْيَا لَوْ كَانَتْ فِيْكُمْ فَمَا ظَنُّكُمْ بِالَّذِيْ عَمِلَ بِهٰذَا (رواہ احمد و ابو داؤد)

ترجمہ! "حضرت معاذ جھنی سے مروی ہے اللہ تعالیٰ ان سے راضی ہوں فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جس نے قرآن پڑھا اور اس میں جو احکامات ہیں ان پر عمل کیا تو اس کے والدین کو قیامت کے دن تاج پہنایا جائیگا اس کی روشنی سورج کی روشنی سے زیادہ ہوگی اگر اس تاج کی روشنی دنیا میں آجائے تو سورج کی روشنی ماند پڑ جائے گی اے صحابہ تمہاری اس شخص کے بارہ میں کیا رائے ہے جو اس پر عمل کریگا۔ (اس حدیث کو امام احمد اور ابو داؤد نے بیان کیا)

دوسری حدیث

يُقَالُ لِصَاحِبِ الْقُرْاٰنِ اِقْرَأْ وَارْتَقِ كَمَا كُنْتَ تُرَتِّلُ فِي الدُّنْيَا وَاِنَّ مَنْزِلَكَ عِنْدَ اٰخِرِ اٰيَةٍ تَقْرَأُهَا

ترجمہ! قاری قرآن اور حافظ قرآن کو کہا جائے گا کہ اے قاری تو قرآن پڑھتا جا اور جنت کے زینے طے کرتا جا اور ایسے پڑھ جیسے تو قرآن دنیا میں پڑھا کرتا تھا اور تیری منزل وہی ہوگی جہاں تو قرآن کریم کی آخری آیت پڑھ کر ختم کریگا۔

تیسری حدیث

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ والہ وسلم اِقْرَأْ قَالَ قُلْتُ

وَاَقرأُعَلَیکَ وَعَلَیکَ اُنْزِلَ قَالَ اِنِّیْ اَشْتَھِی اَنْ اَسْمَعَہٗ غَیْرِیْ قَالَ فَقَرأتُ النِّسَاءَحَتّٰی اِذَا بَلَغتُ فَکَیفَ اِذَا جِئنَا مِنْ کُلِّ اُمَّۃٍ بِشَھِیدٍ وَجِئْنَابِکَ عَلٰی ھٰؤُلَاءِ شَھِیدًا قَالَ لِیْ کُفَّ اَوْ اَمْسِکْ فَرَاَیْتُ عَیْنَیْہِ تَذرِفَانِ (رواہ البخاری)

(پارہ نمبر۵ رکوع نمبر۳)

ترجمہ! ”حضرت عبداللہ بن مسعود سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک روز مجھ سے کہنے لگے حضرت عبداللہ مجھے قرآن پڑھ کر سناؤ حالانکہ قرآن پاک کا نزول آپ کے اوپر کیا گیا ہے فرمایا ہاں میرا دل چاہتا ہے کہ میں کسی دوسرے سے قرآن پاک سنوں حضرت عبداللہ بن مسعود فرماتے ہیں کہ میں نے سورہ نساء کی تلاوت شروع کردی اور جب میں اس آیت پر پہنچا فکیف اذا جئنا (الخ) یعنی تب لوگوں کا کیا حال ہوگا جب ہر قوم سے ایک ایک گواہ پیش کیا جائے اور اے نبی ﷺ تجھے بھی ہم امت پر گواہ بنائیں گے حضرت عبداللہ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے مجھے حکم دیا عبداللہ رک جاؤ خاموش ہو جاؤ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کی طرف دیکھا تو آپ زاروقطار رو رہے تھے۔

چوتھی حدیث

عَنْ اَبِیْ اُمَامَۃَ الْبَاہِلِیِّ رضی اللہ تعالی عنہ ذُکِرَ لِرَسُوْلِ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ والہ وسلم رَجُلَانِ اَحَدُھُمَا عَابِدٌ وَالْاٰخَرُ عَالِمٌ فَقَالَ اِنَّ فَضْلَ الْعَالِمِ عَلَی الْعَابِدِ کَفَضْلِیْ عَلٰی اَدْنَاکُمْ

ترجمہ! ابی امامہ باہلی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس دو آدمیوں کا ذکر کیا گیا کہ ان میں سے ایک عابد ہے اور دوسرا عالم ہے ان دونوں میں سے کس کی فضیلت ہے فرمایا عالم عابد سے اتنا افضل ہے جیسے جتنی میری تم سے کسی ادنی آدمی پر فضیلت ہے۔

کیونکہ عالم اپنے علم کے ذریعہ سے ہر قسم کے غلط اور شیطانی کاموں سے محفوظ رہ کر اپنے علم کے مطابق صحیح عبادت کریگا اور عابد کو تو شیطان ورغلا اور بہکا کر مجاور بھی بنا سکتا ہے اور مشرک بھی بنا سکتا اور ایک حدیث میں ہے کہ عابد کی ساٹھ سال کی عبادت ایک طرف اور موحد عالم کی عبادت ایک رات کی ہی اس کی ساٹھ سالہ عبادت پر بھاری ہے۔

قرآن کے فضائل بیان کرتے ہوئے ایک شاعرفارسی زبان میں کہتا ہے

گر تو می خوائی مسلمان زیستن

نیست ممکن جزبہ قرآن زیستن

ترجمہ! یعنی اے انسان اگر تو معاشرہ میں لفظ مسلم کہلوا کر زندہ رہنا چاہتا ہے تو پھر یہ ناممکن ہے کہ تو قرآن کے احکامات پر عمل پیرا ہوئے بغیر تیری روحانی زندگی مکمل ہو سکے۔

اسی طرح ایک اور شاعر کہتا ہے

کسی نبی دی سنت تائیں ٹھٹھا کرے جے کوئی

بے شک کافر بے شک کافر خبر حدیثوں ہوئی

پڑھے قرآن سخاوت لکھاں نیک اعمال کماوے

توبہ باجھ بے ادب نبی دا کدے نہ جنت جاوے

وچ قرآن دے کتنی جائیں آکھیا رب گرامی

ساڈی نعمت کھا کر جس نے کیتی نمک حرامی

دوزخ وچ ہمیشہ اس نوں اسیں جلایا لوڑاں

ستّرنی جے کرن سفارش کدے نہ ہرگز چھوڑاں

سب سے آخری آیت نمبر21 کی تفسیر

وَلَوْاَنَّ مَافِی الْاَرْضِ مِنْ شَجَرَةٍ اَقْلَامٌ .... (الخ)

اللہ رب العزت اپنی کبریائی بڑائی بزرگی جلالت اور شان بیان فرما رہے ہیں اپنی پاک صفتیں اپنے بلند ترین نام اور اپنے بے شمار کلمات کا ذکر فرما رہے ہیں جنہیں نہ کوئی گن سکے نہ شمار کر سکے نہ ان پر کس کا احاطہ ہو اور نہ انکی حقیقت کو کوئی پا سکے۔ سید البشر خاتم النبین ﷺ فرمایا کرتے تھے۔

لَا اُحْصِی ثَنَاءً عَلَیْکَ کَمَا اَثْنَیْتَ عَلٰی نَفْسِکَ

خدایا میں تیری نعمتوں کا اتنا بھی شمار نہیں کر سکتا جتنی ثنا تو نے خود بیان فرمائی یہاں جناب باری تعالٰی ارشاد فرماتے ہیں اگر روئے زمین کے تمام تر درخت قلمیں بن جائیں اور

تمام سمندروں کے پانی سیاہی بن جائیں اور ان کے ساتھ ہی سات سمندر اور ملا لئے جائیں اور اللہ تعالیٰ کی عظمت و صفات جلالت و عزت کے کلمات لکھنے شروع کر دئے جائیں تو یہ تمام قلمیں گھس جائیں ختم ہو جائیں سب سیاھیاں پوری ہو جائیں ختم ہو جائیں لیکن خدائے لم یزل کی تعریفات ختم نہیں ہو سکتیں سات سمندروں سے بھی اگر زیادہ سمندر ہوں تو بھی خدائی کلمات لکھنے کے لئے ناکافی ہیں۔

وائے ناکامی متاع کارواں جاتا رہا
کارواں کے دل سے احساس زیاں جاتا رہا

افسوس امت محمدیہ قرآنپاک کے ان فضائل و کرامات کو بھول چکی ہے جن کی سربلندی کے لئے نبی معظم ﷺ کوشاں رہے تھے قرآن پاک کی عظمت کی روشنی قرآن کے ہر صفحہ پر بکھری ہوئی ہے۔

مشرق اخبار کی ایک خبر

1981ء ایک خاتون جو قرآن پاک پڑھنے کی وجہ سے اپنے بھائی کو کہہ رہی تھی کہ بھائی ریڈیو بند کر دو کیونکہ میں قرآن پاک کی قرات کر رہی ہوں بھائی قرآن کی قرات کیا کرو اس سے بے حد سکون و قرار ملتا ہے اور اس میں اجر و ثواب کا بہت بڑا ذخیرہ موجود ہے دیکھیں میں سورۃ یاسین کی قرات کر رہی ہوں۔ لیکن بھائی کہتا ہے کہ تم قرات بند کر دو کیونکہ میں تو ریڈیو بند نہیں کروں گا کیونکہ مغنیہ نور جہاں کا گانا آنے والا ہے۔ بہر حال بہن کا مطالبہ ریڈیو بند کرانے کا ہے اور بھائی کا مطالبہ نعوذ باللہ قرآن پاک بند کرنے کا ہے بالا خر نام نہاد مسلمان بھائی غصہ میں آکر اپنی بہن کے ہاتھ سے قرآن پاک چھین لیتا ہے اور اپنے گھر کی اوپر والی منزل پر قرآن پاک کو نیچے گرا دیتا ہے اور نعوذ باللہ قرآن پاک کا نسخہ گندی نالی میں جا کر گر جاتا ہے نعوذ باالله من ذالک

قرآن پاک

یہ وہ کتاب مبارک ہے جو ہمارے آقا سیدنا محمد رسول اللہ ﷺ پر اللہ تعالیٰ کی

طرف سے نازل ہوئی۔ اس متبرک کتاب میں حالات پیشین گوئیاں شامل ہیں اور آئندہ زمانہ کی خبر دینا۔ خاص اللہ پاک کا کلام ہے قرآن مجید اس کا نام ہے قرآن کے معنی ہیں بہت پڑھی جانے والی کتاب۔ اب غور سے دیکھو وہ کونسی کتاب ہے جسے کروڑوں اشخاص بلا ناغہ ضرور پڑھتے ہیں اس کی یہ صفت ہر زمانہ میں ہر وقت رہے گی دنیا میں اور بھی آسمانی کتابیں ہیں لیکن ان کے وجود پر شک و شبہ کا بے حد غبار پڑا ہوا ہے تاریخ ان کی اصلیت ثابت کرنے سے قاصر ہے دنیا میں صرف یہی ایک کتاب ہے جس کا ایک حرف اب تک بغیر کسی شک و شبہ کے اپنی صحت پر متفقہ طور پر قائم ہے اس کی کروڑوں جلدیں تحریر میں آچکی ہیں اربوں نسخے مختلف ملکوں اور متفرق مطابع میں طبع ہو چکے ہیں لاکھوں سینوں میں محفوظ رہے محفوظ ہیں اور محفوظ رہیں گے جن پر صحت کے ساتھ یہ کتاب بغیر کسی نقطے یا زیر و زبر کے فرق کے علی الفاظہ موجود و محفوظ ہے آنحضرت ﷺ امی تھے اور امی کا صاحب کتاب ہونا اتنا عجیب ہے کہ عقل سلیم اس کے لاثانی طرز تحریر اور خوبی مضامین دیکھ کر دریائے حیرت میں غرق ہو جاتی ہے یہ کتاب زبور کی طرح مجموعہ مناجات بھی ہے اور انجیل کی طرح ذخیرہ امثال بھی تورات کی طرح گنجینہ شریعت بھی اور کتب دانیال و یسعیا کی طرح خزینہ اخبار مستقبل بھی ہے

آنچہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری

مزید براں اس کتاب میں تزکیہ نفس، تصفیہ قلب اور تنویر روح نیز اخلاق انسانی کے جو اصول بیان کئے گئے ہیں وہ کسی دوسری آسمانی کتاب میں موجود نہیں قرآن کریم (بار بار) جا بجا اپنی تعلیم کی تائید میں مظاہر قدرت کو پیش کرتا ہے اور مظاہر قدرت کی توثیق و تصدیق علوم و تجارت سے کی جاتی ہے اس کتاب میں علوم مابعد الطبیعۃ جس قدر بیان کئے گئے ہیں وہ اور کسی کتاب میں موجود نہیں اس کتاب نے ملکوں اور قوموں کو اندھیروں سے نکالنے اور علوم سے بہرہ ور کرنے، تمدن کو بلند کرنے اور امن عامہ کو مضبوط کرنے میں جو کمال دکھایا ہے وہ بالکل بے نظیر و لاثانی اور لافانی ہے اس کتاب نے جن زبردست لائحہ عمل سے اللہ تعالیٰ کی ہستی کو ثابت کیا ہے اللہ تعالیٰ کی توحید و تفرید کا مطلب سکھلایا۔ اللہ کی کبریائی و عظمت کو دلوں میں قائم کیا اس کا ثمر اثیر نمونہ بھی کوئی دوسری کتاب واضع نہ کر سکی اور نہ

اس کی ادبی خوبیوں کے مطابق ایک فقرہ بھی آج تک اس کی مقابلہ میں تحریر کر سکا ہرچند کہ دنیا بھر کے کفار نے اس قول کو غلط ثابت کرنے کی کوشش کی۔ لیکن وہ ایسی خوبیوں کی ایک سطر بھی بنا کر پیش کرنے کرنے عاجز رہے اور آئندہ تا قیام دنیا عاجز رہیں گے یہ ہے سب سے بڑا اور زبردست ثبوت اس کے کلام خداوندی ہونے کا جس کی تردید کسی صورت نہیں ہو سکتی۔ کتاب کا اسلوب بیان نہایت اعلیٰ الفاظ لفظی و معنوی اور ادبی عیوب سے بالکل پاک ہیں معانی بالکل اچھوتے اور ہدایت انسانی کے لئے نہایت ضروری ہیں۔

قرآن حکیم کی بے عیب زبان

نہایت متعصب مترجم قرآن جارج سیل لکھتا ہے کہ قرآن بے شبہ عربی زبان کی سب سے بہترین اور مستند کتاب ہے کسی انسان کا عالم ایسی کتاب نہیں لکھ سکتا اور یہ مردوں کو زندہ کرنے سے بڑا معجزہ ہے ایک امی ناخواندہ محض کس طرح ایسی بے عیب اور لاثانی طرز عبارت تحریر کر سکتا ہے؟

عرب کا مشہور شاعر جو جماعت کفار سے تعلق رکھتا تھا شہر کے شور و شر متعفن آب و ہوا اور عام لوگوں کی ناخوشگوار صحبت سے بچنے کے لئے پہاڑ کے ایک غار میں مستقل طور پر سکونت پذیر ہو گیا تھا کیونکہ یہ باتیں اس کے دل و دماغ پر برا اثر ڈالتیں اور یکسوئی میں اثر انداز ہوتی تھیں اس کے بہت شاگرد تھے جو اپنا اپنا کام بغرض اصلاح اس غار کے اندر ڈال آتے اور دوسرے روز مقررہ وقت پر غار کے باہر سے اٹھا لاتے ایک روز ایک شاگرد نے قرآن کریم کی اس آیت کو اپنا کلام ظاہر کرتے ہوئے اس کا جھوٹا مصرع بنانے کی درخواست کی۔

إِنَّآ أَعْطَيْنٰكَ الْكَوْثَرَ ○ فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ ○ إِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْأَبْتَرُ ○

دوسرے روز جب وہ اپنا پرچہ واپس لایا تو اس کے چوتھے مصرع کی جگہ یہ درج تھا لَيْسَ هٰذَا قَوْلُ الْبَشَرِ ○ یعنی یہ کسی انسان کا کلام نہیں۔

موضوع سخن فضائل نبوی یعنی شان رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

الحمدلله وکفی والصلوۃ والسلام علی نبی الذی لا نبی بعده اما بعد فقال الله تبارک اسمه وتعالی فی کلامه المجید والفرقانه الحمید

رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيهِمْ رَسُولًا مِّنْهُمْ يَتْلُوا عَلَيْهِمْ آيٰتِكَ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَيُزَكِّيهِمْ إِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ○

ترجمہ! "اے ہمارے رب ان مکہ یعنی سرزمین عرب کے رہنے والوں میں سے ایک ہادی برحق جو تیری آیات انہیں پڑھ کر سنائے اور انہیں کتاب و حکمت سے آشنا کر کے انہیں پاکیزہ کر دے الٰہی تجھے بتانے کی ضرورت نہیں تو علام الغیوب ہے کیونکہ تو غالب حکمت والا ہے"

اس آیت مقدسہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان ثابت ہوتی ہے کیونکہ آدم علیہ السلام پوری کائنات انسانی کے والد گرامی آئے تو خود دنیا میں تشریف لائے نوح علیہ السلام آئے، عیسیٰ علیہ السلام آئے تو خود آئے مگر قربان جاؤں آمنہ تیرے لال پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تو اس دنیا میں خود تشریف نہیں لائے بلکہ انسان کائنات کے جد امجد ابراہیم علیہ السلام نے خود مانگ کر لیا ہے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خود مانگ کر لیا ہے اسی لئے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک موقع پر خود ارشاد فرمایا۔

دَعْوَةُ أَبِيكُمْ إِبْرَاهِيمَ

یعنی "میں عطائے جلیل ہوں اور دعائے خلیل ہوں"

اسی لئے حدیث مبارکہ میں آتا ہے

عَنِ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ رضی الله تعالی عنه عَنْ رَّسُولِ اللّٰهِ صلی الله علیه واله وسلم أَنَّهُ قَالَ إِنِّي عِنْدَ اللّٰهِ مَكْتُوبٌ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ وَإِنَّ آدَمَ لَمُنْجَدِلٌ فِي طِينَتِهِ وَ سَأُخْبِرُكُمْ بِأَمْرِي دَعْوَةُ إِبْرَاهِيمَ وَبِشَارَةُ عِيسٰى علیه السلام وَرُؤْيَا أُمِّيَ الَّتِي رَأَتْ حِينَ وَضَعَتْنِي وَقَدْ خَرَجَ لَهَا نُورٌ أَضَاءَ لَهَا مِنْهُ قُصُورُ الشَّامِ

ترجمہ! حضرت عرباض بن ساریہ نبی کریم ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ تحقیق میں اللہ تبارک و تعالیٰ کے ہاں ختم کرنے والا لکھا ہوں یعنی کہ خاتم النبین لکھا اور اس وقت آدم اپنی گوندھی ہوئی مٹی میں پڑے ہوئے تھے اور میں تمہیں اپنے بارہ میں خبر دوں کہ میں ابراہیم علیہ السلام کی دعا کا ثمر ہوں یعنی ربنا وابعث فیھم رسولا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بشارت ہوں کیونکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے یوحنا کی انجیل میں آنحضرت ﷺ کی بشارت دی تھی۔ جس کے الفاظ کچھ یوں تھے ومبشرا برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد○ یعنی میرے بعد ایک نبی آئے گا اور اس کا نام احمد ہو گا اور میں اپنی والدہ کے خواب کی تعبیر ہوں جو انہوں نے خواب میں میری ولادت سے پہلے دیکھا تھا۔ وہ خواب کچھ یوں تھا۔ کہ ان کے کے گھر سے روشنی نکلی ہے جس سے ملک شام کے محل روشن ہو گئے ہیں۔

حضرت آمنہ فرماتی ہیں کہ حمل کی مدت میں میں اپنے بوجھ کو بالکل محسوس نہیں کرتی تھی اور اس سے بالکل ناواقفیت رکھتی تھی اچھے اچھے لوگ مجھے خواب میں ملتے تھے اور کہتے تھے تو حاملہ ہے اور جب اس بچے کی ولادت ہو تو اس کا نام محمد ﷺ رکھنا۔ حضرت کی ولادت کی رات سارے بت سرنگوں ہو گئے۔ شیطان کا تخت الٹ گیا۔ آسمان سے شیطان جو خبریں چرا کر لاتے تھے وہ موقوف ہو گئیں اور نوشیرواں کے محل کے چودہ کنکرے گر پڑے اور فارس کا ہزار برس کا پرانا آتش خانہ بجھ گیا۔ سیدہ آمنہ فرماتی ہیں کہ جس رات آنحضرت ﷺ کی ولادت کی علامات نمودار ہوئیں اور میری طبیعت خراب ہو گئی اور اسی وقت غائب سے پاکیزہ عورتیں آئیں اور مجھے پیار سے شربت پلایا۔ فاطمہ ثقیفہ بیان کرتی ہیں کہ جو عورتیں آنحضرت ﷺ کی والدہ کے پاس موجود تھیں کہ میں کیا دیکھتی ہوں نور کے طبق آسمان سے اتر رہے ہیں گویا ستارے آسمان سے اتر کر ہم پر نچھاور ہو رہے ہیں جب رسول اللہ ﷺ کا بدن مبارک زمین پر پہنچا تو غیب سے آواز آئی یرحمک ربک یا محمد "کہ اے محمد ﷺ خدا تجھ پر رحم کرے"

اور ایسا نور چمکا کہ تمام مشرق و مغرب اس نور سے روشن ہو گئے۔

عَنْ عَطَاءِ ابْنِ يَسَارٍ قَالَ لَقِيتُ عَبْدَاللّٰهِ ابْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قُلْتُ اَخْبِرْنِيْ عَنْ صِفَةِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ والہ وسلم فِي التَّوْرٰةِ ○

حضرت عطاء بن یسار کہتے ہیں کہ میں عبداللہ بن عمرو بن عاص کو ملا میں نے انہیں کہا کہ آپ مجھے رسول اللہ ﷺ کی وہ صفات سنائیں جو تورات میں ذکر کی گئی ہیں۔

نوٹ! یاد رہے مذکورہ بالا صحابی پہلی کتابوں کے عالم ہیں

اَنْتَ عَبْدِیْ وَرَسُوْلِیْ سَمَّیْتُکَ الْمُتَوَکِّلَ لَیْسَ بِفَظٍّ وَلَا غَلِیْظٍ وَلَا سَخَّابٍ فِی الْاَسْوَاقِ وَلَا یَرْفَعُ السَّیِّئَةَ بِالسَّیِّئَةِ وَلٰکِنْ یَعْفُوْ وَیَغْفِرُ وَلَنْ یَقْبِضَهُ اللّٰهُ حَتّٰی یُقِیْمَ بِهِ الْمِلَّةَ الْعِوَجَاءَ بِاَنْ یَقُوْلُوْا لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَیَفْتَحُ بِهَا اَعْیُنًا عُمْیًا وَّاٰذَانًا صُمًّا وَّقُلُوْبًا غُلْفًا

(رواہ البخاری)

آنحضرت ﷺ کی اکثر صفات یہاں مذکور ہیں۔

(1) اے پیغمبر ہم نے تجھے گواہ بنا کر بھیجا ہے۔

(2) خوشخبری دینے والا۔

(3) ڈرانے والا

(4) ان پڑھ لوگوں کا بچاؤ کرنے والا۔

(5) اور تو میرا خاص بندہ ہے۔

(6) میرا آخری رسول ہے۔

(7) میں نے تیرا نام متوکل رکھا ہے یعنی تمام کام اللہ کو سونپنے والا اور اپنی ذات پر نہ بھروسہ کرنے والا۔

(8) تو بدخو نہیں ہے یعنی سخت زبان نہیں ہے۔

(9) تو سخت گو نہیں یعنی فحش بکنے والا نہیں ہے۔

(10) بازاروں میں شور کرنے والا نہیں ہے بازاروں کی تخصیص اس لئے کی ہے کہ اکثر لوفر لڑکوں کی یہی عادات ہوتی ہیں۔

(11) تو بدی کو بدی کے ساتھ نہیں روکتا بلکہ درگذر کرتا ہے اور ڈھانپتا ہے۔

(12) اور تب تک اللہ تیری روح کو قبض نہیں کریں گے جب تک اللہ تیرے ذریعہ سے ٹیڑی قوم کو سیدھا نہ کر دے۔

(13) اور اللہ تیرے ذریعہ سے یعنی کلمہ طیبہ کے ذریعہ سے جب تک آندھی آنکھوں' بہرے کانوں اور غافل دلوں کی ہدایت نہ دے۔

(14) اور کعب ابن احبار میں ہے کہ آنحضرت کی جائے پیدائش مکہ ہے اور ہجرت کی جگہ مدینہ ہے اور بادشاہی اس کی شام میں ہے یعنی نبوت و رسالت ولایت حمایت پر غالب آجائے گی اور ابن عباس سے مذکور ہے کہ ہر نبی کو اس کی قوم کی طرف سے بھیجا گیا مگر آنحضرت ﷺ کو تمام انسانوں اور جنوں کی طرف رسول بنا کر بھیجا گیا۔

وَاِذْ اَخَذْنَا مِنَ النَّبِيّٖنَ مِيْثَاقَهُمْ وَمِنْكَ وَمِنْ نُّوْحٍ وَّاِبْرٰهِيْمَ وَمُوْسٰى وَعِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ وَاَخَذْنَا مِنْهُمْ مِّيْثَاقًا غَلِيْظًا ○ (پارہ نمبر21 رکوع نمبر17)

ترجمہ! "اے نبی ﷺ جب ہم نے تجھ سے اور دیگر انبیاء یعنی نوح علیہ السلام' ابراہیم علیہ السلام' اور موسیٰ علیہ السلام و عیسیٰ علیہ السلام سے پختہ اقرار لیا کہ اپنے مالک کے حکم کو لوگوں تک پہنچائیں گے اور ایک دوسرے کی مدد اور ایک دوسرے کی تصدیق کرو گے۔ تو تم نے ہم سے اس بات کا پکا اقرار کیا تھا۔

ف! یہ پانچ الوالعزم پیغمبر ہیں ان میں سے اللہ تعالیٰ نے آنحضرت کو آپکی شرافت کی وجہ مقدم بیان کیا اور باقیوں کو ان کے وجود کے لحاظ سے مرتب کیا ابن عباس سے مروی ہے کہ کسی نے آپ سے سوال کیا کہ یارسول اللہ ﷺ کہ آپ سے یہ عہد کیا گیا تھا۔ تو آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ جب آدم علیہ السلام اپنے جسد اور روح کے درمیان تھے۔ اور آپ سے پوچھا گیا کہ آپ نبی کب ہوئے فرمایا جب حضرت آدم علیہ السلام روح اور جسم کے درمیان تھے۔

كَمَا قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى قُلْ يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اِنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ جَمِيْعًا ○

غرض یہ کہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے حضرت محمد ﷺ کو بہت سی عنایتوں کے ساتھ ممتاز اور سرفراز کیا۔

لَقَدْ جَاءَ كُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَؤُفٌ رَّحِيْمٌ

ترجمہ! ''یعنی اے لوگو تم ہی میں سے تمہارے پاس ایک پیغمبر آ چکا ہے تمہاری تکلیف اس کو ناگوار ہے (یعنی کہ اگر تم اللہ کے عذاب میں مبتلا ہو جاؤ یہ بات اس پر شاق ہے) وہ تمہاری بھلائی چاہتا ہے اور وہ مومنین کے ساتھ شفقت کرنے والا مہربان ہے''

ف! یعنی رات دن اس کی یہی کوشش ہے اور یہی حرص ہے کہ جس طرح بھی ہو سکے تم دوزخ سے بچ جاؤ اور دنیا و آخرت کی بھلائی سے سرفراز ہو جاؤ اگر تم اس کے خیالات کے مطابق اور اس کے اقوال و افعال کے مطابق اپنی زندگیاں بسر کرنے لگے تو یاد رکھو تمہارا دین و دنیا سب سنور جائیں گے۔

اسی لئے تو حدیث مبارکہ میں آتا ہے

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ رضی اللہ تعالی عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ والہ وسلم اَنَا سَیِّدُ وُلْدِ آدَمَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ وَلَا فَخْرَ وَبِیَدِیْ لِوَاءُ الْحَمْدِ وَلَا فَخْرَ وَمَا مِنْ نَبِیٍّ یَوْمَئِذٍ اٰدَمَ فَمَنْ سِوَاہُ اِلَّا تَحْتَ لِوَائِیْ وَاَنَا اَوَّلُ مَنْ تَنْشَقُّ عَنْہُ الْاَرْضُ وَلَا فَخْرَ (رواہ الترمذی)

ترجمہ! ''ابی سعید خدری نبی کریم ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ میں آدم علیہ السلام کی پوری اولاد سے قیامت کے دن سردار ہوں گا لیکن اس میں کوئی فخر کی بات نہیں اور قیامت کے دن آدم علیہ السلام بھی اور ان کے علاوہ جتنے انبیاء ہیں میرے جھنڈے کے نیچے جمع ہونگے اور میں پہلا ہونگا جس کے ساتھ زمین پھٹے گی لیکن اس میں بھی کوئی فخر کی بات نہیں'' (اس حدیث کو امام ترمذی نے بیان کیا ہے)

یٰاَیُّھَا النَّبِیُّ اِنَّا اَرْسَلْنٰکَ شَاھِدًا وَّ مُبَشِّرًا وَّنَذِیْرًا وَدَاعِیًا اِلَی اللّٰہِ بِاِذْنِہٖ وَ سِرَاجًا مُّنِیْرًا O

اے نبی ہم نے تجھ کو زمین پر گواہ بنا کر بھیجا (یعنی کے خدا کا) اور مسلمانوں کو خوشخبری دینے

والا اور منکرین کافروں کو خدا کے عذاب سے ڈرانے والا اور اللہ کے حکم سے لوگوں کو اللہ کی طرف بلانے والا اور روشن چراغ بنا کر بھیجا۔ اسی لئے اللہ نے فرمایا لَعَمْرُکَ اِنَّھُمْ لَفِی سَکْرَتِھِمْ یَعْمَھُوْنَ

ف! چراغ سے مراد سورج ہے یعنی آنحضرت ﷺ کی مثال دنیا میں سورج کی طرح ہے جس کی روشنی سے پوری دنیا والے مستفیذ ہوتے ہیں۔

اللہ تبارک وتعالیٰ کا ارشاد گرامی

لِیَغْفِرَلَکَ اللّٰہُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِکَ وَمَا تَاَخَّرَ

حضرت محمد ﷺ کی تسکین کے لئے یہ بات واضح کرتے ہوئے بشارت سے نوازا کہ میں نے تیرے سارے قصور معاف کر دیئے ہیں حالانکہ یہ بات اللہ تعالیٰ نے کسی بندے کو نہیں کہی صرف آنحضرت ﷺ کی ذات کو ممتاز کرنے کے لئے اور تمام دنیاوی جھوٹی طاقتوں سے نڈر کر دینے کے لئے یہ کلمہ ارشاد فرمایا۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی فَضَّلَ مُحَمَّدًا صلی اللہ علیہ والہ وسلم عَلَی الْاَنْبِیَاءِ وَعَلٰی اَھْلِ السَّمَاءِ (مشکوٰۃ شریف)

ترجمہ! ابن عباس سے مروی ہے کہ حدیث قدسی ہے کہ بے شک اللہ تعالیٰ نے محمد عربی ﷺ کو تمام انبیاء اور آسمان پر رہنے والے پوری مخلوق پر فوقیت بخشی ہے۔

اور اسی طرح جوامع الکلم والی حدیث سے شان رسالت ثابت ہوتی ہے۔

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رضی اللہ تعالی عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ والہ وسلم قَالَ فُضِّلْتُ عَلَی الْاَنْبِیَاءِ بِسِتٍّ اُعْطِیْتُ جَوَامِعَ الْکَلِمِ وَنُصِرْتُ بِالرُّعْبِ وَاُحِلَّتْ لِیَ الْغَنَائِمُ وَاُحِلَّتْ لِیَ الْاَرْضُ لِمَسْجِدًا وَطَھُوْرًا وَاُرْسِلْتُ اِلَی الْخَلْقِ کَافَّۃً وَخُتِمَ بِیَ النَّبِیُّوْنَ (رواہ مسلم)

ترجمہ! رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا مجھے دوسرے انبیاء پر چھ چیزوں کے ساتھ فوقیت دی گئی ہے۔

(1) جامع کلمات ان سے مراد قرآن وحدیث ہے۔

(2) مدد دی گئی مجھے دشمنوں کے دل میں رعب ڈالنے کے ساتھ ایک مہینے کی مسافت کے ساتھ یہی وجہ تھی کہ بادشاہ روم و فارس آپ ﷺ سے خوف کھاتے تھے۔

(3) اور میرے لئے غنیمتیں حلال کر دی گئی ہیں۔

(4) زمین کو میرے لئے مسجد بنا دیا گیا ہے یعنی کہ یہود و نصاری اپنے عبادت خانوں کے علاوہ کسی دوسری جگہ عبادت نہیں کر سکتے تھے اور انہیں تیمم کا حکم نہ تھا۔

(5) اور میں پوری مخلوق کی طرف نبی بنا کر بھیجا گیا ہوں یعنی ہفت اقلیم کا رتبہ کسی کو حاصل نہیں ہوا تھا۔

(6) اور اللہ نے میرے اوپر نبوت کو ختم کر دیا ہے یعنی کہ آنحضرت نے فرمایا خاتم النبی لا نبی بعد میں آخری نبیؐ ہوں میرے بعد کوئی نبیؐ نہیں آئے گا۔

وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ والہ وسلم اَنَا اَوَّلُ شَفِیْعٍ فِی الْجَنَّۃِ لَمْ یُصَدَّقْ نَبِیٌّ مِنَ الْاَنْبِیَاءِ مَا صُدِّقْتُ وَاِنَّ مِنَ الْاَنْبِیَاءِ نَبِیًّا مَا صَدَّقَہٗ مِنْ اُمَّتِہٖ اِلَّا رَجُلٌ وَّاحِدٌ (رواہ مسلم)

ترجمہ! "حضرت انس کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں قیامت کے دن جنت میں پہلا سفارشی ہونگا جتنی تصدیق میری کی گئی ہے اتنی کسی نبی کی نہیں کی گئی اور انبیاء میں سے بعض نبی ایسے بھی تھے جن کی تصدیق صرف ایک آدمی نے کی" (اسے امام مسلم نے ذکر کیا)

وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ تعالی عنہ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ والہ وسلم اٰتِیْ بَابَ الْجَنَّۃِ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ فَاَسْتَفْتِحُ فَیَقُوْلُ الْخَازِنُ مَنْ اَنْتَ فَاَقُوْلُ مُحَمَّدٌ فَیَقُوْلُ بِکَ اُمِرْتُ اَنْ لَّا اَفْتَحَ لِاَحَدٍ قَبْلَکَ (رواہ مسلم)

ترجمہ! "حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں جنت کے دروازہ کے پاس آونگا تو میں دروازہ کھڑکاؤں گا خزانچی کہے گا تو کون ہے میں کہوں گا میں محمد ﷺ ہوں پس وہ کہے گا یہی حکم دیا گیا تھا کہ میں آپ کے علاوہ کسی دوسرے کے کہنے پر دروازہ نہ کھولوں"

ف! ان دونوں احادیث سے معلوم ہوا ایک تو آنحضرت ﷺ کی امت تمام

امتوں سے زیادہ ہو گی دوسرا یہ کہ آنحضرت ﷺ جنت میں بھی ترقی درجات کی سفارش کریں گے۔

ابن عباس ؓ کہتے ہیں کہ جبرائیل علیہ السلام آنحضرت ﷺ کے پاس بیٹھے تھے اتنے میں اوپر سے ایک آواز سنی سراٹھایا اور فرمانے لگے آسمان کا جو دروازہ آج کھلا ہے وہ آج تک کبھی نہیں کھلا تھا اتنے میں ایک اور فرشتہ اترا کہا آج جو فرشتہ اترا ہے آج تک یہ کبھی بھی زمین پر نہیں اترا تھا۔ اس نے سلام کہا اور کہنے لگا۔

اَبْشِرْ بِنُوْرَیْنِ اُوْتِیْتَھُمَا لَمْ یُؤتَھُمَا نَبِیٌّ قَبْلَکَ فَاتِحَۃُ الْکِتٰبِ وَ خَوَاتِیْمُ سُوْرَۃِ الْبَقَرَۃِ لَمْ تَقْرَأْ بِحَرْفٍ مِنْھُمَا اِلَّا اُعْطِیْتَہٗ (رواہ مسلم)

ترجمہ! ”کہا خوشخبری حاصل کیجئے اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو دو نور عطا کئے ہیں جو آپ سے پہلے کسی نبی کو نہیں دیئے گئے۔ (۱) سورۃ الفاتحہ (۲) سورۃ بقرہ کا خاتمہ اس کا کوئی بھی لفظ تو پڑھے اللہ اسے شرف قبولیت بخشیں گے۔

اَنَا سَیِّدُ الْبَشَرِ آدَمَ عَلَیْہِ السَّلَام وَسَیِّدُ الْعَرَبِ مُحَمَّدٌ صلی اللہ علیہ والہ وسلم وَلَا فَخْرَ وَ سَیِّدُ الْفَارِسِ سُلَیْمَانُ وَسَیِّدُ الرُّوْمِ صُھَیْبٌ وَسَیِّدُ الْحَبَشَۃِ بِلَالٌ وَسَیِّدُ الْجِبَالِ طُوْرِ سَیْنَا وَسَیِّدُ الشَّجَرِ السِّدْرُ وَسَیِّدُ الْاَشْھُرِ الْمُحَرَّمُ وَ سَیِّدُ الْاَیَّامِ یَوْمُ الْجُمُعَۃِ وَسَیِّدُ الْکَلَامِ الْقُرْاٰنُ وَسَیِّدُ الْقُرْاٰنِ اٰیۃُ الْکُرْسِیِّ اَمَا اِنَّ خَمْسِیْنَ کَلِمَۃً فِیْ کُلِّ کَلِمَۃٍ خَمْسُوْنَ بَرَکَۃً

ترجمہ! نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔

(۱) میں حضرت آدم علیہ السلام کی اولاد میں سے سردار ہوں۔

(۲) اور عربوں میں سے بھی سردار ہوں لیکن اس میں کوئی فخر والی بات نہیں۔

(۳) فارسیوں کے سردار سلیمان فارسی علیہ السلام ہیں۔

(۴) رومیوں کے سردار حضرت صہیب علیہ السلام ہیں۔

(۵) حبشیوں کے سردار بلال ؓ ہیں تمام پہاڑوں کا سردار طور سینا ہے۔

(۶) تمام درختوں کا سردار درخت سدرۃ المنتہیٰ بیری کا درخت ہے۔

(۷) تمام مہینوں کا سردار محرم کا مہینہ ہے۔

(۸) تمام دنوں کا سردار دن جمعۃ المبارک کا دن ہے۔

(۹) تمام کلاموں کا سردار کلام قرآن کریم ہے۔

(۱۰) اور قرآن حکیم کی سردار آیۃ الکرسی ہے خبردار اس میں پچاس کلمات ہیں اور ہر کلمہ میں پچاس برکتیں ہیں۔

عربوں! عرب لوگوں کا نام لے کر آنحضرت ﷺ کی تخصیص اس لئے کی گئی کیونکہ ان میں سردار بہت سے ہوتے تھے اور ان میں سرداروں کی عزت و وقار کا خاص خیال رکھا جاتا تھا۔

محرم! حالانکہ تمام مہینوں میں سے زیادہ رتبہ و شان رمضان المبارک کے مہینہ کو حاصل ہے لیکن محرم کے مہینہ کی تخصیص اس لئے کی گئی ہے کہ یہ اسلامی مہینوں میں سے پہلا مہینہ ہے۔

ف! حسن بصری نے کہا کہ ایک مرد کا بھائی فوت ہو گیا اس کو خواب میں دیکھا تو پوچھا تم نے کس عمل کو افضل پایا ہے کہا قرآن کو پوچھا کون قرآن کہا آیۃ الکرسی کو کہا کچھ ہمارے لئے بھی امید ہے کہا تم کرتے ہو اور جانتے نہیں لیکن ہم جانتے نہیں لیکن کر نہیں سکے۔

شیخ محمد نازلی کہتے کہ آنحضرت ﷺ کی قبر کے پاس ہمیشہ آیۃ الکرسی پڑھا کرتا تھا۔ میں نے حضرت کو خواب میں دیکھا تو میں نے پوچھا قرآن حکیم کی افضل ترین آیت کونسی ہے تو فرمایا آیۃ الکرسی ہے۔

فضائل نبوی کے بارے میں چند آیات قرآنیہ

پہلی آیت مقدسہ

وَيَوْمَ يَعَضُّ الظَّالِمُ عَلٰى يَدَيْهِ يَقُوْلُ يٰلَيْتَنِي اتَّخَذْتُ مَعَ الرَّسُوْلِ سَبِيْلًا ۝ يٰوَيْلَتٰى لَيْتَنِيْ لَمْ اَتَّخِذْ فُلَانًا خَلِيْلًا ۝ لَقَدْ اَضَلَّنِيْ عَنِ الذِّكْرِ بَعْدَ اِذْ جَآءَنِيْ وَكَانَ الشَّيْطٰنُ لِلْاِنْسَانِ خَذُوْلًا ۝ وَقَالَ الرَّسُوْلُ يٰرَبِّ اِنَّ قَوْمِي اتَّخَذُوْا هٰذَا الْقُرْاٰنَ

مھجورا○ (پارہ نمبر19 رکوع نمبر1)

ترجمہ! "وہ دن یاد کرو جس دن ظالم اپنے ہاتھوں کو کاٹے گا اور کہے گا کاش میں رسول اللہ ﷺ کا کہنا مان کر سیدھے راستے پر قائم ہو جاتا۔ اے کاش میں فلاں گمراہ انسان کو دوست نہ بناتا۔ کیونکہ اس نے میرے پاس ہدایت آنے کے بعد بھی مجھے گمراہ کر دیا کیونکہ شیطان تو چاہتا ہے کہ انسان کو ذلیل و رسوا کر دے اور رسول اللہ ﷺ ارشاد فرمائیں گے کہ میری قوم نے قرآن کو چھوڑ کر شیطانی راستہ اختیار کر لیا تھا۔

دوسری آیت

یٰسٓ ○ وَالْقُرْاٰنِ الْحَکِیْمِ ○ اِنَّکَ لَمِنَ الْمُرْسَلِیْنَ ○ عَلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ

ترجمہ! قسم ہے اے سردار حکمت والے قرآن کی○ بے شک اے نبی آپ پیغمبروں میں سے ہیں○ اور سیدھے راستہ پر قائم ہیں۔

تیسری آیت

قٓ وَالْقُرْاٰنِ الْمَجِیْدِ ○ بَلْ عَجِبُوْٓا اَنْ جَآءَھُمْ مُّنْذِرٌ مِّنْھُمْ فَقَالَ الْکٰفِرُوْنَ ھٰذَا شَیْءٌ عَجِیْبٌ ○ ءَاِذَا مِتْنَا وَکُنَّا تُرَابًا ذٰلِکَ رَجْعٌ بَعِیْدٌ ○ (پارہ ۲۲ رکوع ۱۵)

ترجمہ! "قسم ہے بزرگی و برتری والے قرآن کی○ بلکہ وہ تو یعنی کافر لوگ اس بات پر تعجب کرتے ہیں کہ انکی گمراہ قوم سے ہی انہیں ہدایت کے راستہ پر لگانے والا ہادی کیسے آ سکتا ہے یہ تو نہایت تعجب والی بات ہے اور کہتے ہیں کہ ہم مرنے کے بعد دوبارہ زندگی سے سرفراز ہو سکتے ہیں یہ تو سوچنا بھی محال ہے۔

چوتھی آیت

وَالضُّحٰی ○ وَالَّیْلِ اِذَا سَجٰی ○ مَا وَدَّعَکَ رَبُّکَ وَمَا قَلٰی ○ وَلَلْاٰخِرَۃُ خَیْرٌ لَّکَ مِنَ الْاُوْلٰی ○ وَلَسَوْفَ یُعْطِیْکَ رَبُّکَ فَتَرْضٰی

اور اسی طرح ایک اور مقام پر ارشاد فرمایا

اَلَمْ نَشْرَحْ لَکَ صَدْرَکَ ○ وَوَضَعْنَا عَنْکَ وِزْرَکَ ○ الَّذِیْٓ اَنْقَضَ ظَھْرَکَ ○ وَرَفَعْنَا لَکَ ذِکْرَکَ ○

دونوں صورتوں کا مختصر مفہوم

اللہ تعالیٰ چاشت کے وقت کی قسم اٹھا کر کہتے ہیں کہ چاشت کی اور رات کی سیاہی کی قسم جب وہ پھیل جائے اے نبی تیرے لئے آخرت دنیا سے بہتر ہے اور عنقریب تجھے اللہ اتنا دے گا کہ تو خوش ہو جائے گا۔

سورۃ الم نشرح کا مفہوم

اے نبی کیا ہم نے تیرے سینے کو فراخ نہیں کیا○ اور تجھ سے تیرے بوجھ کو اتار دیا ہے وہ جو بوجھ جس نے تیری کمر کو توڑ رکھا تھا○ اور ہم نے تیرے ذکر کو بہت بلند کیا ہے○ یعنی کلمہ کا پہلا جز میرا نام ہے اور دوسرا جز تیرا نام اور جب تک جو لوگ کلمے کے دونوں جزوں کو تسلیم نہیں کریں گے وہ مسلمان نہیں ہو سکتے۔

اسی طرح سورۃ طہٰ میں ارشاد ربانی ہے

طٰهٰ○ مَا أَنزَلْنَا عَلَيْكَ الْقُرْآنَ لِتَشْقَىٰ○ إِلَّا تَذْكِرَةً لِّمَن يَخْشَىٰ○ تَنزِيلًا مِّمَّنْ خَلَقَ الْأَرْضَ○ وَالسَّمَاوَاتِ الْعُلَى○ (پارہ ۱۶ رکوع ۱۰)

ترجمہ! "اے نبی ﷺ ہم نے تجھ پر قرآن اس لئے نازل نہیں کیا کہ تو تکلیف اٹھائے○ یہ قرآن اللہ سے ڈرنے والوں کے لئے نصیحت ہے○ اور اس قرآن کو زمین و آسمان کے خالق نے اتارا ہے۔

اسی طرح سورۃ نجم میں آتا ہے

وَالنَّجْمِ إِذَا هَوَىٰ○ مَا ضَلَّ صَاحِبُكُمْ وَمَا غَوَىٰ○ وَمَا يَنطِقُ عَنِ الْهَوَىٰ○ إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْيٌ يُوحَىٰ○

ترجمہ! "قسم ہے ستارے کی جب وہ غروب ہونے کے لئے جھکے○ کہ تمہارا ساتھی نہ سیدھے راستے سے بھٹکا ہے اور نہ ہی گمراہ ہے○ اور نہ ہی وہ اپنی خواہش کے مطابق بولتا ہے○ صرف جو اس کی طرف وحی کی جاتی ہے اسے تم تک پہنچا دیتا ہے۔

اسی طرح آنحضرت ﷺ کی سیرت طیبہ کے بارہ میں سورۃ آل عمرن میں آتا ہے

فَبِمَا رَحْمَةٍ مِّنَ اللَّهِ لِنتَ لَهُمْ وَلَوْ كُنتَ فَظًّا غَلِيظَ الْقَلْبِ لَانفَضُّوا مِنْ حَوْلِكَ

فَاعْفُ عَنْهُمْ وَاسْتَغْفِرْ لَهُمْ وَشَاوِرْهُمْ فِي الْأَمْرِ فَإِذَا عَزَمْتَ فَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ إِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَوَكِّلِينَ ۝ (پارہ ۸ رکوع ۱۵۹)

ترجمہ! "اے نبی ؑ آپ پر یہ اللہ کی خاص رحمت ہے کہ آپ ؑ تمام لوگوں کے لئے نرم مزاج ہیں اور اگر آپ ؑ سخت گو اور سخت دل کے مالک ہوتے تو سب لوگ تجھ سے کنی کترا کر دور بھاگتے اس لئے اے نبی ؑ آپ انہیں درگذر کر دیا کریں اور ان کے لئے اللہ سے بخشش مانگتے رہا کریں اور جب کوئی کام کرنے لگیں تو ان سے مشورہ بھی کر لیا کریں اور جب کوئی کام کرنے کا پختہ ارادہ کر لیں تو پھر اللہ کی ذات پر بھروسہ کر لیا کریں کیونکہ اللہ تعالیٰ توکل کرنے والوں کو پسند کرتا ہے"

آنحضرت ﷺ کی شان و شوکت کے دعویداروں کے بارہ میں

بعض مسلمانوں کے عقائد بھی عجیب ہیں ایک طرف تو حضور ﷺ کے فضائل شان و شوکت کے دعوے دار ہیں اور دوسری طرف نسبت آئمہ اور بزرگان دین کی طرف اپنی نسبت کرتے ہیں اور اپنے آپ کو اہلحدیث یا محمدی کہلوانا پسند نہیں کرتے بلکہ اپنے آپ کو حنفی یا بریلوی کہلواتے ہیں جیسے بعض لوگ اپنے آپ کو قادری کہلواتے ہیں اور وہ اپنی نسبت شیخ عبدالقادر کی طرف کرتے ہیں بعض لوگ اپنی نسبت شیخ شہابدین سہروردی کی طرف کر کے اپنے آپ کو سہروردی کہلواتے ہیں بعض لوگ اپنی نسبت خواجہ بہاء الدین نقشبندی کی طرف کر کے خود کو نقشبندی کہلواتے ہیں بعض لوگ اپنی نسبت امام ابو حنفیہ کی طرف کر کے خود کو حنفی کہلواتے ہیں ایسے ہی بعض لوگ اپنی نسبت امام شافعی کی طرف کر کے شافعی کہلواتے ہیں بعض لوگ اپنی نسبت امام مالک کی طرف کر کے مالکی کہلواتے ہیں بعض لوگ اپنی نسبت امام احمد بن حنبل کی طرف کر کے خود کو حنبلی کہلواتے ہیں۔

قابل غور طلب بات

اگر مذکورہ بالا نسبتیں عین شریعت ہیں تو صحابہ کے بارہ میں کیا موقف ہو گا کیونکہ اس وقت اماماں دین اور بذرگان دین پیدا ہی نہیں ہوتے تھے اور صحابہ کرام نے خود کو صرف محمدی یا اہلحدیث کہلوایا تھا حیرانگی کی بات یہ ہے کہ یہودی موسیٰ علیہ السلام کے امتی ہو کر

بھی یہودی کہلواتے ہیں اسرائیل اب تک اپنے آپ کو اسرائیل ہی کہلواتے ہیں حالانکہ یہ یعقوب علیہ السلام کی اولاد سے ہیں اور عیسائی عیسیٰ علیہ السلام کے حواری اور امت ہو کر بھی خود کو اب تک عیسائی کہلواتے ہیں کیا مسلمان اتنا ہی غیرت سے دور ہٹ چکا ہے کہ خود کو اہلحدیث یا محمدی کہلوانا پسند نہیں کرتا لیکن یہ میرا نہیں بلکہ تمام اہلحدیثوں کا دعویٰ ہے کہ ہم اہلحدیث ہی اہلسنت اور محمدی ہیں۔

اعتراض

لیکن بعض لوگ یہ اعتراض کرتے ہیں کہ آپ اپنے آپ کو مسلمان کیوں نہیں کہلواتے تو جواب یہ ہے کہ مسلمان یا لفظ مسلم یہ قرآن کی موٹی سرخی ہے جس کی تفسیر اہلحدیث یا اہلسنّت یا محمدی ہے یہ تینوں نسبتیں لفظ مسلمان کے خلاف نہیں ہیں ایسے ہی ہماری نسبت بھی لفظ مسلمان کے خلاف نہیں ہے بلکہ حیرانگی کا عالم یہ ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی کے ماننے والے اپنے آپ کو قادیانی یا احمدی کہلوا سکتے ہیں پرویز کے ماننے والے منکرین حدیث اپنے آپکو اہل قرآن کا چکڑالوی کہلوا سکتے ہیں یا پرویزی کہلوا سکتے ہیں تو کیا ہم اپنے آپ کو اہلحدیث یا محمدی نہیں کہلوا سکتے بلکہ میں تو یہ کہتا ہوں۔

ما اھلحدیثیم دغا را نشناشیم
باقوال نبی چون و چرا اشناشیم

میرا عقیدہ تو یہ ہے

اصل دین آمد کلام اللہ معظم داشتن
پس حدیث مصطفیٰ برجان مسلم داشتن

اور بفضل الٰہی یہ عمل بھی ہے۔

از مصطفیٰ شنیدن واز دیگراں بریدن

اور نسبت رسولی کو اس شعر میں خوب ادا کیا گیا ہے

اھل الحدیث ھم اھل النبی
وان لم یصحبوا نفسہ انفاسہ صحبوا

یعنی اہل حدیث ہی آنحضرت ﷺ کے اہل ہیں اگرچہ انہوں نے آپ کی صحبت نہیں پائی لیکن آپ ﷺ کے الفاظ یعنی کلمات طیبہ ان کا ورد زبان اور دستور العمل ہیں اسی طرح کوئی اپنے آپ کو حنفی کہلواتا ہے' کوئی دیوبندی کہلواتا ہے بہرحال جس کا جو دل چاہتا ہے وہی کچھ وہ کہلوانا شروع کر دیتا ہے بلکہ میں نے خود اپنی آنکھوں سے شیرانوالہ باغ کے متصل ایک مسجد میں نماز کے اوقات کے بارہ میں ایک چارٹ لکھا ہوا پڑھا جس میں آخری الفاظ یہ تھے کہ یہ اوقات مذکورہ بالا امام ابوحنیفہ ؒ کے مذہب کے مطابق ہیں حالانکہ لکھنا یہ چاہیئے تھا کہ اوقات مذکورہ کہ مذکورہ بالا اوقات آنحضرت ﷺ کی سنت کے مطابق ہیں اور احادیث نبویہ میں یہی اوقات موجود ہیں۔

وَاِذْ غَدَوْتَ مِنْ اَهْلِكَ تُبَوِّئُ الْمُؤْمِنِيْنَ مَقَاعِدَ لِلْقِتَالِ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ (پارہ نمبر ۴ رکوع نمبر ۴)

جنگ بدر کی کامیابی کے بعد لاشوں کے قریب کھڑے ہو کر فرمایا

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ نَصَرَ عَبْدَهٗ وَهَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَهٗ

جنگ کے موقع پر دو لڑکوں نے ابوجہل کو قتل کر دیا تھا ابھی پوری طرح اس کی جان نہیں نکلی تھی کہ حضرت عبداللہ بن مسعود گردن کاٹنے کے لئے اس کے سینے پر چڑھے تو ابوجہل کہنے لگا میری گردن کو نیچے سے کاٹنا تاکہ دیکھنے والے کو پتہ چلے کہ یہ کسی سردار کی گردن ہے جنگ احد میں آنحضرت غش کھ کر ایک گھڑہ میں گر پڑے تو مسلمانوں میں سخت پریشانی پھیل گئی تو ایک صحابی نے آواز دیکر کہا یَا مَعْشَرَ الْمُسْلِمِيْنَ هٰذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ والہ وسلم مسلمانوں گھبراؤ نہیں اللہ کے رسول زندہ ہیں۔

حضرت علی ؓ پانی لا رہے ہیں اور حضرت فاطمہ ؓ آنحضرت ؐ کے چہرہ انور کو دھو رہی ہیں اور کہتی ہیں کہ وہ قوم کیسے فلاح پائے گی جس نے اپنی نبی کو زخمی کر دیا اور آنحضرت ﷺ بھی اپنے چہرہ کو صاف کرتے ہوئے یہی ارشاد فرما رہے ہیں۔ اس پر اللہ رب العزت نے یہ حکم نازل فرمایا۔

لَيْسَ لَكَ مِنَ الْاَمْرِ شَيْءٌ اَوْ يَتُوْبَ عَلَيْهِمْ اَوْ يُعَذِّبَهُمْ

کہ اے نبیؐ یہ تیرے اختیار کی بات نہیں یہ تو اللہ کی مرضی ہے چاہے انہیں معاف فرمادے یا انہیں سزا دے۔

جنگ کے موقع پر ابو سفیان پوچھنے لگا چونکہ ابھی وہ مسلمان نہیں ہوا تھا محمدؐ کہاں ہیں۔ جواب نہ ملا تو ابو بکر کہاں ہیں' عمر کہاں ہیں جب مسلمانوں کی طرف سے خاموش رہے تو وہ نعرے لگانے لگا اعل ہبل اعل ہبل ہبل تیری جے ہے یعنی ہبل بت کو بول بالا ہے اور اس کی شان و شوکت حضور ﷺ کی اجازت سے شان و شوکت والی ہے پھر ابو سفیان نے ایک اور نعرہ لگایا لنا عزی ولا لکم یعنی ہمارے پاس عزی ہے اور تمہارے پاس عزی نہیں ہے۔ حضرت عمرؓ نے پھر جواب دیا۔

اَللّٰہُ مَوْلٰنَا وَلَا مَوْلٰی لَکُمْ یعنی ہمارا ایک خدا ہے اور تمہارا خدا کوئی نہیں بلکہ تم جو حجر و شجر کو اپنا مالک و خالق مانتے ہو حضرت سعد جنگ کے موقع پر زخمی ہو گئے تو حضرت نے فرمایا سعد سے پوچھو وہ کس حالت میں ہیں تو حضرت سعد نے کہا زخمی تو ہوں لیکن میرے آقا کو میری طرف سے سلام عرض کرنا۔

حضرت حنظلہ جب شہید ہوئے تو ان کی بیوی خدمت نبویؐ میں حاضر ہو کر عرض کرنے لگی۔ کہ میرا شوہر جنابت کی حالت میں شہید ہوا ہے آپ ﷺ اسے غسل دیکر کفن و دفن کا انتظام کیجئے تو حضرت نے فرمایا کہ تم فکر نہ کرو کیونکہ فرشتوں نے آب کوثر سے حنظلہ کو غسل دیا ہے۔

حضرت امیر حمزہؓ جب جنگ احد میں شہید ہوئے تو حضرت صفیہ آنحضرت ﷺ کی پھوپھی اپنے بھائی کی لاش دیکھنے گئیں تو آنحضرت ﷺ نے روک دیا کہا پھوپھی کوئی شہید کسی حالت میں اللہ کے دربار میں حاضر ہو گا تم بس صبر سے کام لو اور لاش نہ دیکھو کہا میں جذع و فذع کرنے کے لئے نہیں آئی میں تو صرف دیکھنے کے لئے آئی ہوں اور یاد رکھو جب لوگ اپنے مقتولین کے ہاتھ پکڑتے ہوئے اللہ کے دربار میں حاضر ہونگے تو میں اپنے بھائی کا کلیجہ 'کان' ناک وغیرہ لیکر اللہ کے دربار میں حاضر ہو جاؤں گی۔

بدعات و خرافات و تصوف کے بارہ میں ایک شاعر لکھتا ہے

تمدن و تصوف تفی کلام بتاقن عرب کے پجاری تمام
حقیقت خرافات میں کھو گئی یہ امت روایات میں کھو گئی
بھاتا ہے دل کو کلام خطیب مگر لذت شوق سے بے نصیب
بیان اس کا منطق سے سلجھا ہوا لغت کے بکھیڑوں میں الجھا ہوا
وہ صوفی کہ تھا خدمت حق میں مرد محبت میں یکتا حمیت میں فرد
عجم کے خیالات میں کھو گیا یہ صوفی مقامات میں کھو گیا
بجھی عشق کی آگ اندھیر ہے مسلمان نہیں راکھ کا ڈھیر ہے
زمانے کے انداز بدل گئے راگ نیا ہے ساز بدل گئے
اٹھا ساقیا پردہ اس راز سے لڑا دے مولے کو شہباز سے

آنحضرت ﷺ کی شان کے بارہ میں ایک عربی شاعر کہتا ہے

بلغ العلی بکمالہ کشف الدجی بجمالہ
حسنت جمیع خصالہ صلوا علیہ والہ

کم عالم اعیت مزاهبه
کہ جاهل ثلقه مر زوقا

بہت سے عالم ہیں جن کی روزی تنگ ہوتی رہتی ہے اور بہت سے جاہل روزی بافراغت پاتے ہیں۔

هذا الذی میرا العالم النحریر ذندیقا

یہ وہ چیز ہے جس نے زبردست عالم کو بھی زندیق بنا دیا ہے

مسلمانوں کی موجودہ حالت دیکھ کر ایک شاعر کہتا ہے

وائے ناکامی متاع کارواں جاتا رہا
کارواں کے دل سے احساس زیاں جاتا رہا
گفت الیس اللہ بکاف عبدہ
تانہ گردد بندہ ہر سو حیلہ جو

زمانے کو خبر کیا ساز عشرت کی صداؤں میں
صدائے ساز ایمان کتنی مدھم ہوتی جاتی ہے

وہی جام سیاست ہے وہی دستور ساقی
سفید آقا گئے لیکن سیاہ قانون باقی رہے

موسم اچھا پانی وافر مٹی بھی زرخیز
جس نے اپنا کھیت نہ سینچا وہ کیسا دھقان

رنگی کو کہیں نہ رنگی بے دودھ کا کھویا
چلق کو کہیں گاڑی دیکھ کبیرا رویا

وقت پر قطرہ محب اس ابز خوش ہنگام کا
جل جب کھیت تب برساتھ پھر کس کام کا

فرشتوں سے بہتر ہے انسان بننا
مگر اس میں لگتی ہے محنت زیادہ

غریبوں بے کسوں کا حامی و غمخوار ہے مومن
ہجوم کفر پر گرتی ہوئی تلوار ہے مومن

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان میں چند اشعار

سنا جس کسی نے کلام محمد ﷺ ہوا دل و جان سے غلام محمد ﷺ
ہوا ہے نہ ہو گا میسر کسی کو بلند اسقدر ہے مقام محمد ﷺ
اگر چاہتا ہے خدا تجھ سے خوش ہو دل و جان سے کر احترام محمد ﷺ
شہنشاہ قدم میرے چومتے ہیں جب سے بنا ہوں میں غلام محمد ﷺ
ہے موجود قرآن میں فرمان خدا کا کلام خدا ہے کلام محمد ﷺ
حقیقت کی پہچان ہوتی ہے اس کو جو پہچانتا ہی مقام محمد ﷺ
دماغ و دل جھومتے ہیں خوشی سے لبوں پہ جب آتا ہے نام محمد ﷺ
شاید اپنے ایمان کی تکمیل کر لو محبت سے بن کر غلام محمد ﷺ

مجھے اپنی ہستی پہ شرم ہے اور تیری رفعتوں کا خیال ہے
بایں تفاوت مرتبت مجھے پھر بھی شوق وصال ہے

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اہمیت دوسرے انبیاء ورسل پر

ہر اک موتی کی قیمت گھٹ گئی بازار عالم میں
مقابل ان کے جب در یتیم آیا

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان وشوکت صحابہ کرام کے نزدیک جس کی ترجمانی عروۃ ثقفی اپنی زبان میں کرتے ہیں

کہے عروہ ثقفی قریشاں نوں جا کے
میں شاہاں دے شاہی درباراں نوں ڈٹھا
زمانے وچ ایسی مثال ہی نہیں ملدی
میں جیسا محمدؐ دے یاراں نوں ڈٹھا
گرن قطرے وضو دے بھج بھج کے پھڑ دے
محبت نال ملائے رخساراں نے ڈٹھا
گرے تھک دی چھٹ نہ کوئی زمین تے
میں زمانے وچ کوئی ایسا پیارا نہ ڈٹھا
میں رومی تے جامی شاہاں دے ساتھ
بڑے ڈٹھے تے بڑے تھکائے
پر محمدؐ دی عزت جو کر دے صحابہ
میں زمانے وچ ایسا نظارہ نہیں ڈٹھا

ایسے ہی ایک اور شاعر کہتا ہے

گلستاں میں ہر اک گل کو دیکھا
نہ تیری سی رنگت ہے نہ تیری سی بو ہے

نکل جائے جاں تیرے قدموں کے نیچے
یہی دل کی حسرت ہی آرزو ہے

واحسن منک لم ترقط عین
واجمل منک لم تلد النساء
خلقت مبرا من کل عیب
کانک قد خلقت کما تشاء

ف! واحسن منک اس کا مفہوم کچھ یوں ہے کہ آپ ﷺ سے زیادہ اچھا آپ ﷺ سے زیادہ محسن آپ سے زیادہ شان و شوکت والا آپؐ سے زیادہ عزت و مرتبہ والا کسی آنکھ نے نہیں دیکھا ماؤں نے بچوں کو جنم دیا ماؤں نے بچوں کو تولید کیا ماؤں نے بچوں کو جنا تو ہے لیکن آپ ﷺ جیسا محسن نہیں پیدا کیا ماؤں نے بچوں کو جنم تو دیا لیکن آپؐ جیسا حسین و خوبصورت آپ جیسا ظاہری و باطنی اخلاق والا آپ جیسی سیرت والا بردباد آپ ﷺ جیسا حسن اخلاق والا مخالف سے اچھا سلوک کرنے والا دشمن کو معاف کردینے والا اپنے قاتلوں اور آپ کو زخمی کرنے والوں کو بھی معاف کرنے والا بلکہ فتح مکہ کے موقع پر یہاں تک کہہ دینے والا

لَا تَثْرِیْبَ عَلَیْکُمُ الْیَوْمَ فَاَنْتُمُ الطُّلَقَاءُ

آسمان سے آج تک دیکھا نہیں روح زمین پر کوئی آیا نہیں تاریخ کے اوراق کی ورق گردانی کریں تو کوئی نہیں آپ جیسا کامل انسان ملتا۔ آپ ﷺ ہر لحاظ سے کامل اور اکمل شخصیت کے مالک تھے اللہ نے زمین و آسمان کو پیدا کیا تو کسی سے نہیں پوچھا حجر و شجر' مدو جذر کو پیدا کیا تو کسی سے نہیں پوچھا۔ چرند پرند' حیوانات و جمادات کو پیدا کیا تو کسی کو نہیں پوچھا الغرض جملہ انبیاء نوح علیہ السلام' عیسیٰ علیہ السلام و موسیٰ علیہ السلام' ابراہم و اسماعیل علیہ السلام' سلیمان و داؤد صالح علیہ السلام اور ھود کو پیدا کیا تو کسی سے نہیں پوچھا لیکن آنحضور ﷺ کی باری آئی تو ایسے معلوم ہوتا ہے جیسے خداوند قدوس کی ذات پوچھتی رہی اور آپ بتاتے رہے اور اللہ تعالیٰ بناتے گئے اسی لئے تو کہا۔

کَاَنَّکَ قَدْ خُلِقْتَ کَمَا تَشَاءُ

یعنی ایسے معلوم ہوتا جیسے اللہ تعالیٰ نے آپ کو پوچھ پوچھ کر آپ ﷺ کی تخلیق کی ہو۔

یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اسْتَعِیْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوۃِ اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الصّٰبِرِیْنَ اَلَّذِیْنَ اِذَا اَصَابَتْھُمْ مُّصِیْبَۃٌ قَالُوْٓا اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ (پارہ 2 رکوع 3)

اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ وَرَضِیْتُ لَکُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا ○

ترجمہ! اے ایمان والو صبر اور نماز کے ساتھ اللہ سے مدد مانگو بے شک اللہ تعالیٰ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہیں وہ لوگ انہیں کوئی مصیبت پہنچتی ہے تو وہ کہتے ہیں ہم اللہ کے لئے ہیں اور اسی کی طرف لوٹنے والے ہیں آج کے دن (یعنی حجتہ الوداع) تمہارے لئے تمہارا دین مکمل کر دیا اور میں نے اپنی نعمتیں تم پر پوری کر دیں اور تمہارے لئے اسلام کو بطور دین کے پسند کر لیا۔

ف! یہاں اس دنیا میں نوح علیہ السلام بھی آئے لیکن دین مکمل نہ ہوا۔ موسیٰ علیہ السلام آئے' حضرت ابراہیم علیہ السلام بھی آئے' حضرت شعیب علیہ السلام بھی آئے' حضرت صالح' حضرت ہود' حضرت یونس' حضرت یعقوب' حضرت یوسف' حضرت اسماعیل اور حضرت عیسیٰ علیہم السلام سب انبیاء و رسل تشریف لائے غرض ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبر اس دنیا میں آئے لیکن دین اسلام کی تکمیل نہ ہوئی لیکن سرور کونین جناب محمد الرسول اللہ ﷺ اس دنیا میں تشریف لائے تو پھر دین کی تکمیل ہوئی اسی لئے تو اللہ رب العزت نے ارشاد فرمایا۔

وَمَآ اٰتٰکُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْہُ وَمَا نَھٰکُمْ عَنْہُ فَانْتَھُوْا

یعنی رسول تمہیں جو دے وہ لے لو اور جس سے روکے اس سے رک جاؤ۔

اگر دین سچا نہیں تو نعوذ باللہ کیا یہ دین جھوٹا ہے۔ لیکن یاد رہے مولوی جھوٹ بول سکتا ہے۔ قاری جھوٹ بول سکتا ہے۔ حافظ جھوٹ بول سکتا ہے۔ ساری کائنات جھوٹ بول سکتی ہے۔ لیکن خدا جھوٹ نہیں بول سکتا اس لئے اللہ رب العزت فرقان حمید میں ارشاد فرماتے ہیں۔

وَمَنْ اَصْدَقُ مِنَ اللّٰهِ قِيْلًا

لہٰذا اگر مسلمان یہ عقیدہ ٹھوس ہے تو عقیدہ کے مطابق عمل بھی چاہئے قرآن میں جہاں عقیدہ کا تذکرہ ہے وہاں نیک اعمال کا تذکرہ بھی موجود ہے جیسے اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ جَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْكَبِيْرُ (پارہ نمبر30 رکوع نمبر10)

ترجمہ! "وہ لوگ جو ایمان لائے اور نیک عمل کئے ان کے لئے باغات ہیں جن کے نیچے نہریں چلتی ہیں یہی عظیم کامیابی ہے۔

اور اسی طرح سورۃ فرقان میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں

اِلَّا مَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا فَاُولٰٓئِكَ يُبَدِّلُ اللّٰهُ سَيِّاٰتِهِمْ حَسَنٰتٍ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ○ وَمَنْ تَابَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَاِنَّهٗ يَتُوْبُ اِلَى اللّٰهِ مَتَابًا ○ (رکوع نمبر4 پارہ نمبر19)

ترجمہ! "مگر جس نے توبہ کی اور ایمان لے آیا اور نیک عمل کئے پس وہی لوگ ہیں جن کے گناہ اللہ نیکیوں سے بدل دیتے ہیں اور اللہ بخشنے والے مہربان ہیں اور جس نے توبہ کی اور اچھے عمل کئے تو گویا اس نے اللہ کی طرف رجوع کر کے اپنے گناہوں کو معاف کروا لیا"

ف! جو لوگ دنیا کے کام کرتے کرتے تھک جائیں تو بعد میں انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھ لیں تو اللہ ان کے سارے گناہ معاف کر دیتے ہیں حدیث میں آتا ہے اگر کسی مسلمان کو چلتے چلتے کانٹا چبھ جائے تو وہ اناللہ پڑھے تو اللہ اسے معاف کر دیتا ہے اس لئے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

اِنَّمَا يُوَفَّى الصّٰبِرُوْنَ اَجْرَهُمْ بِغَيْرِ حِسَابٍ

وہ لوگ بھی تھے جو دین کا کام کرتے دن کو خدا کے راستہ میں جہاد کرتے رات کو مصلیٰ پر کھڑے ہو کر عبادت کی حالت میں خوف خدا سے آنکھوں سے آنسوؤں کی برسات جاری ہو جاتی تھی۔ حضرت ابن عباس کہتے ہیں کہ ایک سیاہ رنگ کی عورت دیکھی اپنے

ساتھیوں سے کہنے لگے یہ عورت ایک دفعہ رسول اللہ ﷺ کو ملی تو کہنے لگی آقا! میں بیمار ہوں جب دورہ پڑتا ہے تو غش کھا کر گر پڑتی ہوں تو آپ نے فرمایا میں تیرے لئے دعا کرونگا تو اللہ رب العزت تجھے شفا دے دیں گے۔ کیونکہ اس عورت کو مرگی کی مرض لاحق تھی تو اس عورت نے جب آنحضرت ﷺ کی اس بات کو سنا تو کہنے لگی اللہ کے رسول ﷺ آپ میرے لئے صحت کی دعا نہ کریں۔ بلکہ اللہ تعالیٰ سے دعا مانگیں کہ اللہ تعالیٰ مجھے معاف فرما دیں۔ اور اجرو ثواب سے نوازیں اور اللہ میرا شرم پردہ رکھیں۔ تو آنحضرت ﷺ نے اس عورت کے لئے یہی دعا مانگی یہ اسلام کی مجاہدہ عورت آخرت کے ثواب کی وجہ سے دنیا کی تکلیفیں برداشت کرتی رہیں صرف یہ کہ اللہ تعالیٰ مجھے معاف فرما دیں۔ سید الانبیاء نے ارشاد فرمایا کہ جو عورت ایک بیٹے یا دو بیٹوں یا تین بچے بچیوں کی وفات پر صبر کریگی خداوند تعالیٰ اسے جنت الفردوس میں جگہ عطا کریں گے اس پر حضرت عائشہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ جس عورت کو اللہ تعالیٰ نے اولاد جیسی نعمت سے محروم رکھا ہو؟ آقا دو عالم ﷺ نے فرمایا اس کی سفارش اللہ تعالیٰ کے ہاں میں خود کروں گا۔ اللہ تعالیٰ کے بندوں پر بڑی بڑی تکلیفیں آئیں حضرت امیر حمزہ کو شہید کر دیا گیا ہاتھوں اور پاؤں کی انگلیوں کو کاٹ دیا گیا۔ سینہ چاک کر کے دل نکالا گیا ناک کان کاٹ دی۔ ان اعضاء کو کاٹ کر ہندہ نے گلے کا ہار بنوالیا دل کو چبا کر تھوک دیا گیا۔ آنحضرت ﷺ نے طیش میں آکر ارشاد فرمایا میں اپنے اس چچا کے بدلے میں 70 ستر قتل کرونگا آسمان سے حکم آیا کہ تم ایک کے بدلے ایک ہی قتل کرسکتے ہو 70 کو قتل نہیں کرسکتے۔

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ والہ وسلم مَنْ ضَیَّعَ سُنَّتِیْ حُرِمَتْ عَلَیْہِ شَفَاعَتِیْ (شرعۃ الاسلام)

ترجمہ! "آنحضرت ﷺ نے فرمایا جس شخص نے میری سنت کو ضائع کر دیا تو اس پر میری شفاعت حرام ہو جائے گی تو سوچنے کی بات یہ ہے کہ ایسا شخص جس کی سفارش آنحضرت نہیں کریں گے اور رسول اللہ ﷺ کی سنت سے اس نے روگردانی کی ہوگی تو اس کا حال کیا ہوگا"

قَالَ عَلَیْہِ السَّلَامُ مَنْ اَحْیٰ سُنَّتِیْ فَقَدْ اَحْیَانِیْ وَمَنْ اَحْیَانِیْ فَقَدْ اَحَبَّنِیْ وَمَنْ

اَحَبَّنِی کَانَ مَعِی یَوْمَ الْقِیٰمَةِ فِی الْجَنَّةِ (کذا فی شرعة الاسلام)

ترجمہ! "آنحضرت ﷺ نے فرمایا جس نے میری مردہ سنت کو زندہ کیا گویا اس نے مجھے زندہ کیا اور جس نے مجھے زندہ کیا تو گویا اس نے میرے ساتھ محبت کی اور جس نے میرے ساتھ محبت کی وہ میرے ساتھ جنت میں ہو گا قیامت کے دن"

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ والہ وسلم مَنْ تَمَسَّکَ بِسُنَّتِیْ عِنْدَ فَسَادِ اُمَّتِیْ فَلَہٗ اَجْرُ مِائَةِ شَہِیْدٍ

ترجمہ! رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے میری سنت کو مضبوطی کے ساتھ پکڑ لیا جب امت محمدیہ میں فسادات زیادہ ہو جائیں گے۔ تو ایسے شخص کو 100 شہیدوں کے برابر اجر سے نوازیں گے۔

عَنْ عَائِشَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ والہ وسلم مَنْ اَحْدَثَ فِیْ اَمْرِنَا ھٰذَا مَا لَیْسَ مِنْہُ فَھُوَ رَدٌّ (متفق علیہ)

ترجمہ! حضرت عائشہ کہتی ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا جس نے ہمارے حکم میں کوئی نئی چیز نکالی یا نیا جس کا تعلق میری بات سے یعنی حدیث سے نہ ہو تو وہ قابل عمل نہیں بلکہ مردود ہے (اسے امام مسلم اور امام بخاری نے بیان کیا)

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ والہ وسلم مَنْ وَقَّرَ صَاحِبَ بِدْعَةٍ فَقَدْ اَعَانَ عَلٰی ھَدْمِ الْاِسْلَامِ

"آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا جس نے بدعتی انسان کی عزت کی تو گویا اس نے اسلام کو گرانے کی کوشش کی"

بدعتی کا کوئی عمل قبول نہیں

عَنْ حُذَیْفَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ والہ وسلم لَا یَقْبَلُ اللّٰہُ لِصَاحِبِ بِدْعَةٍ صَوْمًا وَّلَا حَجًّا وَّلَا عُمْرَةً وَّلَا جِھَادًا وَّلَا صَوْمًا وَلَا عَدْلًا وَیَخْرُجُ مِنَ الْاِسْلَامِ کَمَا تَخْرُجُ الشَّعْرُ مِنَ الْعَجِیْنِ ○

ترجمہ! "حضرت حذیفہ" کہتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ بدعتی

انسان کا نہ روزہ قبول کرتے ہیں' نہ حج' نہ عمرہ' نہ جہاد' نہ نفلی عبادت' نہ فرضی عبادت قبول کرتے ہیں اور وہ شخص اسلام سے اس طرح نکل گیا جیسے آٹے سے بال نکل جاتا ہے۔

شان رسالت ؐ میں ایک پنجابی شاعر کہتے ہیں

میں نام محمد سندیاں پڑھدیاں لوں لوں تھیں ٹھر جاواں
اے کیڈا پیارا نام محمد میں صدقے آپ ہو جانواں
ہن جاہل ملاں اس زمانے قدر قرآن گھٹایا
چمڑے والیاں جتیاں اوپر پڑھ قرآن سنایا
نال یقین ایمان مکمل ایہہ گل ثابت ہوئی
دو جگ اندر اس اللہ باجھوں عیب نہ جانے کوئی
جیں دل حب نبی اس نوں بھائیں ساڑن نائیں
پر نور محمد پتہ محبت ٹرنا اسدے راہیں
جیں دل حب نبی دی نائیں دعوی کوڑ ایمانی
اور بھاویں کیڈا عالم ہوئے بیلی جان شیطانی
جد جنگ تبوک وچ لشکر تر ہایا سی
پیر حقانی اک لوٹا منگایا سی
پڑھ بسم اللہ ہتھ لوٹے وچ پایا سی
نکلیا پانی وچوں مثل جھلار دی

جھوک مدینے والے احمد مختار دی

جھندی اکھ دے دی انھی اسنوں نظر نہ اوے
انھا بولا گونگا سدیاں پرے پرے رہے جاوے
چن بدر دیاں لہراں نوری بہت چھیل سوہاوے
دیکھن والے آکھن چہرہ حضرت ودھ دسیاوے
اللہ کرے جے کسے بہانے ملے جے کملی والا
اوہ گنہگاراں دے ڈبدے بیڑے بنے لاون والا

بریلوی عقیدہ کے لوگ کہتے ہیں

جدوں ہاشمی گھرانے نال سنگ ہو گیا
جھگی اپنی لوٹا کے رب ننگ ہو گیا
میں سو جاوٴں یا مصطفیٰ کہتے کہتے
حبیب خدا کو خدا کہتے کہتے
لوکاں دیاں نظراں تو بچ بچ کے اسی یا محمد کہنا ایں
تیری خیر ہوئے پہرے دارا روزے دی جالی چم لین دے

اسی لئے تو اقبال ؒ کہتے ہیں

یہ معاملے ہیں دل کے جو تیرا دل جی چاہے کر
مگر مجھے تو راس نہ آیا یہ طریق خانقاہی
تیری کج فہمی پہ قدرت نے یہ خود ہنس کر کہا
ظالم و جاہل ہے انسان بندہ تقصیر
تخلیق کائنات کے دلچسپ شغل پر
ہنستا تو ہو گا آپ بھی یزدان

ایک گستاخ رسول کا بیان

ایک آدمی نے اخبار میں مندرجہ ذیل مضمون دیا کہ حضرت محمد ﷺ کو اپنے وقت کے لوگوں کے مقتدا اور پیشوا مانے جاتے تھے لیکن اب پونے چودہ سو سال گذرنے کے بعد کیسے اتنی پرانی شخصیت کی کیونکر تابعداری کی جائے ایسا مضمون قلم نوک کرنے والے کے عقیدہ سے معلوم ہوتا ہے کہ جو نبی اور مرسل اللہ تعالیٰ کی طرف سے کتنی بھی شان و شوکت رب العالمین کی طرف سے لیکر آئے عرصہ دراز گذرنے پر اس کی اتباع کی ضرورت نہیں لیکن اللہ کریم کی اس بات کی طرف کسی کا دھیان نہیں۔

وَمَا أَرْسَلْنٰكَ إِلَّا كَافَّةً لِّلنَّاسِ بَشِيرًا وَّنَذِيرًا

دوسری جگہ ارشاد فرمایا

وَمَا اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ

قرآن پاک کی تعلیم سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آنحضرت کو ہفت اقلیم کی نبوت کا رتبہ تا قیامت آپ ہی کو عطا کیا ہے اس لئے آنحضرت ﷺ کی اطاعت جس دن سے آپ کو نبوت ملی اس دن سے لیکر آج بھی اور قیامت تک فرض ہے اور فرض رہے گی۔

بدعتی لوگوں کا ایک واقعہ

چک ملی میں ایک پیر کی آمدورفت رہتی تھی الوداع ہونے پر اپنے مریدوں سے مصافحہ کرتا اور عورتوں سے معانقہ کرتا تھا (یعنی گلے ملتا تھا) ایک مرتبہ لوگ اپنی عادت کے مطابق پیر کو الوداع کرنے کے لئے گاؤں سے باہر تک آئے مردوں سے مصافحہ اور علیک سلیک کے بعد عورتوں کی باری آئی تو عورتیں بھی معانقہ کرنے لگیں۔ ایک نئی شادی شدہ لڑکی اس بات کو خلاف شرع سمجھتے ہوئے پیر کے گلے نہ لگی پیر صاحب نے مخاطب ہو کر کہا کہ اے لڑکی ہم مرشد آپ کے والدین کی طرح ہیں لہٰذا معانقہ کرنے میں کوئی قباحت نہیں لڑکی نے جواب دیا شرعی طور پر وہی والدین ہوتے ہیں جنہوں نے جنم دیا ہو تو اس لئے پر آپ سے پردہ فرض ہے جواب میں پیر صاحب کہنے لگے کہ تو ہماری بیٹی ہے اور بیٹیوں کا باپ سے معانقہ کرنا اس میں کوئی نقصان نہیں لڑکی نے کہا اگر اس میں کوئی حرج نہیں تو آئندہ آپ اپنی بیوی اور بچیوں کو ساتھ لایا کرنا تاکہ وہ بھی اسی طرح مردوں سے معانقہ کیا کریں اس پر پیر صاحب نے خاموشی اختیار کرلی۔

شان مصطفیٰ ﷺ کے بارہ میں حضرت عباس ؓ سے مروی ہے

حضرت عباس ؓ کہتے ہیں کہ ایک دفعہ رسول اللہ ﷺ منبر پر چڑھ کر فرمانے لگے بتاؤ میں کون ہوں تو لوگوں نے عرض کیا آپ ؐ اللہ کے رسول ہیں تو آپ ؐ نے کہا ہاں میں محمد بن عبداللہ بن عبدالمطلب ہوں اللہ تعالیٰ نے مخلوقات پیدا کیں اور مجھے اپنی مخلوقات میں سے سب سے بہتر پیدا کیا اور لوگوں کو دو فریق میں تقسیم کیا اور مجھے اچھے فرقہ میں سے قرار دیا اور جب اس نے قبائل پیدا کئے تو مجھے سب سے اچھے قبیلہ سے قرار دیا اور جب اللہ تعالیٰ

نے خاندان پیدا کیے تو مجھے سب سے اچھے خاندان سے قرار دیا۔ میں خاندان کے لحاظ سے بھی اور ذات کے لحاظ سے بھی تم سب سے اچھا ہوں۔

اسی لئے تو حضرت عائشہ بیان کرتی ہیں

کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ میرے پاس جبرائیل آئے اور مجھ سے کہا کہ اے محمدؐ میں نے مشرق اور مغرب کو چھان مارا لیکن میں نے محمدؐ سے بڑھ کر افضل کس کو نہیں پایا میں نے مشرق اور مغرب میں ڈھونڈ ڈالا تو کوئی خاندان محمدؐ کے خاندان بنی ہاشم سے زیادہ فضیلت والا نہ پایا۔

عبداللہ بن مسعود فرماتے ہیں

کہ اللہ تعالیٰ نے صحابہ کی طرف نظر ڈالی تو صحابہ کرام کے دلوں کو سب سے اچھا پایا۔ چنانچہ انہی کو نبی ﷺ کے وزرا اور مددگار بنایا جو نبی ﷺ کے ساتھ دین کے لئے قتال کرتے ہیں پس مسلمان جسے اچھا سمجھتے ہیں وہ اللہ کے نزدیک بھی اچھا ہوتا ہے اور جسے مسلمان برا سمجھتے ہیں وہ اللہ کے ہاں بھی برا ہوتا ہے۔

حضرت قتادہ کہتے ہیں کہ موسیٰ علیہ السلام نے کہا

یا رب میں الواح میں لکھا ہوا پاتا ہوں کہ امت ہو گی تو ہمیشہ اچھی باتوں کا حکم دیتی رہے گی اور برے کاموں سے روکتی رہے گی اللہ وہ میری امت ہو تو اللہ نے کہا وہ تو احمد کی امت ہو گی' پھر کہا یا رب میں الواح میں لکھا ہوا پاتا ہوں کہ ایسی امت ہو گی جو سب سے بعد میں پیدا ہو گی لیکن جنت میں سب سے پہلے داخل ہو گی یا اللہ وہ میری امت ہو تو اللہ نے فرمایا وہ تو احمد کی امت ہے ○ پھر کہا یا رب اس امت کا قرآن سینوں میں ہو گا اور وہ دل میں دیکھ کر پڑھتے ہوں گے حالانکہ ان سے پہلے کی سب ہی لوگ اپنے قرآن پر نظر ڈال کر پڑھتے ہونگے دل سے نہیں پڑھتے حتی کہ اگر ان کا قرآن ہٹا لیا جائے تو انہیں کچھ یاد نہ رہے گا اور نہ وہ کچھ پہچان سکتے ہونگے۔ لیکن اللہ اس امت کو ایسا حافظہ دیں گے جو آج تک کسی کو نہ دیا ہو گا یا رب وہ میری امت ہو تو اللہ نے فرمایا وہ امت تو احمد کی امت ہو گی ○

پھر کہا یا رب وہ امت تیری ہر آسمانی کتاب پر ایمان لائے گی وہ گمراہوں اور کافروں

سے قتال کریں گے حتی کہ کہ کانے دجال سے بھی لڑیں گے یا رب وہ میری امت ہو تو اللہ نے کہا وہ تو احمد کی امت ہے۔

پھر حضرت موسیٰ نے کہا الواح میں ایک ایسی امت کا تذکرہ موجود ہے کہ وہ اپنے نذرانے اور صدقات خود آپس کے ہی لوگ کھالیں گے۔ حالانکہ اس سے پہلی امتوں تک کا یہ حال تھا کہ اگر وہ کوئی صدقہ یا نذرانہ پیش کریں تو وہ اگر قبول ہو گی تو اللہ آگ کو بھیجے اور آگ اسے کھا جائے اور اگر قبول نہ ہوئی تو وہ ہے تو پھر بھی صدقہ کرنے والے نہ کھائیں گے بلکہ درندے اور پرندے آکر کھا جائیں گے۔ اور اللہ ان کے صدقے ان کے امیروں سے لیکر ان کے غریبوں کو دے گا یا رب وہ میری امت ہو تو اللہ نے فرمایا وہ تو احمد کی امت ہے ○

پھر کہا یا رب میں الواح میں پاتا ہوں کہ اگر وہ امت نیکی کا ارادہ کریگی تو پھر بھی اس کی ثواب کا حقدار ہو جائے گی اور اگر وہ امت عمل کریگی تو دس حصے اجر ملے گا وہ میری امت ہو تو اللہ نے کہا وہ تو احمد کی امت ہے ○

پھر کہا الواح میں یہ بھی ہے کہ وہ دوسروں کی شفاعت بھی کریں گے اور انکی بھی شفاعت کی جائے گی اے خدا وہ میری امت ہو گی تو کہا وہ تو احمد کی امت ہے۔

قتادہ کہتے ہیں کہ موسیٰ علیہ السلام نے پھر الواح رکھ دیئے اور کہا یا رب مجھے اس احمد کی امت سے بنا دے سبحان اللہ یہ ہے شان مصطفیٰ ﷺ

اسی لئے تو حضرت حسان نغمہ سرائی کرتے ہوئے شان رسالت میں کہتے ہیں

اغر علیه للنبوة خاتم
من الله من نور یلوح و یشهد
وضم الاله اسم النبی الی اسمه
اذقال فی الخمس المؤذن اشهد
وشق له من اسمه لیجله
فذو العرش محمود و هذا محمد

ترجمہ! یعنی اللہ تعالیٰ نے مہر نبوت کو اپنے پاس کا ایک نور بنا کر آپ پر چمکا دی O جو مہر نبوت آپ کی رسالت کی گواہی دیتی ہے O اسی لئے تو اپنے نام کے ساتھ اپنے نبی کا نام ملا دیا O جب کہ پانچوں وقت موذن اپنی اذان میں اشھد ان لا الہ الا اللہ کے ساتھ واشھد وان محمد الرسول اللہ بھی کہتا ہے O آپ کی عزت و جلال کے اظہار کے لئے اپنے نام سے آنحضرت ﷺ کا نام نکالا۔ دیکھو وہ عرش والا محمود ہے اور آپ محمد ﷺ ہیں

شان رسالت کی ایک جھلک

ستے رہن صدیق فاروق ہورین تو فلکاں تے آجا چپ کر کے
براق تے چڑھ کے لیل اسری اقصی توں سجا جا چپ کر کے
اقصی دے وچ نے نشان کئی جو بنائے میں تیرے ویکھن لئی
منہ چک چک وہندے نے سارے نبی دو ر رکعتاں پڑھا جا چپ کر کے
اتھوں مار پلاک براق اتے لحظے وچ ہفت افلاک اتے
جتھے کوئی نبی آ سکیا نہیں اونہاں جگاں تے آجا چپ کر کے
جنت دیاں نکلن چیکاں نے اج رات معراج اڈیکاں نے
میرے ملک تے حوراں سکدے نے پیاری شکل وکھا جا چپ کر کے
سدرہ تے چھڈ جبریلے نوں سدرہ تے براق رنگیلے نوں
رف رف دے راکٹ تے چڑھ کے باقی سفر مکا جا چپ کر کے
توں ایں عبد تے میں معبود تیرا توں ساجد تے میں مسجود تیرا
میرے سامنے التحیات سندیدو کو بول سنا جا چپ کر کے
لے جا تحفہ پاک نمازاں دا دل سکھ جا عجز نیازاہ دا
صمصام سنے او گنہگاری امت بخشوا جا چپ کر کے

اطاعت والدین

اعوذ باالله السمیع العلیم من الشیطن الرجیم بسم الله الرحمن الرحیم قال الله تبارک وتعالی فی کلامہ المجید والفرقانہ الحمید

وَقَضٰی رَبُّکَ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّآ اِیَّاہُ وَبِالْوَالِدَیْنِ اِحْسَانًا اِمَّا یَبْلُغَنَّ عِنْدَکَ الْکِبَرَ اَحَدُھُمَآ اَوْ کِلٰھُمَا فَلَا تَقُلْ لَّھُمَآ اُفٍّ وَّلَا تَنْھَرْھُمَا وَقُلْ لَّھُمَا قَوْلًا کَرِیْمًا ۝ (پارہ نمبر15 رکوع نمبر نمبر3)

ترجمہ! اور تیرا رب تو صاف صاف حکم دے چکا ہے کہ اس کے سوا کسی کی عبادت نہ کرنا اور والدین کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آنا۔ اگر تیری موجودگی میں ان میں سے ایک یا دونوں بڑھاپے کو پہنچ جائیں تو ان کو اف (ہوں) تک نہ کہنا نہ انہیں ڈانٹ ڈپٹ کرنا اور ان کے ساتھ نہایت احترام سے بات چیت کرنا۔

حدیث مبارکہ میں آتا ہے

کہ ایک دفعہ آپ ﷺ نے منبر پر چڑھتے ہوئے تین مرتبہ آمین کہی۔ جب آپ ؐ سے وجہ دریافت کی گئی تو آپ ؐ نے فرمایا کہ میرے پاس جبرائیل علیہ السلام آئے اور کہا اس شخص کی ناک خاک آلودہ ہو جس کے ہاں آپ ؐ کا ذکر ہو اور وہ آپ پر درود بھی پڑھے کہا آمین پھر فرمایا اس شخص کی بھی ناک خاک آلودہ کرے جس کی زندگی میں ماہ رمضان آیا اور چلا گیا اور اس شخص کی بخشش نہ ہوئی چنانچہ آپ ؐ نے فرمایا آمین پھر فرمایا کہ خدا ایسے شخص کو بھی برباد کرے جس نے اپنے ماں باپ کو بھی پالیا اور ان کی خدمت کر کے جنت میں نہ پہنچ سکا تو آپ نے فرمایا آمین مسند احمد میں ہے جس نے کسی مسلمان کے یتیم بچوں کو کھلایا اور پلایا یہاں تک کہ وہ بے نیاز ہو گیا اس کے لئے جنت یقینی طور پر واجب ہو گی جس شخص نے کسی مسلمان غلام کو آزاد کیا اللہ اسے جہنم سے آزاد کرے گا۔ اس کے ایک عضو کے بدلے اس کا ایک ایک عضو جہنم سے آزاد ہو گا۔

آنحضرت ﷺ سے ایک انصاری کا سوال

حضرت میرے والدین انتقال کر گئے ہیں کیا میں اس کے بعد بھی ان سے حسن سلوک کر سکتا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا ہاں یہ قسم کے سلوک (۱) ان کا نماز جنازہ ادا کرنا(۲) ان کے لئے دعائے استغفار کرنا(۳) ان کے وعدوں کو پورا کرنا(۴) ان کے دوستوں کی عزت کرنا اور وہ صلہ رحمی جو صرف انکی وجہ سے ہو یہ ہے وہ سلوک جو ان کے ساتھ تو مرنے کے بعد بھی تو کر سکتا ہے۔ اسی طرح ایک اور شخص نے آکر آپؐ کی خدمت میں عرض کی کہ یا رسول اللہ ﷺ میں جہاد کے ارادہ سے آپؐ کے پاس خوشخبری لے کر آیا ہوں۔ آپ نے فرمایا تیری ماں ہے اس نے کہا ہاں فرمایا جا جا کر اس کی خدمت میں لگا رہ جنت اس کے پیروں کے پاس ہے دوبارہ کئی مرتبہ اس نے مختلف مواقع پر اپنی یہی بات دہرائی تو آنحضرت ﷺ نے یہی جواب دیا۔

والدین کی عزت و تکریم کے بارہ میں اللہ تعالیٰ نے ایک اور جگہ ارشاد فرمایا

وَوَصَّیْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَیْہِ حُسْنًا حَمَلَتْہُ اُمُّہٗ وَھْنًا عَلٰی وَھْنٍ وَّ فِصَالُہٗ فِیْ عَامَیْنِ اَنِ اشْکُرْلِیْ وَلِوَالِدَیْکَ اِلَیَّ الْمَصِیْرُ○ وَاِنْ جَاھَدَاکَ عَلٰٓی اَنْ تُشْرِکَ بِیْ مَا لَیْسَ لَکَ بِہٖ عِلْمٌ فَلَا تُطِعْھُمَا وَصَاحِبْھُمَا فِی الدُّنْیَا مَعْرُوْفًا وَّاتَّبِعْ سَبِیْلَ مَنْ اَنَابَ اِلَیَّ ثُمَّ اِلَیَّ مَرْجِعُکُمْ فَاُنَبِّئُکُمْ بِمَا کُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ (پارہ نمبر21 رکوع نمبر11)

ترجمہ! ”اور ہم نے انسان کو اس کے والدین کے بارہ میں نصیحت کی ہے کہ اس کی والدہ نے ضعف پر ضعف اٹھا کر اس کو حمل میں رکھا اور اس کو دو سال دودھ بھی پلایا تو اسے چاہئے میرا اور اپنے والدین کا شکریہ ادا کرے اور پھر میری طرف ہی لوٹ کر آنا ہے۔

اگر وہ دونوں تجھ پر اس بات کا دباؤ ڈالیں کہ تو میرے ساتھ اسے شریک کرے جس کا تجھے علم نہ ہو تو ان کا کہنا نہ ماننا ہاں دنیا میں ان کے ساتھ اچھے طریقہ سے پیش آنا اور ایسے راستہ پر چلنا جو میری طرف آتا ہو پھر تم سب کو میری طرف لوٹنا ہے اور تم جو کچھ کرتے ہو پھر تمہیں بھی اس کی خبر دونگا۔

طبرانی کی کتاب العشرہ میں ہے

حضرت سعد بن مالک ؓ فرماتے ہیں کہ یہ آیت میرے بارہ میں نازل ہوئی میں اپنی ماں کی بہت زیادہ خدمت کیا کرتا تھا اور میں ان کا پورا اطاعت گزار تھا۔ جب خدا نے مجھے اسلام کی طرف ہدایت کی تو والدہ مجھ پر بہت بگڑیں اور کہنے لگی بچے تو یہ نیا دین کہاں سے نکال لایا۔ سنو میں تمہیں حکم دیتی ہوں کہ تم اس دین سے دستبردار ہو جاؤ ورنہ میں نہ کھاؤں گی اور نہ پیوں گی اور یونہی بھوکی مرجاؤں گی میں نے اسلام کو چھوڑا نہیں اور میری ماں نے کھانا پینا ترک کر دیا اور ہر طرف سے میری طرف آواز کشی ہونے لگی کہ یہ اپنی ماں کا قاتل ہے۔ میں دل میں بہت تنگ ہوا اور اپنی والدہ سے بارہا مرتبہ عرض کیا۔ خوشامدیں کیں اور سمجھایا کہ اپنی ضد خدا کے لئے چھوڑ دو یہ تو ناممکن ہے کہ میں تیرے لئے اس سچے دین کو چھوڑ دوں اسی بحث میں تین دن میری والدہ پر فاقہ کے گزر گئے اور اس کی حالت بڑی خراب ہو گئی تو میں اس کے پاس گیا اور میں نے کہا میری اچھی ماں سنو تم مجھے میری جاں سے زیادہ عزیز ہو لیکن میرے دین سے زیادہ عزیز نہیں واللہ تمہاری ایک نہیں سو جانیں ہوں اور اسی بھوک پیاس میں ایک ایک کر کے نکل جائیں تو میں آخر لمحہ تک اپنے سچے دین اسلام کو نہ چھوڑوں گا تب میری والدہ مایوس ہو گئیں اور انہوں نے کھانا پینا شروع کر دیا۔

اسی طرح قرآن پاک پارہ نمبر26 اللہ تبارک و تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں

وَوَصَّيْنَا الْإِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ إِحْسَانًا حَمَلَتْهُ أُمُّهُ كُرْهًا وَوَضَعَتْهُ كُرْهًا وَحَمْلُهُ وَفِصَالُهُ ثَلٰثُونَ شَهْرًا حَتّٰى إِذَا بَلَغَ أَشُدَّهُ وَبَلَغَ أَرْبَعِينَ سَنَةً قَالَ رَبِّ أَوْزِعْنِي أَنْ أَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِي أَنْعَمْتَ عَلَيَّ وَعَلٰى وَالِدَيَّ وَأَنْ أَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضَاهُ وَأَصْلِحْ لِي فِي ذُرِّيَّتِي إِنِّي تُبْتُ إِلَيْكَ وَإِنِّي مِنَ الْمُسْلِمِينَ أُولٰئِكَ الَّذِينَ نَتَقَبَّلُ عَنْهُمْ أَحْسَنَ مَا عَمِلُوا وَنَتَجَاوَزُ عَنْ سَيِّئَاتِهِمْ فِي أَصْحَابِ الْجَنَّةِ وَعْدَ الصِّدْقِ الَّذِي كَانُوا يُوعَدُونَ ○

ترجمہ! ہم نے انسان کو اپنے والدین کے ساتھ حسن سلوک کرنے کا حکم دیا ہے اس

کی ماں نے اسے تکلیف برداشت کر کے اسے پیٹ میں رکھا ہے۔ اور تکلیف برداشت کر کے اسے جنا۔ اس کے حمل کا اور اس کے دودھ چھڑوانے کا زمانہ تین 30 مہینے کا ہے حتی کہ وہ اپنی جوانی کی عمر یعنی چالیس سال تک پہنچ گیا تو کہنے لگا اے میرے پروردگار مجھے توفیق دے میں تیری اس نعمت کا شکر ادا کر سکوں جو تو نے مجھ پر اور میرے والدین پر انعام کیا اور میں ایسے نیک عمل کروں جس سے تو خوش ہو جائے اور میری اولاد میں بھی ایسی صلاحیت پیدا کر دے میں تیری طرف رجوع کرتا ہوں اور میں مسلمانوں سے ہوں اللہ فرماتے ہیں یہی وہ لوگ ہیں جن کے اعمال تو ہم قبول فرمالیتے ہیں اور ان کی بداعمالیاں دور کر دیتے ہیں۔ کیونکہ یہ جنتی لوگ ہیں بمطابق اس سچے وعدے کے جو ان سے کیا جاتا ہے۔

مفہوم! مطلب یہ کہ جب اس کی عمر چالیس برس کی ہوئی تو تب اسے عقل آئی کہ مجھے اللہ کا شکریہ ادا کرنا ہے حضرت مسروق سے پوچھا گیا کہ انسان اپنے گناہوں پر کب پکڑا جاتا ہے تو فرمایا جب چالیس سال کا ہو جائے تو اپنا بچاؤ مہیا کر لے ابو یعلی موصولی میں ہے کہ جب مسلمان بندہ چالیس سال کا ہو جاتا ہے تو آسمان والے اس سے محبت کرنے لگتے ہیں اور جب 80 سال کا ہو جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی نیکیاں ثابت رکھتا ہے اور اسکی برائیاں ختم کر دیتا ہے اور جب 90 سال کا ہو جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے اگلے پچھلے سارے گناہ معاف فرما دیتا ہے اور اس کی گھرانے والے آدمیوں کے بارہ میں اسے شفاعت کرنے والا بنا دیتا ہے اور آسمانوں میں لکھ دیا جاتا ہے کہ یہ خدا کی زمین پر اس کا قیدی ہے۔

یہی حدیث دوسری سند سے مسند احمد میں بھی درج ہے

بنو امیہ کو دمشقی گورنر حجاج بن عبداللہ حلیمی فرماتے ہیں کہ چالیس سال کی عمر میں تو میں نے نافرمانیوں اور گناہوں کو لوگوں کی شرم و حیاء سے چھوڑا تھا اس کے بعد گناہوں کو چھوڑنے کا باعث خود ذات خداوندی سے حیاء تھی۔

عرب شاعر کہتا ہے

بچپنے میں ناسمجھی کی حالت میں تو جو کچھ ہو گیا سو ہو گیا لیکن جس وقت بڑھاپے نے منہ دکھایا تو سر کی سفیدی نے خود ہی برائیوں سے کہہ دیا کہ اب تم کوچ کر جاؤ پھر انسان کی دعا

کے بارہ میں بیان ہو رہا ہے کہ اس نے کہا کہ اے میرے پروردگار تو میرے دل میں ڈال کہ میں تیری نعمتوں کا شکریہ ادا کروں جو تو نے مجھ پر اور میرے والدین پر انعام فرمائیں اور میں وہ اعمال کروں جن سے تو مستقبل میں خوش ہو جائے اور میری اولاد میں میرے لئے اصلاح کر دے میں تیری طرف رجوع کرتا ہوں اور میرا اقرار ہے کہ میں فرمانبرداروں سے ہوں اس میں ارشاد ہے کہ انسان کو کم از کم چالیس سال کی عمر کو پہنچ کر تو ضرور اللہ تعالیٰ سے توبہ کر لینی چاہئے اور نئے سرے سے خدا کی طرف رغبت و رجوع کر کے اس پر جم جانا چاہیے۔

بخاری شریف کی ایک حدیث کا مفہوم

اگر ایک کوٹھی غلے سے بھری ہوئی ہو اور دوسرے سونے کے ساتھ والدین کہہ دیں کہ بیٹا گھر سے نکل جاؤ تو اولاد پر ضروری ہے کہ انکار نہ کرے گو والدین کو اولاد کے حقوق کے بارہ میں باز پرس ضرور ہو گی۔ لیکن اولاد پر والدین کی تابعداری لازم و ملزوم ہے۔

اسی طرح درۃ الناصحین عربی کی ایک کتاب میں ایک حکایت ہے

کہ ایک نوجوان ایک عورت کا عاشق تھا معشوقہ نے کہا تو سچا عاشق تب ہو سکتا ہے کہ تو اپنی والدہ کا دل نکال لائے نوجوان نے معمولی پس و پیش کیا لیکن بات نہ بنی بالآخر اس نے اپنی والدہ کو قتل کر دیا اور دل نکال کر تھال میں رکھ لیا اور تیز رفتار چلنا شروع کر دیا راستہ میں ٹھوکر لگنے پر پاؤں پھسلا اور گر پڑا اور برتن بھی ہاتھ سے گر گیا اٹھنے پر دل اور برتن کو سنبھالا دل سے آواز آئی بیٹا چوٹ تو نہیں لگی سوچنے کی بات یہ ہے کہ ایک طرف یہ ظالم والدہ کا دل نکال رہا ہے لیکن والدہ اپنے بچے کی یہ معمولی سی چوٹ بھی برداشت نہیں کر سکتی۔

والدین کی اطاعت اور ادب و احترام یہاں تک ضروری ہے کہ اگر والدین ناشکری اور بے دین عورت کی بابت اولاد کو کہیں کہ اسے طلاق دے دو تو بیٹے پر ضرور ہے کہ وہ اسے طلاق دے دے اور یہ بھی نہ پوچھے کہ اماں اس کا قصور کیا ہے۔

حضرت جریجؒ کا واقعہ جو اللہ رب العزت کے ولی تھے۔

حضرت جریج ایک مرتبہ نفلی عبادت میں مصروف تھے والدہ نے آواز دی خیال کیا کہ نوافل سے فارغ ہو کر جاؤں گا۔ والدہ نے ناراض ہو کر بددعا کر دی کہ خدا تجھے کسی فاحشہ کا منہ دکھائے۔ تب اللہ تعالیٰ کی ناراضگی اور والدہ کی ناراضگی کا یہ عالم ہوا کہ ایک بدکار عورت کی بابت لوگوں نے بہتان لگا دیا کہ یہ بچہ جریج ولی کا ہے اب خدا کے ولی کو بہت زیادہ شرمندگی اٹھانی پڑی۔ بالآخر کہا گیا کہ شیر خوار بچے سے ہی پوچھ لیا جائے پوچھنے پر بچے نے بتایا کہ میں فلاں چرواہے کا بچہ ہوں تب جریج ولی کی جان چھوٹی اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ والدین کی ناراضگی پر دین و دنیا میں بھی خرابی ہو جاتی ہے۔ انسان خیر و برکت سے تائم نہیں گزار سکتا۔

اویس قرنیؒ والدہ کی خدمت کے باعث آپ کی خدمت میں حاضر نہ ہو سکے بلکہ یہ تو وہ ہستی ہے جن کی بابت آنحضرت ﷺ کا ارشاد ہے

خیر التابعین اویس قرنی ترجمہ! میرے بہترین تابعین سے اویس قرنی ہیں کہ میری امت میں ایک ایسا شخص ہے جس کی دعا کی بدولت قبیلہ ربیعہ اور قبیلہ مضر کی بکریوں کے بالوں کے برابر میری امت بخشی جائے گی۔

مشاعرہ! ایک مشاعرہ میں بہت سے شاعروں کا مقابلہ ہو رہا تھا جس میں ایک شاعرہ خاتون کو بھی مدعو کیا گیا تھا لیکن خاتون بروقت نہ پہنچ سکی جس کی بناء پر صدر مجلس نے جواب طلبی کی۔ شاعرہ نے معذرت کرنے کے انداز میں جواب دیا وہ شعر درج ذیل ہے۔

میں لیٹی تھی جو لیٹ ہوئی وہ میرے اوپر لیٹا تھا
میں فرت محبت سے اٹھ نہ سکی کیونکہ وہ میرا بیٹا تھا

ایک مغنیہ خاتون کا کسی داغ لگ جانی والے کپڑے کو بار بار دھونے سے داغ نہ اترنے پر وہاں سے گذرنے والے ایک شاعر کو مذاق اڑاتے ہوئے ایک فقرہ میں مخاطب سے کہا۔

لاکھ دھویا اترا داغ نہیں اے داغ تیری ایسی تیسی

مطلب یہ کہ انسان کی بداعمالیاں جب حد سے بڑھ جائیں اور گناہ کرنے کی عادتیں پرانی ہو جائیں تو انسان اگر لاکھ کوشش کرے تو اس کے گناہوں کی سیاہی دور نہیں ہو سکتی۔ جب تک وہ سچے دل سے توبہ تائب نہ ہو

داغ کے جواب میں

لگا داغ اتر جائے تو داغ نہیں اے دھونے والی تیری ایسی تیسی

حدیث مبارکہ

حدیث شریف میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے سکاوت یعنی رشتہ داری کو پیدا فرمایا تو اس نے اللہ تعالیٰ کی کمر کو مضبوطی سے پکڑ لیا تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اسے سکات یہ تم نے کیا کیا ہے میں خدا ہوں اس کے باوجود تو میرے ساتھ لپٹ گئی ہو سکاوت نے عرض کی یا اللہ میں تیری ذات کی پناہ چاہتی ہوں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ یہ کیوں کہنے لگی۔ یہ دنیا والے مجھے کاٹیں گے۔ توڑیں گے' بربار کریں گے تب اللہ نے فرمایا جو تجھے کاٹیں گے میں ان سے کٹ جاؤں گا جو تجھے توڑے گا میں اس سے ٹوٹ جاؤں گا۔ جو تجھے برباد کرے گا میں اس سے علیحدہ ہو جاؤں گا اس پر ایک صحابی نے عرض کی یا حضور میں نے اپنے رشتہ داروں کے قریب ہوتا ہوں تو وہ مجھ سے دور ہو جاتے ہیں میں ان سے حسن سلوک سے پیش آتا ہوں تو وہ مجھ سے قطع رحمی کرتے ہیں اس پر آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا خواہ وہ تجھ سے کیسا بھی سلوک کریں تو ان کے ساتھ حسن سلوک کرتا رہ اسی میں تیری بھلائی اور کامرانی ہے اور اسی میں کائنات انسان کی بھلائی ہے۔ جس نے اپنے بد خو رشتہ داروں سے صلح رحمی کی اللہ اس سے راضی ہو گا۔

اطاعت والدین پر چند احادیث

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ والہ وسلم قَالَ مَامِنْ وَلَدٍ بَارٍّ یَنْظُرُ اِلٰی وَالِدَیْہِ نَظْرَۃَ رَحْمَۃٍ اِلَّا کَتَبَ اللّٰہُ لَہٗ بِکُلِّ نَظْرَۃٍ حَجَّۃً مَّبْرُوْرَۃً قَالُوْا وَاِنْ نَظَرَ کُلَّ یَوْمٍ مِائَۃَ مَرَّۃٍ قَالَ نَعَمْ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ وَاَطْیَبُ (رواہ مسلم)

ترجمہ! ”حضرت ابن عباس سے مروی ہے کہ جناب پیغمبر خدا ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ

ماں باپ کے ساتھ نیکی کرنے والا فرزند جب اپنے ماں باپ کو محبت کی نگاہ سے دیکھتا ہے تو خدا تعالیٰ اس کے ئے ہر مرتبہ دیکھنے کے عوض اس کے اعمال نامہ میں ایک حج مقبول کا ثواب لکھتا ہے۔ صحابہ نے عرض کیا کیا اگرچہ وہ دن میں100 مرتبہ دیکھے فرمایا خدا تمہارے اس خیال سے کہ ہر نظر کے عوض ایک حج کا ثواب نہیں لکھا جائے وہ اس بات سے پاک اور برتر ہے۔

دوسری حدیث

عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ جَدِّہٖ اِنَّ رَجُلًا اَتَی النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ والہ وسلم فَقَالَ اِنَّ لِیْ مَالًا وَّوَالِدَیَّ مُحْتَاجٌ اِلٰی مَالِیْ قَالَ اَنْتَ وَمَا لُکَ لِوَالِدِکَ اِنَّ اَوْلَادَکُمْ مِنْ اَطْیَبِ کَسْبِکُمْ کُلُوْا مِنْ کَسْبِ اَوْلَادِکُمْ (رواہ ابوداؤد)

ترجمہ! "عمرو بن شعیب سے مروی ہے وہ اپنے باپ اپنے دادا سے بیان کرتے ہیں کہ بے شک ایک آدمی نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہنے لگا میرا مال ہے اور میرا باپ مال کا حاجتمند ہے فرمایا تو اور تیرا مال تیرے والد کی ملکیت ہے اس کے بعد آنحضرت ﷺ نے حاضرین مجلس کی طرف منہ کرکے ارشاد فرمایا۔ تمہاری اولاد تمہاری پاک اور حلال کمائی ہیں تو تم اپنی جائز اور حلال کمائی سے بغیر کسی روک ٹوک کے کھا سکتے ہو۔ اس حدیث شریف کو امام ابوداؤد نے بیان کیا۔

ایک آدمی نے حضرت یعقوب سے پوچھا

کسے پرسید زاں گم کردہ فرزند
کہ اے روشن گوہر پیر خرد مند
ز معرش بوئے پیراہن شمیدی
چرا در چاہ کنعانش نہ دیدی
بگفت احوال ما برق جہاں است
دمِ پیدا و دمِ دیگر پنہاں است
گہے بر طارم اعلیٰ نشینم
گہے بر پشت پائے خود نشینم

تیسری حدیث

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ تعالی عنہ قَالَ قَالَ رَجُلٌ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَنْ اَحَقُّ بِحُسْنِ صِحَابَتِیْ قَالَ اُمُّکَ قَالَ ثُمَّ مَنْ قَالَ اُمُّکَ قَالَ ثُمَّ مَنْ قَالَ اُمُّکَ قَالَ ثُمَّ مَنْ قَالَ اَبُوْکَ وَفِیْ رِوَایَةٍ قَالَ اُمُّکَ ثُمَّ اُمُّکَ ثُمَّ اُمُّکَ ثُمَّ اَبَاکَ ثُمَّ اَدْنَاکَ

"حضرت ابی ھریرہؓ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ ﷺ اس بات کا کون زیادہ حقدار ہے کہ میں اس کے ساتھ بہتر سلوک کروں فرمایا تیری ماں' عرض کیا پھر کون فرمایا تیری ماں' عرض کی پھر کون فرمایا تیری ماں' عرض کی پھر کون فرمایا تیرا باپ اور ایک روایت میں ہے کہ حضور نے دو مرتبہ فرمایا کہ تیری ماں یعنی ماں کے ساتھ اچھا سلوک کرو تیرا باپ پھر جو تجھ سے زیادہ قریب ہو"۔

والدین کی نافرمانی پر درس عبرت

عَنِ ابْنِ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ اَبِیْ اَوْ فٰی رضی اللہ تعالی عنہ قَالَ کُنَّا عِنْدَ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ والہ وسلم فَاَتَاهُ اٰتٍ فَقَالَ شَابٌّ یَجُوْدُ بِنَفْسِهٖ فَقِیْلَ لَهٗ قُلْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ فَلَمْ یَسْتَطِعْ فَقَالَ کَانَ یُصَلِّیْ فَقَالَ نَعَمْ فَنَهَضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ والہ وسلم وَنَهَضْنَا مَعَهٗ فَدَخَلَ عَلَی الشَّابِّ فَقَالَ لَهٗ قُلْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ فَقَالَ لَا اَسْتَطِیْعُ فَقَالَ لِمَ؟ قَالَ کَانَ یَعُقُّ وَالِدَتَهٗ فَقَالَ النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ والہ وسلم اَحَیَّةٌ وَالِدَتُهٗ قَالُوْا نَعَمْ۔ فَقَالَ ادْعُوْهَا فَجَآءَتْ فَقَالَ هٰذَا ابْنُکِ قَالَتْ نَعَمْ فَقَالَ لَهَا اَرَاَیْتِ لَوْ اُجِّجَتْ نَارٌ فَخْمَةٌ فَقِیْلَ لَکِ اِنْ شَفَعْتِ لَهٗ خَلَّیْنَا عَنْهُ وَاِلَّا حَرَّقْنَاهُ بِهٰذِهِ النَّارِ اَکُنْتِ تَشْفَعِیْنَ لَهٗ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِذًا اَشْفَعُ لَهٗ قَالَ فَاشْهِدِ اللّٰهَ وَاَشْهِدِیْنِیْ قَدْ رَضِیْتُ عَنْهُ قَالَتِ اللّٰهُمَّ اِنِّیْ اُشْهِدُکَ وَاُشْهِدُ رَسُوْلَکَ اِنِّیْ قَدْ رَضِیْتُ عَنِ ابْنِیْ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ والہ وسلم یَا غُلَامُ قُلْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْکَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ فَقَالَهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ والہ وسلم اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَنْقَذَهٗ بِیْ مِنَ النَّارِ۔

(طبرانی و احمد مختصرا" منقول از الترغیب والترہیب)

ترجمہ! "عبداللہ بن ابی اوضی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس موجود تھے ایک آنے والے نے آکر عرض کی کہ ایک نوجوان صحابی اپنی جان اللہ کے حضور میں پیش کر رہے ہیں۔ جب انہیں تلقین کی جاتی ہے کہ کلمہ طیبہ پڑھو تو وہ پڑھنے کی طاقت نہیں رکھتے۔ حضور ﷺ نے پوچھا کہ وہ نماز پڑھتا تھا کہا ہاں۔ رسول اللہ ﷺ اٹھے تو ہم بھی ان کے ساتھ اٹھ گئے نبی کریم ﷺ جب صحابی کے پاس پہنچے تو کہا لا الہ الا اللہ پڑھو تو کہنے لگا میں ادا نہیں کر سکتا حضور ﷺ نے فرمایا کیوں کسی نے بتایا کہ یہ اپنی والدہ کی نافرمانی کرتا تھا آپ نے دریافت کیا کہ کیا اس کے والدین زندہ ہیں تو معلوم ہوا کہ صرف اس کی والدہ زندہ ہے اور اس سے ناراض ہے فرمایا اسے بلاؤ' چنانچہ لوگ اسے بلا لائے' اور جب وہ آئی تو حضور ﷺ نے پوچھا یہ تیرا بیٹا ہے اس نے عرض کی ہاں حضور ﷺ نے بڑھیا سے پوچھا تو یہ بتا اگر بڑی بھاری آگ دھکائی جائے پھر تجھ سے کہا جائے کہ اگر تو اپنے بیٹے کی سفارش کرے گی تو اسے چھوڑ دیا جائے گا ورنہ ہم اسے جلا دیں گے۔ کہا اس آگ کے بارہ میں تو اپنے بیٹے کی سفارش کرے گی۔ تو اس نے کہا ایسی حالت میں تو اس کی ضرور سفارش کروں گی۔ کہ تو مجھے اور اللہ کو سفارش بنا کر کہہ کہ میں اپنے بیٹے سے راضی ہوں بڑھیا نے کہا اے اللہ میں تجھے اور تیرے رسول کو گواہ بنا کر کہتی ہوں اس پر رسول اللہ ﷺ نے اس قریب الرگ صحابی سے فرمایا کہ اے نوجوان عقلمہ" کہہ لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشهد ان محمد عبده ورسوله نوجوان عقلمہ صحابی نے کلمہ پڑھا تو حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ خدا کا شکر ہے کہ اس نے میرے سبب سے اس نوجوان کو آگ سے بچالیا۔ تو مطلب یہ ہوا کہ اللہ کے رسول سے سچ فرمایا تھا رِضَا الرَّبِّ فِیْ رِضَی الْوَالِدَیْنِ دیکھو اگر تمہارے والدین تجھ سے راضی ہوں تو تمہارا خدا بھی تم سے راضی ہو گا اور اگر وہ ناراض ہونگے تو سمجھو تب تک تمہارا خدا تم سے راضی نہیں ہو گا جب تک تم والدین کو راضی نہ کرو گے"۔

حقوق زوجین کے متعلق قرآنی آیات

اُحِلَّ لَكُمْ لَيْلَةَ الصِّيَامِ الرَّفَثُ اِلٰى نِسَآئِكُمْ هُنَّ لِبَاسٌ لَّكُمْ وَاَنْتُمْ لِبَاسٌ لَّهُنَّ عَلِمَ اللّٰهُ اَنَّكُمْ كُنْتُمْ تَخْتَانُوْنَ اَنْفُسَكُمْ فَتَابَ عَلَيْكُمْ وَعَفَا عَنْكُمْ فَالْئٰنَ بَاشِرُوْهُنَّ وَابْتَغُوْا مَا

كَتَبَ اللّٰهُ لَكُمْ وَكُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْاَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْاَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ ثُمَّ اَتِمُّوا الصِّيَامَ اِلَى الَّيْلِ وَلَا تُبَاشِرُوْهُنَّ وَاَنْتُمْ عٰكِفُوْنَ فِي الْمَسٰجِدِ تِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ فَلَا تَقْرَبُوْهَا كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ اٰيٰتِهٖ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ

ترجمہ! "امید رکھیں روزے کی رات میں تم کو اپنی عورتوں سے صحبت درست کر دی گئی ہے وہ تمہارا جوڑا ہیں اور تم ان کے جوڑے ہو اللہ کو معلوم ہو گیا تم اپنے آپ چوری کرتے تھے تو اس نے تم کو معاف کر دیا اور تمہاری خطا سے درگذر کیا۔ اب ان سے صحبت کرو جو اللہ نے تمہارے لئے لکھا ہے اس کی خواہش رکھو اور کھاتے پیتے رہو۔ یہاں تک کہ صبح کی سفید دھاری رات کی کالی دھاری سے صاف دکھائی دینے لگے پھر روزے کو رات تک پورا کرو اور جب تم مسجد میں اعتکاف بیٹھو تو عورتوں سے صحبت نہ کرو اور یہ اللہ تعالیٰ کی حدیں ہیں ان کے پاس بھی نہ جانا اللہ تعالیٰ اسی طرح اپنا حکم صاف صاف لوگوں کو بتاتا ہے تاکہ وہ حکم کی خلاف ورزی کرنے سے بچے رہیں (پارہ نمبر۲ رکوع نمبر۷)

ایک اور جگہ قرآن پاک میں آتا ہے

نِسَآؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ فَاْتُوْا حَرْثَكُمْ اَنّٰى شِئْتُمْ وَقَدِّمُوْا لِاَنْفُسِكُمْ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْا اَنَّكُمْ مُّلٰقُوْهُ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ ۔

ترجمہ! "عورتیں تمہاری کھیتی ہیں اپنی کھیتی میں جس طرح سے چاہو آؤ اور اپنے لئے آگے بھیجو یعنی نیک عمل اور اللہ سے ڈرتے رہو اور سمجھ رکھو تم کو اسی سے ملنا ہے اور ایمان والوں کو خوشخبری سنا دو (پارہ نمبر۲ رکوع نمبر۱۲)

اسی طرح آگے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں

اَلرِّجَالُ قَوّٰمُوْنَ عَلَى النِّسَآءِ بِمَا فَضَّلَ اللّٰهُ بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ وَّبِمَآ اَنْفَقُوْا مِنْ اَمْوَالِهِمْ فَالصّٰلِحٰتُ (الخ) ترجمہ! "مرد حاکم ہیں عورتوں پر اس واسطے کہ بڑائی دی اللہ نے ایک کو ایک پر اور اس واسطے کہ خرچ کئے انہوں نے اپنے مال پھر جو نیک عورتیں ہیں سو تابعدار ہیں نگہبانی کرتی ہیں پیٹھ پیچھے اللہ کی حفاظت سے اور جن کی بدخوئی کا ڈر ہو تو

تم ان کو سمجھاؤ اور جدا کرو سونے میں اور مارو پھر اگر کہا مانیں تمہارا تو مت تلاش کر ان پر راہ الزام کی بے شک اللہ ہے سب سے اوپر بڑا" (پارہ نمبر۵ رکوع نمبر۳)

ایک اور جگہ ارشاد ہوتا ہے

وَمِنْ اٰيٰتِهٖۤ اَنْ خَلَقَكُمْ مِّنْ تُرَابٍ ثُمَّ اِذَاۤ اَنْتُمْ بَشَرٌ تَنْتَشِرُوْنَ

ترجمہ! "اور اس کی نشانیوں سے ہے یہ کہ تم کو بنایا مٹی سے پھر اب تم انسان ہو زمین میں پھیلے پڑے"۔ (پارہ نمبر۱۲ رکوع نمبر۶)

آگے ارشاد نبوی ﷺ ہوتا ہے

"حدیث میں رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں۔ بہتر عورت وہ ہے مسند احمد میں ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ کوئی عورت پانچوں وقت کی نماز ادا کرے اور مجاہد کی بیوی جو اپنے خاوند کی جدائی میں روئے جو جہاد کے سفر میں گیا ہوا تھا یہ سب عورتیں اپنے خاوند کی فرمانبردار عورتیں ہیں اور مردوں کو چاہئے کہ وہ اپنی عورتوں کے حقوق صحیح طریقے سے ادا کریں"

ام یحیی قرآن حکیم کی ایک گمنام عالمہ

حضرت عبداللہ بن مبارک فرماتے ہیں (تبع تابعین سے ہیں) کہ ایک مرتبہ حج کو گیا ثنائے سفر میں مجھے ایک بوڑھی خاتون ایک مقام پر بیٹھی ہوئی ملی اس نے اون کا کرتہ پہن رکھا تھا اور اون ہی کی اوڑھنی اوڑھ رکھی تھی میں نے اس کے پاس جا کر کہا السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ

جواب میں خاتون نے کہا سلام قولا من رب رحیم (سورہ یاسین) میں نے پوچھا کہ اللہ تم پر رحم کرے تم یہاں کیا کر رہی ہو تو اس خاتون نے کہا من یضلل اللہ فلا ھادی لہ (الاعراف) جسے اللہ گمراہ کر دے اسے راہ دکھانے والا کوئی نہیں میں نے خیال کیا کہ وہ راستہ بھول گئی ہے یا اپنے قافلہ سے بچھڑ گئی ہے چنانچہ میں نے اس سے پوچھا کہ تمہارا ارادہ کیا ہے۔

خاتون! سُبْحَانَ الَّذِیْ اَسْرٰی بِعَبْدِہٖ لَیْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَی الْمَسْجِدِ الْاَقْصَی الَّذِیْ بٰرَکْنَا حَوْلَہٗ (بنی اسرائیل) "پاک ہے وہ ذات جو اپنے بندے کو رات کے وقت مسجد حرام (بیت اللہ یعنی مکہ معظمہ) سے مسجد اقصیٰ (بیت المقدس) لے گئی میں سمجھ گیا کہ وہ حج بیت اللہ سے فارغ ہو چکی ہے اور اب بیت المقدس جانا چاہتی ہے اور اب میں نے اس سے پوچھا کہ کب سے یہاں بیٹھی ہو تو خاتون کہنے لگی ثَلٰثَ لَیَالٍ سَوِیًّا (سورۃ مریم) "پوری تین راتوں سے" میں نے کہا تمہارے پاس کھانے کی کوئی چیز نظر نہیں آتی تو تم نے یہ وقت کیسے گذارا (خاتون) ھُوَ یُطْعِمُنِیْ وَیَسْقِیْنِ (الشعرا) وہی اللہ مجھے کھلاتا اور پلاتا ہے۔ میں نے پوچھا کہ وضو کیسے کرتی ہو خاتون فَلَمْ تَجِدُوْا مَآءً فَتَیَمَّمُوْا صَعِیْدًا طَیِّبًا ○ (المائدہ) نہ پانی ملے تو پاک مٹی سے تیمم کرلو مطلب یہ کہ پانی نہیں ملتا تو تیمم کرلیتی ہوں میں نے پوچھا میرے پاس کھانا ہے کھاؤ گی خاتون اَتِمُّوا الصِّیَامَ اِلَی الَّیْلِ (البقرہ) روزوں کو رات تک پورا کرو اس پر میں نے کہا یہ رمضان کا مہینہ تو نہیں تو آپ نے روزہ کیوں رکھا ہوا ہے خاتون! وَمَنْ تَطَوَّعَ خَیْرًا فَاِنَّ اللّٰہَ شَاکِرٌ عَلِیْمٌ (البقرہ) جو بطور نفل کے کام کرے تو اللہ تعالیٰ قبول کرنے والا اور جاننے والا ہے مطلب یہ کہ میرا نفلی روزہ ہے میں نے کہا سفر کی حالت میں تو فرض (رمضان کا) روزہ نہ رکھنے کی بھی اجازت ہے۔ خاتون! وَاَنْ تَصُوْمُوْا خَیْرٌ لَّکُمْ اِنْ کُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ (البقرہ) اگر تم روزہ رکھو تو یہ بھی تمہارے لئے بہتر ہے بشرطیکہ تمہیں ثواب کا علم ہو میں نے کہا جس طرح میں تم سے باتیں کر رہا ہوں اس طرح تم مجھ سے کیوں نہیں باتیں کرتی خاتون مَا یَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ اِلَّا لَدَیْہِ رَقِیْبٌ عَتِیْدٌ (سورۃ ق) انسان جو بات بھی منہ سے نکالتا ہے اس پر ایک نگہبان فرشتہ مقرر ہے مطلب یہ کہ انسان کو اپنی ہر بات کا جواب دہ ہونا پڑے گا میں نے پوچھا تمہارا تعلق کس قبیلے سے ہے خاتون لَا تَقْفُ مَا لَیْسَ لَکَ بِہٖ عِلْمٌ اِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ کُلُّ اُولٰٓئِکَ کَانَ عَنْہُ مَسْئُوْلًا (بنی اسرائیل) جب بات کا تمہیں علم نہیں اس کے پیچھے مت پڑو بلاشبہ کان آنکھوں اور دل سب سے باز پرس ہو گی مطلب یہ کہ ایسی باتوں سے کان اور دل کو آلودہ نہ کرو جن کا جواب دینا پڑے۔ میں نے کہا اے خاتون مجھے معاف کر دینا مجھ سے غلطی ہو گئی ہے خاتون! لَا

تَثْرِيبَ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ يَغْفِرُ اللّٰهُ لَكُمْ (سورہ یوسف) "یعنی آج تم پر کوئی ملامت نہیں اللہ تمہیں معاف کرے" میں نے کہا اگر چاہو تو میں تمہیں اپنی اونٹنی پر بٹھا کر لے چلوں اور جہاں چاہو وہاں پہنچا دوں گا خاتون وَمَا تَفْعَلُوا مِنْ خَيْرٍ يَعْلَمْهُ اللّٰهُ (البقرہ) اور جو تم نیکی کا کام کرو گے اللہ اسے جانتا ہے میں یہ سن کر اونٹنی اس کے قریب لے گیا اسے بٹھایا اور خاتون سے کہا کہ اس پر سوار ہو جاؤ مگر وہ سوار ہونے سے پہلی بولی قُلْ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ يَغُضُّوا مِنْ اَبْصَارِهِمْ (النور) "مومنوں سے کہہ دو کہ وہ اپنی نگاہیں نیچی رکھیں" مطلب یہ کہ تم اپنی آنکھیں بند کر لو یا منہ پھیر کر کھڑے ہو جاؤ تاکہ میں بلا جھجک سوار ہو جاؤں چنانچہ میں نے اپنی نگاہیں نیچی کر لیں "لو اب سوار ہو جاؤ" جب وہ خاتون سوار ہونے لگی تو اچانک اونٹنی کھڑی ہو گئی تو اس کی اوڑھنی کجاوے سے الجھ کر پھٹ گئی میں نے اس پر اظہار افسوس کیا تو کہنے لگی۔

مَا اَصَابَكُمْ مِنْ مُّصِيْبَةٍ فَبِمَا كَسَبَتْ اَيْدِيْكُمْ وَيَعْفُوْا عَنْ كَثِيْرٍ (الشوری)

مفہوم! "تمہیں جو مصیبت پہنچی وہ تمہارے ہی اعمال کا نتیجہ ہے اور اللہ بہت سی خطاؤں کو معاف کر دیتا ہے" یعنی اس میں تمہارا کوئی قصور نہیں یہ میرے اعمال کا نتیجہ ہے میں نے کہا ذرا ٹھہرو میں اس کے پاؤں باندھ دوں تاکہ تم اطمینان سے سوار ہو سکو خاتون فَفَهَّمْنٰهَا سُلَيْمٰنَ (الانبیاء) پس ہم نے سمجھا دیا سلیمان کو یعنی اونٹنی کے پاؤں ضرور باندھو یہ اسی طرح سمجھے گی میں نے اونٹنی کے پاؤں باندھے اور اس سے کہا اب سوار ہو جاؤ تو وہ سوار ہو گئی اور یہ آیت پڑھی خاتون سُبْحَانَ الَّذِيْ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهٗ مُقْرِنِيْنَ وَاِنَّا اِلٰى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ (الزخرف)

پاک ہے وہ ذات جس نے اس کو ہمارا مطیع کیا اور ہم اس کی صلاحیت نہ رکھتے تھے اور بے شک ہم سب اپنے پروردگار کی طرف لوٹنے والے ہیں میں نے اونٹنی کی مہار پکڑی اور ہنکاتے ہوئے چل پڑا میری رفتار بھی تیز تھی اور جوش میں میری آواز بھی بلند ہو گئی اس پر وہ خاتون بولی

وَاقْصِدْ فِيْ مَشْيِكَ وَاغْضُضْ مِنْ صَوْتِكَ (لقمن)

مفہوم! اپنے چلنے میں اعتدال سے کام لو اور اپنی آواز کو پست رکھو اب میں آہستہ آہستہ چلنے لگا اور ہدی خوانی کرنے لگا اس پر خاتون نے کہا۔

فَاقْرَءُوْا مَا تَيَسَّرَ مِنَ الْقُرْاٰنِ (المزمل)

"پڑھو جتنی توفیق ہو قرآن سے" مطلب یہ کہ اس ہدی خوانی سے بہتر ہے کہ تم قرآن حکیم کے کسی رکوع کی تلاوت کر لو میں نے کہا اللہ نے تمہیں بہت سے خوبیاں دی ہیں سارے لوگ تم جیسے کیسے بن سکتے ہیں۔ اس پر وہ بولی

وَمَا يَذَّكَّرُ اِلَّآ اُولُوا الْاَلْبَابِ (آل عمران)

یعنی صرف عقل والے ہی نصیحت حاصل کرتے ہیں پھر میں نے چلتے چلتے اس سے پوچھا کیا تمہارا شوہر بھی ہے اس نے کہا

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَسْـَٔلُوْا عَنْ اَشْيَآءَ اِنْ تُبْدَ لَكُمْ تَسُؤْكُمْ (المائدہ)

یعنی اے ایمان والو ایسی چیزوں کے بارے میں مت پوچھو جو اگر تم پر ظاہر کر دی جائیں تو تم پر ناگوار گذریں اب میں خاموش ہو گیا اور چلتے چلتے قافلے کے قریب جا پہنچا کہ کیا قافلے میں آپ کا کوئی قرابت دار ہے؟ اس نے کہا۔

اَلْمَالُ وَالْبَنُوْنَ زِيْنَةُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا (الکھف)

مال اور بیٹے دنیاوی زندگی کی زینت ہیں میں نے سمجھ لیا کہ قافلے میں اس کے بیٹے موجود ہیں میں نے پوچھا کوئی نشانی ہو تو بتاؤ تاکہ میں انہیں تلاش کر سکوں خاتون وَعَلٰمٰتٍ وَبِالنَّجْمِ هُمْ يَهْتَدُوْنَ (النحل) یعنی علامتوں اور ستاروں ہی سے وہ راستہ پاتے ہیں میں سمجھ گیا کہ اس کے بیٹے اس قافلے کے رہبر ہیں چنانچہ میں اونٹنی کی مہار پکڑے قافلے کے چکر لگانے لگا اور اس کو کہا کہ وہ اپنے بیٹوں کو ڈھونڈ لے وہ بولی خاتون!

وَاتَّخَذَ اللّٰهُ اِبْرٰهِيْمَ خَلِيْلًا (النساء)

وَكَلَّمَ اللّٰهُ مُوْسٰى تَكْلِيْمًا (النساء)

يٰيَحْيٰى خُذِ الْكِتٰبَ بِقُوَّةٍ (مریم)

اللہ نے ابراہیم کو دوست بنایا اور موسیٰ سے بہت اچھے طریقہ سے بات کی اے یحیٰ

کتاب کو مضبوطی سے پکڑ لو مطلب یہ کہ تم ابراہیم' موسیٰ یحییٰ کا نام لیکر آواز دو یہ سن کر میں نے زور سے آواز دی۔ یا ابراہیم' یا موسیٰ' یا یحییٰ فوراً" تین خوبصورت نوجوان اسی خیمے سے نکلے اور بڑی عزت و احترام کے ساتھ اپنی والدہ کو اونٹنی سے نیچے اتارا جب ہم سب اطمینان سے بیٹھ گئے تو خاتون نے اپنے بیٹوں سے مخاطب ہو کر یہ آیت پڑھی۔

فَابْعَثُوٓا اَحَدَكُم بِوَرِقِكُمْ هٰذِهٖٓ اِلَى الْمَدِيْنَةِ فَلْيَنْظُرْ اَيُّهَآ اَزْكٰى طَعَامًا فَلْيَاْتِكُم بِرِزْقٍ مِّنْهُ (الکہف)

اب اپنے میں سے کسی کو یہ روپیہ دے کر شہر کی طرف بھیجو پھر وہ تحقیق کرے کہ کونسا کھانا زیادہ پاکیزہ ہے سو اس میں سے تمہارے لئے وہ کھانا لے آئے ان میں سے ایک نوجوان دوڑتا ہوا گیا اور قریبی شہر سے کچھ کھانا خرید لایا وہ کھانا میرے سامنے رکھا گیا تو خاتون نے کہا۔

كُلُوْا وَاشْرَبُوْا هَنِيْٓـًٔا بِمَآ اَسْلَفْتُمْ فِى الْاَيَّامِ الْخَالِيَةِ (الحاقہ)

یعنی خوشگواری کے ساتھ کھاؤ پیئو یہ سب ان اعمال کے جو تم نے پچھلے دنوں میں کئے ہیں مجھ سے نہ رہا گیا تو میں نے نوجوان سے پوچھ لیا جب تک تم مجھے اس خاتون کی حقیقت نہ بتلاؤ گے میں اس کھانے کو ہاتھ نہیں لگاؤں گا نوجوان نے کہا یہ میری والدہ ہے انکی پچھلے 40 سال سے یہی کیفیت ہے اس عرصہ میں انہوں نے قرآن پاک کے علاوہ کوئی لفظ زبان سے نہیں نکالا انہوں نے اپنے اوپر یہ پابندی صرف اس لئے لگائی ہے کہ کوئی ایسا لفظ زبان سے نہ نکل جائے جس کی قیامت کے دن باز پرس ہو میں نے کہا ذَالِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ (الجمعہ) یہ خاتون کون تھیں ان کا نام کیا تھا اور کس قبیلہ سے تعلق رکھتی تھیں اس کے بارہ میں کچھ نہیں کہا جا سکتا کسی نے ان کی کنیت ام یحییٰ بیان کی ہے اور کسی نے ان کا نام رابعہ بصری لکھا ہے لیکن یہ سب قیاسی باتیں ہیں ان کا اصل نام اور حسب و نسب اللہ تعالیٰ کو ہی معلوم ہے۔

تقریر قاری عبدالحفیظ صاحب فیصل آبادی

فکر آخرت

الحمد لله وکفی وسلام علی عباده الذی نصطفی خصوصا علی سیدنا ومولنا وھادینا ومرشدنا محمدا لمصطفی صلی الله علیه واله وسلم الذی ما ضل صاحبکم وما غوی ومانیطق عن الھوی انا ھوالا وحی یوحی علمه شدید القوی و رضوان الله علی اصحابه الاتقی الذین ھم اصحابه الذی الدجی وعلی اله المجتبی ھم الذین فامنوا منھم بحظه الواسعه والدرجته العلی ولنعه الله علی من کذب وتولی اما بعد فاعوذ باالله من الشیطن الرجیم بسم الرحمن الرحیم

كُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ

كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ وَّيَبْقَى وَجْهُ رَبِّكَ ذُوالْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ فَبِاَيِّ اٰلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ○ وَمَا جَعَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ الْخُلْدَا

اَفَائِنْ مَّاتَ اَوْقُتِلَ انْقَلَبْتُمْ عَلٰى اَعْقَابِكُمْ صدق الله العی العظیم وصدق رسوله النبی الکریم

کسی کا کندہ نگینہ پہ نام ہوتا ہے
کسی کے کفن و دفن کا انتظام ہوتا ہے
عجب ہے تیری دنیا میرے اللہ
یا رب کسی کے کوچ کا کسی کا مقام ہوتا ہے

اللھم صلی علی محمد وعلی الی محمد کما صلیت علی ابراہیم وعلی ال ابراہیم انک حمید مجید اللھم بارک علی محمد وعلی الی محمد کما بارکت علی ابراہیم وعلی ال ابراہیم انک حمید مجید

تمام تر حمد و ثنا پاک مقدس مطہر ذات اللہ تبارک و تعالیٰ کے لئے ہے اور تمام تر درود

سلام آقائے دو جہاں رحمت کائنات فخر موجودات خاتم الرسل سید الاولین والاخرین مراد المشتاقین شفیع المزنبین سیدنا و مولنا و ھادینا و مرشدنا جناب محمد الرسول اللہ ﷺ کے لئے ہیں۔

میرا عنوان فکر آخرت ہے سوچنے کی بات ہے کہ آج کے اس عظیم جلسہ میں موضوع رکھنے کی ضرورت کیوں پیش آئی پھر اس دور میں جب کوئی فوت ہو جاتا اس کے جنازہ پڑھنے کی تیاری کی جاتی جب تک اس کو دفنا کر فارغ نہ ہو جاتے تو اسی قسم کی باتیں ہوتی رہتی تھیں کہ ساتھیو ایک دن ہم نے مرجانا ہے اور رب کے حضور حاضری دینی ہے۔ قبرستان میں آنے والے لوگ صرف اسی قسم کی باتیں کرتے تھے۔ مگر اب حالات کچھ اور ہیں آج کے فیشن پرست لوگوں کی باتیں سامنے میت کو دیکھ کر بھی دنیاداری والی باتیں ہیں اور سیاست کی باتیں ہیں۔ ساتھیو آج اسی لئے اس موضوع کا انتخاب کیا گیا ہے ہو سکتا ہے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ کسی کے دل سے زنگ اتار کر اسے اپنی رضا و رحمت والا رنگ چڑھا دے اور دعا کرو اللہ ہماری اس رات کی حاضری کو قبول فرمالے۔ اسی طرح ہربات کی ایک بنیادی گارنٹی ہوتی ہے۔ مثلاً" جہاز کا انجینئر اس بات کی گارنٹی دیتا ہے کہ جہاز کے سارے کے سارے پرزے درست ہیں اور یہ جہاز کراچی سے ٹھیک ٹھاک قاہرہ پہنچ جائے گا لیکن جہاز ابھی پرواز کرتا ہے ابھی سیدھا ہی ہوتا ہے کہ پائلٹ کی جان نکل جاتی ہے اور وہ فوت ہو جاتا ہے اس کا نائب اس کو ایک طرف کر کے جہاز والوں کو بالکل صحیح کراچی پہنچا دیتا ہے اور وہاں جا کر بیان دیتا ہے کہ ہرچیز کی کوئی نہ کوئی گارنٹی موجود ہے لیکن انسان ایک ایسی بے حقیقت چیز ہے جس کی کوئی گارنٹی نہیں۔ قاہرہ تو قاہرہ رہ گیا اس کی تو ایک منٹ ایک سیکنڈ کی بھی گارنٹی نہیں دی جا سکتی پھر میں اس موضوع پر کیوں نہ اظہار خیال کروں اللہ سے دعا ہے کہ اللہ اپنی رحمت کے ساتھ ہمارے دلوں میں آخرت کی فکر ڈال دے آپ سنتے رہتے ہیں کہ فلاں آدمی کا بلیک وارنٹ جاری ہو گیا ہے اسے سزائے موت کا خوف ہے اور وہ دن بھی آجاتا ہے جس دن اس کے رشتے داروں نے اس سے آخری ملاقات کرنی ہے۔

آخری ملاقات کے لئے اس کے رشتہ دار جا رہے ہیں اب کوئی اس کا رشتہ دار اس کی کوٹھری کے سامنے جاتا ہے اور کیا دیکھتا ہے کہ ادھر تو عیش و عشرت کی بہار ہے رنگا رنگ پروگرام لگے ہیں اس کی تو دنیا ہی اور ہے محفل رقص و سرور جاری ہے عجب نشے میں ہیں شراب پی جا رہی ہے بکواس اس قسم کی لغویات اور فضول قسم کی باتیں اس کے دوست کر رہے ہیں دیکھنے والا آدمی یہ ضرور سوچے گا عجب بات ہے صبح تین بجے تو اسے چوراہے پر سولی لٹکا دیا جائے گا یا تو یہ ابھی تک اپنی سزائے موت کی خبر سے غافل ہے اس کو پتہ ہی نہیں یا پھر اس کو معلوم تو ہو چکا ہے مگر یہ کہتا ہے کہ دنیا کی کوئی طاقت مجھے سزائے موت سے ہمکنار نہیں کر سکتی۔ ابھی کوئی آئے گا اور آ کر مجھے جیل سے نکال کر لے جائے گا ان دونوں باتوں کے علاوہ کوئی تیسری بات ہو ہی نہیں سکتی۔

ساتھیو اس طرح میرے اور آپ کے سامنے دنیاوی عیش و عشرت آرام اور خوشیاں فضول قسم کی مجلسیں دن رات گندے کاروبار رب کی نافرمانیاں اور بغاوتیں یہ سوچنے پر مجبور کر دیتی ہیں کہ میرے اور آپ تک یا تو موت والی بات پہنچی نہیں یا پہنچی تو ہے مگر ہمیں اتنا مان یقین اور ناز ہے۔ شاید ایسا انسان یہ سوچتا ہے کہ ساری دنیا تے مر جائے گی لیکن مجھے موت سے کوئی ہمکنار نہیں کر سکے گا۔ دوستو سوچنے کی بات یہ ہے کیا یہ دونوں باتیں صحیح نہیں؟ تو پھر دوستو آخرت کی فکر کرو کیونکہ رب کے دربار میں حاضری دینی ہے تو مزا تو پھر ہی ہے کہ ادھر سے آواز آ رہی ہو۔

يَاأَيَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ارْجِعِي إِلَى رَبِّكِ رَاضِيَةً مَّرْضِيَّةً فَادْخُلِي فِي عِبَادِي وَادْخُلِي جَنَّتِي

اے اطمینان والی رُوح اپنے رب کے پاس چلی جا۔ بہشت بریں کے اندر داخل ہو جا میرے نیک بندوں کے اندر داخل ہو جا دعا کرو اللھم اجعلنا منھم

حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس موت والا فرشتہ آیا اور عرض کرنے لگا حضور آپ کا موت والا وعدہ قریب آ گیا ہے اس لئے موت کی تیاری کر لو حضرت موسیٰ علیہ السلام

فرشتے کے ساتھ ناراضگی کا اظہار کرتے ہیں اور ناراضگی کی وجہ سے اس کے منہ پر تھپڑ مار دیتے ہیں۔ کہتے ہیں میرا اور موت کا کیا تعلق ہے میں موت کے ساتھ ہمکنار نہیں ہونا چاہتا فرشتہ اللہ کے دربار میں حاضر ہو کر کہتا ہے اللہ تیرا نبی تو مرنا ہی نہیں چاہتا۔ اللہ کریم نے فرمایا اے فرشتے جاؤ اور جا کر میرے نبی سے کہہ دو کہ بیل کی پشت پر ہاتھ رکھ دو جتنے بال ہاتھ کے نیچے آئیں گے اتنے سال تمہاری زندگی بڑھا دی جائے گی۔ مگر اس کے بعد پھر موت ہے حضرت موسیٰ علیہ السلام نے یہ بات سنی اور کانپ اٹھے کہنے لگے اگر موت سے پھر چھٹکارا نہیں تو پھر میری تین گذارشات ہیں۔ مولا کریم اگر منظور کر لیں تو پھر موت والا وعدہ ابھی منظور ہے۔

نمبر1۔ جب میں مروں تو میری موت والی زمین ملک شام کی ہو میں چاہتا ہوں کہ میں ملک مصر میں پیدل سفر کرتا ہوا اور خدا کے دین کی تبلیغ کرتا ہوا ملک شام پہنچوں پھر موت آئے۔

نمبر2۔ دوسرا میری قبر مسجد بیت المقدس کے سامنے ہو۔

نمبر3۔ میں اپنی قبر اپنے ہاتھوں کے ساتھ خود تیار کر لوں۔ اللہ کریم نے فرمایا مجھے منظور ہے ابھی ادھر ہی کھڑا ہے کہ اللہ کریم نے زمین کو لپٹ جانے کا حکم ارشاد فرمایا حضرت موسیٰ علیہ السلام نے دیکھا کہ کچھ آدمی بیت المقدس کے پاس قبر کھود رہے ہیں ساتھ بیت المقدس بھی موجود ہے۔ موسیٰ علیہ السلام پوچھتے ہیں کہ کس کی قبر تیار کی جا رہی ہے فرشتے عرض کرتے ہیں اللہ کے ایک بندے کی قبر تیار کی جا رہی ہے حضرت موسیٰ علیہ السلام عرض کرتے ہیں لاؤ قبر تو تم تیار کر ہی چکے ہو۔ اس کی اسامی میں تیار کر کے میں بھی ثواب حاصل کر لوں۔ قبر کی مٹی ثواب حاصل کرنے کی خاطر نکال رہے ہیں اسامی تیار کر دی تو لیٹ کر دیکھنا ہی چاہیں کہ فرشتہ آ کر السلام علیکم عرض کرتا ہے اور کہتا ہے کہ اللہ کے نبی زمین ملک شام کی ہے ساتھ مسجد اقصیٰ بھی موجود ہے اور قبر بھی آپ نے خود اپنے ہاتھوں سے تیار کر لی ہے اور خدا کا وعدہ اٹل ہے کل نفس ذائقہ الموت ہر جان نے موت کا ذائقہ چکھنا

ہے۔ اللہ کے نبی کو اپنے بچوں سے ملنا بھی نصیب نہیں ہوا۔ گھر واپس لوٹنا تو دور کی بات ہے گھر کوئی پیغام بھیجنا بھی نصیب نہیں ہوا۔ ملک شام پہنچا کر رب نے اپنا وعدہ پورا کر لیا کل نفس ذائقہ الموت

حضرت سلیمان علیہ السلام مسجد اقصیٰ کی تعمیر میں مصروف ہیں سبحان اللہ اللہ کے نیک بندوں کا دل چاہتا ہے کہ زندگی کا بہترین کارنامہ یہی ہے کہ خدا کے گھر کی تعمیر ہونی چاہیئے۔ سبحان اللہ مبارک باد کے مستحق ہیں وہ لوگ جنہوں نے اللہ کے گھر تعمیر کروائے ہیں۔ دعا کرو اللہ تبارک و تعالیٰ اپنی رحمت کے ساتھ ان کے گھر جنت الفردوس میں تیار کر دے حدیث قدسی ہے اللہ کے پیغمبر فرماتے ہیں کہ اللہ تبارک و تعالیٰ کا ارشاد ہے تو کسی پرندے کے گھر جتنی بھی مسجد بنا لے تو اپنی طاقت کے مطابق مسجد تیار کریں اپنی طاقت کی مطابق تجھے ثواب سے نواز دونگا۔ حضرت سلیمان علیہ السلام خدا کا گھر تیار کر رہے ہیں۔ مستری تعمیری کام میں مصروف ہیں۔ سبحان اللہ اللہ کے نبی علیہ السلام کے سامنے موت والا فرشتہ حاضر ہو گیا حضرت آپ کی موت والا وقت آ گیا ہے اللہ کے نبی علیہ السلام عرض کرتے ہیں اللہ مجھے مسجد تو بنا لینے دو اگر میں فوت ہو گیا تو مسجد ادھوری رہ جائے گی۔ اللہ کے نبی عرض کرتے ہیں یا اللہ مستری جن لگے ہوئے ہیں یہ بھاگ جائیں گے اور مسجد ادھوری رہ جائے گی اللہ تعالیٰ نے فرمایا سلیمان یہ کام ہمارے ذمہ رہنے دو مسجد کی تکمیل ضرور ہوگی مگر آپ کا وعدہ ٹلنے والا نہیں ہے۔ صرف آپ اتنا کام کریں کہ اپنی ٹھوڑی کے نیچے اپنا اعصاء رکھ لیں اللہ کے نبی علیہ السلام نے اپنی ٹھوڑی کے نیچے چھڑی لے لی یعنی سونا۔ اللہ کا وعدہ پورا ہو گیا اللہ کے نبی علیہ السلام ادھر ہی فوت ہو گئے اللہ اللہ جتنے روز خدا کے نبی کھڑے رہے بجری' سیمنٹ' چونا غرض جلدی جلدی کام ہو رہا ہے اللہ کے نبی علیہ السلام اسی طرح کھڑے ہیں۔ جاننے والی تو رب کی ذات ہے۔ اللہ کے نبی فوت ہو گئے ہیں یا زندہ ہیں۔ اسی طرح سالہا سال گذر گئے۔ ایک روایت میں ہے کئی سال گذر گئے غرض اسی طرح مسجد مکمل ہو گئی رنگ و روغن ہو گئے مسجد مکمل ہو گئی اللہ کے حکم سے دیمک نے سلیمان علیہ السلام کی

چھڑی یعنی سوٹے کو کھالیا چھڑی گری تو اللہ کے نبی علیہ السلام بھی گر گئے اسی لئے تو قرآن حکیم میں آتا ہے۔

فَلَمَّا خَرَّ تَبَيَّنَتِ الْجِنُّ أَنْ لَّوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ الْغَيْبَ مَا لَبِثُوا فِي الْعَذَابِ الْمُهِينِ مگر یہ بات تو ماننی پڑے گی کل نفس ذائقة الموت ہر جان موت کا ذائقہ چکھنے والی ہے۔

عزیزو ایک بچہ اپنے والد سے کہتا ہے ابا جی دل چاہتا ہے کہ آپ میری زندگی میں فصلیں پک کر کٹتی ہوئی دیکھیں والد کہتا ہے پگلے تم پکی ہوئی فصلیں کٹنے کی بات کرتے ہو میں نے تو کچی فصلیں کٹتی ہوئی دیکھی ہیں۔

ساتھیو معلوم ہوا وہ بچوں کو اپنے پاس بلا لے تو اس کی مرضی ہے جوانوں کی گردنیں توڑ دے تو اسکی مرضی' بڑھاپے میں کسی کو اپنے پاس بلا لے تو اس کی مرضی ہے۔ رب کی قسم اس کے وعدہ میں کوئی ڈھیل کوئی مہلت ہو ہی نہیں سکتی۔ اسکے وعدہ میں کسی قسم کی ٹال مٹول ہو ہی نہیں سکتی۔

کل نفس ذائقة الموت ہر نفس نے موت کا ذائقہ چکھنا ہے ساتھیو موت کی تیار کرنی چاہئے کہ جب ہم مر کر اللہ کے دربار میں حاضر ہوں تو اللہ تعالیٰ فرمائیں گے کہ اے بندو بتاؤ تم کیا لے کر میرے دربار میں حاضر ہوئے ہو۔ تو ہم عرض کریں گے اللہ تیری رضا و رحمت پر بھروسہ کر کے تیری خدمت میں حاضر ہوا ہوں تو اللہ تبارک و تعالیٰ کہہ دیں کہ اے بندے جا تجھے معاف کر کے چھوڑ دیا ہے۔ تو پھر سمجھو کامیابی ہو گئی ہے اللہ اللہ میرے پیارے پیغمبر کے سامنے ایک مشرک قبروں میں سے ایک بوسیدہ ہڈی اٹھا کر لے گیا۔ جو بالکل راکھ بن چکی ہڈی کو اپنے ہاتھوں کے ساتھ توڑ رہا ہے کہتا ہے مَنْ يُّحْيِ الْعِظَامَ وَهِيَ رَمِيْمٌ کہتا ہے ان راکھ اور ریت بن چکی ہڈیوں کو بھلا کون زندہ کرے گا نبی بھی جواب دیں بھلا ایسی بوسیدہ ہڈیوں کو کون زندہ کریگا میرے اللہ نے جواب میں فرمایا اے میرے لاڈلے اور پیغمبروں کے تاجدار اور سردار نبی آپ اعلان فرما دیں۔

قُلْ يُحْيِيهَا الَّذِي أَنْشَأَهَا أَوَّلَ مَرَّةٍ وَهُوَ بِكُلِّ خَلْقٍ عَلِيمٌ

اے نبی کہہ دیجئے ان ہڈیوں کو وہی ذات زندہ کریگی جس نے انکو پہلی مرتبہ زندہ کیا تھا۔

وہ اللہ جس نے تمہیں پانی کے ایک قطرے سے پیدا کر کے اتنا بڑا انسان بنا دیا وہی اللہ تمہاری ہڈیوں کو جوڑ کر ان سے قیامت کے روز حساب و کتاب لے گا۔ سورۃ القیامہ میں اللہ تبارک و تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں۔

لَآ اُقۡسِمُ بِیَوۡمِ الۡقِیَامَةِ وَلَآ اُقۡسِمُ بِالنَّفۡسِ اللَّوَّامَةِ اَیَحۡسَبُ الۡاِنۡسَانُ اَنۡ لَّنۡ نَّجۡمَعَ عِظَامَهٗ بَلٰی قٰدِرِیۡنَ عَلٰۤی اَنۡ نُّسَوِّیَ بَنَانَهٗ بَلۡ یُرِیۡدُ الۡاِنۡسَانُ لِیَفۡجُرَ اَمَامَهٗ لَآ اُقۡسِمُ بِیَوۡمِ الۡقِیٰمَةِ "قسم ہے ہم قیامت ضرور برپا کریں گے اور ہم اس بات پر بھی قادر ہیں کہ مٹی کی طرح بوسیدہ ہو چکی ہڈیوں' ریت ہو چکی ہڈیوں کو' کیچڑ ہو چکی ہڈیوں کو سمیٹ کر ان سے حساب و کتاب لیں گے اس لئے عزیزو آخرت کی فکر کرنی چاہئے۔

کل نفس ذائقه الموت ہر جان موت کا ذائقہ چکھنے والی ہے

ساتھیو! حضرت یعقوب علیہ السلام کا موت کا وقت جب قریب پہنچا حضرت کے پیارے بچے بھی پاس ہی موجود ہیں حضرت یوسف علیہ السلام بنیامین' یہودا وغیرہ سب موجود ہیں اللہ کریم نے ان کی اس مرض کو رہتی دنیا تک قرآن پاک کے اندر محفوظ فرما دیا۔ فرمایا

اَمۡ کُنۡتُمۡ شُهَدَآءَ اِذۡ حَضَرَ یَعۡقُوۡبَ الۡمَوۡتُ اِذۡ قَالَ لِبَنِیۡهِ مَا تَعۡبُدُوۡنَ مِنۡۢ بَعۡدِیۡ قَالُوۡا نَعۡبُدُ اِلٰهَكَ

حضرت یعقوب علیہ السلام کا موت والا وقت جب قریب پہنچا تو اپنے بچوں کو مخاطب کر کے پوچھنے لگے۔ مَا تَعۡبُدُوۡنَ مِنۡۢ بَعۡدِیۡ میرے بچو ذرا میرا بھی کلیجہ ٹھنڈا کر دو کہ تم میرے بعد کس کی پوجا کرو گے کیوں جی میں نے کئی بد نصیبوں کو مرتے دیکھا ہے کئی ایسے بھی ہیں جو دور دو آنے کا سوال کرتے مر گئے کوئی بد نصیب نامراد ایسا بھی دیکھا گیا کہ حقہ حقہ مانگتے مر گیا کئی ایسے لوگ بھی مرتے دیکھے گئے جو منہ سے گالی گلوچ غلط بکواس کرتے اس دنیا سے چلے گئے ایک نوجوان ہسپتال میں ایسی حالت میں بھی مرتے دیکھا جو اپنی موٹر کار کار

کرتے جان دے گیا ایک خوش نصیب نوجوان کے بارہ میں یہ بھی سنا گیا کہ وہ افغانستان میں جہاد کے موقع پر جب زخمی ہوا لیکن ابھی روح جسم میں موجود ہے کہتا ہے میری کلاشنکوف کدھر ہے کرتے کرتے جان نکل گئی۔

عزیزو ہر حال میں اس پرانی حویلی سے دھواں نکل جانا ہے ہر حال میں اس ڈھانچے نے خالی ہو جانا ہے ہر حال میں رب کے دربار میں حاضری دینی ہے میں عرض کر رہا تھا کہ حضرت یعقوب علیہ السلام نے اپنے بیٹوں کو مخاطب کر کے پوچھا ما تعبدون من بعدی تم میرے بعد کس کی عبادت کرو گے قربان جاؤں اللہ کے نبیوں کو اللہ کے نیک بندوں کو مرتے وقت بھی ایک ہی خیال رہتا ہے کہ میری اولاد کو نیک ہونا چاہئے تاکہ میرے مرنے کے بعد میری قبر پر کھڑے ہو کر ہاتھ اٹھا کر یہ دعا تو کریں۔

رَبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيٰنِي صَغِيرًا

رَبَّنَا اغْفِرْلِي وَلِوَالِدَيَّ وَلِلْمُؤْمِنِينَ يَوْمَ يَقُوْمُ الْحِسَابُ

الٰہی مجھے اور میرے والدین کو معاف فرما۔ اللہ اللہ کائنات کے والی کی قسم جو والدین اپنے بچوں کے لئے اخلاص اور مہروفا رکھتے ہیں تو کوئی باپ اپنے بچے کے لئے بخیل نہیں ہو سکتا اس کے اخلاق اور مہر کا تقاضا ہے کہ جب بھی اس کا دل دکھے گا اس کے منہ سے ہمیشہ اولاد کے لئے دعا نکلے گی۔ الٰہی میری اولاد کو ہدایت سے نواز دنیا کے اندر رہنے والے لوگو بیوی دیکھتی ہے کہ میرا شوہر دوسرے ملک جا رہا ہے بچے بھی دیکھتے ہیں تو سوال کرتے ہیں۔ ابو جی بتائیں تو سہی آپ ہمارے لئے کیا لائیں گے۔ بیوی بھی کہتی ہے سرکار میرے لئے فلاں فلاں چیز لانا پھر وہ بیرون ملک چلا جاتا ہے واپس آتا ہے تو بیٹی' بیٹا' بیوی غرض سب کہتے ہیں کہ ہمارے لئے فلاں فلاں چیز ضرور لانا صرف ایک ماں کا دل ہے جو دعائیں کرتی ہے کہ وہ کونسا وقت ہو گا جب میرا بیٹا خیرو سلامتی سے گھر واپس آئے گا۔ جب وہ گھر پہنچ جاتا ہے تو بچے پوچھتے ہیں' بیوی پوچھتی ہے کہ آپ ہمارے لئے کیا لائے ہیں۔ صرف ایک ماں ہے جو پوچھتی ہے بیٹا خیریت و سلامتی سکھ کے ساتھ تو پہنچے ہو بیٹا تیری طبیعت تو ٹھیک ہے نا۔ یہ

مرتبہ اللہ تعالیٰ نے صرف ماں کو ہی عطا فرمایا ہے کہ کسی نے یہ بات بالکل ٹھیک کہی ہے (ماواں تے ٹھنڈیاں چھاواں)

نصیب والو اپنی زندگی میں والدین کی قدر کرو۔ جب والدین فوت ہو جائیں تو ہاتھ اٹھا کر عرض کیا کرو رب ارحمھما کما ربینی صغیرا جس طرح انہوں نے مجھ پر دنیا میں شفقیں کی ہیں اللہ آخرت میں ان پر رضا و رحمت والی چادر پھیلا دینا۔

عزیزو حضرت یعقوب اور حضرت یوسف علیہ السلام آپس میں بچھڑ گئے تو یعقوب علیہ السلام ایک دن عزرائیل فرشتے سے پوچھتے ہیں کہ اے فرشتے میں اپنے بیٹے کے غم میں نے اپنے بیٹے کے غم میں اپنی آنکھوں کو کھو دیا ہے۔ تم یہ تو بتاؤ میرے بیٹے نے تیرے ہاتھوں موت والا جام پی لیا ہے یا نہیں فرشتہ کہتا ہے کہ نہیں۔ حضرت یعقوب علیہ السلام فرماتے ہیں کہ مجھے یہ تو بتاؤ کہ میرا بیٹا ایمان والا بھی ہے یا ایمان کو کھو بیٹھا ہے۔ میرے بیٹے کے پاس دین ہے یا اس کو بھی کھو چکا ہے۔ قربان جاؤں حضرت یعقوب علیہ السلام نے بیٹے کی مال و جائیداد اور بلڈ نگیں بادشاہت کے بارہ میں نہیں پوچھا سوال صرف یہ کیا کہ میرے بیٹے کے پاس دین کی دولت بھی ہے یا اس سے محروم ہو چکا ہے فرشتے نے عرض کیا حضرت وہ تو اللہ کے نبی بن چکے ہیں سبحان اللہ معلوم ہوا حضرت نے مرتے وقت بھی یہی سوال کیا تھا ما تعبدون من بعدی میرے بعد تم کس کی عبادت کرو گے بیٹوں نے یک زبان ہو کر جواب دیا۔

قَالُوْا نَعْبُدُ اِلٰهَكَ وَاِلٰهَ اٰبَآئِكَ اِبْرٰهِيْمَ وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ اِلٰهًا وَّاحِدًا وَّنَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ○

ابو جی ہم ایک ہی خدا کی پوجا کریں گے جو ابو ابراہیم اسماعیل اسحٰق کا بھی خدا ہے۔ ایمان والو اپنے بچوں کے لئے بھی خیر و برکت کی دعا کرتے رہا کرو سب سے بڑی خیر و برکت یہی ہے کہ بچوں کو دیندار ہونا چاہئے عزیزو اپنے بچوں میں صرف ایک بات کا خیال رکھو اگر تم اپنے بچوں میں بہار تلاش کرو تو صرف دین کی بہار تلاش کرو کل نفس ذائقہ الموت

جناب ابوبکر صدیق ﷛ کا موت والا وقت جب قریب آیا صدیقہ کائنات جناب سیدہ عائشہ ؓ اپنے والد کے سرہانے بیٹھی ہوئی ہیں ساتھ ساتھ روئی جا رہی ہیں۔ جناب ابوبکر صدیق ؓ یہ سمجھتے ہیں کہ شاید میری بیٹی اس لئے رو رہی ہے کہ میں نے مکے کے اندر آنحضرت ﷺ سے زیادہ پیارا اپنا مال سمجھا تھا۔ بیٹی کہتی ہے ابوجی یہ بات تو نہیں ابوبکر فرماتے ہیں۔ بیٹی رو کیوں رہی ہو آخر رونے کی کوئی وجہ تو ہو گی۔ بیٹی کہتی ہے ابوجی رونا تو اس بات پر آ رہا ہے۔ ابوجی آپ دنیا سے رخصت ہو رہے ہیں۔ حالانکہ آپ کروڑوں درہموں اور دیناروں کے مالک تھے مگر فوت ہوتے وقت گھر میں نہ کفن موجود ہے اور نہ ہی اتنے پیسے موجود ہیں جن سے کفن خریدا جا سکے۔ صرف گھر میں ایک چادر ہے جس پر زعفران کے دھبے لگے ہیں۔ جناب ابوبکر بیٹی کے سر پر دست شفقت رکھ کر کہتے ہیں کہ بیٹی یہ بھی کوئی رونے کی بات ہے جب میں فوت ہو جاؤں تو میری انہیں دونوں پرانی چادروں کا میرا کفن بنا لینا اگر نیا کپڑا میسر ہو تو کسی یتیم غریب مسکین کو دے دینا۔ فوت شدہ بندے سے زیادہ نئے کپڑے کی زندہ کو ضرورت ہوتی ہے۔ مردے کے لئے تو کوئی فرق نہیں پڑتا کفن چاہے نیا ہو یا پرانا فرق تو اس بات سے پڑتا ہے اگر اللہ کریم معاف فرما دیں تو تب ہی انسان جنت کا حقدار اور مستحق ٹھہرتا ہے اس لئے عرض کر رہا تھا۔

کل نفس ذائقه الموت

میرے پیارے پیغمبر ﷺ کتنا عجیب منظر ہو گا کہ جناب چھ سال کی عمر میں اپنی والدہ محترمہ جناب سیدہ آمنہ کے ساتھ مدینہ طیبہ جا رہے ہیں۔ راستہ میں ابوا کے مقام پر سیدہ آمنہ فوت ہو گئی۔ اللہ اللہ میرے پیارے نبی اپنی والدہ کے پاس بیٹھے ہوئے ہیں۔ والدہ بھی سمجھ رہی ہے کہ پہلے میرا بیٹا یتیم پہلے والد کے سائے سے محروم رہا اور اب والدہ بھی جدائیاں دے رہی ہے۔ میرے پیارے پیغمبر ﷺ اپنی والدہ کے کلیجہ کے ساتھ لگ کے بیٹھے ہوئے ہیں۔

اللہ اللہ اسی کے بارے میں مولنا کہتے ہیں۔

مکہ دور تے دور مدینہ خویشان خبر نہ کوئی
وچ پردیساں مقدر والی بات برابر ہوئی
آ گیا وقت جدائیاں والا دردوں ہنجو جاری
چپ کر جدوں کول مائی دے بیٹھے نبی غفاری

میرے پیارے پیغمبر جناب محمد الرسول اللہ ﷺ اپنی والدہ محترمہ کے پاس بیٹھے ہوئے ہیں پردیس کے اندر رب تعالیٰ کی مقدر والی بات پوری ہو گئی۔

ہک معصوم دوجا پردیسی رب نوں معلم ہے حالا
وچ پردیساں کیویں آیا وقت جدائیاں والا

اللہ اللہ پیارے پیغمبر جناب محمد الرسول اللہ ﷺ اپنی والدہ کے کلیجہ کے ساتھ سر لگا کر بیٹھے ہوئے ہیں۔ اللہ رب العزت کا آسمان بھی دیکھ رہا ہے فرشتے بھی دیکھ رہے ہیں۔ پیارے پیغمبر کی والدہ ماجدہ اس دنیا سے رخصت ہونے کی تیار کر رہی ہیں اور اپنے لاڈلے یتیم کی طرف دیکھ رہی ہیں۔

ویکھے پئی یتیم نبی نوں لگیاں ہون جدائیاں
غم تھیں ہنجو داخل ہویاں باتاں درد سنائیاں
چھم چھم ہنجو داخل ہویاں باتاں درد سنائیاں
عمر تیری وچ برکت ہوئے بہت دعا فرمائی
اکھیاں میریاں ہنجو رون بات مقدر والی ہوئی

میرے پیارے پیغمبر کو سیدہ آمنہ اپنے سینے سے لگا کر درد بھری باتیں کر رہی ہیں۔ اسی حالت میں آنحضرت ﷺ اپنی والدہ سے جدا ہو گئے۔ آنحضرت ﷺ کی صرف والدہ ہی والدہ تو دنیا پر تھی۔ نہ ہی باپ سردار عبداللہ نہ داذا عبدالمطلب کیونکہ اللہ تعالیٰ کی مقدر والی بات پوری ہو چکی تھی۔ کل نفس ذائقہ الموت ہر نفس نے موت کا ذائقہ چکھنا ہے۔ میرے پیارے پیغمبر جناب محمد الرسول اللہ ﷺ کو مسجد میں پیغام گیا کہ آپ کو سیدہ جویریہ بلا رہی ہیں۔ حضرت گھر تشریف لائے بی بی سودہ دم توڑتا ہوا پیارا بچہ ابراہیم جو

آنحضرت ﷺ کی انگلی پکڑ کر چلنے والا اور آپ کے ساتھ توتلی توتلی باتیں کرنے والا پیارا لاڈلہ شہزادہ میٹھی میٹھی باتیں کرنے والا میرے پیارے نبی ﷺ کی گود میں بی بی سودہ نے ڈال دیا آخری سانس لے رہا ہے پیارے نبی ﷺ نے آسمانوں کی طرف دیکھا عرض کرنے لگے عرش والے اگر تو بخش دے تو تیرے لئے کوئی مشکل نہیں مگر مقدر والی بات ایسے ہی ہے کہ بچے نے میرے نبی ﷺ کی گود میں آخری سانس لینے ہیں اللہ کے نبی ﷺ بچے کی طرف دیکھتے ہیں اور کبھی آسمانوں کی طرف۔ زبان پر یہی بات جاری ہے کہ عرش والے اگر تو معاف کردے تو تیرے لئے کوئی مشکل نہیں ہیں۔ آخری ہچکی آئی میرے نبی ﷺ کے پیارے بچے نے گود میں ہی دم توڑ دیا۔ عزیزو کل نفس ذائقہ الموت میرے پیارے نبی کریم ﷺ کے صحابہ کرام نے کفن و دفن کا انتظام شروع کردیا جنازہ قبرستان کے اندر اٹھا کر لے آئے میرے پیارے نبی کریم ﷺ نے اپنے شہزادے کا جنازہ پڑھایا۔ بچے کو خود اٹھا کر قبر کے اندر رکھ رہے ہیں کفن کے بند کھول رہے ہیں اور ساتھ ہی ساتھ فرماتے ہیں۔

وَاِنَّا بِفِرَاقِکَ یَا اِبْرَاہِیْمُ لَمَحْزُوْنُوْنَ اے ابراہیم ہم تیری جدائی کی وجہ سے بہت پریشان ہیں ابراہیم اگر وین کرنے کی اجازت ہوتی تو تیرا باپ ایسا وین (بین) کرتا کہ قیامت کی دیواروں تک کسی نے ایسا بین نہ کیا ہوتا پر ابراہیم تیرا والد تیری موت پر صبر سے کام لیتا ہے کیونکہ رب نے بین کرنے کی اجازت ہی نہیں دی۔

کل نفس ذائقہ الموت ہر نفس نے موت کا ذائقہ چکھنا ہے۔

آنحضرت ﷺ رو رہے ہیں رو رو کر داڑھی مبارک بھیگ گئی ہے صحابہ عرض کرتے ہیں یا رسول اللہ ﷺ آپ بھی روتے ہیں؟ آنحضرت ﷺ کہنے لگے صحابیو میں بھی اپنے سینے میں انسان کا دل رکھتا ہوں پتھر کا دل تو نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس میں وہ رحمت رکھی ہے جس کی ترجمانی آنکھیں کرتی ہیں یعنی انسان کے جذبات کی عکاسی آنکھوں کے ذریعہ سے ہوتی ہے مگر یہ بات تو تسلیم کرنا پڑے گی کہ آنحضرت ﷺ اپنے بیٹے کی جدائی

میں اتنے اداس اور غمگین ہیں کہ فرماتے ہیں انا بفراقک یا ابراہیم لمحذونون مگر اللہ کا وعدہ پورا ہو گیا۔

حضرت انسؓ سے مروی ہے کہ ہم ابی السیف جو آنحضرت ﷺ کے بیٹے کی دایہ تھی آنحضرت ﷺ کے پاس داخل ہوئے اس حال میں کہ آپ کا بیٹا نذع کی کشمکش میں مبتلا تھا۔

فَجَعَلَتْ عَيْنَا رَسُوْلِ اللّٰه صلى الله عليه واله وسلم تَذْرِفَانِ فَقَالَ لَهٗ عَبْدُالرَّحْمٰنِ ابْنُ عَوْفٍ وَاَنْتَ يَارَسُوْلَ اللّٰه صلى الله عليه واله وسلم فَقَالَ لَهٗ يَا ابْنَ عَوْفٍ اِنَّهَا رَحْمَةٌ ثُمَّ اَتْبَعَهَا بِاُخْرٰى فَقَالَ اِنَّ الْعَيْنَ تَدْمَعُ وَالْقَلْبُ يَحْزُنُ وَلَا نَقُوْلُ اِلَّا مَا يَرْضٰى رَبُّنَا وَاِنَّا بِفِرَاقِكَ يَا اِبْرَاهِيْمُ لَمَحْزُوْنُوْنَ (متفق علیہ)

میرے پیارے پیغمبر ﷺ جنازہ کی تدفین سے فارغ ہو کر گھر پہنچے تو دیکھتے ہیں کہ گود والی کی گود خالی ہو چکی ہے حضرت جویریہ بہت زیادہ پریشان ہیں آنحضرت ﷺ حضرت جویریہ کو بلا کر کہتے ہیں آؤ جویریہ میں تمہیں ایک خوبصورت منظر دکھاؤں جویرہ ذرا آسمان کی طرف تو دیکھو آنحضرت کی بیوی آسمان کی طرف دیکھتی ہے کیا دیکھتی ہیں کہ ابراہیم کو حوریں اٹھا کر لوریاں دے رہی ہیں جھولا جھلا رہی ہیں۔

کہتے ہیں جویریہ دیکھ لو خداوند قدوس نے تمہاری گود سے بہتر گود ابراہیم کو دے دی ہے لیکن یہ بات تو تسلیم کرنا پڑے گی۔ کل نفس ذائقه الموت عزیزو میں موت کے بارہ میں بیان کر رہا ہوں میرے پیارے نبی ﷺ حجتہ الوداع کے موقع پر صحابہ کر فرما رہے تھے۔ صحابیوں میں نے اللہ کے دین کا حق ادا کر دیا ہے کہ نہیں؟ پیغمبر آخر الزماں جناب محمد الرسول اللہ ﷺ پر یہ آیتیں نازل ہو گئیں۔

اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ وَرَضِیْتُ لَکُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا پیارے پیغمبر کے صحابہ کرام خوش ہو رہے ہیں محرم راز نبوت جناب ابو بکر صدیق ایک کونے میں بیٹھ کر روئے جا رہے ہیں رو رو کر ابو بکر کی داڑی بھیگ گئی آنکھیں سرخ ہو گئی ہیں۔ عمر فاروق فرماتے ہیں کہ سب نظر آ رہے ہیں لیکن ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نظر نہیں آ رہے۔ ابو بکر ایک کونے میں بیٹھ کر رو رہے ہیں عمر فاروق ؓ جناب صدیق اکبر کو اس حالت میں دیکھ کر فرماتے ہیں کہ شاید آپ کو یہ اطلاع پہلے نہ ملی کہ اللہ کریم نے الیوم اکملت والی آیت نازل فرما کر ہمارے دین کو مکمل کر دیا ہے آج تو یہودی بھی باتیں کر رہے ہیں کہ اگر یہ آیت ہمیں مل جاتی تو ہم آج کا عید کا دن بنا لیتے ابو بکر آپ کیوں رو رہے ہیں کیا آپ کو اس آیت کے نازل ہونے کی خوشی نہیں ہوئی۔ حضرت ابو بکر صدیق فرماتے ہیں جو آپ کو خوشیاں دلا رہی ہے وہی آیت مجھے غم میں مبتلا کر رہی ہے اللہ جب کسی نبی کے ذریعہ سے اپنا دین مکمل کروا لیتے ہیں تو پھر اپنے نبی کو اپنے پاس بلا لیتے ہیں اس کا مطلب یہ ہے کہ اللہ کے نبی اب ہمیں یتیم کر جائیں گے اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اب ہمیں اکیلا چھوڑ جائیں گے۔

الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی والی آیت نازل ہو چکی ہے۔ اللہ کے پیغمبر صحابہ کرام سے فرما رہے ہیں میرے صحابیو اگلے سال تم تو حج کرنے کے لئے آؤ گے لیکن شاید میں تمہارے ساتھ نہ آ سکوں۔ صحابہ دور ہونے کی وجہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے الفاظ سمجھ نہ سکے۔ رمضان المبارک آیا جبرائیل علیہ السلام نے دو دفعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ قرآن کا دور کیا۔ جبرائیل دوسری مرتبہ دور کروا کر واپس جا رہے ہیں کبھی آگے دیکھتے ہیں کبھی پیچھے دیکھتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پوچھتے ہیں جبرائیل آپ نے پہلے تو ایسا کبھی نہیں کیا تھا آپ کبھی آگے کی طرف دیکھتے ہیں اور کبھی پیچھے کی طرف دیکھ رہے ہیں اس کی کیا وجہ ہے۔

جبرائیل عرض کرتے ہیں محبوبہ آگے کی طرف دیکھتا ہوں تو اگلی جگہ کم نظر آتی ہے پیچھے کی طرف دیکھتا ہوں تو سوچتا ہوں کہ آپ کا چہرہ آخری دفعہ دیکھ رہا ہوں نہ ہی اب میں کسی کی طرف وحی لے کر آؤں گا اور نہ ہی کوئی وحی والا آئے گا۔ نبی کی ضرورت بھی دنیا سے ختم ہو گئی تو وحی کی بھی ضرورت ختم ہو گئی میرے پیار پیغمبر صحابہ کرام کو فرما رہے ہیں کہ

ایک بندے کو اللہ تعالیٰ نے اختیار دے دیا ہے کہ چاہے وہ دنیا کے اندر رہنا پسند کرلے یا اپنے رب کے پاس جانا پسند کرے۔ تو اس نے اللہ کے پاس جانا پسند کرلیا ہے۔ پیارے پیغمبر رحمت دو عالم ﷺ گیارہ ربیع الاول کو فرما رہے ہیں مُرُوْا اَبَابَکْرٍ فَلْیُصَلِّ بِالنَّاسِ ابو بکر کو کہہ دو کہ لوگوں کو نماز پڑھا دے۔ صدیقہ کائنات کہنے لگی حضرت ابو بکر کے علاوہ کسی دوسرے سے کہہ دیں کہ وہ امامت کروا دیں کیونکہ اِنَّہٗ رَقِیْقُ الْقَلْبِ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللہ علیہ والہ وسلم حضرت حفصہ سے بھی یہی بات کہلوائی کہ کوئی اور جماعت کروا دے ابو بکر آپ کے مصلیٰ پر کھڑے نہیں ہو سکتے لیکن آنحضرت ﷺ کہنے لگے اِنَّکُنَّ کُنْتُنَّ لَاَ خَوَاتُ یُوْسُفَ تم تو یوسف والی عورتوں کی طرح میرے ساتھ باتیں کر رہی ہو مُرُوْا اَبَابَکْرٍ فَلْیُصَلِّ بِالنَّاسِ حضرت ابو بکر صدیق ؓ دلگرفتہ ہو کر آنحضرت ﷺ کے مصلی پر کھڑے ہو جاتے ہیں۔

صحابہ کرام کی چیخیں نکل رہی ہیں کہ آنحضرت ﷺ آج اپنے مصلی پر موجود نہیں ہیں۔ آنحضرت ﷺ عبدالرحمن، حضرت علی ؓ، حضرت عباس ؓ کے کاندھوں پر ہاتھ رکھ کر سہارا لیکر مسجد میں تشریف لائے صفوں میں سے آہستہ آہستہ گذر کر آکر ابو بکر کی بائیں جانب بیٹھ گئے ابو بکر دائیں طرف آنحضرت ﷺ بائیں طرف۔ آنحضرت ﷺ ابو بکر کو نماز پڑھا رہے ہیں اور ابو بکر لوگوں کو نماز پڑھا رہے ہیں اسی طرح ساری نماز مکمل کرلی۔ حضرت نماز مکمل کر کے دیوار کے ساتھ ٹیک لگا کر بیٹھ گئے ہیں سارے صحابہ کے سانس رک گئے آنحضرت ﷺ فرماتے ہیں صحابیو میرا اور تمہارا کافی عرصہ اکٹھا گذرا ہے اگر میں نے کسی سے کوئی قرض لیا ہو یا کوئی کس کو تکلیف پہنچائی ہو تو وہ آج اس کا مجھ سے بدلہ لے سکتا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے جس بندے کو دو اختیارات دیئے تھے اس نے اللہ کے پاس جانا پسند کرلیا ہے یہ بات سن کر صحابہ کرام کی چیخیں نکل گئیں۔ پھر بدلہ لینے کا موقع آیا فرمایا شاید تمہیں پھر بدلہ لینے کا موقع ملے یا نہ ملے جس نے مجھ سے کسی قسم کا کوئی بدلہ لینا ہے لے لے۔ ایک آدمی کھڑا ہو کر کہتا ہے حضرت جب آپ نے مجھے مارا تھا تو آپ کے ہاتھ میں چھڑی تھی اور میرا ہاتھ خالی تھا۔ حضرت نے فرمایا صحابیو اسے ایک چھڑی لا دو صحابہ کرام نے چھڑی تو لا دی لیکن اس کو باری باری پکڑ کر عرض یہی کرتے ہیں کہ تم نبی کریم ﷺ کی جگہ ہمیں مار لو۔

حضرت عمرؓ فرماتے ہیں اگر تم نے نبی کریم ﷺ کو ہاتھ لگایا تو میں تمہاری گردن اتار دوں گا جناب حسن و حسین فرماتے ہیں ہمارے ابوجی کو اس وقت بہت سخت تکلیف ہے لہذا ان کی جگہ تم ہم سے بدلہ لے لو۔ آنحضرت ﷺ تکلیف کی حالت میں دیوار کے ساتھ ٹیک لگا کر بیٹھے ہیں مسلسل فرما رہے ہیں اس کو چھوڑ دو تاکہ یہ مجھ سے بدلہ لے سکے۔ لیکن صحابی عرض کرتا ہے جناب جب آپ نے مجھے چھڑی ماری تھی تب میرا پیٹ ننگا تھا آپ کے جسم پر قمیض موجود ہے جناب ﷺ نے لیٹے لیٹے اپنے جسم سے کپڑا ہٹا دیا۔ صحابی دوڑ کر آیا سوٹی کو توڑ کر پاؤں کے نیچے ملتا ہوا آنحضرت ﷺ کے جسم کے ساتھ آ کر لپٹ گیا اور کمر مبارک کو بچوں کی طرح چومنا شروع کر دیا۔ کہتا ہے حضور ﷺ گستاخی کا ارادہ نہیں تھا ساتھ روئی جا رہا ہے۔ ساتھ کہتا ہے کہ ارادہ یہی تھا کہ شاید آپ کی کمر کا بوسہ لینے سے میں جنت کا مستحق ٹھہر جاؤں۔ ہو سکتا ہے کہ میری اور آپ کی یہ آخری ملاقات ہو اور آپ کو چومنا ہی میری بخشش کا ذریعہ بن جائے۔ آنحضرت ﷺ کے پاس ایک عورت آئی اور عرض کرنے لگی حضور نماز میں میرا دل نہیں لگتا۔ اللہ سے دعا کریں کہ نماز میں میرا دل لگ جائے پیارے پیغمبر ﷺ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرہ میں جا کر چھڑی اس کے سر کے اوپر رکھی اور آسمانوں کی طرف منہ اٹھا کر کہنے لگے عرش والیا اس کا نماز میں دل نہیں لگتا اس کا نماز میں دل لگا دے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا اپنا سر سجدے سے اٹھاؤ عورت کہنے لگی حضور سر سجدے سے اٹھانے کو دل ہی نہیں چاہتا۔ سبحان اللہ

پیارے نبی کریم ﷺ نے صدیقہ کائنات کے کلیجہ پر اپنا سر لگایا ہوا ہے حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ میری زندگی کی آخری رات اس طرح آئی کہ میں نے دعا کے لئے اپنے دونوں ہاتھ پھیلائے ہوئے ہیں اور دعا مانگ رہی ہیں اَللّٰھُمَّ اَذْھِبِ الْبَاْسَ رَبَّ النَّاسِ وَاشْفِ اَنْتَ الشَّافِیْ لَا شِفَاءَ اِلَّا شِفَاءُکَ شِفَاءً لَا یُغَادِرُ سَقَمًا

اے تمام دنیا کے بادشاہ شفایاب کرنے والے میرے پیارے محمد ﷺ کو بھی شفایاب کر دے۔ صدیقہ کائنات دوسری مرتبہ پھر یہ دعا پڑھتی ہیں۔

اَذْھِبِ الْبَاْسَ وَاشْفِ اَنْتَ الشَّافِیْ لَا شِفَاءَ اِلَّا شِفَاءُکَ شِفَاً لَا یُغَادِرُ سَقَمًا

میرے پیارے پیغمبر جناب محمد الرسول اللہ ﷺ نے صدیقہ کائنات کے دعا والے ہاتھ پکڑ لئے کہنے لگے اب دعا نہ کرو اب دعا کی ضرورت ختم ہو گئی ہے میرے حکیم نے میری نبض پر ہاتھ رکھ دیا ہے۔ اور فرمایا ہے

انی فعال لما یرید میرا وعدہ پورا ہونے والا ہے صدیقہ کائنات فرماتی ہیں میرے دعا والے ہاتھ خالی واپس آ گئے۔ میرے پیارے نبی زندگی کی آخری رات گذار رہے ہیں صدیقہ فرماتی ہیں میں نے پورے گھر میں نظر دوڑائی نہ گھر میں چراغ نظر آیا نہ ہی دیئے میں ڈالنے کے لئے تیل نظر آیا میں نے پڑوسیوں کو آواز دے کر کہا مجھے تھوڑا سا دیئے میں تیل ڈالنے کے لئے دے دو تاکہ میں اپنے سرتاج جناب محمد ﷺ کا چہرہ جی بھر کر دیکھ لوں' جی بھر کر ان کا دیدار کر لوں' صدیقہ کائنات ساری رات پیغمبر آخر الزمان جناب رسول اللہ ﷺ کا سر مبارک اپنے سینے کے ساتھ لگا کر گذار دی صدیقہ کونین کہتی ہیں سارے صحابہ پریشان ہیں۔ ازواج مطہرات دعائیں کر رہی ہیں میرے پیارے پیغمبر اپنی زندگی کی آخری گھڑیاں پوری کر رہے ہیں اور بار بار بارگاہ ایزدی میں عرض کر رہے ہیں اللھم الرفیق الا علی الٰہی سب سے اعلیٰ رفاقت نصیب فرما۔ اللہ دنیا سے جی بھر گیا ہے۔ اللہ دنیا پر رہنے کو دل نہیں چاہتا۔ مولا مجھے اپنے پاس بلا لو۔ اللھم الی الرفیق الا علی صدیقہ کائنات فرماتی ہیں پیارے پیغمبر علیہ السلام کی لاڈلی بچی فاطمہ بار بار فرماتی ہیں۔ واکرباہ میرے والد کتنی تکلیف میں ہیں۔ پیارے پیغمبر نے جب یہ بات سنی تو کہنے لگے میری بچی آج کے بعد تیرے والد کی ساری تکلیفیں رب ختم کر دے گا۔ سیدہ فاطمہ فرماتی ہیں ابو جی باہر دروازے پر کسی نے دستک دی ہے پتہ نہیں کون ہے جو بار بار دروازہ دستک دے کر پیچھے ہٹ جاتا ہے اور نظر نہیں آتا فرمایا بیٹی یہ وہ ہے جو کبھی کسی در سے خالی نہیں لوٹا۔ جو بچوں کو یتیم کر دیتا ہے' ماؤں سے ان کے لال چھین کر لے جاتا ہے' وہ تمہارے والد کو لینے کے لئے آیا ہے مگر تب تک اندر نہیں آسکتا جب تک اس کو میری طرف سے اجازت نامہ نہ مل گیا۔ سیدہ فاطمہ ؓ کو میرے پیارے نبی نے فرمایا۔ فاطمہ بچی ذرا میرے قریب ہو جا پیارے نبی نے دونوں ہاتھوں کے ساتھ ان کے سر پر ہاتھ پھیر کر بوسہ لیا۔ کان میں کوئی بات کہی تو سیدہ فاطمہ گھبرا گئیں۔ فرمایا میری بچی اور تمہاری جدائی کا وقت قریب آ گیا ہے سیدہ فاطمہ چیخیں مار کر رونے

لگیں۔ بیٹیوں والو جانتے ہو ناں بیٹیاں اپنے والد کے ساتھ کتنا پیار کرتی ہیں۔ سیدہ رو رہی ہیں پیارے پیغمبر فرماتے ہیں بیٹی خاندان والوں میں سے سب سے پہلے تم مجھے ملو گی۔ سیدہ خوش ہو گئیں پیارے پیغمبر تکلیف کی وجہ سے بار بار ہاتھ پانی میں بھگو کر چہرہ انور پر مل رہے ہیں اور ساتھ یہ دعا پڑھتے ہیں۔

اَللّٰھُمَّ اَعِنِّیْ عَلٰی غَمَرَاتِ الْمَوْتِ وَسَکَرَاتِ الْمَوْتِ

الٰہی سکرات کی سخت گھاٹی میں میری مدد فرما۔ ایمان والو ہمیں بھی یہی دعا کرنی چاہئے اللھم اعنی علی غمرات الموت وسکرات الموت اتنے میں آسمانوں سے جبرائیل امین تشریف لے آئے عرض کرنے لگے اللہ فرماتے ہیں اگر ہمارے پاس آنے کو دل نہیں چاہتا آپ کو اب بھی اختیار ہے اگر دنیا میں رہنے کو دل چاہتا ہے تو ٹھیک ہے آپ دنیا میں اور ایام گزار سکتے ہیں۔ اگر ہمارے پاس آنے کو دل چاہتا ہے پھر فرشتہ عزرائیل بہت دیر سے آپ کے حکم کا انتظار کر رہا ہے اس کو اندر داخل ہونے کی اجازت دے دیں۔ میرے پیارے پیغمبر ﷺ نے فرمایا میں اپنے رب کی رضا پر راضی ہوں اور میں تو اپنے رب کی ملاقات کے لئے بے تاب ہوں فرشتے کو اجازت ہے کہ وہ اندر آ سکتا ہے میرے نبی کی آواز نکلی۔

اَللّٰھُمَّ اَعِنِّیْ عَلٰی غَمَرَاتِ الْمَوْتِ وَسَکَرَاتِ الْمَوْتِ

اللہ موت کی گاٹی پر میری مدد فرما نبی علیہ السلام کا ہاتھ بلند ہوا اَللّٰھُمَّ الرَّفِیْقَ الْاَعْلٰی رفاقت اعلیٰ کی لئے جیسے انسان کسی کے ساتھ مصافحہ لیتا ہے۔ صدیقہ کائنات فرماتی ہیں میں سمجھ گئی کہ میرے سرتاج جناب محمد الرسول اللہ ﷺ اس دنیا فانی سے کوچ کر گئے ہیں اور ہمیں ہمیشہ کے لئے چھوڑ گئے ہیں۔ کل نفس ذائقہ الموت

کل نفس ذائقہ الموت میرا وہ پیغمبر اس دنیا سے چلا گیا جس کے بارے میں رب تعالیٰ نے ارشاد فرمایا تھا اِنَّکَ مَیِّتٌ وَّاِنَّھُمْ مَّیِّتُوْنَ اَفَائِنْ مِّتَّ فَھُمُ الْخَالِدُوْنَ ○ ذَوَاتَا اَفْنَانٍ کُلُّ مَنْ عَلَیْھَا فَانٍ وَّیَبْقٰی وَجْہُ رَبِّکَ ذُوالْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ کُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَۃُ الْمَوْتِ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ صدیقہ کونین فرماتی ہیں صُبَّتْ عَلَیَّ مَصَائِبُ لَوْاَنَّھَا

صبت علی الایام صرن لیالی صدیقہ کائنات فرماتی ہیں مجھ پر مصیبتوں کے ایسے پہاڑ ٹوٹ گئے اگر اتنے مصائب دنوں پر ڈالے جاتے تو وہ دن سیاہ راتیں بن جاتیں صحابہ کرام اٹھ کر جنگلوں کی طرف نکل گئے کہنے لگے ایسی دنیا پر رہ کر کیا کرنا ہے جس دنیا سے جناب محمد الرسول اللہ ﷺ رخصت ہو گئے ہیں۔ حسن و حسین اپنے نانا کو یاد کر کے پریشان ہو رہے ہیں فاطمۃ الزھرا ابو ابو کر رہی ہیں۔ حضرت بلال کہتے ہیں میرے نبی مجھے نظر نہیں آتے مسجد نبوی میں صحابہ کرام چیخیں مار مار کر رو رہے ہیں۔ صحابہ تو صحابہ رہ گئے نبی کریم کی اونٹنی گلیوں میں پریشان آوارہ پھر رہی ہے۔ حضرت کے خچر نے پیارے پیغمبر کے غم میں (کھوہ میں) کوئیں میں گر کر جان دے دی۔ جانوروں نے نبی کے غم میں اپنی جانیں دے دیں تو پھر انسان کیوں نہ پریشان ہوتے۔ حضرت ابو بکر صدیق فرماتے ہیں کہ مجھے معلوم تھا کہ نبی کریم ﷺ کی طبیعت کچھ خراب ہے میں گھر گیا میں جلدی جلدی گھوڑے پر بیٹھ کر واپس آگیا ایک چھوٹا سا بکریاں چرانے والا بچہ گھر جا کر بے ہوش ہو جاتا ہے میں اس کا سر اٹھا کر اپنی گود میں رکھ لیتا ہوں بچے سے پوچھنے لگے تمہیں کہاں تکلیف ہو رہی ہے جس کی وجہ سے تم بے ہوش ہو گئے ہو کہنے لگے ابو بکر آپ کو میرا خیال ہے بات نہیں پہنچی مات النبی ﷺ ابو بکر نبی کریم ﷺ فوت ہو گئے ہیں اللہ اللہ یہ بات سن کر ابو بکر کی دنیا اجڑ گئی۔ ابو بکر کہنے لگے مدینہ لٹ گیا ہم یتیم ہو گئے ابو بکر فرماتے ہیں میں دوڑتا ہوا صدیقہ کونین کے حجرہ میں گیا۔ حضور ﷺ کے اوپر چادر ڈالی ہوئی ہے حضور ﷺ کو لٹایا ہوا ہے۔ ازواج مطہرات رو رہی ہیں میں نے چہرہ مبارک سے چادر اٹھا کر ماتھے اور چہرہ کا بوسہ لیا ساتھ فرما رہے ہیں محبوبا اللہ تعالیٰ نے آپ کی زندگی بھی کتنی پاکیزہ بنائی ہے اللہ نے آپ کی موت بھی کتنی پاکیزہ بنائی ہے اللہ کی قسم اللہ آپ پر کبھی بھی دو موتیں وارد نہیں کرے گا اللہ کی طرف سے جو موت وارد ہونی تھی وہ وارد ہو چکی ہے۔ اللہ کا حکم جو آنا تھا وہ آچکا ہے۔ رب کا حکم ٹلنے والا نہیں ہے کل نفس ذائقۃ الموت جناب ابو بکر صدیقؓ بار بار نبی کریم ﷺ کا چہرہ چوم رہے ہیں۔ حضرت کا چہرہ چوم چوم کر ڈھانپ دیتے ہیں اور مسجد نبوی کی طرف چلے جاتے ہیں مسجد میں جا کر اور ہی نظارہ دیکھتے ہیں حضرت عمرؓ کھڑے ہو کر کہہ رہے ہیں کہ کوئی اس طرح نہ کہے کہ حضرت فوت ہو گئے ہیں جیسے حضرت موسیٰ علیہ السلام کچھ دنوں کے لئے باہر گئے تھے اس

طرح نبی کریم ﷺ گئے ہیں جس نے میرے نبی کے لئے فوت ہونے کے الفاظ استعمال کئے میں اس کی گردن اتار دوں گا۔ حضرت عمرؓ تلوار لے کر کھڑے ہو گئے محرم راز نبوت مسجد نبوی میں داخل ہوئے چادر لپیٹی ہوئی تھی اور داڑھی مبارک رو رو کر آنسوؤں سے بھیگ چکی ہے۔ فرماتے ہیں اجلس یا عمر عمر بیٹھ جاؤ حضرت عمر بیٹھ گئے ابو بکر کا چہرہ دیکھتے ہیں تو محسوس کرتے ہیں کہ قیامت برپا ہو چکی ہے۔

حضرت ابو بکر فرماتے ہیں کہ اللہ کے لئے حمد و ثناء اور اللہ کے نبی کے لئے درود و سلام ہو فرماتے ہیں مَنْ كَانَ مِنْكُمْ يَعْبُدُ اللّٰهَ فَاِنَّ اللّٰهَ حَيٌّ لَا يَمُوْتُ وَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ يَعْبُدُ مُحَمَّدًا فَاِنَّ مُحَمَّدًا قَدْ مَاتَ جو اللہ کے رسول کی عبادت کرتا تھا اللہ کے رسول تو وفات پا چکے ہیں۔ وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ اَفَاِنْ مَّاتَ اَوْ قُتِلَ انْقَلَبْتُمْ عَلٰٓى اَعْقَابِكُمْ ابو بکر نے یہ آیت پڑھی عمر کہتے ہیں لگتا ہے جیسے یہ آیت ابھی نازل ہوئی ہے۔ پھر ماننا پڑے گا۔ کل نفس ذائقه الموت اذان کا وقت ہو گیا لوگ کہتے ہیں بلال اذان ہی سنا دو بلال کہتے ہیں میں اذان نہیں سناؤں گا۔ مجھے پیارے نبی نظر نہیں آتے لیکن صحابہ نے مجبور کیا تو بلال نے اذان شروع کر دی۔ اللہ اکبر' اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر اشھد و ان لا الہ الا اللہ۔ اشھد و ان الا الہ الا اللہ۔ اشھد و ان محمد الرسول اللہ جب آنکھیں کھولیں پیارے نبی نظر نہیں آئے۔ حضرت تاب نہ لا سکے نیچے گرے تو بے ہوش ہو گئے فرماتے ہیں میں نے ایسے مدینے میں نہیں رہنا جہاں مجھے پیارے نبی نظر نہیں آتے بلال آگے آگے دوڑتے ہیں لوگ پیچھے پیچھے ہیں لوگ کہتے ہیں بلال رب کا واسطہ ہے ہمیں چھوڑ کر نہ جانا۔ ابو بکر آئے تو کہنے لگے اللہ کی قسم میری تو کمر ہی ٹوٹ گئی ہے کھڑا ہی نہیں ہوا جاتا نبی کے موذن نبی تو ہمیں چھوڑ گئے تم نے ہمیں چھوڑ جانا بلال کہتے ہیں ابو بکر تو نے مجھے امیہ کی غلامی سے آزاد کروایا۔ یہ بات سن کر ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی چیخیں نکل گئیں۔ سہانا وقت یاد آ گیا جب ابو بکر صدیقؓ نے کلو سونا دیکر حضرت بلالؓ کو آزاد کروایا تھا حضرت بلالؓ کہتے ہیں میں آزاد ہوں کہ اب بھی آپ کا غلام ہوں۔

حضرت ابو بکر صدیقؓ کہتے ہیں۔ بلال میں نے تمہیں اللہ کی رضا کے لئے آزاد کروایا تھا آپ

فرماتے ہیں کہ آزاد بندے تو اپنی مرضی کے مالک ہوتے ہیں بلال کہتے ہیں ابوبکر میں نے ایسے مدینہ میں نہیں رہنا جہاں مجھے اللہ کے پیغمبر نظر نہیں آتے عزیزو کل نفس ذائقه الموت

اِنَّ اَجَلَ اللّٰهِ اِذَا جَاءَ لَا یُؤَخَّرُ لَوْ کُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ

کُلُّ مَنْ عَلَیْهَا فَانٍ وَّیَبْقٰی وَجْهُ رَبِّکَ ذُوالْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ فَبِاَیِّ اٰلَاءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبَانِ ۔

ہر چیز جو دنیا میں آئی ہے فنا ہو جانے والی ہے ذوافنان فباء ی الاء ربکما تکذبان خدا کی قسم اگر زندگی کے درمیان موت حائل نہ ہوتی تو انسان کی زندگی موت بن جاتی یہ بھی اللہ کا احسان دیکھو موت کا وقت قریب آچکا ہے موت کی گھڑیاں قریب آگئی ہیں اللہ کے بندو کبھی قرآن بھی پڑھ لیا کرو اللہ کریم نے قرآن مجید میں دو جگہ یہ مسئلہ ارشاد فرمایا اللہ تبارک و تعالیٰ نے ارشاد فرمایا۔

کَلَّا اِذَا بَلَغَتِ التَّرَاقِیَ وَقِیْلَ مَنْ رَاقٍ وَّظَنَّ اَنَّهُ الْفِرَاقُ وَالْتَفَّتِ السَّاقُ بِالسَّاقِ اِلٰی رَبِّکَ یَوْمَئِذِ اِلْمَسَاقُ ○ فَلَوْلَا اِذَا بَلَغَتِ الْحُلْقُوْمَ وَاَنْتُمْ حِیْنَئِذٍ تَنْظُرُوْنَ وَنَحْنُ اَقْرَبُ اِلَیْهِ مِنْکُمْ وَلٰکِنْ لَّا تُبْصِرُوْنَ

بندہ بیمار ہو گیا ہے جو بھی اس کی تیمارداری کرتا ہے پوچھتا ہے کیا حال ہے کہتا ہے دعا کرو اللہ شفایاب کر دے کون شفا دے اللہ تعالیٰ معلوم ہوا اسے یقین ہو گیا ہے کہ اللہ کے بغیر شفا دینے والا کوئی نہیں ساری زندگی رب کی بغاوتیں اور نافرمانیاں کرنے والا۔ وَاِذَا اَنْعَمْنَا عَلَی الْاِنْسَانِ اَعْرَضَ وَنَاٰبِجَانِبِه وَاِذَا مَسَّهُ الشَّرُّ کَانَ یَؤُسًا

وَاِذَا مَسَّهُ الشَّرُّ فَذُوْ دُعَاءٍ عَرِیْضٍ ۔

غرض جب نعمتوں کی بارش ہونے لگتی ہے تو گدھے کی طرح ٹانگیں مارنے لگتا ہے اور جب پکڑا جاتا ہے تو پھر لمبی لمبی دعائیں کرنے لگ جاتا ہے مسجد میں جا کر مولوی صاحب سے اپنے عزیزو اقارب سے سب سے یہی کہتا ہے ویرو دعا کرو اللہ مجھے شفایاب کر دے۔

اگر رات آدھی سے بھی زیادہ ڈھل گئی ہے جانتے ہو ناں دکھی بندوں کی راتیں بھی مشکل سے کٹتی ہیں رات کا وقت ہے دن بھر جاگنے والے تیمار دار بھی سو چکے ہیں پیاس اور درد سے برا حال ہے بیوی کو آواز دیتا ہے کہ مجھے پانی دو لیکن وہ بھی سو چکی ہے۔ بھائی کو بہن کو والدہ اور والد سب کا نام لیکر آواز دیتا ہے مگر سب سو چکے ہیں پھر آخر کار آسمانوں کی طرف نظریں اٹھا کر دیکھتا ہے کہتا ہے خدایا سب سو گئے ہیں اللہ دیکھا ہے نہ سب گہری نیدوں میں سو چکے ہیں تو بھی سو گیا ہے یا جاگتا ہے گھبرا کر کہتا ہے یا اللہ فورا" ہی آواز آتی ہے لبیک یا عبداللہ میرے بندے میں حاضر ہوں یہ سارے سو سکتے ہیں مگر میں تو وہ ہوں لَا تَأْخُذُهُ سِنَةٌ وَلَا نَوْمٌ میرے بندے نیند تو نیند رہ گئی مجھے تو کبھی اونگھ بھی نہیں آئی موت والا پنجہ جب اور زیادہ قریب ہو جاتا ہے دائیں بائیں سب بیٹھے ہوئے ہیں یہ سب اس کی طرف دیکھتے ہیں اور وہ ان کی طرف دیکھتا ہے عزیز و اقارب تمام کوششیں کر چکی ہیں مگر اپنی کوششوں میں ناکام رہے فَلَوْلَا إِذَا بَلَغَتِ الْحُلْقُومَ وَأَنْتُمْ حِينَئِذٍ تَنْظُرُونَ وَنَحْنُ أَقْرَبُ إِلَيْهِ مِنْكُمْ وَلَٰكِنْ لَا تُبْصِرُونَ دیکھا جس رب کو تم نے کبھی نہیں مانا تھا اس رب نے اپنا آپ منوا لیا ہے۔ بھائی کہتے ہیں ہم نے تو تمام تر کوششیں کر دیکھیں۔ مگر ہم ناکام رہے اک صرف ماں کا دل ہے ایک صرف ماں کی ہستی ہے جو ناامید نہیں ہوتی میری دکان بے شک بک جائے بھوکے گذارا کر لیں گے۔ یا اللہ میرے بچے کو شفایاب فرما دے کبھی کہتی ہے اللہ اس کی جگہ مجھے اپنے پاس بلا لے لیکن اس کو صحت یاب فرما یہ صرف ماں کا دل ہے جو کہتا ہے میرے بچے کی جگہ مجھے بلا لے۔ مگر موت والا وعدہ اور نزدیک ہو گیا ونحن اقرب الیہ منکم ولکن لا تبصرون اللھم اعنی علی غمرات الموت وسکرات الموت کوئی کہتا ہے گنگھرو بج رہے ہیں کوئی کہتا ہے گھنٹی بج رہی ہے کوئی دور جا کر باتیں کرتے ہیں توبہ توبہ پتہ نہیں بچارہ کن مصائب میں مبتلا ہے انسانوں اللہ کے سامنے ہاتھ باندھ کر دعا کیا کرو اللہ میں جو کچھ بھی ہوں تو مجھے جانتا ہے اللہ بدکار ہوں ذلیل ہوں اللہ کیسی بھی حیثیت کا مالک ہوں تجھ سے کوئی بات پوشیدہ نہیں ہے۔

اللہ جیسے دنیا پر مجھے ذلیل نہیں کیا ایسے ہی آخرت کی ذلتوں سے محفوظ فرما۔ اللہ سکرات کی گھاٹی میں میری مدد فرما پر موت کا پنجہ اور مضبوط ہو گیا کلا اذا بلغت لتراقی

وَقِيلَ مَنْ رَاقٍ وَظَنَّ أَنَّهُ الْفِرَاقُ وَالْتَفَّتِ السَّاقُ بِالسَّاقِ إِلَىٰ رَبِّكَ يَوْمَئِذٍ الْمَسَاقُ لو جی پرانی حویلی سے اب دھواں نکل گیا سب کی زبان پر یہی بات ہے اس کی ٹانگیں برابر کردو اس کا منہ بند کردو اس کے منہ پر کپڑا باندھ دو۔ بچے بچے بھی ابو ابو کر کے پکارتے ہیں مگر ابو میں بولنے کی ہمت ہی ختم ہو چکی ہے۔ قیامت تک کی جدائیاں حائل ہو گئیں۔ ماں کہتی ہے بیٹا ایک دفعہ تو بات کرو۔ مگر کل نفس ذائقه الموت اللہ اللہ ساتھ ہی کفن کی تیاری شروع ہو جاتی ہے۔ کوئی یہ بات نہیں کہتا اس کو آج ٹھہرا لو اس کا کھانا میں پکاؤں گا۔ سب یہی کہتے ہیں جلدی کرو میت کو دفنانے میں دیر نہیں ہونی چاہیے۔ حضور ﷺ کا بھی یہی حکم ہے تیری میت کو اٹھا کر لایا جاتا ہے تیرے کپڑوں کو چیر پھاڑ کر اتار دیا جاتا ہے عورت جو زیورات اپنی زندگی میں بڑے شوق سے پہنتی ہے ان کو توڑ کر انگوٹھیوں کو کینچی کے ساتھ کاٹ کر اتار دیا جاتا ہے اللہ اللہ تختے پر لٹا کر نہلا ڈھیر سارا کپڑوں کا اس کے گلے میں ڈال دیا گیا رب کا فقیر بنا کر تیرے دونوں ہاتھ خالی کر کے باہر نکال دیئے خالی ہاتھوں سے یہ سدا آتی ہے

یہ سرائے دھر مسافرو یہاں کوئی کسی کا مقام نہیں
گئے تجھ سے پہلے بہت گذر ذرا دیکھ ان کا نشان نہیں
وہ زبان جو لاکھوں سخن گو رہے تکدے لوگ انکے موہنوں کو
وہ زبان آج چپ ہوئی دھن میں گویا زبان نہیں

ذرا دیکھو تو آج مولنا ثناء اللہ صاحب مرحوم امرتسری نظر نہیں آتے' مولنا اسماعیل صاحب سلفی نظر نہیں آتے' مولنا اسماعیل روپڑی نظر نہیں آتے' مولنا عبداللہ روپڑی نظر نہیں آتے' عبداللہ غزنوی نظر نہیں آتے' سید محمود داؤد غزنوی نظر نہیں اتے کل کی بات ہے سید عبدالغنی شاہ مرحوم نظر نہیں آتے۔ مولنا محمد رفیق صاحب نظر نہیں آتے۔

وہ زبان جو لاکھوں سخن گو رہے تکدے لوگ انکے موہنوں کو
وہ زبان آج چپ ہوئی دہن میں گویا زباں نہیں

حضرت مولنا سید عطا اللہ شاہ بخاری کا نام تو سب نے سنا ہے سید صاحب کی آخری دنوں فالج کی وجہ سے زبان بند ہو گئی تھی فرماتے ہیں لوگو دیکھ لو یہ زبان رب کی دی ہوئی چیز

ہے جو اس کو لاکھوں میں بلا سکتا ہے تو بند بھی کر سکتا ہے۔

وہ زبان جو لاکھوں سخن گو رہے لوگ تکدے ان کے موہنوں کو
وہ زبان آج چپ ہوئی دھن میں گویا زبان نہیں

دفنانے کے بعد مٹی دی جا رہی ہے کوئی بھی یہ بات نہیں کہتا کہ اس پر مٹی نہ دو یہ تو نہائے ہوئے ہیں۔

کسی کے منہ سے نہ نکلا میرے دفن کے وقت
ان پہ خاک نہ ڈالو یہ تو نہائے ہوئے ہیں

مٹی میں دبا کر مٹی برابر کر کے دعا کرنے کے بعد سب واپس ہو گئے کوئی نہیں پوچھتا ویرا آئندہ کیا پروگرام ہے کوئی نہیں پوچھتا ابو جی کارخانے کا کوٹھی کا کیا پروگرام ہے۔

مٹی میں دبا کے چل دیئے نہ دعا نہ سلام

كُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ إِنَّ اَجَلَ اللّٰهِ اِذَا جَاءَ لَا يُؤَخَّرُ كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ وَيَبْقٰى وَجْهُ رَبِّكَ ذُو الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ ○ اِنَّكَ مَيِّتٌ وَاِنَّهُمْ مَيِّتُوْنَ اَفَائِنْ مِّتَّ فَهُمُ الْخَالِدُوْنَ ○ ذَوَاتَا اَفْنَانٍ فَبِاَيِّ اٰلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ وَاَقُوْلُ قَوْلِيْ هٰذَا وَاسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ محمود واله واصحابه اجمعين برحمتك يا ارحم الرحمين

كل نفس ذائقه الموت ثم الينا ترجعون ○ كل نفس ذائقه الموت لنبلوكم (الخ) حدیث

اَكْثِرُوْا ذِكْرَهَا زِمَ اللَّذَّاتِ الْمَوْتِ فَاِنَّهَا تَذَاهِنُ الدُّنْيَا وَتُذَكِّرُ الْاٰخِرَةِ

وَمَا لَكُمْ لَا تُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَالْمُسْتَضْعَفِيْنَ مِنَ الرِّجَالِ وَالْوِلْدَانِ الَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اَخْرِجْنَا مِنْ هٰذِهِ الْقَرْيَةِ الظَّالِمِ اَهْلُهَا وَاجْعَلْ لَّنَا مِنْ لَّدُنْكَ وَلِيًّا وَّاجْعَلْ لَّنَا مِنْ لَّدُنْكَ نَصِيْرًا

حاتم طائی کی بیٹی کا واقعہ

حاتم طائی کی بیٹی قیدیوں میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آئی تو حضور نے اس کا پردہ صحیح نہ ہونے کی وجہ سے اپنی چادر اسے اڑھا دی اور آپ ﷺ اپنی بلند سیرت کی وجہ

سے س کے ساتھ حسن سلوک سے اس پیش آئے۔ وہ کہنے لگی حضور ﷺ آپ مجھے واپس بھیج دیں۔ آپ نے اپنے صحابہ کو ہمراہ بھیج دیا جب اس بہن کے بھائی نے اپنی ہمشیرہ کو دور سے آتے ہوئے دیکھا۔ قریب پہنچے بہن سے حضور ﷺ اور آپ کے صحابہ کے بارے میں پوچھا کَیفَ وَجَدْتَ اَصْحَابَ مُحَمَّدٍ ترجمہ! تونے صحابہ رسول کو کس حال میں پایا وہ جواب دینے لگی میں نے صحابہ کرام کو اس قدر حیا والا پایا ہے کہ اتنا حیا تمہاری آنکھوں میں بھی نہیں ہو گا۔ حالانکہ آپ میرے حقیقی بھائی ہیں۔

رسول اللہ ﷺ کے صحابہ میرے بھائی نہیں ہیں لیکن انہوں نے بھائیوں اور باپ سے زیادہ میری عزت و احترام کا خیال کیا ہے۔

ایک یہودیہ عورت جس کی عصمت دری کرنے میں کچھ یہودی غنڈے لگ گئے۔ وہ دوڑنے لگی بھاگنے لگی۔ کبھی اس گلی میں کبھی اس گلی میں لیکن یہودی غنڈے اس کا پیچھا نہیں چھوڑتے تھے جب اس کی دوڑ بھاگ سے اس کے تحفظ کی کوئی صورت نہ بنی تو وہ اسلام کی دہائی دیتے ہوئے کہنے لگی۔ واسلاما" واسلاما" اے اسلام اے اسلام صحاہ کرام نے جب سنا تو اس مظلومہ کی بچاؤ کے لئے کوشش کی اس کا تعاون اور حفاظت کا خیال کیا اور اس کو غنڈوں سے بچایا اس طرح اِس عورت کو یہودی غنڈوں سے بچ نہیں سکتی تھی اور تو اس کی عزت و ناموس و عصمت کا محافظ تھا۔ لیکن آج مسلمانوں کا یہ حال ہے کہ مسلمان آپس میں بھی ایک دوسرے کی عزت اور آبرو کا خیال نہیں کرتے۔

سورۃ یاسین میں اللہ تعالیٰ نے دو پیغمبروں کا ذکر کیا۔ اللہ رب العزت نے ایک آبادی کے باشندوں کی طرف دو رسول مبعوث فرمائے لیکن قوم نے ان کا وعظ و نصیحت سن کر توحید اور رسالت کے احکامات کو نہ مانا اب تیسرا رسول ان کے پاس آیا۔ اس نے بھی پہلے رسولوں کی طرح وعظ و نصیحت کی جیسے سورۃ یاسین میں اللہ رب العزت نے ارشاد فرمایا۔

وَضَرِبْ لَهُمْ مَثَلاً اَصْحَابَ الْقَرْيَةِ اِذْ جَاءَ هَا الْمُرْسَلُوْنَ اِذْا اَرْسَلْنَا اِلَيْهِمُ اثْنَيْنِ فَكَذَّبُوْهُمَا فَعَزَّزْنَا بِثَالِثٍ فَقَالُوْا اِنَّا اِلَيْكُمْ مُرْسَلُوْنَ قَالُوْا مَا اَنْتُمْ اِلَّا بَشَرٌ مِثْلُنَا وَمَا اَنْزَلَ

الرَّحْمٰنُ مِنْ شَيْءٍ إِنْ أَنْتُمْ إِلَّا تَكْذِبُوْنَ ○

بہر حال جب قوم نے ان تینوں نبیوں کی نافرمانی کی تو حبیب نجار دوڑ کر آئے تاکہ نبیوں کی موافقت قوم کو سمجھائیں حضرت عبداللہ بن عباسؓ فرمایا کرتے تھے یہ حبیب نجار تھے جب اس بستی کے لوگوں نے اللہ کے ان تینوں رسولوں سے جھگڑا کیا اور شہید کرنے کا قصد کیا تو حبیب نجار دوڑ کر آئے تاکہ جہاں تک ہو سکے اللہ کے رسولوں کی مدد کریں۔ یہ حبیب نجار بڑے نیک شخص تھے جو کچھ کماتے تھے آدھا خیرات کرتے یعنی آدھا اللہ کی راہ میں خرچ کرتے اور آدھا اپنے خرچ میں لاتے تھے' جزام کی مرض میں مبتلا تھے جب انہوں نے اپنی قوم کے لوگوں کو نصیحت کرنی شروع کی تو قوم کے لوگوں نے حضرت حبیب پر حملہ کر کے انہیں شہید کر ڈالا۔

حضرت عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ حضرت حبیب کو قوم کے لوگوں نے پاؤں سے یہاں تک کچلا کہ حضرت حبیب نجار کی انتڑیاں پیٹ سے باہر نکل آئیں آپ اپنی قوم کے بڑے خیر خواہ تھے اور باوجود اس کے کہ قوم کے لوگوں نے ان کو ایسی بے رحمی سے شہید کیا جب اللہ تعالیٰ نے ان کو جنت نصیب کی۔ تو وہاں بھی قوم کے لوگوں کو یاد کر کے یہی آرزو کرتے رہے۔ تاکہ قوم کے لوگ بھی نیک راہ پر آئیں اور جنت میں ان کے شریک حال ہوں۔

شاہ اسماعیل شہید کے کچھ مریدوں کا واقعہ

شاہ اسماعیل شہید کے کچھ مرید لاہور کے حلقہ سے گذر رہے تھے دیکھا کہ کچھ لڑکیاں کنوئیں سے پانی بھر رہی ہیں مریدوں نے پیاس کی وجہ سے پانی مانگا۔ لڑکیوں نے انکو پانی پلا دیا۔ عورتوں نے پوچھا کہ تم کون ہو اور کہاں کے رہنے والے ہو۔ انہوں نے بتایا کہ ہم شاہ اسماعیل کے مرید ہیں مذکورہ عورت نے پوچھا شاہ صاحب کیا کرتے ہیں مریدوں نے جواب دیا کہ وہ طلباء کو قرآن و حدیث پڑھاتے ہیں تعلیم و تربیت اور تبلیغ دین کا کام کرتے ہیں نوجوان لڑکیاں کہنے لگیں کہ جب آپ ان کے پاس جائیں گے تو ان کو ہماری طرف سے یہ پیغام دے دینا کہ آپ کا قرآن و حدیث پڑھانا آپکو قیامت کے دن اللہ کے عذاب سے نہیں

بچا سکے گا۔ ان شاہ صاحب کے مریدوں نے پوچھا کہ اس کا سبب کیا ہے ان عورتوں نے بتایا کہ ہم مسلمان عورتیں ہیں مسلمان ماں باپ کی بیٹیاں اور مسلمان بھائیوں کی بہنیں ہیں لیکن آج ہم سکھ غنڈوں کے قبضے میں ہیں۔ ہمیں سکھوں سے نجات ملنے کی کوئی امید نہیں۔ کل قیامت کے دن شاہ اسماعیل کا بازو ہو گا اور ہماری گرفت ہو گی۔

شاہ صاحب کے مریدوں نے جب یہ بات شاہ صاحب کو بتائی تو وہ سکھوں کے خلاف جنگ کرتے ہوئے لاہور پہنچے بلکہ پنجاب میں سکھوں کے خلاف تحریک جاری کی اور سرحد پہنچے وہاں بھی توحید و سنت کے پرچار میں سکھوں کے خلاف جنگ کرتے رہے بالآخر انگریزوں نے خیال کیا کہ اگر تحریک مجاہدین جاری رہی تو ہماری خیریت نہیں اس لئے انگریز نے شرک و بدعت والے مسلمانوں سے ساز باز کر کے لالچ دلا کر شاہ صاحب اور انکی جماعت کو شہید کروا دیا لیکن شاہ صاحب کا جہاں سے بھی گزر ہوا تو وہاں کے رہنے والے لوگ شاہ اسماعیل شہید کی سچی تبلیغ سے متاثر ہو کر اہلحدیث ہوتے گئے اسی لئے گلیات کالا باغ اور پہاڑی علاقوں میں درجنوں کے حساب سے گاؤں اہلحدیثوں کے موجود ہیں۔

مولانا عبدالقادر آزاد ایک مرتبہ انڈیا کے دورے پر گئے ایک جگہ رات کو آپ کی تقریر تھی تقریر سے پہلے ایک عورت نے رقعہ بھیجا۔ کہ آپ تقریر کے بعد فلاں پیپل کے درخت کے پاس مجھ سے ملیں۔ مجھے آپ سے ضروری کام ہے۔ عورت نے مولانا صاحب کو مخاطب کر کے کہا۔ بے غیرت بے حیاء اب آئے ہو۔ مولانا یہ بات سن کر پریشان ہو گئے اور عورت کو مخاطب کر کے کہنے لگے کہ کیا بات ہے۔ اس خاتون نے جواب دیا کہ سید زادی ہوں اور اس وقت سکھوں کے قبضہ میں ہونے کی وجہ سے 9 سکھ جن چکی ہوں۔ لیکن آج مسلمانوں کا یہ حال ہے کہ دنیا کے لہو لہب اور رنگ راگ میں مبتلا ہو کر اپنی ماؤں بہنوں کی عصمتوں کا کوئی فکر نہیں۔ جو اغیار کے قبضہ میں گئیں۔

يَآاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا هَلْ اَدُلُّكُمْ عَلٰى تِجَارَةٍ تُنْجِيْكُمْ مِّنْ عَذَابٍ اَلِيْمٍ هُوَ الَّذِيْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ وَكَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا ○

سہیل بن عمر نے صلح حدیبیہ کے وقت آپ کے رسول اللہ ﷺ کے الفاظ پر

اعتراض کیا وہ کہنے لگا اگر ہم آپ کو رسول اللہ مان لیں تو ہمارا اور اعتراض کیا ہو سکتا ہے۔ لھذا رسول اللہ کی بجائے صرف محمد بن عبداللہ لکھیں اس میں نقطہ یہ ہے کہ کفار آپ کو رسول اللہ نہیں کہتے تھے اور نہیں مانتے تھے لیکن عملی لحاظ سے نہ آپ کو رسول اللہ مانتے تھے اور نہ آپکی سنت کی پرواہ کرتے تھے اسی لئے محمد بن عبداللہ کے لفظ پر اکتفا کرتے تھے لیکن آج کے بعض مسلمان آپ کو رسول اللہ ﷺ کہتے ہیں لیکن عملی لحاظ سے نہ آپکو رسول اللہ ﷺ مانتے ہیں اور نہ آپکی نسبت کی کوئی پرواہ کرتے ہیں (حالانکہ آپ نے فرمایا)

وَالَّذِیْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِیَدِہٖ لَا یَخْرُجُ مِنْہُ اِلَّا حَقٌّ پھر بھی اس ذات کی قسم کہ جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے میری زبان سے سچ اور حق نکلتا ہے جیسے قرآن مجید میں اللہ رب العزت فرماتے ہیں وَیُعَلِّمُھُمُ الْکِتَابَ وَالْحِکْمَۃَ امام شافعیؒ ارشاد فرماتے ہیں۔ میں جتنے بھی علمائے کرام کو ملا ہوں وہ یہی بتاتے ہیں اور متفق تھے۔ کہ اس سے مراد حدیث ہے۔

وان لا تکن فتنہ فی الارض فساد کبیر ترجمہ! ”اگر تم اللہ کے لئے آپس میں محبت نہ کرو گے تو زمین میں فساد برپا ہو جائے گا۔ اس لئے حضور نے ارشاد فرمایا مَنْ اَحَبَّ لِلّٰہِ وَاَبْغَضَ لِلّٰہِ وَاَعْطٰی لِلّٰہِ وَمَنَعَ لِلّٰہِ فَقَدِ اسْتَکْمَلَ الْاِیْمَانَ

امام جوزی فرماتے ہیں جس آدمی نے مسجد بنائی اور اوپر لکھ دیا کہ اس مسجد کو فلاں آدمی نے بنایا ہے فَقَدْ اَبْطَلَ عَمَلَہٗ پس اس کا یہ عمل باطل ہوا بلکہ یہ اس کی ریاکاری ہو گیا اس لئے تین قسم کے ریاکاروں یعنی عالم دین' قاری قرآن شہید اور سخی ان لوگوں سے جہنم کی آگ کو جلایا بھڑکایا جائے گا۔

حضرت عبداللہ ابن عمرؓ سے کسی نے سوال کیا کہ یہ وتر واجب ہے یا کہ نہیں تو جواب میں آپ نے فرمایا بَلْ اَوْتَرَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ والہ وسلم وَاَوْتَرَ الْمُسْلِمُوْنَ تین مرتبہ جناب نے یہی ارشاد فرمایا صحابہ کرام وہ ہستیاں ہیں جنھوں نے اپنے بارے میں ارشاد فرمایا تھا نَحْنُ الَّذِیْنَ بَایَعُوْا مُحَمَّدًا عَلَی الْجِھَادِ مَا بَقِیْنَا اَبَدًا واقعی

اس شعر کے مطابق صحابہ کا یہ طرز عمل تھا حضرت خالد بن ولید نے فرمایا تھا کہ اگر میرا نکاح کسی حسین و جمیل عورت سے ہو اور شب زفاف میں اس سے لطف اندوز ہوں۔ اور یہ بہت بڑے کام کا موقع ہے اور اسی حالت میں مجھے نرینہ لڑکے کی پیدائش کی بشارت ملے۔ لیکن اس کے مقابلہ میں مجھے جہاد کے لئے ایک رات جاگنا پڑے اور مجاہدین کے مال و جان کی حفاظت کرنی پڑے اور میں جہاد کرتا رہوں یہ اس سے بہتر خدمات ہیں یعنی جو آدمی اس سال مرگیا کہ اس نے جہاد نہیں کیا اور وہ جاہلیت کی حالت میں مرا۔ تو اس کی موت نفاق اور بے دینی کی موت ہے۔

اَیُشْرِکُوْنَ مَالَا یَخْلُقُ شَیْئًا وَّھُمْ یُخْلَقُوْنَ وَلَا یَسْتَطِیْعُوْنَ لَھُمْ نَصْرًا وَّلَآ اَنْفُسَھُمْ یَنْصُرُوْنَ وَاِنْ تَدْعُوْھُمْ اِلَی الْھُدٰی لَا یَتَّبِعُوْکُمْ سَوَآءٌ عَلَیْکُمْ اَدَعَوْتُمُوْھُمْ اَمْ اَنْتُمْ صَامِتُوْنَ وَاِنَّ الَّذِیْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ عِبَادٌ اَمْثَالُکُمْ فَادْعُوْھُمْ فَلْیَسْتَجِیْبُوْا لَکُمْ اِنْ کُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ (پارہ نمبر9 رکوع نمبر14)

ترجمہ! ”کیا وہ شریک کرتے ہیں جو نہیں پیدا کرتے کچھ اور وہ پیدا کئے گئے ہیں اور نہیں وہ طاقت رکھتے ان کے لئے مدد کی اور نہ وہ اپنی جانوں کی مدد کرنے والے ہیں اور اگر پکارو تم ان کو ہدایت کی طرف وہ تمہاری پیروی نہیں کرنے والے ہیں اور اگر پکارو تم ان کو ہدایت کی طرف وہ تمہاری پیروی نہیں کرتے تمہارے لئے برابر ہے کہ تم پکارو ان کو یا تم خاموش رہو بے شک جو لوگ پکارتے ہیں اللہ تعالیٰ کے سوا وہ بندے ہیں مانند تمہارے پس پکارو تم انکو پس چاہیے کہ جواب دیں تم کو اگر ہو تم سچے“

معاذ بن عمر بن الجموع اور معاذ بن جبل دونوں جو اب مسلمان ہو چکے تھے مدینہ میں رات کے وقت مشرکین کے بتوں کے پاس جاتے اور انہیں توڑ دیتے اگر وہ لکڑی کے بنے ہوئے ہوتے تو ان کو توڑ کر جلانے کے لئے بیوہ اور غریب عورتوں کو دے دیتے تاکہ ان کمبخت مشرکین کو عبرت حاصل ہو اور اپنے عمل اور عقیدے پر غور کریں۔ عمرو بن جموع اپنی قوم کا سردار تھا۔ اس کا ایک بت تھا وہ اس کی عبادت کرتا تھا۔ اس کو خوشبو ملتا تھا وہ دونوں نوجوان رات کے وقت اس کے بت خانہ میں جاتے اور اس پر غلاظت کرتے عمرو بن جموع آتا اور بت کو اس حالت میں دیکھتا تو اس کو دھوتا اور خوشبو ملتا اور اس کے پاس تلوار

رکھ دیتا۔

اور کہتا کہ اس سے مدافعت کر دوبارہ یہ لوگ ایسا ہی کرتے لیکن بت کچھ نہیں کر سکتا تھا اور عمرو بن جموع پھر اسے دھوتا صاف کرتا اور پھر اس کے پاس تلوار رکھ دیتا آخر کار ان دونوں نے اس بت کو نکالا اور ایک کتے کی لاش سے باندھ کر اسے کنوئیں میں لٹکا دیا جب عمرو بن جموع آیا اور یہ کیفیت دیکھی تو اس کو عقل آگئی کہ وہ بت پرستی کے اندر اعتقاد باطل رکھتا ہے چنانچہ وہ کہنے لگا کہ اگر تو سچ مچ خدا ہوتا تو کنویں میں کتے کے ساتھ نہ پڑا ہوتا پھر اس نے اسلام قبول کر لیا اور اچھا مسلم بنا رہا۔ اور جنگ احد میں شہید ہوا (تفسیر ابن کثیر جلد نمبر 2 پارہ نمبر 9 صفحہ نمبر 61)

إِنَّ الَّذِينَ قَالُوا رَبُّنَا اللَّهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوا تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ الْمَلَائِكَةُ أَلَّا تَخَافُوا وَلَا تَحْزَنُوا وَأَبْشِرُوا بِالْجَنَّةِ الَّتِي كُنْتُمْ تُوعَدُونَ نَحْنُ أَوْلِيَاؤُكُمْ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ وَلَكُمْ فِيهَا مَا تَشْتَهِي أَنْفُسُكُمْ وَلَكُمْ فِيهَا مَا تَدَّعُونَ نُزُلًا مِنْ غَفُورٍ رَحِيمٍ (پارہ نمبر 24 رکوع نمبر 18)

ترجمہ! "بے شک جن لوگوں نے کہا کہ رب ہمارا اللہ ہے اور پھر اس پر استقامت اختیار کی اور پھر نازل ہوتے ہیں انکے پاس فرشتے یہ کہ نہ ڈرو اور نہ غم کھاؤ اور بشارت لو جنت کی جس کا تم سے وعدہ تھا۔ ہم تمہارے دوست ہیں دنیا اور آخرت میں اور تمہارے لئے وہاں سے ہے جو چاہیں جی تمہارے اور تمہارے لئے وہاں ہے جو کچھ مانگو اور مہربانی ہے اس بخشنے والے مہربان کی طرف سے"

حافظ ابن عساکرؒ عبداللہ بن خذافہ سہمیؓ صحابی کے بارے میں کہتے ہیں کہ آپ کو رومی کفار نے قید کر لیا اور اپنے بادشاہ کے پاس پہنچا دیا انہوں نے آپ سے کہا کہ تم نصرانی بن جاؤ۔ میں تجھے اپنے راج پاٹ میں شریک کر لیتا ہوں اور اپنی شہزادی تمہارے نکاح میں دے دیتا ہوں صحابی نے جواب دیا۔ کہ یہ تو کیا ہے اگر تو اپنی بادشاہت مجھے دے دے اور تمام عرب کا راج مجھے دے دے اور تو یہ چاہے کہ ایک آنکھ جھپکنے کے برابر بھی دین محمدی سے پھر جاؤں۔

تو یہ بھی ناممکن ہے بادشاہ نے کہا پھر میں تجھے قتل کر دوں گا۔ حضرت عبداللہ نے

جواب دیا کہ ہاں یہ تجھے اختیار حاصل ہے چنانچہ اسی وقت بادشاہ نے حکم دیا کہ انہیں سولی پر چڑھا دیا جائے اور تیر اندازوں نے قریب سے بحکم بادشاہ ان کے ہاتھ پاؤں چھید نے شروع کیئے بار بار کہا جاتا تھا کہ اب بھی نصرانیت قبول کرلو اور آپ پورے استقلال اور صبر سے فرماتے جاتے تھے۔ ہرگز نہیں۔ ہرگز نہیں۔ آخر بادشاہ نے کہا اسے سولی سے اتار لو۔ پھر حکم دیا گیا کہ پیتل کی بنی ہوئی دیگ یا پیتل کی بنی ہوئی گائے اچھی طرح تپا کرلائی جائے چنانچہ وہ پیش کی گئی بادشاہ نے ایک اور مسلمان قیدی کی بابت حکم دیا کہ اسے اس میں ڈال دو اس مسلمان قیدی کو اس میں ڈال دیا گیا۔

وہ مسکین اسی وقت چرمر ہو کر رہ گیا گوشت پوست جل گیا اور ہڈیاں چمکنے لگیں بادشاہ نے حضرت عبداللہ سے کہا کہ دیکھو اب بھی مان جاؤ اور ہمارا مذہب قبول کرلو ورنہ اس آگ کی دیگ میں تمہیں ڈال کر جلا دیا جائے گا آپ نے پھر بھی ایمانی جوش و جذبے سے کام لے کر فرمایا یہ ناممکن ہے کہ میں خدا کے دین کو چھوڑ دوں بادشاہ وقت نے اسی وقت حکم دیا۔ کہ انہی چرخی پر چڑھا کر اس میں ڈال دو جب یہ اس آگ کی دیگ میں ڈالے جانے کے لئے چرخی پر اٹھائے گئے۔

تو بادشاہ نے دیکھا کہ آپ کی آنکھوں سے آنسو نکل رہے ہیں بادشاہ نے حکم دیا کہ تھوڑی دیر کے لئے رک جائیں۔ بادشاہ نے اپنے پاس بلایا اسے امید ہو گئی تھی کہ شاید اسکے خیالات تبدیل ہو جائیں اور وہ میری بات مان کر اور میرا مذہب قبول کر کے میری دامادی میں آکر سلطنت کا ساجھی بن جائے۔ لیکن بادشاہ کی تمنا اور خیال بے سود نکلی حضرت عبداللہ بن خدافہ نے فرمایا کہ میں اس لئے رو رہا تھا کہ آہ آج راہ خدا میں ایک ہی جان ہے جسے راہ خدا میں اس عذاب کے ساتھ قربان کر رہا ہوں کاش میرے روئیں روئیں میں ایک ایکجان ہوتی اور میں ایک ایک کر کے سب جانیں اللہ کی راہ میں قربان کر دیتا۔

بعض روایتوں میں ہے کہ آپ کو قید خانہ میں رکھا گیا اور کھانا پینا آپ پر بند کر دیا گیا کئی دن کے بعد شراب اور خنزیر کا گوشت بھیجا لیکن آپ نے بھوک ہونے کے باوجود توجہ نہیں فرمائی بادشاہ نے بلوا بھیجا لیکن آپ نے بھوک ہونے کے باوجود توجہ نہ فرمائی۔ بادشاہ نے بلوا بھیجا اور نہ کھانے کا سبب پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ اس حالت میں یہ میرے لئے

حلال تو ہو گیا ہے لیکن میں تجھ جیسے دشمن کو خوش ہونے کا موقع نہیں دینا چاہتا۔

اب بادشاہ نے کہا کہ تو میرے سر کا بوسہ لے تو میں تجھے اور تیرے تمام ساتھیوں کو رہا کر دوں گا آپ نے اسے قبول فرما لیا اور بادشاہ نے بھی اپنا وعدہ پورا کر دکھایا اور آپ کو اور آپکے تمام ساتھیوں کو چھوڑ دیا جب عبداللہ بن خدافہ یہاں سے آزاد ہو کر حضرت عمرؓ کے پاس پہنچے۔ تو آپ نے فرمایا کہ ہر مسلمان کا حق ہے کہ حضرت عبداللہ بن خدافہؓ کا ماتھا چومے اور میں ابتدا کرتا ہوں یہ فرما کر پہلے آپؓ نے عبداللہ بن خدافہ کے سر بوسہ لیا۔ (حوالہ پارہ نمبر14 تفسیر ابن کثیر جلد سوم صفحہ 61)

حضرت عروہ بن مسعود ثقفی کی شہادت اور اسطرح کے واقعات

حضرت عروہ بن مسعود ثقفی نے جناب رسول خدا ﷺ کی خدمت میں عرض کی کہ حضور ﷺ اگر آپ اجازت دیں تو میں اپنی قوم میں دین کی تبلیغ کے لئے جاؤں اور انہیں اسلام کی دعوت دوں۔ آپ نے فرمایا ایسا نہ ہو کہ وہ تمہیں قتل کریں آپ نے فرمایا حضور اس بات کا احتمال تو نہیں کیونکہ انہیں مجھ سے اس قدر الفت و عقیدت ہے کہ اگر میں سویا ہوا ہوں تو وہ مجھے جگائیں گے بھی نہیں۔ آپ نے فرمایا چلے جایئے۔

جب آپ لات و عزیٰ بتوں کے پاس سے گذرنے لگے تو فرمایا کہ اب تمہاری شامت آگئی ہے۔ اس بات پر پورا قبیلہ ثقیف بگڑ بیٹھا۔ آپ نے کہنا شروع کیا کہ اے میری قوم کے لوگو تم ان بتوں کی پوجا کو ترک کر دو یہ لات و عزیٰ حقیقت میں تمہارے کسی کام نہیں آ سکتے۔ اسلام قبول کر لو اسی میں سلامتی ہے اور اسی میں سلامتی ہے اور اے میرے بھائی بندو یقین کر لو کہ بت حقیقت میں کچھ نہیں کر سکتے آپ کی بھلائی اسلام میں ہے وغیرہ وغیرہ۔

ابھی آپ نے تین مرتبہ کلمہ دہرایا کہ ایک بد نصیب دل جلے نے دور سے پتھر پھینک دیا جو رگ اکحل پر لگا اور آپ اسی وقت شہید ہو گئے۔ آنحضرت ﷺ کے پاس جب یہ خبر پہنچی تو آپ نے فرمایا یہ ایسا ہی تھا جیسے سورہ یاسین والا جس نے کہا تھا کاش قوم میری مغفرت اور عزت کو جانتی۔

حضرت کعب اخبارؓ کے پاس حبیب بن زید بن عاصم کا ذکر کیا گیا جو قبیلہ بنی ازن بن

بخار سے تھے۔ جن کو مسلمہ کذاب ملعون نے جنگ یمامہ میں شہید کر دیا تو آپ نے فرمایا خدا کی قسم یہ خبیب اسی خبیب کی طرح تھے جن کا ذکر سورہ یاسین میں ہے ان سے اس کذاب نے حضور ﷺ کے بارے میں دریافت کیا تو آپ نے فرمایا بے شک وہ اللہ کے رسول ہیں اس نے کہا کہ کیا یہ گواہی دیتا ہے کہ میں اللہ کا رسول ہوں۔

حضرت خبیب نے فرمایا میں نہیں سنتا اس نے کہا کہ محمد ﷺ کی نسبت تو کیا کہتا ہے آپ نے فرمایا کہ میں انکی سچی رسالت کو مانتا ہوں اس نے پھر پوچھا کہ میری رسالت نسبت تو کیا کہتا ہے جواب دیا میں نہیں سنتا مسلمہ کذاب نے کہا کہ تو حضور ﷺ کی نسبت سن لیتا ہے اور میری نسبت بہرا بن جاتا ہے۔ چنانچہ وہ ایک عضو بدن کاٹ لیتا اور دوبارہ پوچھا تو اسے یہی جواب ملتا اس طرح آپ نے ایک ایک جوڑ جسم کا کٹوا دیا اور اپنے سچے اسلام پر آخری دم تک قائم رہے اور جو جواب پہلے دیا تھا آخر تک وہی جواب دیتے رہے یہاں تک کہ شہید ہو گئے رضی اللہ عنہ وارضاہ

وَجَاءَ مِنْ اَقْصَى الْمَدِيْنَةِ سے لیکر اِنْ كَانَتْ اِلَّا صَيْحَةً وَّاحِدَةً فَاِذَا هُمْ خَامِدُوْنَ تک حضرت حبیب بخار کا واقعہ ہے اور ان ہی آیات کی تفسیر میں حضرت عروہ ثقفی اور خبیب نجار کے واقعات ہیں۔ جلد چہارم پارہ 23 صفحہ 3 تا 4)

مسلمان اور جہاد

عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ جَعَلَ الْمُهَاجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ يَحْفِرُوْنَ الْخَنْدَقَ حَوْلَ الْمَدِيْنَةِ وَيَنْقُلُوْنَ التُّرَابَ عَلٰى مُتُوْنِهِمْ وَيَقُوْلُوْنَ

ترجمہ! حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ انصار اور مہاجرین مدینہ منورہ کے گرد خندق کھود رہے تھے جب کمر پر مٹی اٹھاتے تو یہ شعر پڑھتے تھے۔

نَحْنُ الَّذِيْنَ بَايَعُوْا مُحَمَّدًا ۔ عَلَى الْجِهَادِ مَا بَقِيْنَا اَبَدًا

ترجمہ

اپنے پیغمبر محمد سے ہے بیعت ہم نے کی
جب تلک ہے زندگی جہاد پر قائم سدا

وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ يُجِيْبُهُمْ وَيَقُوْلُ

ترجمہ! اور جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جواب میں ارشاد فرماتے ہیں۔

اَللّٰهُمَّ اِنَّهٗ لَا خَيْرَ اِلَّا خَيْرُ الْاٰخِرَةِ

فَبَارِكْ فِي الْاَنْصَارِ وَالْمُهَاجِرَةِ

ترجمہ! اے اللہ فائدہ جو کچھ کہ ہے آخرت کا فائدہ ہے کردے تو بابرکت انصار اور مہاجر اے خدا

ذلت وادبار کی وجہ اور نجاب کا طریقہ جہاد کے متعلق

وَعَنْ ثَوْبَانَ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ والہ وسلم يُوْشِكُ الْاُمَمُ اَنْ تَدَاعٰى عَلَيْكُمْ كَمَا تَدَاعِي الْاَكِلَةِ اِلٰى قَصْعَتِهَا فَقَالَ قَائِلٌ وَمِنْ قِلَّةٍ نَحْنُ يَوْمَئِذٍ قَالَ بَلْ اَنْتُمْ يَوْمَئِذٍ غُثَاءٌ كَغُثَاءِ السَّيْلِ وَيَنْزَعَنَّ اللّٰهُ مِنْ صُدُوْرِ عَدُوِّكُمُ الْمَهَابَةَ مِنْكُمْ وَلَيَقْذِفَنَّ فِيْ قُلُوْبِكُمُ الْوَهْنَ قَالَ قَائِلٌ يَا رَسُوْلَ اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم وَمَا الْوَهْنُ قَالَ حُبُّ الدُّنْيَا وَكَرَاهِيَةُ الْمَوْتِ

(رواہ ابوداود البیھقی دلائل النبوۃ مشکوۃ شریف باب تغیر الناس)

ترجمہ! "حضرت ثوبانؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ قریب ہے کہ کفر کے گروہ جمع ہو کر تمہارے ساتھ لڑنے کے لئے اسطرح پل پڑیں۔ جس طرح بھوکا آدمی کھانے کے پیالہ کی طرف لپکتا ہے ایک کہنے والے نے کہا کہ ہم اس دن تعداد میں تھوڑے ہوں گے۔ حضور ﷺ نے فرمایا نہیں اس دن تم تعداد کے لحاظ سے بہت زیادہ ہو گے لیکن سیلاب کے جھاگ کی طرح ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ تمہارے دشمنوں کے سینوں سے تمہارا رعب نکال دے گا اور تمہارے دلوں میں "وھن" سستی ڈال دے گا کہنے والے نے پھر کہا کہ اس وھن سستی کا سبب کیا ہو گا ارشاد فرمایا۔

"دنیا کی محبت اور موت سے نفرت"

اگر میں سو جاتا یا مجھے اونگھ آجاتی تو انبیاء اور غیر انبیاء کی کون سنتا

اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ اَلْحَیُّ الْقَیُّوْمُ لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ لَهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ مَنْ ذَا الَّذِیْ یَشْفَعُ عِنْدَهٗ اِلَّا بِاِذْنِهٖ یَعْلَمُ مَا بَیْنَ اَیْدِیْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَلَا یُحِیْطُوْنَ بِشَیْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖ اِلَّا بِمَا شَآءَ وَسِعَ كُرْسِیُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَلَا یَؤُدُهٗ حِفْظُهُمَا وَهُوَ الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ ۔

ترجمہ! "اللہ تعالیٰ ہے نہیں کوئی معبود مگر وہ زندہ ہے ہمیشہ رہنے والا نہیں پکڑتی اس کو اونگھ اور نہ نیند واسطے اس کے ہے جو کچھ بیچ آسمانوں کے اور جو کچھ بیچ زمین کے ہے کون ہے وہ جو سفارش کرے نزدیک اس کی مگر ساتھ حکم اس کے کہ جانتا ہے جو کچھ آگے ان کے ہے اور جو کچھ پیچھے ان کے ہے اور انہیں گھیرتی ساتھ کسی چیز کے علم اس کے سے مگر ساتھ اس چیز کے کہ چاہے سما لیا ہے کرسی اس کی نے آسمانوں اور زمین کو اور نہیں تھکاتی اس کو نگہبانی ان دونوں کی اور وہی ہے بلند مرتبے والا"۔

اس کا مطلب یہ ہے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اگر میں سو جاتا یا مجھے اونگھ آجاتی تو پھر میرے آدم علیہ السلام کی کون سنتا۔ جیسے آدم علیہ السلام کے واقعات میں اللہ رب العزت ارشاد فرماتے ہیں۔

وَقُلْنَا یٰٓاٰدَمُ اسْكُنْ اَنْتَ وَزَوْجُكَ الْجَنَّةَ اور آگے اللہ رب العزت ارشاد

فرماتے ہیں۔

فَتَلَقّٰی اٰدَمُ مِنْ رَّبِّہٖ کَلِمٰتٍ فَتَابَ عَلَیْہِ اِنَّہٗ ھُوَ التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ ترجمہ پھر آدم نے اپنے مالک سے باتیں سیکھ لیں اور اللہ نے اس کا قصور معاف کر دیا بے شک وہ بڑا معاف کرنے والا مہربان ہے۔

فَوَسْوَسَ لَھُمَا الشَّیْطٰنُ لِیُبْدِیَ لَھُمَا مَاوٗرِیَ عَنْھُمَا مِنْ سَوْاٰتِھِمَا وَقَالَ مَانَھٰکُمَا رَبُّکُمَا عَنْ ھٰذِہِ الشَّجَرَۃِ اِلَّآ اَنْ تَکُوْنَا مَلَکَیْنِ اَوْتَکُوْنَا مِنَ الْخٰلِدِیْنَ وَقَاسَمَھُمَآ اِنِّیْ لَکُمَا لَمِنَ النّٰصِحِیْنَ فَدَلّٰھُمَا بِغُرُوْرٍ فَلَمَّا ذَاقَا الشَّجَرَۃَ بَدَتْ لَھُمَا سَوْاٰتُھُمَا وَطَفِقَا یَخْصِفٰنِ عَلَیْھِمَا مِنْ وَّرَقِ الْجَنَّۃِ وَنَادٰھُمَا رَبُّھُمَآ اَلَمْ اَنْھَکُمَا عَنْ تِلْکُمَا الشَّجَرَۃِ وَاَقُلْ لَّکُمَآ اِنَّ الشَّیْطٰنَ لَکُمَا عَدُوٌّ مُّبِیْنٌ

ترجمہ! پھر بہکایا انکو شیطان نے تاکہ کھولے ان پر جو ڈھکے تھے انسے ان کے عیب اور وہ بولا تم کو جو منع کیا تھا رب تمہارے نے اس درخت سے مگر یہ کہ کبھی ہو جاؤ فرشتے یا ہو جاؤ ہمیشہ جینے والے اور ان کے پاس قسم کھائی کہ میں تمہارا دوست ہوں پھر ڈھلایا ان کو فریب سے پھر جب چکھا دونوں نے درخت کھل گئے ان پر عیب ان کے اور لگے جوڑنے اپنے اوپر پتے بہشت کے اور پکارا ان کو ان کے رب نے میں نے منع نہ کیا تھا تم کو اس درخت سے؟ اور کہا تھا تم کو کہ شیطان تمہارا صاف دشمن ہے۔(پارہ نمبر8 رکوع نمبر9)

آدم اور اماں حوا نے اللہ تعالیٰ کو پکارا اور اللہ نے ان کی پکار کو سن لیا اللہ کا فرمان بھی یہی ہے۔ اَمَّنْ یُّجِیْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاہُ وَیَکْشِفُ السُّوْٓءَ وَیَجْعَلُکُمْ خُلَفَآءَ الْاَرْضِ ءَاِلٰہٌ مَّعَ اللّٰہِ قَلِیْلًا مَّا تَذَکَّرُوْنَ بلکہ اللہ رب العزت ارشاد فرماتے ہیں یٰٓاَیُّھَا النَّاسُ اَنْتُمُ الْفُقَرَآءُ اِلَی اللّٰہِ وَاللّٰہُ ھُوَ الْغَنِیُّ الْحَمِیْدُ اِنْ یَّشَاْ یُذْھِبْکُمْ وَیَاْتِ بِخَلْقٍ جَدِیْدٍ

ترجمہ! اے لوگو تم محتاج ہو اللہ کی طرف اور اللہ وہی ہے بے پرواہ سب تعریفوں والا اور اگر چاہے تم کو لے جائے اور لے آئے ایک نئی خلقت اور یہ بات اللہ پر مشکل نہیں (پارہ نمبر22 روکوع نمبر14) اور اللہ فرماتے ہیں اگر میں اللہ سو جاتا تو نوح علیہ السلام کی دعا کون

سنتا جیسے نوح علیہ السلام نے التجاء کی قَالَ نُوحٌ رَّبِّ اِنَّهُمْ عَصَوْنِيْ وَاتَّبَعُوْا مَنْ لَّمْ يَزِدْهُ مَالُهٗ وَوَلَدُهٗۤ اِلَّا خَسَارًا وَمَكَرُوْا مَكْرًا كُبَّارًا وَقَالُوْا لَا تَذَرُنَّ اٰلِهَتَكُمْ وَلَا تَذَرُنَّ وَدًّا وَّلَا سُوَاعًا وَّلَا يَغُوْثَ وَيَعُوْقَ وَنَسْرًا وَقَدْ اَضَلُّوْا كَثِيْرًا وَلَا تَزِدِ الظّٰلِمِيْنَ اِلَّا ضَلٰلًا مِمَّا خَطِيْٓـٰٔتِهِمْ اُغْرِقُوْا فَاُدْخِلُوْا نَارًا فَلَمْ يَجِدُوْا لَهُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَنْصَارًا وَقَالَ نُوْحٌ رَّبِّ لَا تَذَرْ عَلَى الْاَرْضِ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ دَيَّارًا اِنَّكَ اِنْ تَذَرْهُمْ يُضِلُّوْا عِبَادَكَ وَلَا يَلِدُوْٓا اِلَّا فَاجِرًا كَفَّارًا رَبِّ اغْفِرْ لِيْ وَلِوَالِدَيَّ وَلِمَنْ دَخَلَ بَيْتِيَ مُؤْمِنًا وَّلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ وَلَا تَزِدِ الظّٰلِمِيْنَ اِلَّا تَبَارًا

ترجمہ! "کہا نوح علیہ السلام نے اے میرے رب انہوں نے میرا کہا نہ مانا اور مانا ایسے کا جسکو اسکے مال اور اولاد سے اور داؤ کیا ہے بڑا داؤ اور بولے ہرگز نہ چھوڑو اپنے معبودوں کو اور نہ سواع کو اور یعوق اور نسر کو اور بہکا دیا بہتوں کو اور تو زیادہ نہ کرنا بے انصافیوں کو مگر بھٹکنا کچھ وہ اپنے گناہوں سے دبائے گئے پھر ڈالے گئے آگے میں پھر نہ پائے اپنے واسطے انہوں نے اللہ کے سوا کوئی مددگار اور کہا نوح نے اے رب نہ چھوڑ زمین پر منکروں کا گھر بسنے والا مقرر اگر تو چھوڑ دے گا ان کو بہکائیں گے تیرے بندوں کو جو جنیں گے سو وہ حق کا منکر اے رب معاف کر مجھ کو اور میرے ماں باپ کو اور جو آئے میرے گھر میں ایماندار اور سب ایمان والے مردوں کو اور عورتوں کو اور گنہگاروں پر بڑھتا رکھ یہی برباد ہونا (پارہ نمبر29 رکوع نمبر10)

اور اس سے آگے اللہ رب العزت فرماتے ہیں اگر مجھے نیند آ جاتی تو موسیٰ علیہ السلام کی کون سنتا۔

وَجَآءَ رَجُلٌ مِّنْ اَقْصَا الْمَدِيْنَةِ يَسْعٰى قَالَ يٰمُوْسٰٓى اِنَّ الْمَلَاَ يَاْتَمِرُوْنَ بِكَ لِيَقْتُلُوْكَ فَاخْرُجْ اِنِّيْ لَكَ مِنَ النّٰصِحِيْنَ فَخَرَجَ مِنْهَا خَآئِفًا يَّتَرَقَّبُ قَالَ رَبِّ نَجِّنِيْ مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ وَلَمَّا تَوَجَّهَ تِلْقَآءَ مَدْيَنَ قَالَ عَسٰى رَبِّيْٓ اَنْ يَّهْدِيَنِيْ سَوَآءَ السَّبِيْلِ وَلَمَّا وَرَدَ مَآءَ مَدْيَنَ وَجَدَ عَلَيْهِ اُمَّةً مِّنَ النَّاسِ يَسْقُوْنَ وَوَجَدَ مِنْ دُوْنِهِمُ امْرَاَتَيْنِ تَذُوْدٰنِ قَالَ مَا

خَطۡبُكُمَا قَالَتَا لَا نَسۡقِیۡ حَتّٰی یُصۡدِرَ الرِّعَآءُ وَاَبُوۡنَا شَیۡخٌ كَبِیۡرٌ فَسَقٰی لَهُمَا ثُمَّ تَوَلّٰۤی اِلَی الظِّلِّ فَقَالَ رَبِّ اِنِّیۡ لِمَاۤ اَنۡزَلۡتَ اِلَیَّ مِنۡ خَیۡرٍ فَقِیۡرٌ

ترجمہ! "اور شہر کے دوسرے سرے سے ایک مرد دوڑتا ہوا آیا اور اس نے موسیٰ علیہ السلام سے کہا کہ دربار والے مشورہ کر رہے ہیں کہ تجھ کو مار ڈالیں اور تو یہاں سے نکل جا اور میں تیری بھلائی چاہتا ہوں۔ پھر نکلا وہاں ڈرتا ہوا راہ دیکھتا اور بولا اپنے رب سے اے میرے رب مجھے بچا لیجئے اس بے انصاف قوم سے۔ اور جب منہ کیا مدین کی سیدھ میں تو بولا امید ہے کہ میرا رب لے جائے مجھ کو سیدھی راہ پر اور جب پہنچا مدین کے پانی پر تو وہاں پایا ایک جماعت لوگوں کو پانی پلاتے ہوئے اور پایا ان سے پرے دو عورتوں کو روکے ہوئے تھیں اپنی بکریاں بولا تمہارا کیا حال ہے بولیں ہم چرواہوں کے پھیر لے جانے تک اپنی بکریوں کو پانی نہیں پلاتیں اور ہمارا باپ بوڑھا ہے بڑی عمر کا پھر اس نے پانی پلا دیا ان کے جانوروں کو اور پھر ہٹ آیا چھاؤں کی طرف اور بولا اے رب میرے جو چیز اتارے تو میری طرف اچھی میں اس کا محتاج ہوں (پارہ نمبر20 رکوع نمبر6'5)

پھر اس سے آگے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اگر مجھے نیند یا اونگھ آ جاتی تو میرے پیارے ایوب علیہ السلام کی کون سنتا وَاَیُّوۡبَ اِذۡ نَادٰی رَبَّهٗۤ اَنِّیۡ مَسَّنِیَ الضُّرُّ وَاَنۡتَ اَرۡحَمُ الرّٰحِمِیۡنَ اور جب پکارا ایوب علیہ السلام نے اپنے رب کو کہ اے رب میرے میں تکلیف میں مبتلا ہوں اور تو رحم کرنے والا ہے رحم کرنے والوں کا اس سے آگے اللہ رب العزت ارشاد فرماتے ہیں کہ اگر میں سو جاتا یا مجھے نیند آ جاتی تو حضرت یونس علیہ السلام کی کون سنتا جیسے فرمان قدوس ہے وَذَا النُّوۡنِ اِذۡ ذَّهَبَ مُغَاضِبًا فَظَنَّ اَنۡ لَّنۡ نَّقۡدِرَ عَلَیۡهِ فَنَادٰی فِی الظُّلُمٰتِ اَنۡ لَّاۤ اِلٰهَ اِلَّاۤ اَنۡتَ سُبۡحٰنَكَ اِنِّیۡ كُنۡتُ مِنَ الظّٰلِمِیۡنَ فَاسۡتَجَبۡنَا لَهٗ وَنَجَّیۡنٰهُ مِنَ الۡغَمِّ وَكَذٰلِكَ نُـنۡجِی الۡمُؤۡمِنِیۡنَ۔

ترجمہ! "اور مچھلی والے کو جب چلا گیا غصہ ہو کر پھر سمجھا کہ ہم نہ پکڑ سکیں گے اس کو پھر پکارا ان اندھیروں میں کہ کوئی حکم نہیں سوائے تیرے تو بے عیب ہے اور میں تھا

گنہگاروں سے پھر سن لی ہم نے اس کی فریاد اور بچا دیا اس کو غم سے اور یوں ہی ہم بچا دیتے ہیں ایمان والوں کو" (پارہ 17 رکوع نمبر6)

پھر اس سے آگے فرمایا کہ اگر میں سو جاتا تو میرے پیارے زکریا علیہ السلام کی کون سنتا جیسے ارشاد خداوندی ہے

وَزَكَرِيَّا إِذْ نَادَىٰ رَبَّهُ رَبِّ لَا تَذَرْنِي فَرْدًا وَأَنتَ خَيْرُ الْوَارِثِينَ فَاسْتَجَبْنَا لَهُ وَوَهَبْنَا لَهُ يَحْيَىٰ وَأَصْلَحْنَا لَهُ زَوْجَهُ إِنَّهُمْ كَانُوا يُسَارِعُونَ فِي الْخَيْرَاتِ وَيَدْعُونَنَا رَغَبًا وَرَهَبًا وَكَانُوا لَنَا خَاشِعِينَ

ترجمہ! اور زکریا نے جب پکارا اپنے رب کو اے رب میرے نہ چھوڑ مجھ کو اکیلا اور تو سب سے بہتر وارث ہے اور پھر ہم نے سن لی اسکی دعا اور بخشا اس کو یحیٰ اور اچھا کر دیا اس کی عورت کو وہ لوگ دوڑتے تھے بھلائیوں پر اور پکارتے تھے ہم کو توقع سے اور ڈر سے اور رہتے تھے ہمارے آگے عاجز پھر آگے رب العالمین ارشاد فرماتے ہیں کہ اگر مجھے اونگھ آ جاتی یا میں بے خبر ہو جاتا تو حضرت یعقوب علیہ السلام کی کون سنتا جو فراق یوسف علیہ السلام میں نابینا ہو گئے تھے چالیس سال تک رو رو کر اپنی بصارت کھو بیٹھے تھے اپنے رب سے التجا کرتے ہیں قَالُوا تَاللَّهِ تَفْتَأُ تَذْكُرُ يُوسُفَ حَتَّىٰ تَكُونَ حَرَضًا أَوْ تَكُونَ مِنَ الْهَالِكِينَ قَالَ إِنَّمَا أَشْكُو بَثِّي وَحُزْنِي إِلَى اللَّهِ وَأَعْلَمُ مِنَ اللَّهِ مَا لَا تَعْلَمُونَ

ترجمہ! "یوسف کے بھائی کہنے لگے اللہ کی قسم تو یوسف کی یاد میں لگا رہے گا یہاں تک کہ تو گھل گھل کر قریب المرگ ہو جائے گا یا مر جائے گا حضرت یعقوب نے کہا کہ میں اپنے دل کا درد اور غم اللہ تعالیٰ پر ہی کھولتا ہوں اور میں اللہ کے فضل سے وہ جانتا ہوں جو تم نہیں جانتے (پارہ نمبر13 رکوع نمبر4)

پھر آگے خلاق عالم یعنی کائنات کو پیدا کرنے والے ارشاد فرماتے ہیں کہ مجھے نیند آ جاتی تو حضرت یوسف علیہ السلام کی کون سنتا اور حضرت یوسف علیہ السلام کو کنعان کے کنوئیں سے نکال کر تخت مصر پر کون بٹھاتا

فَلَمَّا ذَهَبُوْا بِهٖ وَاَجْمَعُوْٓا اَنْ يَّجْعَلُوْهُ فِيْ غَيٰبَتِ الْجُبِّ وَاَوْحَيْنَآ اِلَيْهِ لَتُنَبِّئَنَّهُمْ بِاَمْرِهِمْ هٰذَا وَهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ترجمہ! پس جب وہ لے گئے یوسف کو اور ٹھہرالیا کہ کنوئیں میں ڈال دیں اور ہم نے اسی وقت یوسف کو وحی بھیجی تو ضرور انکو اس کے برے کام پر بتلائے گا اگرچہ وہ نہ سمجھتے ہیں۔(پارہ نمبر12 رکوع نمبر12)

پھر آگے رب العالمین ارشاد فرماتے ہیں کہ اگر میں سو جاتا تو تعمیر بیت اللہ کے وقت جو خلیل الرحمن نے دعائیں مانگیں وہ کون سنتا جیسے فرماتے ہیں۔

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ رَبَّنَا وَاجْعَلْنَا مُسْلِمَيْنِ لَكَ وَمِنْ ذُرِّيَّتِنَآ اُمَّةً مُّسْلِمَةً لَّكَ وَاَرِنَا مَنَاسِكَنَا وَتُبْ عَلَيْنَا اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِكَ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَيُزَكِّيْهِمْ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ

ترجمہ! "اے رب ہمارے قبول کر بے شک تو سننے والا جاننے والا ہے اے رب ہمارے ہم کو اپنا تابعدار کر اور ہماری اولاد میں سے ایک گروہ پیدا کر جو تیرا تابعدار ہو اور ہم کو حج کے طریقے بتلادے اور ہمارے قصور معاف کردے بے شک تو بڑا معاف کرنے والا مہربان ہے اے پروردگار ہمارے اسی گروہ میں سے ایک پیغمبر بھیج جو تیری آیتیں پڑھ کر ان کو سنائے اور کتاب غالب و حکمت والا ہے (پارہ نمبر1 رکوع نمبر15) ان دعاؤں میں سے جو دعا بعثت نبوی اور پیغمبر آخر الزمان کی بابت تھی وہ اڑھائی ہزار سال کے بعد پوری ہوئی اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اگر میں اللہ سو جاتا تو خلیل الرحمن کی دعا کون سنتا۔

اور جو نمرود نے خلیل اللہ کے لئے جلانے اور شہید کرنے کے لئے آگ کا انتظام کیا تھا چیخہ کی آگ میں ڈالے جانے کے بعد فرشتہ جبرائیل حاضر ہو کر عرض کرتا ہے کہ آپ کو میرے کچھ تعاون کی ضرورت ہے تو آپ جواب میں فرماتے ہیں۔

اَمَّا اِلَيْكَ فَلَا وَاَمَّا مِنَ اللّٰهِ فَبَلٰى ترجمہ! جبرائیل مجھے تیری مدد کی ضرورت نہیں بلکہ مجھے اللہ کی مدد کی ضرورت ہے چیخہ کی آگ میں خلیل الرحمن یہ بھی پڑھ رہے تھے اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ فِي السَّمَاءِ وَاحِدٌ وَاَنَا فِي الْاَرْضِ وَاحِدٌ عَبْدُكَ اے اللہ توں آسمانوں میں

اکیلا معبود ہے اور زمین پر میں تیرا اکیلا عابد ہوں قُلْنَا یٰا نَارُ کُوْنِیْ بَرْدًا وَّ سَلٰمًا عَلٰی اِبْرَاہِیْمَ ترجمہ فرمایا ہم نے اے آگ تو حضرت ابراہیم پر ٹھنڈی اور سلامتی والی ہو جا اس موقع پر اگر میں اللہ سو جاتا تو خلیل اللہ کی کون سنتا۔

اور آگے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اگر میں سو جاتا تو پیغمبر آخر الزماں تاجدار مدینہ کی کون سنتا جب آنحضرت ﷺ نے سنا کہ عرب لشکر جرار لیکر آپ کے مقابلے پر آ رہے ہیں تو آپ نے بھی اللہ تعالیٰ کو ان الفاظ میں پکارا حَسْبِیَ اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ اور پھر آپ نے جنگ بدر کے موقع پر اللہ تعالیٰ کو ان الفاظ میں پکارا اَللّٰھُمَّ اِنْ تُھْلِکْ ھٰذِہِ الْعِصَابَۃَ فَلَنْ تُعْبَدَ فِی الْاَرْضِ اے اللہ اگر یہ مٹھی بھر جماعت تیرے دشمنوں کے مقابلہ میں کام آ گئی یا شہید ہو گئی تو پھر آسمان کے نیچے تیرے تختہ زمین پر تیری عبادت کرنے والا کوئی بھی نہیں رہے گا اللہ تعالیٰ نے تاجدار مدینہ کی سنی تو فتح عطا فرمائی۔

انسان کی زندگی اور اسکی عمر کے مختلف مراحل اور ادوار اور اس کے بارہ میں ایک مقولہ

ایک داھا داھا کھیلنے کا ماھا سال یعنی اس عمر میں عموما" لڑکے کھیل کود میں رہتے ہیں جو کھیلیں شرعا" درست بھی نہیں ان میں بھی مشغول رہتے ہیں۔

دو داھا بیں پھر دیو سے سے بیں اس عمر میں لڑکے جوانی کی عالم میں عموما" انکا یہ تصور ہوتا ہے ہم چوں ما دیگر لے نیست طرح طرح کے فخر و تکبر میں رہتے ہیں نئے خون کی وجہ سے والدین کا بھی احترام اور ادب کم کرتے ہیں۔

تین داھا تیں جنگل بولے شیں یعنی شیر بھرپور جوانی کی عمر میں بڑوں کی عزت اور چھوٹوں پر رحم نہ کرنا اللہ کی عبادت اور سنت رسول کی اتباع سے جی چرانا یہ اس کی عادت بن جاتی ہے۔

چار داھا چالی گلے پڑی پنجالی یعنی اس عمر میں بیوی بچوں والا ہو کر طرح طرح کی پابندیوں میں پھنس جاتا ہے۔

پانچ داھا پچاس لمبے بھرے ساہ سانس لمبے لمبے سانس بھرتا ہے کہ اہل و عیال والا ہو

گیا ہوں بچوں کو کھانے کی ضرورت اور پہننے کی ضرورت ہے ان کی تعلیم و تربیت کی ضرورت ہے۔

چھ داھا ساٹھ ہاتھ پکڑی لاٹھ یعنی لاٹھی یعنی اب ہاتھ میں لاٹھی پکڑ لیتا ہے اسی کے سہارے سے چلتا پھرتا ہے اور دن بدن جسمانی قویٰ کمزور ہوتے جا رہے ہیں۔

سات داھا ستر عقل گئی کو بہتر یعنی اس عمر میں بعض آدمیوں کا یہ عالم ہوتا ہے عقل و فکر ہوش و حواس میں کمی واقعہ ہو جاتی ہے۔

آٹھ داھا اسی مانگے یہ لسی یعنی اس عمر میں باباجی لسی کے بھی محتاج ہو جاتے ہیں اور نوہیں بہو بیٹیاں پوتیاں پوتے ان کی معمولی چیزوں کا بھی خیال نہیں کرتے ورنہ یہ بزرگ ان کے لئے دودھ گھی وغیرہ کا انتظام کیا کرتے تھے۔

نوں داھا نوے نہ جینے کی خوشی نہ مرنے کا بھو یعنی اس عمر میں زندگی کی کوئی خوشی نہیں ہوتی اور نہ ہی موت فوت کا غم ہوتا ہے بلکہ خود اسے یہ چاہت ہوتی ہے کہ میں اس دنیا سے چلا جاؤں بعض موجودہ عوام الناس کی نمازوں کے بارہ میں ایک معقولہ

ٹھاٹھ کے نمازی کھاٹ کے نمازی آٹھ کے نمازی تین سو ساٹھ کے نمازی

جو پانچوں وقت نماز پڑھتے ہوں۔ جو صرف جنازہ پڑھتے ہوں' جو صرف جمعہ پڑھتے ہوں۔ جو صرف عیدین کی نماز پڑھتے ہوں

حضرت ابو ہریرہ قریب المرگ رو رہے تھے کسی نے پوچھا ھل تبک من فراق الدنیا ترجمہ کیا تم دنیا کی جدائی کی وجہ سے رو رہے ہو قال لا آپ نے فرمایا نہیں بلکہ اس لئے روتا ہوں میرے سفر کی دوری اور زاد راہ کی کمی ہے میں جنت اور دوزخ کی ترائی اور چڑھائی میں ہوں مجھے معلوم نہیں کہ مجھے ان دونوں میں سے کس کی طرف پکڑ کر لے جایا جائے گا۔

تومنون باالله توحید کی پابندی اور رسول کی اطاعت ہے

ملک شام میں ایک شہر عمان ہے جہاں امام ابن تیمہ ؒ' امام ابن کثیر ؒ' صلاح الدین ایوبی وغیرہ کی قبریں ہیں۔ غالبا" شعیہ حضرات نے ان کی قبروں کو بھی نہ معاف کرتے ہوئے

بلڈوزروں سے مٹا کر نام و نشان تک ختم کر دیا۔

يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِي الْاَمْرِ مِنْكُمْ فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ فِيْ شَيْءٍ فَرُدُّوْهُ اِلَى اللّٰهِ وَالرَّسُوْلِ (الخ) پارہ نمبر5 رکوع نمبر5)

كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِتَالُ وَهُوَ كُرْهٌ لَّكُمْ

وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُوْنِيْ اَسْتَجِبْ لَكُمْ (پارہ 12) اِنَّ الَّذِيْنَ (الخ) وَاِذَا سَاَلَكَ عِبَادِيْ عَنِّيْ فَاِنِّيْ قَرِيْبٌ (پارہ 2) اُدْعُوْا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَّخُفْيَةً حضرت مائی خولہ مسئلہ پوچھنے آئی کہ میرے شوہر نے اظہار کر لیا ہے حضور ﷺ نے فرمایا اب تمہارے اکٹھا رہنے کی کوئی صورت نہیں مائی خولہ بہت پریشان ہوئی۔ اللہ تعالیٰ نے سورۃ مجادلہ کی آیتیں اتار کر اپنی بندی کی التجا کو سنتے ہوئے فرمایا قَدْ سَمِعَ اللّٰهُ قَوْلَ الَّتِيْ تُجَادِلُكَ فِيْ زَوْجِهَا وَتَشْتَكِيْ اِلَى اللّٰهِ نازل فرمایا حضرت سلیمان کے زمانہ میں بارش بند ہو گئی نبی بارش کے لئے دعا مانگنے کے لئے میدان کی طرف جانے لگے دیکھا کہ ایک کیڑی دعا مانگ رہی ہے اَللّٰهُمَّ اِنَّا خَلْقٌ مِّنْ خَلْقِكَ لَيْسَ بِنَا غِنًا عَنْ سُقْيَاكَ کہ اب تمیں دعا کے لئے میدان میں جانے کی ضرورت نہیں اللہ اس کیڑی کی بات سن کر تمہیں بارش دے گا۔

حضرت سلیمان علیہ السلام سفر کرتے ہوئے اپنے لاؤ لشکر سمیت کیڑیوں کے حلقہ سے گذرنے لگے کیڑیوں کی بادشاہ نے کیڑیوں سے کہا يَا اَيُّهَا النَّمْلُ ادْخُلُوْا مَسَاكِنَكُمْ لَا يَحْطِمَنَّكُمْ سُلَيْمَانُ وَجُنُوْدُهٗ وَهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ حضرت سلیمن کیڑیوں کی بات سن کر ہنس پڑے ان کی بات سن کر اللہ تعالیٰ کے سامنے التجا کی رَبِّ اَوْزِعْنِيْ اَنْ اَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِيْ اَنْعَمْتَ عَلَيَّ وَعَلٰى وَالِدَيَّ (الخ) اسی طرح زکریا علیہ السلام دعا مانگتے ہیں۔ جیسے سورہ مریم پارہ نمبر16 میں رب العالمین نے فرمایا كهيعص ذِكْرُ رَحْمَتِ رَبِّكَ عَبْدَهٗ زَكَرِيَّا اِذْ نَادٰى رَبَّهٗ نِدَاءً خَفِيًّا سورت مذکورہ کی کئی آیات میں واقع ہے اسی طرح حضرت ایوب علیہ السلام التجا کرتے ہیں وَاَيُّوْبَ اِذْ نَادٰى رَبَّهٗ اَنِّيْ مَسَّنِيَ الضُّرُّ وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرَّاحِمِيْنَ سورت انبیاء وَذَا النُّوْنِ اِذْ ذَّهَبَ مُغَاضِبًا فَظَنَّ اَنْ لَّنْ نَّقْدِرَ عَلَيْهِ فَنَادٰى فِي الظُّلُمَاتِ

وَضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلاً لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوا امْرَاَتَ فِرْعَوْنَ اِذْ قَالَتْ رَبِّ ابْنِ لِیْ عِنْدَکَ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ وَنَجِّنِیْ مِنْ فِرْعَوْنَ وَعَمَلِهٖ وَنَجِّنِیْ مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ قُلْ سِيْرُوا فِي الْاَرْضِ فَانْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِيْنَ وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُوْنِیْ اَسْتَجِبْ لَكُمْ اِنَّ الَّذِيْنَ (الخ)۔ پہلی اقوام اور امتوں کا قصور کیا تھا جس کا اعتراف رب العالمین نے ان لفظوں میں کیا ہے كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّشْرِكِيْنَ حضرت نوح علیہ السلام ساڑھے نو سو برس کی تبلیغ کے بعد مختلف روایات میں 80 آدمیوں یا 70 آدمیوں کا مسلمان ہونا

غیروں سے مدد مانگنے اور حاجات کا مطالبہ کرنے کو تو یہ حال ہے۔ اللہ رب العزت فرماتے کرتے ہیں مَا يَمْلِكُوْنَ مِنْ قِطْمِيْرٍ کہ وہ کھجور کی گٹھلی پر جو باریک پردہ ہوتا ہے وہ اس کے بھی مالک نہیں ہیں۔

اللہ رب العزت فرماتے ہیں اِنْ تَدْعُوْهُمْ لَا يَسْمَعُوْا دُعَاءَكُمْ اگر تم ان کو پکارو تو وہ تمہاری پکار کو سنتے تک نہیں جو سنتے نہیں وہ حاجات کو کیسے پورا کرسکتے ہیں بلکہ قرآن کریم میں رب العالمین نے یہاں تک ارشاد فرمایا من لَّا يَسْتَجِيْبُ لَهٗ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ وَهُمْ عَنْ دُعَائِهِمْ غٰفِلُوْنَ مشرکین ایسے معبودان باطل کو پکارتے جو ان کا جواب تک نہیں دیتے جواب کہاں دیں گے بلکہ ان مشرکین کی پکار سے وہ غافل ہیں جن کو کسی کے پکارنے کا علم ہی نہیں وہ کب ان کی حاجات کو پورا کریں گے۔

اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِیْ وَرَضِيْتُ (الخ) آیت مذکورہ کی روشنی میں معلوم ہوتا ہے کہ حضور کی بعثت کے بعد آپ کا دین جو منجانب اللہ ہے وہ پورا ہو کر رہا جس دین میں نہ کمی کی ضرورت ہے اور نہ زیادتی کرنے کی ضرورت ہے اور اسلام کے علاوہ تمام دین نامکمل تھے اس لئے سابقہ امتوں نے اپنے ادیان میں کئی قسم کی کمی بیشیاں کی ہیں شرک اور جاہلانہ رسومات کو فروغ دیتے ہیں اور انبیاء کی تعلیمات کا پرزور انکار کرتے رہے۔ دعوت انبیاء کے ساتھ ساتھ مسئلہ توحید کی قطعا" پرواہ نہ کی حالانکہ مسئلہ توحید رب العالمین کی تمام عبادت کی روح ہے تمام صحابہ کی صحابیت کی روح ہے۔ تمام علماء کی علمیت کی روح ہے' تمام شہیدوں کی شہادت کی روح ہے' تمام ولیوں کی

ولایت کی روح ہے' تمام شیخ الحدیثوں کی روح' اہلحدیث کی روح ہے' تمام شیخ التفسیروں کی شیخ التفسیر کی روح ہے' تمام تابعیوں کی تابعیت کی روح ہے' تمام تابعیوں کی تابعیت کی کی روح ہے' تمام آئمہ دین امانت کی کی روح ہے' تمام بزرگوں کی بزرگی کی روح ہے بلکہ امام ابو حنیفہ کی یعنی تمام اطراف و جوانب سے کٹ کر صرف اللہ تعالیٰ کی طرف ہو کر رہ جانا اسے حنفیت کی روح کہتے ہیں امام مالک کی مالکیت کی روح ہے' امام شافعی کی شافعیت کی روح ہے' امام احمد بن حنبل کی حنبلیت کی روح ہے۔ بلکہ محمد مصطفیٰ کی مصلفائی کی روح ہے' عشرہ مبشرہ صحابہ کی عشری مبشری کی روح ہے' بدر کے صحابہ کی بدریت کی روح ہے جنگ احد والے صحابہ کرام کی احدیت کی روح ہے۔

بیت الرضوان والے 14 سو صحابہ کی رضوانیت کی روح ہے' بلکہ ڈیڑھ لاکھ کے قریب صحابہ کرام کی صحابیت کی روح ہے' سید الانبیاء کی ہجرت کے موقع پر جب آپ کو پکڑنے کے لئے سراقہ بن مالک ہوا سے باتیں کرتا ہوا آپؐ کے قریب پہنچا۔ اور اس کے گھوڑے کے پاؤں زمین میں دھنس گئے امان مانگنے پر آپؐ نے امان دی جب واپس ہونے لگا تو آپؐ نے فرمایا سراقہ تمہارا کیا حال ہو گا جب کہ قیصر و کسریٰ کے کنگن تمہارے ہاتھوں میں پہنائے جائیں گے سراقہ بن مالک یہ بات سن کر حیران ہوا۔

اللہ رب العزت وہ وقت بھی لائے کہ لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ کے آپ مصداق بنے۔ حالانکہ حضور ﷺ اکیلے ہیں کوئی ڈنڈا نہیں' کوئی دولت نہیں' کوئی ڈیرہ نہیں' کوئی کوٹھی نہیں' کوئی مربہ نہیں' کوئی وسیع و عریض تجارت نہیں' ٹیوب ویل غرضیکہ دنیا کا کوئی مال و منال نہیں آپ کے ساتھ کوئی حفاظتی دستہ بھی نہیں۔

اس اللہ نے آپ کو بھیجا۔ جس نے حضرت ابراہیم کو بھیجا۔ جس نے حضرت اسماعیل کو بھیجا۔ جس نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو بھیجا' جس نے حضرت نوح علیہ السلام کو بھیجا' جس نے حضرت ہود علیہ السلام کو بھیجا' جس نے حضرت صالح علیہ السلام کو بھیجا' جس نے حضرت لوط علیہ السلام کو بھیجا' جس نے حضرت شعیب علیہ السلام کو بھیجا' جس نے ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء کو بھیجا' جس نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو بھیجا' حضور ﷺ اکیلے تھے

لیکن رب العالمین کی بے پایاں مدد شامل حال تھی اور ابوبکر صدیق کو آپ کا رفیق اور ساتھی بنا دیا تھا۔ جس کی رفاقت سفرو حضر میں تھی۔ بلکہ اللہ رب العزت کی یہاں تک مہربانی ہوئی کہ انتقال کے بعد بھی رفاقت نہ چھوٹی بلکہ سفر ہجرت کے موقع پر جب حضرت صدیق نے کفار کا غار ثور تک پہنچ جانے پر پریشانی کا اظہار کیا تو آقا نے فرمایا کہ صدیق تمہارا ان دو آدمیوں کے متعلق کیا خیال ہے جن کا تیسرا اللہ ہو اس بات کی تائید کرتے ہوئے خداوند قدوس نے فرمایا لا تحزن ان اللہ معنا میرا محمد ﷺ آیا دین مکمل ہوا۔ کتاب مکمل ہوئی' نبوت مکمل ہوئی جس جگہ پناہ لی' قیام مکمل ہوا' سجدے مکمل ہوئے' رکوع مکمل ہوا' تشہد مکمل ہوئی' حمداں' تسبیحاں' ثناواں' نذرو نیاز' منتاں تیلیاں سب کچھ پہلے بھی کیا کرتے تھے۔ لیکن سب کچھ نامکمل تھا۔

آپ ﷺ کے ظہور اور بعثت کے بعد سب کچھ مکمل ہوا۔ کیوں نہ ہوتا اللہ رب العزت فرماتے ہیں۔ الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی

یہ آیت مبارکہ نازل ہوئی تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ رونے لگے۔ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کیوں نہ روتے' صدیق کو علم تھا جب معمار کی مکان کی بلڈنگ کسی بالا خانے کی تعمیر سے معمار فارغ ہوتا ہے تو واپس چلا جاتا ہے اس لئے صدیق رونے لگ گئے کہ دین اسلام کی بلڈنگ کی تکمیل مکمل ہو چکی ہے۔ اب ہمارے آقا محمد مصطفیٰ ﷺ ہمارے پاس نہیں رہیں گے۔

جب تک حضور ﷺ اس دنیا میں نہیں آئے اللہ تعالیٰ کی توحید نامکمل تھی۔ مقام ابراہیم نامکمل تھا۔ حجر اسود اور رکن یمانی عرفات منیٰ نامکمل تھے۔ طواف بیت اللہ نامکمل تھا۔ بلکہ جب تک آپ کی تشریف آوری نہیں ہوئی بیت اللہ شریف کے اندر 360 بتوں کو پوجا جاتا تھا۔ خداوند تعالیٰ کی پوجا و عبادت کا لوگوں کو خیال تک نہ تھا۔ یہودی روزے رکھتے تھے۔ نماز پڑھتے تھے۔ سجدے کرتے تھے۔ لیکن کوئی چیز مکمل نہ تھی۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے لا الہ الا اللہ کہا اور گھر والوں کو اسلام کی دعوت دی۔ تو باپ ناراض ہو گیا۔ ماں ناراض ہو گئی۔ اپنے اور بیگانے ناراض ہو گئے۔ بادشاہ ناراض ہو گیا۔ باپ کو اسلام کی تبلیغ کی اس نے کہا کہ ہم اپنے آباؤ اجداد کے دین کو نہیں چھوڑیں

گے تم ہمیں یہ تبلیغ نہ کرو ورنہ ہم تمہیں مار مار کر سنگسار کر دیں گے۔

حضور ﷺ کی بعثت سے پہلے بھی توحید تھی لیکن اس توحید میں رخنے ہو چکے تھے۔ سوراخ ہو چکے تھے اور حضور ﷺ سے پہلے بھی سجدہ کیا جاتا تھا لیکن تعظیمی سجدہ صرف غیر کے آگے کرنا جائز سمجھا جاتا تھا۔ اس لئے یہ توحید مکمل طور پر غیر مکمل یعنی Uncomplete تھی۔ آدم علیہ السلام کے زمانے میں بہن کے ساتھ نکاح کو جائز سمجھا جاتا تھا۔ لیکن حضور ﷺ جو دین لے کر آئے اس میں اس بات کو ناجائز قرار دیا گیا۔

اللہ رب العزت نے غیر اللہ کے سامنے سجدہ کرنے کی یہاں تک نفی کر دی کہ فرمایا لَا تَسْجُدُوْا لِلشَّمْسِ وَلَا لِلْقَمَرِ وَاسْجُدُوْا لِلّٰهِ الَّذِیْ خَلَقَهُنَّ

پہلے نبیوں کے معجزے یہ تھے کہ مردے زندہ ہوتے تھے۔ مردے بولتے تھے۔ مردے باتیں کرتے تھے۔ چلتے تھے۔ لیکن پھر بھی توحید میں کمزوریاں تھیں۔ ان تمام کمزوریوں کو دور کرتے ہوئے حضور ﷺ نے توحید کو مکمل کیا۔ حضور ﷺ نے فرمایا لو مَرَرْتَ بِقَبْرِیْ اَكُنْتَ تَسْجُدُ قَالَ لَا آپ نے فرمایا کہ میری زندگی میں مجھے بھی سجدہ جائز نہیں۔ اس لئے حضور ﷺ نے ملک حبشہ کے مہاجر صحابہ سے اور ملک شام کے تاجر صحابہ سے ان لوگوں کے شرکیہ حالات سن کر فرمایا لَعَنَ اللّٰهُ الْيَهُوْدَ وَالنَّصٰرٰى جَعَلُوْا قُبُوْرَ اَنْبِيَاءِهِمْ وَصُلَحَاءِهِمْ مَسَاجِدًا ترجمہ! اللہ تعالیٰ ان عیسائیوں اور یہودیوں پر لعنت بھیجتے ہیں جنہوں نے اپنے نبیوں اور بزرگوں کی قبروں کو سجدہ گاہ بنایا۔ پھر حضور نے اپنے لئے دعا کی اے اللہ میری قبر کو سجدہ گانہ بنانا۔

اور صوبہ بہار میں جب انگریز نے مسلمان سپوت حضرت مولانا یحی کو پھانسی کا حکم سنایا تو وہ ہنس پڑے۔ تو انگریز جج نے پوچھا موت کی خبر سن کر کیوں ہنس رہے ہو تو یحی خان نے اس کے جواب میں کہا صبح رب سے ملاقات کا دن ہے۔ انگریز نے کہا کہ اس کی سزا سزائے موت سے بدل کر عمر قید کر دی جائے میں کسی مسلمان کو خوش ہوتا نہیں دیکھ سکتا۔ (از رسالہ اہلحدیث ہفت روزہ یکم جنوری 1993ء

میرے اللہ کی ذات بھی لا مثال ہے جس طرح اس کی ذات میں کوئی شریک نہیں وہ

اکیلا ہے نہ وہ کسی سے بنا نہ اس سے کوئی ہے اور نہ ہی کوئی اس کی برابری کا ہے وہ نہ کسی کا محتاج ہے اور نہ ہی اس پر کسی کا کوئی زور چلتا ہے۔ نہ ہی اس کا کوئی معاون مددگار ہے اور نہ ہی اس کا کوئی مشیر ہے نہ دربان نہ کوئی حاجت نہ کسی وسیلے یا واسطے کا محتاج ہے۔ سب سے پہلے وہی تھا سب سے آخر وہی ہے ابتدا بھی اس کی ایجاد ہے اور انتہا بھی وہی ظاہر کرے گا وہ ہر جگہ اپنے علم و قدرت کے لحاظ سے موجود ہے اور صرف وہی حاظر و ناظر بحرو بر خشک و تر سمندروں کی گہرایاں دریاؤں کی پہنایاں فضاؤں کی وسعتیں' پہاڑوں کی تہیں' آسمانوں کی بلندیاں سب اس کی نگاہ میں ہیں۔ سب پر اسی کی حکومت ہے۔ سبھی پر اسی کا تصرف ہے انسان جن فرشتے اسی کی مخلوق ہیں۔ زمین پر رینگنے والے پرندے' سمندروں میں رہنے والے جانور' فضاؤں میں اڑنے والے پرندے' جنگلوں میں رہنے والے درندے سب اسی کی مخلوق ہیں۔

اس کی دی گئی زندگی سے زندہ ہیں اس کا دیا ہوا کھاتے ہیں اور اسی کے مقرر کیئے ہوئے وقت پر مرجاتے ہیں کسی کو اس کی حکم عدولی کی جرات و طاقت نہیں۔ مخلوق بھی ساری اس کی محتاج ہے انبیاء اتقیا اس کے در کے سوالی اور اسی کے فضل کے مانگت ہیں آدم کی توبہ اسی نے قبول کی۔ نوح کو نجات دینے والا وہی ہے۔ ابراہیم کو خلیل اللہ بنانے والا وہی ہے' ایوب کو شفا دینے والا وہی ہے' موسیٰ علیہ السلام کو فرعون سے خلیل کو نمرود کی طاقت سے لڑا دینے والا وہی ہے قارون کو زمین میں دھنسا دینے والا وہی ہے' یوسف کو چاہ کنعان سے نکال کر تخت مصر پر بٹھا دینے والا وہی ہے۔ یتیم مکہ کو انبیاء کا امام بنا دینے والا وہی ہے۔ وہ ہمیشہ ہے اور وہ ہمیشہ رہے گا۔

اس کی بادشاہت ہر چیز پر حاوی ہے۔ ہمیشہ سے قائم و دائم ہے اور ہمیشہ اس کی شہنشائیت رہے گی اس کے اقتدار غلبے طاقت و قدرت کو بھی زوال نہیں آتا اور نہ ہی آئے گا اس کے سوا سب فانی ہیں۔ بیماریوں سے شفا دینے والا وہی ہے' سب کی مشکلیں حل کرنے والا وہی قادر مالک ڈوبتی کو تارنے والا ہے فرعون کے نقش قدم پر چلنے والے حکمرانوں کو اقتدار سے اتار کر تختہ پر لٹکا دینے والا وہی ہے' دریاؤں میں مچھلیوں کو' صحراؤں میں

چیونٹیوں کو فضاؤں میں پرندوں کو' جنگلوں میں درندوں کو' زمین پر جنوں اور انسانوں کو وہی رزق پہنچاتا ہے۔ حاجتوں کو جانتا ہے اور پورا کرتا ہے۔ اولاد سے بھی وہی نوازتا ہے۔ اس کے رزق کا دروازہ اپنے بیگانے غدار وفادار دوست دشمن مسلم و کافر سب پر کھلا ہے۔

اس کے در سے موسیٰ علیہ السلام کو بھی رزق ملتا ہے اور فرعون کو بھی اور ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کو بھی اور نمرود کو بھی وہ سب کا بلا امتیاز رب بھی ہے پالن ہار ہے داتا بھی ہے مشکل کشا ہے حاجت روا ہے وہ سب کی سنتا ہے سب کو دیتا ہے سب کی ضرورتیں بغیر کسی سفارش مشورہ کے سنتا ہے اور پوری کرتا ہے۔ اس تک رسائی میں کسی کی سفارش وسیلے یا واسطے کی ضرورت نہیں وہ تو انسان کی رگ جان سے بھی زیادہ قریب ہے جس سے اقرب کوئی وجود ہو ہی نہیں سکتا۔

وہ صرف زبان سے نکلی ہوئی دعا و پکار کو سنتا ہی نہیں بلکہ دل سے اٹھنے والی خواہشات سے بھی واقف ہے۔ دل کی دھڑکن بھی تو اس کے حکم سے جاری ہے۔

اللہ کے ذکر و اذکار کا مضمون

يَآاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُلُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ (الخ) فَاذْكُرُوْنِيْٓ اَذْكُرْكُمْ وَاشْكُرُوْا وَلَا تَكْفُرُوْنِ ترجمہ! اے ایمان والو پاکیزہ چیزوں سے کھاؤ جو ہم نے تم کو دیا ہے پس یاد کرو مجھ کو اور یاد کروں گا میں تجھ کو اور شکر کرو تم اور کافروں میں سے نہ ہو جاؤ۔

حضور ﷺ نے ایک مرتبہ بہت لمبا سجدہ کیا صحابہ کے پوچھنے پر بتایا کہ میرے پاس جبرائیل آیا ہے اور بتایا ہے کہ جس شخص نے آپ پر درود پڑھا اللہ تعالیٰ اس کو دس نیکیاں دیں گے' دس گناہ معاف فرمائیں گے' دس درجے بلند کریں گے۔ حضور ﷺ کے پاس سائل آیا اور کہنے لگا۔ اللہ کے لئے مجھے کچھ دو گھر والوں سے پوچھا تو پتہ چلا کہ ایک کھجور گھر میں ہے فرمایا سائل کو دے دو۔ لیکن سائل بگڑ گیا کہنے لگا کہ ایک کھجور میں نہیں لیتا اور تقاضا کرنے لگے کہ ایک کھجور میں نہیں لوں گا اور واپس چلا گیا۔

اتنے میں ایک اور سائل آیا اس نے صدا کی کہ اللہ کے لئے مجھے کچھ دو اور یہ کھجور

اسے پیش کی گئی اس نے خندہ پیشانی سے لیکر اللہ کا شکر ادا کیا کہ نبی علیہ السلام کے در دولت سے مجھے ایک کھجور ملی ہے۔ حضور ﷺ نے اس کی اس کی شکر گذاری کا حال دیکھا تو فرمایا اسے میری فلاں بیوی کے پاس لے جائیں۔ ان کے پاس چالیس درہم ہیں وہ اسے دے دیں اس لئے کہ یہ اللہ تعالیٰ کا شکر گذار ہے جس نے تھوڑی چیز پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا ہے یہ زیادہ چیز پر اور زیادہ اللہ کا شکر ادا کرے گا۔

حضرت ابو بکر صدیقؓ نے ایک دفعہ سنا کہ مسیلمہ کذاب کو قتل کر دیا گیا ہے تو آپ نے اللہ تعالیٰ کے ہاں سجدہ شکر ادا کیا۔ حضرت علیؓ نے سنا کہ فلاں خارجی قتل ہو گیا ہے تو علیؓ نے اللہ تعالیٰ کے ہاں سجدہ شکر ادا کیا بلکہ جب مومن کھانا کھالیتا ہے تو اسے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَطْعَمَنَا وَسَقٰنَا وَجَعَلَنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ جب کوئی مہمان کھانا کھاتا ہے اَللّٰھُمَّ بَارِکْ لَھُمْ فِیْمَا رَزَقْتَھُمْ وَاغْفِرْلَھُمْ وَارْحَمْھُمْ مسلمان کو جب بھی کوئی نعمت موصول ہوتی ہے تو الحمد للہ پڑھتا ہے۔ جب کپڑا پہنتا ہے تو اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ کَسَانِیْ مَا اُوَارِیْ بِهٖ وَاَتَجَمَّلُ بِهٖ فِیْ حَیَاتِیْ سزاوار حمد ہے وہ اللہ جس نے پہنائی مجھے وہ چیز جو چھپاؤں اس کے ساتھ اپنا ستر اور زینت حاصل کروں اس کے ساتھ اپنی زندگی کی"

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا کَثِیْرًا طَیِّبًا مُّبَارَکًا فِیْهِ وغیرہ پڑھتے وقت حدیث شریف میں آتا ہے کہ جس شخص نے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ تین دفعہ پڑھا اس نے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا حدیث شریف میں آیا ہے کہ لفظ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ خدا کا شکریہ ادا کرنے کا سر ہے حضرت سلیمان علیہ السلام نے پڑھا رب اَوْزِعْنِیْ اَنْ اَشْکُرَ نِعْمَتَکَ الَّتِیْ اَنْعَمْتَ عَلَیَّ وَعَلٰی وَالِدَیَّ بلکہ یہاں تک فرماتے ہیں ھٰذَا مِنْ فَضْلِ رَبِّیْ ءَاَشْکُرُ اَمْ (پارہ نمبر19 رکوع نمبر17) بلکہ اس سے پہلے اس رکوع کے شروع میں رب العالمین حضرت داؤد علیہ السلام اور حضرت سلیمان علیہ السلام کے بارے میں ارشاد فرماتے ہیں۔ وَلَقَدْ اٰتَیْنَا دَاوٗدَ وَسُلَیْمٰنَ عِلْمًا وَقَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ فَضَّلَنَا عَلٰی کَثِیْرٍ مِّنْ عِبَادِهِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَوَرِثَ سُلَیْمَانَ دَاوٗدَ وَقَالَ یٰاَیُّهَا النَّاسُ عُلِّمْنَا مَنْطِقَ الطَّیْرِ وَاُوْتِیْنَا مِنْ کُلِّ شَیْءٍ اِنَّ ھٰذَا ھُوَ الْفَضْلُ الْمُبِیْنُ ترجمہ! اور ہم نے داؤد اور سلیمان کو ایک علم دیا اور بولے شکر اللہ کا جس نے ہم کو بزرگی دی۔ اپنے

بہت سے بندوں ایمان والوں پر اور قائم مقام ہوا سلیمان علیہ السلام داؤد کا بولا اے لوگو ہم کو سکھائی ہے بولی اڑتے جانوروں کی ہم کو ہر چیز میں سے بے شک یہ بہت بڑی فضیلت ہے
یعنی حضرت سلیمان اللہ رب العزت کے شکریئے اور قدر دانی کے انتہائی کلمات اللہ احکم الحاکمین کے دربار میں پیش کر رہے ہیں انبیاء کی عبادت اور خداوند قدوس کی شکر گزاری کی انتہا ہو جاتی ہے اسی لئے بعض خاصان خدا عبادت اور اللہ تعالیٰ کا شکریہ ادا کرنے میں خلوص اور زیادہ سے زیادہ محنت کرتے ہیں اور پھر بھی کسر نفسی اور عاجزانہ طور پر یہ الفاظ کہہ گذرتے ہیں مَا عَبَدْنَاكَ حَقَّ عِبَادَتِكَ وَمَا عَرَفْنَاكَ حَقَّ مَعْرِفَتِكَ یا اللہ ہم تیری عبادت اس طرح نہیں کر سکے۔ جس طرح تیری عبادت کرنے کا حق ہے یا اللہ ہم تجھے اس طرح نہیں پہچان سکے جس طرح تجھے پہچاننے کا حق ہے۔
موجودہ گئے گذرے دور میں برائے نامی بعض مسلمان نہ تو صحیح معنوں میں خدا کی عبادت اور نہ ہی رب لعالمین کی شکر گذاری کرتے ہیں بلکہ خداوند تعالیٰ کی نعمتوں کو اتفاقی ہی جانتے ہیں اس بات سے مجھے ایک واقعہ یاد آگیا کہ ایک پنجابی آدمی کسی دیہات کا رہنے والا بحالت سفر روٹی کھانے لگا اور وہ کھانا پکوا کر اپنے ہمراہ باندھ لایا تھا کھانے میں مرچوں والی چٹنی ڈالی ہوئی تھی۔ جب وہ دیہاتی آدمی کھانے لگا۔ تو اس نے بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھا اس کے پاس پٹھان بیٹھا ہوا تھا وہ اس آدمی کی زبان سے بسم اللہ سن کر کہنے لگا کہ ہم تو گوشت کے بڑے بڑے بوٹ کھاتے ہیں ہم پھر بھی بسم اللہ نہیں پڑھتے لیکن یہ دیہاتی چٹنی سے روٹی کھاتا ہے لیکن پھر بھی بسم اللہ پڑھتا ہے اس واقعے سے پتہ چلتا ہے کہ دیندار آدمی اپنی دینداری کی وجہ سے عبادت اور دین اسلام کی باتوں کو ملحوظ رکھ کر ایمان اور اعمال صالحات کو دل و دماغ میں لا کر بے ساختہ یہ کہہ گذرتا ہے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ هَدَانَا لِهٰذَا وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِیَ لَوْلَا اَنْ هَدَانَا اللّٰهُ ترجمہ! سب تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جس نے ہمیں ہدایت کی اور ہم ہدایت نہ پا سکتے اگر اللہ ہمیں ہدایت نہ دیتا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ لَمْ یَتَّخِذْ وَلَدًا وَّلَمْ یَكُنْ لَّهٗ شَرِیْكٌ فِی الْمُلْكِ وَلَمْ یَكُنْ لَّهٗ وَلِیٌّ مِّنَ الذُّلِّ وَكَبِّرْهُ تَكْبِیْرًا ترجمہ! سب تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جس نے اولاد نہیں بنائی اور اس کے ملک میں کوئی

شریک نہیں اور نہیں واسطے اس کے کوئی مددگار بچانے والا زلت سے اور تو اس کی تکبیریں کہہ اللہ رب العزت نے سورۃ کہف میں ایک ناشکرے آدمی کا ذکر کیا ہے جس کے دو باغ بہت زیادہ عمدہ تھے انگور کے باغ تھے گرد و نواح کھجوروں کے درخت تھے اور دونوں باغوں کے بیچ میں کھیتی تھی جیسے فرمایا۔

وَاضْرِبْ لَهُمْ مَثَلًا رَّجُلَيْنِ جَعَلْنَا لِأَحَدِهِمَا جَنَّتَيْنِ مِنْ أَعْنَابٍ وَحَفَفْنَاهُمَا بِنَخْلٍ وَجَعَلْنَا بَيْنَهُمَا زَرْعًا كِلْتَا الْجَنَّتَيْنِ آتَتْ أُكُلَهَا وَلَمْ تَظْلِمْ مِنْهُ شَيْئًا وَفَجَّرْنَا خِلَالَهُمَا نَهَرًا ترجمہ! اور بتلا انکو مثل دو مردوں کے کر دیئے ہم نے ایک کے لئے دو باغ انگور کے اور گرد ان کے کھجوریں اور رکھی ان دونوں کے بیچ کھیتی دونوں باغ لاتے ہیں اپنا میوہ اور نہیں گھٹاتے ان میں سے کچھ اور بہا دی ہم نے ان دونوں کے بیچ نہر"۔ اللہ تعالیٰ کی ناشکری کے سبب یہ دونوں باغ تباہ و برباد ہو گئے اسے یعنی مال و دولت کے بارے میں جو گھمنڈ کیا کرتا تھا اور باغ میں داخل ہوتے وقت ماشاء اللہ لا حول ولا قوۃ نہیں کہتا تھا۔ دوسرے نے کہا اس میں کوئی شک نہیں کہ میرا مال و دولت تجھ سے کم ہے۔ لیکن مجھے امید ہے کہ رب العالمین آپ کے باغوں سے مجھے بہترین باغ عطا کرے گا اور تیرے باغ پر آسمان سے آفت آئے اور تباہ و برباد ہو جائے۔

حضرت لقمان علیہ السلام کے بارے میں ارشاد فرمایا

وَلَقَدْ آتَيْنَا لُقْمَانَ الْحِكْمَةَ أَنِ اشْكُرْ لِلَّهِ وَمَنْ يَشْكُرْ فَإِنَّمَا يَشْكُرُ لِنَفْسِهِ وَمَنْ كَفَرَ فَإِنَّ اللَّهَ غَنِيٌّ حَمِيدٌ (پارہ 21 رکوع 11)

عدل و انصاف کے بارے میں

حضرت عمرو بن العاص مصر کے گورنر تھے اور مصر میں ایک دفعہ گھوڑوں کی دوڑ ہوئی۔ حضرت عمرو ابن عاص کے بیٹے کے گھوڑے سے ایک عیسائی کا گھوڑا آگے نکل گیا۔ تو حضرت عمرو ابن عاص کے بیٹے نے اسے کوڑوں کی سزا دی اب یہ عیسائی اپنا مقدمہ لے کر امیر المومنین حضرت عمرؓ کی خدمت میں حاضر ہوا اور یہ واقعہ گوش گذارا۔ حضرت عمر نے گورنر اور اس کے بیٹے کو طلب کیا۔ حضرت عمرؓ نے آخر کار یہ فیصلہ سنا دیا کہ اے عیسائی

جتنے کوڑے تجھے مارے گئے ہیں اتنے تو بھی مار لے حضرت عمرابن عاص نے کہا کہ نہیں میرے کوڑے کے ساتھ میرے بیٹے کو سزا دی جائے۔

فاروق اعظم نے فرمایا اگر اس کوڑے کے ساتھ سزا دینی ہوتی تو وہیں دے دیتے۔ جب عیسائی نے اپنے ہاتھ سے کوڑے مارے اور بدلہ لے لیا تو وہ اس عدل و انصاف کو دیکھ کر بہت متاثر ہوا اور اسی وقت کلمہ شہادت پڑھ کر مسلمان ہو گیا اور اس عیسائی نے یہ محسوس کرلیا کہ یہ اسلام بالکل سچا ہے۔ جس میں عدل و انصاف کا یہ عالم ہے کہ گورنر کا بیٹا بھی اگر کسی پر زیادتی کرے تو اسے بھی معاف نہیں کیا جاتا بلکہ اس سے بھی بدلہ لیا جاتا ہے۔

تقلید کے بارہ میں تردید کی آیات

اِتَّبِعُوا مَا اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ مِنْ رَّبِّكُمْ وَلَا تَتَّبِعُوا مِنْ دُوْنِهٖ اَوْلِيَاءَ قَلِيْلًا مَّا تَذَكَّرُوْنَ

ترجمہ! تم لوگ اس کا اتباع کرو جو تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے آئی ہے اور خدا تعالیٰ کو چھوڑ کر دوسرے رفیقوں کے اتباع مت کرو تم لوگ بہت ہی کم نصیحت مانتے ہو (پارہ 8 رکوع 8)

وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ تَعَالَوْا اِلٰى مَا اَنْزَلَ اللّٰهُ وَاِلَى الرَّسُوْلِ قَالُوْا حَسْبُنَا مَا وَجَدْنَا عَلَيْهِ اٰبَاءَنَا اَوَلَوْ كَانَ اٰبَاؤُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ شَيْئًا وَّلَا يَهْتَدُوْنَ

ترجمہ! اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جو احکام نازل فرمائے ہیں ان کی طرف آؤ اور رسول کی طرف رجوع کرو تو کہتے ہیں ہم کو وہی کافی ہے جس پر ہم نے اپنے بڑوں کو دیکھا ہے کہا اگرچہ ان کے بڑے نہ کچھ سمجھ رکھتے ہوں اور نہ ہدایت رکھتے ہوں۔ (پارہ 7 رکوع نمبر4)

وَاِذَا قِيْلَ لَهُمُ اتَّبِعُوْا مَا اَنْزَلَ اللّٰهُ قَالُوْا بَلْ نَتَّبِعُ مَا اَلْفَيْنَا عَلَيْهِ اٰبَاءَنَا اَوَلَوْ كَانَ اٰبَاؤُهُمْ لَا يَعْقِلُوْنَ شَيْئًا وَّلَا يَهْتَدُوْنَ ترجمہ! اور جب کوئی ان لوگوں سے کہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جو حکم بھیجا ہے اس پر چلو تو کہتے ہیں بلکہ ہم تو اسی پر چلیں گے جس پر ہم نے اپنے باپ دادا کو پایا کہا اگرچہ ان کے باپ دادا نہ کچھ سمجھ رکھتے ہوں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سیرت کا دوسرا مضمون

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ فِیْ شَیْءٍ فَرُدُّوْہُ اِلَی اللّٰہِ وَالرَّسُوْلِ

پس اگر جھگڑا کرو تم کسی چیز کے بارے میں پس لوٹا دو اس کو طرف اللہ کی۔ جاؤ تم فیصلہ کر لو، تو بھی اپنا مسلک لے آ میں بھی اپنا مسلک اٹھا کے آتا ہوں اور یار میں کیا اٹھا کر لاؤں میرا مسلک تو ہے ہی کچھ نہیں میرا مسلک تو وہ ہے۔ جو رب نے اپنے قرآن میں اتارا اور مدینے والے نے اپنے فرمان میں عطا کیا۔ اور آج لوگو سن لو اتفاق کی ایک ہی صورت ہے اور وہ صورت یہ ہے۔ کہ سب اپنی املیات کو چھوڑیں اور ہم اپنے تعصبات کو چھوڑیں ہم اپنی حد بندیوں کو چھوڑیں، ہم اپنی جماعت بندیوں کو چھوڑیں اور صرف کتاب و سنت کو پیش نگاہ رکھیں اور مسئلہ سن لو۔ اہلحدیث کسی فرقے کا نام نہیں ہے۔ اہلحدیث ایک تحریک کا نام ہے۔ وہ تحریک یہ ہے لوگو خود ساختہ بزرگوں کو چھوڑو جس کو عرش والے بزرگ نے بنایا ہے اس کو مانو وَرَفَعْنَا لَکَ ذِکْرَکَ اس کو مانو جس کے لبوں سے بات جدا ہوتی عرش والا جبرائیل کو بھیج دیتا ہے کہ لوگو اس کی بات کو اس کی بات نہ سمجھنا وَمَا یَنْطِقُ عَنِ الْھَوٰی اِنْ ھُوَ اِلَّا وَحْیٌ یُّوْحٰی زبان اس کی ہے کلام میرا ہے۔

آ جاؤ۔ بریلوی بھائی بھی آ جائیں، دیوبند بھائی بھی آ جائیں، شیعہ دوست بھی آ جائیں، سب آ جاؤ ہم اتحاد کے لئے تیار ہیں لیکن اتحاد و اتفاق میرے بزرگوں پر نہ تیرے بزرگوں پر۔ اتحاد اور اتفاق ہو گا اس بزرگ پر کہ جس کو کوئی نہ مانیں تو اس کا اسلام باقی نہیں رہتا اس بزرگ پر اتحاد کرو آؤ میں کھلے دل سے اعلان کرتا ہوں۔ کوئی میرے مسلک کا مسئلہ قرآن کے خلاف بتلاؤ، محمد ﷺ کے فرمان کے خلاف بتلاؤ، کعبے کے رب کی قسم ہے صبح کا سورج طلوع ہونے سے پہلے چھوڑنے کو تیار ہوں علمی غلطی ہو سکتی ہے۔ اللہ کا شکر ہے عقائد کی غلطی ہمارے اندر موجود نہیں ہے اور اہلحدیثو تمہاری ذمہ داری ہے۔ تم

رسم و رواج کے خلاف جہاد کرو اور تم اس لئے نہیں آئے کہ زمانے کے ساتھ چلو، تم اس لئے آئے ہو کہ زمانے کو اپنے ساتھ لے کر چلو اور اپنے ساتھ لے کر اپنے گھر کی طرف نہیں جانا بلکہ مکے اور مدینے کی طرف جانا ہے۔ یہ تمہارا فرض ہے

آج بدقسمتی کی بات ہے اہلحدیثو تم کو مخاطب کر کے کہتا ہوں کہ تم بھی رسم و رواج کا شکار ہو گئے ہو ہم بھی کہتے ہیں ہاتھ اٹھاؤ بابا مر گیا ہے۔ کیا ہاتھ اٹھاؤں۔ اگر محمد کریم ﷺ نے اپنا چچا کی شہادت پر ہاتھ نہ اٹھائے کہ جس کی لاش کے ٹکڑے ٹکڑے کئے گئے۔ جس کا کلیجہ نکال کر چبایا گیا۔ جس کی آنکھیں نکالی گئیں۔ جس کے کان کاٹے گئے، اس چچا کی شہات پر ہاتھ نہیں اٹھائے۔

کہ جس کی لاش کے ٹکڑے ٹکڑے کئے گئے۔ جس کا کلیجہ نکال کر چبایا گیا جس کی آنکھیں نکالی گئیں۔ جس کے کان کاٹے گئے۔ جس کا ناک کاٹا گیا، جس کے ہاتھ کاٹے گئے اور جب اس کی بہن اور حضرت محمد ﷺ کی پھوپھی اپنے بھیا کی لاش کو دیکھنے کے لئے آگے بڑھی تو سرور کائنات آگے بڑھ کر کھڑے ہو گئے کہا پھوپھی پلٹ جاؤ میرے چچا کی لاش دیکھنے کے قابل نہیں کہا آقا تم میرے آقا بھی ہو میرے بھتیجے بھی ہو تم جو حکم دو گے مانوں گی۔ لیکن بتلا تو دو۔ کیوں کہتے ہو کہا پھوپھی دشمنوں نے لاش کو دیکھنے کے قابل نہیں چھوڑا۔ کیا دیکھو گی، نہ کان ہیں، نہ آنکھیں ہیں، نہ کلیجہ ہے، نہ دل ہے، نہ ہاتھ ہیں اور نہ بازو ہیں کیا دیکھو گی!

آج کے اس دور میں نام دین کا ماتم کرتے ہو اور کہتے ہو دین ہے۔ سر پٹتے ہو اور کہتے ہو دین ہے۔ واویلا کرتے ہو اور کہتے ہو دین ہے نام لیتے ہو پھر اہل بیت کا ذرا محمد ﷺ کے گھرانے کو دیکھو۔ پھوپھی پلٹ جاؤ چچا کی لاش دیکھنے کے قابل نہیں رہی۔ پھوپھی نے کہا بھتیجے میں جانتی ہوں میرے بھائی کی لاش کا انگ انگ کاٹا گیا ہے۔

لیکن مجھ کو دیکھنے دو میں ماتم نہیں کروں گی میں ماتھا نہیں پیٹوں گی میں رخسار پر تماچے نہیں ماروں گی میں دیکھوں گی اپنے بھیا کی لاش کو اور اپنے رب کی بارگاہ میں سرخرو ہو کر کھڑی ہو جاؤں گی اور کہوں گی اللہ اور بھی بہنیں اپنے بھائیوں کے سر لے کر آتیں ہیں کہ ان کے بھائیوں نے تیری بارگاہ میں اپنے سروں کو کٹا دیا لیکن اللہ ذرا محمد ﷺ کی پھوپھی کو

دیکھنا وہ اپنے بھائی کا سر لے کر نہیں آئی۔ اس کی لاش کا انگ انگ لے کر آئی ہے لوگوں نے صرف سر کٹایا اور میرے بھائی نے تیرے راستہ میں اپنے جسم کا انگ انگ کٹوا ڈالا۔

اس بھیا کی لاش پڑی ہے۔ نبی نے نہ اس کے قتل کی آواز دی نہ اس کے لئے صف بچھا کر دعا کے لئے ہاتھ اٹھائے۔ اہلحدیثو اپنے آپکو بدلو اگر تم نہ بدلے تو سمجھ لو کہ تم نے اس تحریک سے بے وفائی کی ہے۔ جو تحریک برصغیر میں صرف اس لئے چلائی گئی تھی کہ ہم نے برادریوں کو خدا نہیں ماننا ہم نے بیویوں کو رسول نہیں ماننا۔ ہم نے رشتہ داروں کو آقا نہیں ماننا۔ ہم نے زمین پر ماننا ہے تو مصطفیٰ کو عرش بریں پر ماننا ہے تو اکیلے خدا کو۔ تمہارا اور ہمارا فرق صرف اتنا ہے کہ ہم نے رسم و رواج کی پرواہ نہیں کرنی ہم رسم و رواج کو توڑنا ہے۔ اہل حدیثو تم نے شادی پر بیاہ پر تم نے ماتم پر ولادت پر محمد کا بیٹا اس کا جس جیسا چہرہ چشم فلک نے کبھی دیکھا بھی نہیں اور حسان جب اس کے چہرے کو دیکھتے تو کیا کہتے تھے۔

وَاَحسَنَ مِنکَ لَم تَرَقَطُّ عَینٌ
وَاَجمَلَ مِنکَ لَم تَلِدِ النِّسَاءُ
خُلِقتَ مُبَرَّأً مِن کُلِّ عَیبٍ
کَاَنَّکَ قَد خُلِقتَ کَمَا تَشَاءُ

چشم فلک نے تجھ جیسا چہرہ کبھی دیکھا ہی نہیں اور ماں نے تجھ جیسا حسین وجود کبھی جنا نہیں۔ میں کیا کہوں میں کہتا ہوں کہ گویا رب نے جب تجھ کو بنانے لگا تو تم کو پوچھ پوچھ کر بنایا تو نے کہا کہ رب مجھ کو ایسا بنا تو کہتا چلا گیا رب تم کو بناتا چلا گیا اس کا بیٹا اتنا حسین بیٹا کہ اصحاب نبی کہتے ہیں کہ ہم نے اپنی زندگی میں اس سے خوبصورت بچہ نہیں دیکھا اور سرور کائنات کا اپنا عالم یہ ہے کہ انتہائی حقیقت پسند شخصیت اور کبھی جذباتی نہ ہونے والا لیکن اتنا نرم و نازک تھا کہ جب اپنی بیٹی نے بچے کو اٹھایا اور ہاتھ ذرا سخت لگے تو نبی بلبلا اٹھا فرمایا میرا بچہ گلاب کا پھول ہے بیٹی آرام سے پھول کہیں مسلا نہ جائے۔ اتنا حسین بیٹا آج مر چکا ہے وفات پا گیا ہے۔ بیوی گھر میں کھڑی کونین کا تاجدار گھر میں آیا۔ بیٹے کی لاش اٹھائی اور اپنے آقا کے ہاتھوں پر رکھ دی۔ آقا نے اپنے بیٹے کی لاش کو دیکھا آخری بیٹا اور جانتے ہیں

رب کی وحی سے پتہ چل چکا ہے اب کوئی بیٹا نہیں ہو گا۔ اس آخری بیٹے کی لاش کو اپنے ہاتھوں پر رکھ کر کیا کہتے ہیں

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَضِیْنَا بِقَضَاءِ اللّٰهِ اِنَّا بِفِرَاقِکَ یَا اِبْرَاہِیْمُ لَمَحْزُوْنُوْنَ

ابراہیم رب کے پاس جا رہے ہو نا رب کو جا کر کہہ دینا کہ میرے بابا کی آنکھوں سے آنسو تو ٹپکتے تھے لیکن زبان سے تیرے شکرانے کے علاوہ کوئی لفظ نہیں نکلا۔

لوگو تم نے کیا سنت اپنائی کوئی چوہدری مرگیا شیخ صاحب مرگئے خان صاحب مرگئے بٹ صاحب مرگئے ملک صاحب مرگئے جب تک شیخ صاحب' ملک صاحب' بٹ صاحب' کی لمبی چوڑی نہیں بچھتی تو لوگوں کو پتہ نہیں چلتا کہ کوئی چوہدری مرا ہے لوگو چھوڑو ان رسموں کو چھوڑو ان رواجوں کو۔

اہلحدیثوں نے بھی شروع کر دیا ہے وہ پکی قبریں بناتے تھے۔ انہوں نے اینٹیں نہیں لگائیں انہوں نے ویسے پکی کرنی شروع کر دیں انہوں نے کہا چلو ہر مہینے ان پر کوچا پھرواؤ اس کی باقاعدہ پالش کرواؤ۔ کیا کہا تھا کائنات کے والی نے۔ کیا کہا تھا کائنات کے امام نے علی جاؤ جو قبر تمہیں ایک بالشت سے اونچی نظر آئے اس کو برابر کر دو۔

اور کونین کے تاجدار نے کہا تھا ایک ایک قبر سے 70۔ 170 اٹھیں گے۔

تم اوپر پوچے پھرواتے ہو کہ دوسرا اندر ہی نہ جائے تو 70 کیسے اٹھیں گے سوچو تم نے مردوں کی پرستش نہیں کرنی اور اگر مردوں کی پرستش کرنی جائز ہوتی تو صدیق کائنات سرور کائنات کی وفات کے بعد پہلے دن نبی کے ممبر پر بیٹھ کہ یہ کہتے کہ

مَنْ کَانَ مِنْکُمْ یَعْبُدُ مُحَمَّدًا فَاِنَّ مُحَمَّدًا قَدْ مَاتَ

جو محمد ﷺ کا پجاری ہے وہ سن لے محمد ﷺ فوت ہو گئے اور مردوں کی پرستش جائز ہوتی تو رب کعبہ کی قسم ہے سب سے زیادہ پرستش محمد ﷺ کی کی جاتی۔ اور مردوں کی پرستش کرنے والو آؤ ہم تو وہابی ہیں ہماری نہ مانو۔ صدیق کی تو مانو تمہارا کیا پتہ ہے کہ تم دل میں یہ کہتے ہو کہ صدیق بھی اندر سے وہابی تھا۔ جو لوگ قرآن کی آیت کو یہ کہہ دیتے ہیں کہ یہ وہابیوں کی آیت ہے۔

ایک داڑھی والا مسجد میں نماز پڑھنے کے لئے گیا نمازیوں نے داڑھی والا دیکھ کر مصلے پر کھڑا کر دیا اس نے نماز پڑھانی شروع کی کہا اللہ اکبر پھر اس نے الحمدللہ پڑھی۔ پھر اس نے قُلْ اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُکُمْ یُوْحٰۤی اِلَیَّ سارے اس کے پیچھے چڑھ گئے بے ایمان وہابی ہے کسی نے پوچھا بھائی تمہیں کیسے پتہ چل گیا کہ یہ وہابی ہے تو کہنے لگے اس نے آیت جو وہابیوں والی پڑھی ہے۔

جو لوگ قرآنی آیت کو وہابیوں والی آیت کہہ سکتے ہیں ان پر کیا بھروسہ کہ وہ صدیق کو بھی وہابی کہہ دیں اور کہہ دو ہم کو طعنہ دیتے ہو وہابیوں کا اور ہم ناز کرتے ہیں وہابیت پر شرماتے نہیں شرماتے وہ ہیں کہ جن کا ماضی داغدار ہو تم شرماؤ جو انگریز کو تعویز کر کے دیتے رہے مسلمانوں کے اوپر گولی چلانے کے لئے ہم کیوں شرمائیں ہم نے انگریز کے خلاف جہاد کرتے ہوئے ایک لاکھ علماء کو سولی پر چڑھوایا ہے ہم وہابی ہیں اور وہابی کا معنی یہ ہے کہ نہ وہ انگریز سے ڈرتا ہے اور اگر اس کا معنی یہ ہے تو پھر ہم وہابی ہیں ہم کو اپنے آپ پر فخر ہے کہ رب کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہرایا اور صرف اپنے رب کے ساتھ ہی نہیں مصطفیٰ کے ساتھ بھی کسی کو شریک نہیں ٹھہرایا اس کی اطاعت میں ہم نے کہا اللہ کے ساتھ شریک ٹھہرانے والا عبادت میں شرک کا مرتکب ہے اور نبی ﷺ کے ساتھ اطاعت میں شریک ٹھہرانے والا بدعتی ہے ہم نے مانا تو عرش پر خدا کو مانا فرش پر مصطفیٰ کو مانا' دوستو میں کیا کرتا ہوں تم یہاں کیا کہتے ہو تم قیامت کے دن خدا کی بارگاہ میں ہمارے خلاف دعوایدار کرنا۔ کہنا کہ اللہ یہ وہابی آگئے ہیں کس کو نہیں مانتے تھے تو ہم کہیں گے اللہ تو نے اپنے قرآن میں کہا تھا۔

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اَطِیْعُوا اللّٰهَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ

ہم نے قرآن میں پڑھا وہاں یا تیرا نام تھا یا اس ساقی کوثر کا نام تھا تیسرا کسی کا نام نہیں تھا اور اگر کسی تیسرے کو ماننا تھا تو قرآن کہہ دیتا تو جس کو کہتا ہم مانتے چلے جاتے تو نے ذکر نہیں کیا ہم نے نہیں مانا۔

اور پھر تو نے کہہ دیا اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ وَرَضِیْتُ لَکُمُ

اَلْاِسْلَامَ دِیْنًا

کہ دین مکمل ہو گیا اللہ اگر تیسرے کا ذکر نہیں کیا تھا تو آج ہم سے تیسرے کا سوال کیوں کیا جاتا ہے۔

تم ہم پر دعوہ کرنا اور ہم بھی تم پر دعویدار ہونگے۔ دوست تو بھی سوچ لے تیرا جواب کیا ہو گا اور میرا جواب کیا ہو گا۔ قیامت کے دن کے بارے میں سوچ کر جانا لوگو تم آج اپنے آپ کو اہلحدیث کہلواتے ہو تم پر ذمہ داری اس طرح کی کہ جو قربانی دینی پڑے دو۔ رسم و رواج کی پابندی نہ کرو یہ نہ دیکھو کہ لوگ کیا کہیں گے یہ سوچو کہ قیامت کے دن مصطفیٰ کیا کہے گا رب کیا کہے گا۔

مقام مصطفیٰ

گلستاں میں ہر ایک گل کو دیکھا
نہ تیری سی رنگت نہ تیری سی بو ہے
نکل جائے جان تیرے قدموں کے نیچے
یہی دل کی حسرت یہی آرزو ہے

رحمت عالم

وہ نبیوں میں رحمت لقب پانے والا
مرادیں غریبوں کی بر لانے والا
مصیبت میں غیروں کے کام آنے والا
وہ اپنے پرائے کا غم کھانے والا

دنیا سے بے رغبتی اور آخرت کی رغبت

مَنْ كَانَ يُرِيْدُ حَرْثَ الْاٰخِرَةِ نَزِدْلَهٗ فِىْ حَرْثِهٖ وَمَنْ كَانَ يُرِيْدُ حَرْثَ الدُّنْيَا نُؤْتِهٖ مِنْهَا وَمَالَهٗ فِى الْاٰخِرَةِ مِنْ نَّصِيْبٍ جو شخص آخرت کی کھیتی کا ارادہ کرلے ہم اس کی کھیتی کو زیادہ کرتے ہیں اور جو شخص دنیا کی کھیتی کا ارادہ کرے ہم اسے وہ بھی دے دیتے ہیں لیکن ایسے آدمی کے لئے آخرت میں کوئی حصہ نہیں۔ (پارہ 25 رکوع 4)

دوسری جگہ ارشاد فرمایا

مَنْ كَانَ يُرِيْدُ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا وَزِيْنَتَهَا نُوَفِّ اِلَيْهِمْ اَعْمَالَهُمْ فِيْهَا وَهُمْ فِيْهَا لَا يُبْخَسُوْنَ جو شخص دنیا کی زندگی اور اس کی زیب زینت کا اراہ کرے ہم انکے اعمال ان کو پورے پورے دے دیتے ہیں وہ اس میں کمی نہیں کئے جائیں گے۔ (پارہ 12 رکوع 2)

تیسری جگہ فرقان حمید میں ارشاد فرمایا وَاِنَّ الدَّارَ الْاٰخِرَةَ لَهِىَ الْحَيَوَانُ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ آیہ مذکورہ کے پہلے بھی کچھ الفاظ ہیں اور نہیں ہے یہ دنیا کی زندگی مگر کھیل تماشا اور آخرت کا گھر ہی بہترین زندگی ہے کاش کہ دنیا والے جانتے چوتھا مقام كُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ وَاِنَّمَا تُوَفَّوْنَ اُجُوْرَكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَمَنْ زُحْزِحَ عَنِ النَّارِ وَاُدْخِلَ الْجَنَّةَ فَقَدْ فَازَ وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ

قرآن مجید کے چار عدد مقامات پر اللہ رب العزت نے دنیا کی بے ثباتی دنیا کا فناہ' دنیا کا عارضی' دنیا کا وقتی کھیل تماشہ دنیا کی زیب و زینت آرائش و نمائش سب رائیگاں اور ضایا ہونے والی ہیں اس امت محمدیہ کو اس طرح آمادہ کیا گیا ہے اس دل فریب پر فتن برباد کرنے والی دنیا میں منہمک ہو کر اپنی آخرت کو نہ بھول بیٹھنا چونکہ آخرت وفادار ہے پائیدار ہے مفید ہے عمدہ ہے کامیابی کامرانی والی ہے جس کی آخرت بہتر ہو گئی اس کی بے پایاں فلاح کامیابی ہے دنیا میں آنے کا مقصد پورا ہو گیا اسی لئے علامہ ابن کثیر نے کیا خوب کہا ہے۔

لَا خَيْرَ فِى الدُّنْيَا لِمَنْ لَّمْ يَكُنْ لَهٗ مِنَ اللّٰهِ فِىْ دَارِ الْمُقَامِ نَصِيْبٌ فَاِنْ تَعْجَبِ الدُّنْيَا رِجَالًا فَاِنَّهَا مَتَاعٌ قَلِيْلٌ وَالزَّوَالُ قَرِيْبٌ

ترجمہ! جس آدمی کو دنیا میں کوئی بھلائی نصیب نہیں ہوئی جسے آخرت میں کوئی حصہ

نہیں ملا۔

اگرچہ بعض دنیا دار اس دنیا پر بہت ریجھے ہوئے ہیں لیکن یہ بہت تھوڑا فائدہ ہے اور اس کا زوال بہت قریب ہے۔ آیات مذکورہ اور عربی کے ان اشعار جن کو حافظ ابن کثیر نے قلم نوک کیا ہے ہر مسلمان کو چاہئے کہ آخرت کے لئے بہت محنت کرے اور کوشاں رہے کہ میری آخرت بن جائے اور میں عذاب جہنم سے بچ جاؤں اور سب امور اللہ کے فضل اور اس کی رحمت سے ہی ہو سکتے ہیں ایک شاعر نے کیا خوب کہا ہے۔

وطن کی یاد کر غافل مصیبت آنے والی ہے
تیری بربادیوں کے مشورے ہیں آسمانوں میں

حدیث شریف میں ہے

قَالَ رَجُلٌ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ والہ وسلم مَنْ اَزْہَدُ النَّاسِ فَقَالَ مَنْ لَمْ یَنْسَ الْقَبْرَ وَالْبَلٰی وَتَرَکَ اَفْضَلَ زِیْنَتِہِ الدُّنْیَا وَاٰثَرَ مَا یَبْقٰی عَلٰی مَا یَفْنٰی وَلَمْ یَعُدْ غَدًا مِنْ اَیَّامِہٖ وَعَدَّ نَفْسَہٗ مِنَ الْمَوْتٰی (حوالہ تفسیر مجموع التفاسیر)

ترجمہ! ایک آدمی نے عرض کی اللہ کے رسول لوگوں میں زاہد کون ہے آقا ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص اپنی قبر کو اور مٹی کو مٹی کے ساتھ مٹی ہونے کو نہ بھولے اور اپنی بہترین قسم کی زینت کو چھوڑ دے باقی رہنے والی کو فناہ ہونے والی دنیا پر اختیار کرلے اور کل آنے والے دن کو اپنی زندگی والے دنوں میں نہ شمار کرے اپنے آپ کو قبر والے مردوں میں شمار کرے۔ اب مسلمانوں کا جو حال ہے لیکن اس حدیث شریف کے خلاف نہیں ضرور ہے چونکہ نماز' روزہ' زکوٰۃ' حج کلمہ کی کیفیت یہ ہے 95 فی صد مسلمانوں کا کلمہ بھی درست نہیں قبر اور مٹی کے ساتھ مٹی ہونا اگر مسلمانوں کو یاد ہوتا تو کاروبار لین دین شادی غمی' عقیقہ' ختنہ' تجارت' کارخانہ داری' فیکٹری' مزدوری عدالتوں میں کام لینے دینے میں یہی حال ہے' سود رشوت جرائم کی یہی پوزیشن ہے یقین مانئے جو معاملے بھی آپ دیکھیں گے شریعت محمدی ﷺ سنت مصطفیٰ ﷺ کے برعکس ہیں مردوں کا لباس غیر شرعی' حجامت غیر شرعی' لباس آج اور کل اور صبح اور شام اور عورتوں کا پردہ والوں کی کٹائی عورتوں کے بالوں کے عجیب سٹائل' میک اپ کے عجیب انداز' کالجوں' اسکولوں کے تعلیم کے عجیب غیر

شرعی مناظر بچوں بچیوں کا والدین کا نافرمان اور باغی ہونا یہ سب معاملات آخرت کے خلاف ہیں۔

اللہ کے ایک بندے نے اپنی زبان حال سے کیا خوب کہا ہے۔

ناں دل لائیں اس دنیا تے ایہہ آنی جانی دنیاں ایں
اہندی ہر شے وہندے وہندے ہو جاندی اوڑک فانی ایں
اہندے ہریاں بھریاں نوں پے خشکی دے وجدے آن تھیڑے اے
رکھ باغاں دے وچ جھولن والے جھکھڑاں آن اکھیرے اے
اتھے جھکڑ وگن وچھوڑیا دے ویراں دیاں سٹڈیاں بواں نے
اتھے دور وسدیاں بھیناں نوں نہیں ملنا آن بھرواں نے
اتھوں نکلن جنازے گھبرواں دے گل کفنی ہئے فقیرا دا
اتھے رونے پین شہزادیاں نوں مندا حال وزیراں دا
بدن دیاں لہراں پلڑے تے رہیا نشان سر یردا
تدبیراں دے چارے نہیں چلدے جدوں تیر وجے تقدیراں دا
گھ اڈن لکھاں پتیا لائے ہے پھیر ہنیر سویر یدا
ایہہ آندھی وسدی مہناں نوں بن جاندی اے کان ہنیریدا
مالک جا پیندے قبریں نے جدا ای وسدے ڈیریدا
جے کاواں ای واسا کرنا ایں کی چا محل اچیر یدا
پانی تے تردیا بلبلیا بے مان تیری زندگانی ایں

حدیث

اِنَّ رَجُلًا قَالَ لِلنَّبِیِّ صلی اللہ علیہ والہ وسلم اَیُّ الْمُؤْمِنِیْنَ اَفْضَلُ قَالَ اَحْسَنُھُمْ خُلُقًا قَالَ فَاَیُّ الْمُؤْمِنِیْنَ اَکْیَسُ قَالَ اَکْثَرُھُمْ لِلْمَوْتِ ذِکْرًا اَوْ اَحْسَنُھُمْ لِمَا بَعْدَہٗ اِسْتِعْدَادًا اُولٰٓئِکَ الْاَکْیَاسِ (الترغیب)

ایک آدمی نے تاجدار مدینہ ﷺ کی خدمت عالیہ میں حاضر ہو کر عرض کی آقا کونسا ایماندار افضل ہے فرمایا جو اخلاق کا بہت اچھا ہو فرمایا کونسا ایماندار زیادہ عقلمند ہے' فرمایا جو

موت کو بہت زیادہ یاد کرتا ہو یا زیادہ ان میں سے وہ آدمی اچھا ہے جو موت کی بہت زیادہ تیاری میں مصروف رہے تاجدار مدینہ نے فرمایا ایسے ہی لوگ عقلمند ہیں۔ آج عوام الناس دنیا میں اس آدمی کو عقلمند کہتے ہیں جو مال و دولت ہر جائز و ناجائز طریقہ سے کمائے بکثرت ملوں فیکٹریوں کا مالک ہو زیادہ سے زیادہ اربوں جائیداد کا مالک ہو' جس کی عدالتوں میں رسائی ہو' جو بکثرت راشی ہو جو ہر ناجائز طریقہ سے اعلیٰ افسران سے کام لے سکتا ہو لیکن محبوب خدا ﷺ نے عقلمند اس آدمی کو ارشاد فرمایا جو اخلاق کا اچھا موت کو یاد کرنے والا اور اس کی تیاری کرنے والا ہو اللہ تعالیٰ کے ایک نیک بندہ نے ان الفاظ میں موت فوت کفن دفن کے معاملہ کو بہت اچھا بیان کیا ہے۔

لوگ تیاری قبر دی کر دے لحد بنانکے ڈیرہ ہو
بھربھر مٹھیں مٹی پاون ڈھیر بنان اچیرہ ہو
پھر کر دعا گھراں نوں چلے پھر کسے نہیں پانا پھیرا ہو
نالے عملاں حضرت باہو ہونا سب نبیڑا ہو
ج جیہدے کی جانن خبر مویاں دی سو جانے جو مراد ہو
قبراں دے اندر آن نہ پانی اتھے خرچ لوڑیدا گھر دا ہو
اک وچھوڑا ماں پیو بھائیاں دوجا عذاب قبر دا ہو
ایمان سلامت تنہا باہو جو رب اگے سر دھردا ہو

جو علماء دین کا کام خلوص نیت سے نہیں کرتے محض کسب تک علم دین کو محدود رکھتے ہیں اپنے پیٹ پوجا کو شعار جانتے ہیں ایسوں کو حضرت باہو نے توجہ دلائی ہے

پڑھ پڑھ علم تے قاری بنیاں حافظ کرن وڈیائی ہو
ساون ماہ دے بدل وانگوں پھرن کتاباں چائی ہو
جتھے لبھے چنگا چوکھا اتھے پڑھن کلام سوائی ہو
ادھر دوئیں جہانی گئے باہو جنھاں کھادی ویچ کمائی ہو

حدیث! نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا وَهٰذِهِ الدُّنْيَا مُرْتَحِلَةٌ ذَاهِبَةٌ وَهٰذِهِ الْاٰخِرَةُ مُرْتَحِلَةٌ قَادِمَةٌ وَلِكُلٍّ وَّاحِدَةٍ مِّنْهُمَا بَنُوْنَ فَاِنِ اسْتَطَعْتُمْ اَنْ لَّا تَكُوْنُوْا مِنْ بَنِي الدُّنْيَا

فَافعَلُوا فَاِنَّکُمُ الیَومَ فِی دَارِ العَمَلِ وَلَا حِسَابَ وَاَنتُم غَدًا فِی دَارِ الاٰخِرَۃِ وَلَا عَمَلَ

(مجموع التفاسیر والاحادیث)

یہ دنیا کوچ کرنے کی جگہ ہے جانی والی ہے اور یہ آخرت کوچ کرنے کی جگہ ہے آگے آنے والی ہے ان دونوں میں سے ہر ایک کے بیٹے ہیں اگر طاقت رکھو تو دنیا کے بیٹے نہ بنو نیک اعمال بکثرت کرو اس لئے کہ تم دار العمل میں ہو اور حساب کتاب کا دن ابھی تک نہیں آیا لیکن کل قیامت کے دن حساب ہو گا اعمال کرنے کا وقت ختم ہو جائے گا ایک اور حدیث میں سید الانبیاء ﷺ نے فرمایا اے میری امت کے لوگو کُونُوا مِن اَبنَاءِ الاٰخِرَۃِ وَلَا تَکُونُوا مِن اَبنَاءِ الدُّنیَا فَاِنَّ کُلَّ اُمٍّ یَتبَعُهَا وَلَدُهَا (مشکوۃ شریف)

ترجمہ! ”لوگو آخرت کے بیٹے بن جاؤ دنیا کے بیٹے نہ بنو اس لئے کہ اولاد اپنی ماں کی ہی تابعداری کرتی ہے۔

اسی لئے فرقان حمید میں اللہ رب العزت ارشاد فرماتے ہیں۔

وَمَن اَرَادَ الاٰخِرَۃَ وَسَعٰی لَهَا سَعیَهَا فَاُولٰئِکَ کَانَ سَعیُهُم مَشکُورًا

ترجمہ! جس آدمی نے آخرت کا ارادہ اور اس کے لئے انتہائی کوشش و محنت کی ایسے لوگوں کی کوشش کی قدر کی جائے گی۔

دوسری جگہ فرمایا تِلکَ الدَّارُ الاٰخِرَۃُ نَجعَلُهَا لِلَّذِینَ لَا یُرِیدُونَ عُلُوًّا فِی الاَرضِ وَلَا فَسَادًا وَالعَاقِبَۃُ لِلمُتَّقِینَ (پارہ نمبر20 رکوع نمبر12)

ترجمہ! یہ آخرت کا گھر ہے کرتے ہیں ہم اس کو ان لوگوں کے لئے جو دنیا میں سرکش و فساد سے باز رہتے ہیں اور نیک انجام صرف پرہیز گاروں کے لئے ہے آگے ایک اور مقام پر ارشاد فرمایا سَابِقُوا اِلٰی مَغفِرَۃٍ مِّن رَّبِّکُم وَجَنَّۃٍ عَرضُهَا کَعَرضِ السَّمَاءِ وَالاَرضِ اُعِدَّت لِلَّذِینَ اٰمَنُوا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ ذٰلِکَ فَضلُ اللّٰهِ یُؤتِیهِ مَن یَّشَاءُ وَاللّٰهُ ذُو الفَضلِ العَظِیمِ (پارہ 27 رکوع 19) ترجمہ! لوگو آگے بڑھو اپنے رب کی بخشش اور جنت کی طرف جس کی چوڑائی آسمانوں زمین جتنی ہے ان لوگوں کے لئے اللہ تعالیٰ نے تیار فرمائی ہے جو اللہ اور اس کے رسولوں پر ایمان رکھتے ہیں یہ اللہ کا فضل ہے جسے خدا چاہے دے دیتا ہے اللہ بہت بڑے فضل والے ہیں ایک اور مقام پر فرمایا وَسَارِعُوا اِلٰی مَغفِرَۃٍ

مِّنْ رَّبِّكُمْ وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ اُعِدَّتْ لِلْمُتَّقِيْنَ (پارہ 4 رکوع 5) تا وَنِعْمَ اَجْرُ الْعٰمِلِيْنَ ان چار عدد آیات میں نیک اعمال کرنے والوں اور آخرت کی تیاری کرنے والوں کے لئے جو نعمتیں مرتب کی ہیں۔ مذکورہ آیات میں تذکرہ فرمایا ہے۔

آخرت کی تیاری کا انبیاء کو کتنا فکر ہے حضرت یوسف علیہ السلام کے والدین بزرگوار جب مصر میں پہنچتے ہیں تو ان کو تخت پر بٹھایا جاتا ہے اور سب بھائی مع والدین کے حضرت یوسف علیہ السلام کے سامنے سجدہ ریز ہوتے ہیں اور اس واقعہ کو خداوند قدوس نے ان الفاظ میں ذکر فرمایا ہے۔

وَرَفَعَ اَبَوَيْهِ عَلَى الْعَرْشِ وَخَرُّوْا لَهٗ سُجَّدًا وَقَالَ يٰاَبَتِ هٰذَا تَاْوِيْلُ رُءْيَايَ مِنْ قَبْلُ قَدْ جَعَلَهَا رَبِّيْ حَقًّا وَقَدْ اَحْسَنَ بِيْ اِذْ اَخْرَجَنِيْ مِنَ السِّجْنِ وَجَآءَ بِكُمْ مِّنَ الْبَدْوِ مِنْ بَعْدِ اَنْ نَّزَغَ الشَّيْطٰنُ بَيْنِيْ وَبَيْنَ اِخْوَتِيْ اِنَّ رَبِّيْ لَطِيْفٌ لِّمَا يَشَآءُ اِنَّهٗ هُوَ الْعَلِيْمُ الْحَكِيْمُ رَبِّ قَدْ اٰتَيْتَنِيْ مِنَ الْمُلْكِ وَعَلَّمْتَنِيْ مِنْ تَاْوِيْلِ الْاَحَادِيْثِ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اَنْتَ وَلِيّٖ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ تَوَفَّنِيْ مُسْلِمًا وَّاَلْحِقْنِيْ بِالصّٰلِحِيْنَ ۔

دوسری آیہ کریمہ کا مطلب یہ ہے کہ حضرت یوسف علیہ السلام دربار خداوندی میں عرض کرتے ہیں اے میرے رب تو نے مجھے قید خانہ سے نکالا ہے تاج و تخت حکومت بخشی ہے مجھے خواب کی تعبیریں سکھائی ہیں اب مجھے پوری فرمانبرداری کی حالت میں اپنے پاس بلالو' گویا میں بہت جی چکا ہوں بہت کچھ تو نے دیا اب اپنے پاس بلالیجئے۔

اسی طرح حضرت ابراہیم علیہ السلام بھی اپنی آخری عمر میں اپنے بیٹوں کو نصیحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔ وَوَصّٰى بِهَآ اِبْرٰهٖمُ بَنِيْهِ وَيَعْقُوْبُ يٰبَنِيَّ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰى لَكُمُ الدِّيْنَ فَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ (پارہ 1 رکوع 16)

ترجمہ! "حضرت ابراہیم علیہ السلام یعقوب علیہ السلام اپنے بیٹوں اور اہل و عیال کو وصیت فرما رہے ہیں بیٹو تمہارے لئے اللہ نے دین اسلام کو چن لیا ہے تم دنیا سے جب الوداع ہو تو مسلمان ہونے کی حالت میں دنیا کو خیر آباد کہو حضرت یعقوب علیہ السلام اپنے بیٹوں کو ارشاد فرماتے ہیں مَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ بَعْدِيْ قَالُوْا نَعْبُدُ اِلٰهَكَ وَاِلٰهَ اٰبَآئِكَ اِبْرٰهٖمَ وَ اِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ اِلٰهًا وَّاحِدًا وَّنَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ (پارہ 1 رکوع 16)

آیہ مذکورہ کے شروع سے ام کنتم شھداء سے لیکر آخر ایہ تک اے امت محمدیہ کے لوگو کیا تم موجود تھے کہ جب حضرت یعقوب علیہ السلام کی وفات کا وقت آیا آپ اپنے بیٹوں کو پوچھ رہے تھے کہ میرے بعد کس کی عبادت کرو گے بیٹوں نے عرض کی باباجی آپ فکر نہ کریں ہم آپ کے الہ حضرت ابراہیم علیہ السلام ' اسماعیل علیہ السلام ' حضرت اسحاق علیہ السلام کے الہ کی عبادت کریں گے ہم پورے کے پورے اس رب العزت کے تابعدار ہیں۔

بلکہ حضرت ابراہیم علیہ السلام رب العالمین کے ہاں دعا مانگ رہے ہیں جو سورۃ ابراہیم میں ہے رَبِّ اجْعَلْنِیْ مُقِیْمَ الصَّلٰوةِ وَمِنْ ذُرِّیَّتِیْ رَبَّنَا تَقَبَّلْ دُعَاء رَبَّنَا اغْفِرْلِیْ وَلِوَالِدَیَّ وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ یَوْمَ یَقُوْمُ الْحِسَاب حضرت ابراہیم علیہ السلام عرض کر رہے ہیں اے میرے رب مجھے نماز قائم کرنے کی توفیق عطا فرما اور میری اولاد کو بھی مستقل نمازی بنا دے اے رب میرے معروضات کو اپنے ہاں قبول فرمالے۔ اے اللہ مجھے اور میرے آباؤ اجداد کو بخش دے تمام ایمانداروں کو بھی حساب کتاب کے دن معاف کر دینا۔ آپ اندازہ کریں خدا کے پیغمبروں کو اپنی آخرت اور اہل و عیال کا کتنا فکر ہے نماز کے اہتمام کی کتنی تاکید کرتے ہیں اقبال مرحوم اس موقع پر کیا تحریر کرتے ہیں۔

جو میں سربسجدہ کبھی ہوا
تو زمیں سے آنے لگی صدا
تیرا دل تو ہے صنم آشنا
تجھے کیا ملے گا نماز سے

یعنی خشوع کا نہ ہونا ہی صنم ہے یعنی بت ہے

مسلمانوں کے لئے ہمدردانہ اشعار

عطا کر دے یا رب انہیں بصارت بھی بصیرت بھی
مسلمان جا کے لٹتے ہیں سواد خانقاہی میں
نظم عبودیت میں نے پڑھی کچھ ایسے لحن سے
ہنس کے رباب اٹھا لیا نغمہ زن الست سے

بڑھاپے کی عمر کی طرف اشارہ

ہوش حواس تاب وتواں داغ جا چکے
اب ہم بھی جانے والے ہیں سامان تو گیا
ٹھکانا گور ہے تیرا سامان کچھ تو کر غافل
کہاوت ہے کہ خالی ہاتھ گھر جانا نہیں اچھا

وَاِذْ اَخَذَ رَبُّکَ مِنْ بَنِیْ اٰدَمَ مِنْ ظُهُوْرِهِمْ ذُرِّیَّتَهُمْ اَلَسْتُ بِرَبِّکُمْ قَالُوْا بَلٰی شَهِدْنَا اَنْ تَقُوْلُوْا یَوْمَ الْقِیٰمَةِ اِنَّا کُنَّا عَنْ هٰذَا غٰفِلِیْنَ اَوْ تَقُوْلُوْا اِنَّمَا اَشْرَکَ اٰبَآؤُنَا مِنْ قَبْلُ وَکُنَّا ذُرِّیَّةً مِّنْ بَعْدِهِمْ اَفَتُهْلِکُنَا بِمَا فَعَلَ الْمُبْطِلُوْنَ (پارہ رکوع 12)

ترجمہ! "جب عالم ارواح میں رب العزت نے آدم علیہ السلام کی پشت سے روحوں کو پیدا کیا تو فرمایا کیا میں تمہارا رب ہوں سب نے جواب میں عرض کی تو ہمارا رب ہے فرمایا ایسا نہ ہو کہ تم قیامت کے دن کہنے لگو کہ ہمیں کوئی علم نہ تھا۔ یا تم یہ کہنے لگو کہ شرک تو ہمارے آباؤ اجداد نے کیا تھا ہم انکی اولاد تھے کیا باطل پرستوں کی وجہ ہمیں بھی ہلاک کرے گا۔ لہٰذا انسانوں کی پیدائش سے پہلے ان سے سوال کیا گیا۔ تمام انبیاء سے پیغمبر آخر الزمان نبی کی بابت پوچھا گیا ارشاد خداوندی ہے وَاِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِیْثَاقَ النَّبِیّٖنَ لَمَآ اٰتَیْتُکُمْ مِّنْ کِتٰبٍ وَّحِکْمَةٍ ثُمَّ جَآءَ کُمْ رَسُوْلٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَکُمْ پوری آیہ کریمہ پارہ نمبر3 رکوع نمبر17 قبر میں بھی پوچھا جائے گا مَنْ رَّبُّکَ مَا دِیْنُکَ مَنْ نَّبِیُّکَ دنیا کے سفر خطرات سے خالی نہیں اللہ تعالیٰ کے خصوصی تعاون سے آدمی ان خطرات سے بچ سکتا ہے دنیا میں کاروبار (لین دین رشتہ داری' پڑوس' ہمسایہ' رزق کا حصول' لباس کا حصول' خاوند اور بیوی کے حقوق' بھائی بہنوں والدین کے حقوق' بچوں بچیوں کے حقوق یہ سب خطرات کا اہم سامان ہیں اگر رزق حلال صدق مقال میسر ہو گیا خویش و اقارب کے حقوق کی صحیح ادائیگی ہو گئی توحید و سنت کی پابندی کا موقع فراہم ہو گیا تو ایسے خطرات سے بچ گیا۔ آج تو اولاد بچوں بیٹوں کے تو رسے ہی اترے ہوئے ہیں وڈیو فلموں' گیموں رنگ راگ کا دور دورا ہے۔ ٹیلی ویژن' وی سی آر' انڈیا اور غیر انڈیا کے فحش گانے اور ڈرامے ڈیش انٹینے کا دور دورا ہے۔ نئی پود میں شراب نشہ آور اشیاء بکثرت موجود ہیں ہر نوجوان فواحش میں

مبتلا ہونے والا اپنی روحانیت اور جسمانیت کو برباد کر رہا ہے والدین رو رو کر اپنی بینائی کھوئے جا رہے ہیں ہول دلی اور حفظان قلب کا شکار ہو رہے ہیں لیکن اولاد کو پرواہ تک نہیں دوسرے ملکوں کا تو میں کچھ نہیں کہتا البتہ پاکستان ہر برائی میں پیش پیش ہے۔ عقائد کی برائی یہاں موجود ہے، قبر پرستی، مزار پرستی، پیر پرستی، ولی پرستی، شخصیت پرستی، شجر پرستی، حجر پرستی وڈیرے پرستی، حکام پرستی، زباں پرستی، منطق پرستی، خواب پرستی، نفس پرستی ہر ایرے غیرے کی پوجا ہو رہی ہے پھر بھی پاکستانی کہتا ہے میں مسلمان ہوں اسی لئے اقبال مرحوم نے پریشان ہو کر لکھا ہے۔

بتوں سے تجھ کو امیدیں خدا سے نا امیدی
مجھے بتا تو سہی اور کافری کیا ہے

یہ مذکورہ اشیاء بت نہیں ہیں تو اور کیا ہیں اللہ رب العزت ہمیں دین کی صحیح سمجھ عنایت فرمائے اور ہمارے بگڑے ہوئے معاشرے کو درست فرمادے امین ثم امین۔

دل کی آرزو یہ ہے کہ سدا آپ کی حیات میں بہار رہے
ہر ایک خوشی کو خود. آپ کا انتظار رہے

میں نے عرض کیا تھا کہ یہ دنیا خطرات سے خالی نہیں ہے قرآن مجید نے مشاہدات پیش کیئے ہیں۔

كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ وَّيَبْقَىٰ وَجْهُ رَبِّكَ ذُو الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ كُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ وَإِنَّمَا تُوَفَّوْنَ أُجُورَكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَمَنْ زُحْزِحَ عَنِ النَّارِ وَأُدْخِلَ الْجَنَّةَ فَقَدْ فَازَ وَمَا الْحَيَاةُ الدُّنْيَا إِلَّا مَتَاعُ الْغُرُورِ أَيْنَ مَا تَكُونُوا يُدْرِكْكُمُ الْمَوْتُ وَلَوْ كُنْتُمْ فِي بُرُوجٍ مُشَيَّدَةٍ

موت فوت کے سلسلہ میں نصیحتانہ اشعار

ستر سال گذرے عمر گئی ساری دونوں دن جاندی جند ہار دی
ہن عمر والا سنگل ڈون ہویا گڈی موت دی چیکاں مار دی اے
اٹھ جلد مسافرا تیار ہو جا گڈی اوندی دھوڑا بھار دی اے
مل لے دھیاں تے بیٹیاں نوں ملاقات اے بیبا جاندی وار دی اے

اٹھ جلد مسافرا تیار ہو جا گڈی آوندی دھوڑا بھار دی اے

گڈی موت والی نہیں دیر کردی پورے ٹائم تے کارگذار دی اے

اتھے خرچ والی تینوں لوڑ پوسی اگے راس نہ ملے ادھار دی اے

خرچ جان بیبا پن دان کر لے کر بندگی تو پروردگار دی اے

فضل الرحمن رہویں نہ اس راس باجھوں پھر پھرے جنڈڑی دکھ سہار دی اے

اٹھ جلد مسافرا تیار ہو جا گڈی اوندی دھوڑا بھار دی اے

جس موت کا نام نہاد مسلمان دھان نہیں کرتا اور اس کے تصور میں فکر تک نہیں کرتا تاجدار مدینہ ﷺ نے ارشاد فرمایا موت کا وقت بہت مشکل ہے اگر سات ہزار تلواریں یک بارگی ہی چلیں اس سے بھی زیادہ تکلیف ہوتی ہے۔ سید الانبیاء ﷺ نے ارشاد فرمایا سنو جہنم کے داروغوں کے قد ایک سو سال کے راہ کے برابر ہیں ان میں ہر ایک کے پاس ایک گرز ہے ایک مارتے ہیں تو سات لاکھ آدمیوں کو چورا ہوتا ہے۔ موت کے دن کی سختی اور اس کے بعد گھاٹیاں جو موت سے بھی زیادہ سخت ہیں یعنی حشر اور حساب کتاب تاجدار مدینہ ﷺ نے ارشاد فرمایا حشر کے دن لوگوں کا پسینہ اس قدر جمع ہو گا اگر اس میں کشتیاں چلائی جائیں تو چل سکیں۔ معجزہ نما قرآن شریف مترجم پارہ 11 صفحہ 290)

ایک مرتبہ صدیق اکبر نے عرض کی مخبر صادق ﷺ آپ بہت جلد بوڑھے ہو گئے ہیں ارشاد فرمایا صدیق مجھے فرقان حمید کی پانچ سورتوں نے بوڑھا کر دیا ہے۔ سورہ ھود' سورہ الواقعہ' سورہ المرسلات' سورہ عم یتسالون' سورہ اذا الشمس کورت۔ (قرآن شریف مترجم معجزہ نما پارہ 11 صفحہ 308)

جب نبی علیہ السلام کی بیٹی فاطمہ خاتون جنت کو دفن کرنے لگے تو صحابی رسول قبر کو مخاطب کر کے کہنے لگے۔

اے قبرے اج تو نہ جانے میت ایہہ کس دی آئی

ایہہ پاک نبی دی ہے بیٹی حسن حسین دی مائی

قبر کہیا ایہہ میں نہ جاناں کون ہے فاطمہ مائی

حسب نسب دی لوڑ نہ کائی عملاں نال رہائی

دنیا اے فانی نوں توں غافلا چھوڑ توں جانا ہے اج یا کل
بھریا ہویا ایہہ میلڑا وچھڑ توں جانا ہے اج کل
نہ کر میریاں میریاں نہ تیریان نہ میریاں
وانگ سکندر ہاتھ خالی توں ٹر جانا ہے اج یا کل
اٹھ سویلڑے جاگ کے ونج توں کجھ وہاج کے
لیکھا تیرے اس شاہ تیتھوں پچھانا ہے اج یا کل
اویں نہ رقم روڑا کے مول سمول گوا کے
لیکھا تیرے اس شاہ تیتھوں پچھانا ہے اج یا کل
دسیں گاکی اس ویلڑے ملائکہ نے پچھنا ہے اج یا کل
سر تیرے تے کوکدی اجل بجدا چلو چلی دا ٹل
بیجنا ہے جو کجھ بیج لے نیکی دا سودا خرید لے
کیاں نوں مدتاں ہو گیاں کیاں نے ٹرنا ہے اج یا کل
کھاندا پھریں پھل کیلڑا تینوں یاد نہیں اوہ ویلڑا
کوڑا اے پھل جو موت دا ذائقہ توں چکھناں ہے اج کل
ویت گیا جدوں ویلڑا پھر ہو ہی نہ کوئی سہیلڑا
جگاں وچ اکیلڑا ڈیرا توں لانا ہے اج یا کل

دنیا کی بے وفائی اور انسان کو مکمل عبرت

ایہہ دنیاں نہیں بندی بندے دی ایہہ بندہ جانی دنیا دا
گھر لوگ بنائی جاندے نے ایہہ اڈا فانی دنیا دا
کل وارث اک وراثت دے آپس وچ لڑدے ویکھے میں
گل پگوں ہتھیں اک دوجے نوں دھونوں پھڑدے ویکھے میں
اہ ٹوئے ٹبے تیرے نے اوہ پدھر دھرتی میری آ
اک آکھے دھرتی میری آہ دوجا کہہ دھرتی میری آ

دھرتی نے کہیا ایہہ فقیر دویں ایہہ دویں وچ انھیر نے
میں اہدی آن نہ اودھی آن آہ دویں بندے میرے نے

حدیث! نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا اللہ رب العزت فرماتے ہیں۔
أُعِدَّتْ لِعِبَادِيَ الصَّالِحِيْنَ مَالَا عَيْنٌ رَأَتْ وَلَا أُذُنٌ سَمِعَتْ وَلَا خَطَرَ عَلٰى قَلْبِ بَشَرٍ یہ قدسی حدیث ہے۔

مسند امام احمد میں حدیث ہے تاجدار مدینہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جس قوم میں خدا کی کوئی نافرمانی کرے اور وہ لوگ باوجود روکنے کے قدرت کے اور غلبہ کے نہ روکیں تو اللہ پاک سب پر اپنا عذاب نازل کرے گا۔

حضرت حذیفہ بن یمان کی حدیث ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا مجھے اس ذات پاک کی قسم ہے جس کے قبضہ میں میری جان ہے نیک کاموں کا حکم برے کاموں سے روکو۔

صحیح بخاری شریف میں ہے کشتی کے دو درجوں میں لوگ رہتے ہیں نیچے والوں کو پانی لینے کے لئے اوپر والے درجہ پر جانا پڑتا ہے تو تکلیف محسوس کرتے ہیں نیچے والے کشتی میں سوراخ کر کے پانی لینا چاہتے ہیں اوپر والوں نے اگر نہ روکا تو سب کے سب تباہ ہو جائیں گے۔ اگر ہاتھ پکڑ کا ان کو روکا تو یہی نہی عن المنکر ہے یہ دونوں مذکورہ حدیثیں اور مسند امام احمد والی حدیث موت کی تیاری عالم برزخ میدان حشر کی کامیابی کے لئے بہترین ذرائع ہیں اللہ رب العالمین ہمیں نیک اعمال کرنے کرانے کے برے کاموں سے بچنے بچانے کی کامل اور اکمل توفیق عنائت فرمائے امین ثم امین یا الہ العالمین

اگر عملی زندگی ٹھیک ہو تو قبر کی تیاری عالم برزخ حشر پل صراط ہر چیز ہی بہتر ہے۔ اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ عِنْدَ رَبِّهِمْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ اَفَنَجْعَلُ الْمُسْلِمِيْنَ كَالْمُجْرِمِيْنَ مَالَكُمْ كَيْفَ تَحْكُمُوْنَ (پارہ 29 رکوع 4) اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ ظِلٰلٍ وَّعُيُوْنٍ وَّفَوَاكِهَ مِمَّا يَشْتَهُوْنَ (پارہ 29 رکوع 22) اِنَّ لِلْمُتَّقِيْنَ مَفَازًا وَّحَدَائِقَ وَاَعْنَابًا (پارہ 29 رکوع 2)

علم حاصل کرنے کے سلسلہ میں نصیحتانہ اشعار اور واقعات

نیند کہتی ہے بہت جاگ چکا سو بھی جا
کامرانی کا ہے اصرار کہ آرام نہ کر

حضرت مولنا رومؒ مثنوی میں لکھتے ہیں

در بہاراں کے شود سرسبز سنگ
خاک شوتا سبزہ روید رنگا رنگ

بہار کے موسم دنوں میں پتھر کبھی سرسبز نہیں ہوتے تو اے عزیز راہ محبوب میں خاک ہو جا کہ رنگا رنگ پھول تیری پھلواری میں کھل جائیں۔

ایک شاعر نے کیا خوب لکھا ہے

مٹا دے اپنی ہستی کو اگر کچھ مرتبہ چاہے
کہ دانہ خاک میں مل کر گل گلزار ہوتا ہے

آیئے ہم آپ کو امام غزالیؒ کا تجربہ بھی سنا دیں۔

بِقَدْرِ • الْكَدِّ تُنْقَمُ الْمَعَالِيُ
وَمَنْ طَلَبَ الْعُلٰى سَهِرَ اللَّيَالِيُ

یعنی بلندی و مراتب محنت و مشقت کے ہی اعتبار سے ملتے ہیں بیداری میں بسر کرنے والے ہی بلند مراتب کے حامل ہوتے ہیں۔

عطار ہو رومی ہو رازی ہو غزالی ہو
سب کو کچھ ہاتھ نہیں آتا بے آہ سحر گاہی

حضرت حالیؒ کیا خوب لکھتے ہیں

محنت ہی کے پھل ہیں ہر اک حرمن میں
محنت ہی کا عمل ہے ہر دانا دل میں

حضرت شکاکی' حضرت امام رازی' حضرت ترابی' حضرت بو علی وغیرہ علمائے دین' علمائے کرام جن کا ذکر آج تک ہے اور آئندہ بھی رہے گا ان کو یہ مراتب عالیہ کیونکر حاصل ہوئے۔ کیا یہی سچ ہے۔

نامی بغیر مشقت کوئی نہیں ہوا
سو بار عقیق جب کٹا نگین ہوا

مختلف حاجات کے معاملہ میں صرف دعاؤں منتوں کے معاملہ پر بھروسہ نہیں کرنا

چاہئے بلکہ محنت و مشقت کی بھی ضرورت ہے۔

اے تنگ اعتبار دعا پر نہ رکھ مدار
اور بے وقوف ہمت مردانہ چاہئے

جو مرد ہیں غیروں کا سہارا نہیں لیتے
جو شیر ہیں صید اوروں کا مارا نہیں لیتے

ارباب ہم بے پروبالی کا غم نہیں کرتے
اس طائفہ کے پرو بال ہمت عالی ہے

سعی خدمات و فرائض کی زیست پہچان ہے
جس نے حرکت چھوڑ دی سمجھو بے جان ہے

مگر ہمت عالی خدا کی بخشی ہوئی طاقتوں سے کام لیتے ہیں

ڈوبنا شرط ہے دریائے تجسّس میں رضا
ورنہ کچھ منہ کا نوالہ درنایاب نہیں

سانپ سے کہا میں نے مجھے تو نے ڈسا کیوں
بولا کہ بلا لاٹھی کے تو بن میں بسا کیوں

نہ شاخ گل ہی اونچی ہے نہ دیوار چمن بلبل
تیری ہمت کی کوتاہی ہی تیری قسمت کی پستی ہے

جو خودار انسان ہے عالی خیال
کرے جام کا نہ وہ جم سے سوال

سامنا لاکھ مصیبت کا پڑے پر کوئی
آسرا غیر کا مردان خدا لیتے نہیں

کیوں شکار غیر کا ہے تو منتظر
شیر ہو کر تو سگ بنتا ہے

محنت پسند طبائع کے لئے تمام مشکلات آسان ہو جاتی ہیں

یا ندھو کمر کہ دوری منزل کا غم نہیں
ہے بادباں درست تو ساحل کا غم نہیں
سر پر خدا ہے پھر کسی مشکل کا غم نہیں
باقی ہے وقت زرع تو حاصل کا غم نہیں

بزرگوں کی تقویٰ پرہیزگاری کے ساتھ چھے علامات ہیں

عارفاں راشش نشانی سربسر
رنگ رزد آہ سرد و چشم زرد
کم خورش کم گفتنی خوابش حرام
غیر ازیں عارف نہ باشد و سلام
مردون پہ روتے نہیں روتے ہیں اپنے حال پر
رہ گیوں پر مصیبت ہے جو گئے اچھے گئے
دنیا یوں ہی ناشادیوں میں شاد رہے گی
برباد کئے جائے گی آباد رہے گی
مکرم جنس ہے یا دستگیری نیم جالونکی
خریدا کر ملیں جتنی دعائیں ناتوانی کی
ہوئے قصر فنا سے قصر عالی بے نشاں لاکھوں
تیری عبرت کو منعم ایک باقی قصر گردوں ہے
دنیا میں ہے جو کچھ کہ وہ اسان کے لئے ہے
آراستہ یہ گھر اسی مہمان کے لئے ہے
کیا جانے گھڑی کون تھی منحوس وہ ناکام
جس وقت ملا جان سے یہ جسم بد انجام
جب تک رہے دنیا میں رہا غم سے سدا کام
جاتے ہیں عدم کو تو وہاں بھی نہیں آرام

واں حشر کی دہشت سے فراغت نہیں ملتی
تن چھوڑ کے بھی روح کو راحت نہیں ملتی
تیرے آزاد بندوں کی نہ یہ دنیا نہ وہ دنیا
یہاں مرنے کی پابند وہاں جینے کی پابندی

ایک امیر آدمی اپنی بیٹی کا فریضہ نکاح ادا کرنے پر جہیز دیا اور وہ بیٹی قضائے الٰہی سے فوت ہوگئی۔

نہ آیا یاد مجھ کو اے آرام جاں اس نامرادی میں
کفن دینا تجھے بھولے تھے سامان شادی میں
اس گلستان میں بہت کلیاں مجھے تڑپا گئیں
کیوں لگی تھیں شاخ میں کیوں بن کھلے مرجھا گئے

ایک جج صاحب کے جنازہ پر ذیل کا شعر پڑھا گیا۔

اس دنیا کی کچہری سے سدھارے منصب
ملکو الموت کی ڈگری ہوئی ہارے منصف

حساب و کتاب کے بعد جنت و دوزخ کے درمیان جنتیوں اور دوزخیوں کو آگاہ کرکے موت کو بھی ذبح کر دیا جائے گا یعنی موت پر بھی موت وارد کردی جائے گی منادی ندا کرے گا اے جنتیو اے دوزخیو آج کے بعد کوئی موت نہیں جنت میں رہنے والو ہمیشہ ہمیشہ کے لئے بہشتوں میں زندہ رہو نازو نعمتیں استعمال کرتے رہو اللہ رب العالمین کا دیدار حور و غلمان شیرد شربت ہر طرح کے پھلوں فروٹوں سے لطف اندوز ہوتے رہو۔ دوزخیو تم پر ہر طرح کی آگ سانپ بچھو خون پیپ خداوند تعالیٰ کی ناراضگی غصہ کے شکار ہو چونکہ کفار نے دنیا میں اپنے امتحانات کی فکر نہیں کی لاپروائی اور خداوند قدوس کی نافرمانیوں میں زندگی گزاری اور یوم حساب کا خیال تک نہ کیا۔ دنیا کے امتحانات کے بارہ علم نہیں ہوتا کہ کون کون سے سوالات درپیش ہونگے۔ اور کن کن سوالات کو میں نے حل کرنا ہے اسی تیاری پر ہر مضمون کی پوری کتاب یاد کرنی پڑتی ہے باوجود یاد کرنے کے بوقت امتحان بعض اشیاء ذہن سے نکل جاتی ہیں لیکن اللہ رب العزت نے جو جو سوالات کرنے ہیں یا جو سوالات ہونے ہیں

انکی تفصیل کا قرآن و سنت میں بیان فرما دیا ہے۔ لہٰذا ان سوالات کے حل کرنے کا وقت دنیا میں ہے اور رات دن آدمی کوشاں رہے اور محنت کرے تاکہ قبر میں آخرت کے امتحانی پرچہ جات میں پریشانی نہ اٹھانی پڑے قیامت کے دن ارشاد ہو گا۔

اِقْرَاْ كِتَابَكَ كَفٰى بِنَفْسِكَ الْيَوْمَ عَلَيْكَ حَسِيْبًا اپنے نامہ اعمال کو پڑھ آج تیرے لئے حساب کافی ہے سورۃ کہف میں ارشاد فرمایا وَوُضِعَ الْكِتَابُ فَتَرَى الْمُجْرِمِيْنَ مُشْفِقِيْنَ مِمَّا فِيْهِ وَيَقُوْلُوْنَ يٰوَيْلَتَنَا مَا لِهٰذَا الْكِتَابِ لَا يُغَادِرُ صَغِيْرَةً وَّلَا كَبِيْرَةً اِلَّا اَحْصَاهَا وَوَجَدُوْا مَا عَمِلُوْا حَاضِرًا وَلَا يَظْلِمُ رَبُّكَ اَحَدًا

ترجمہ! "اور رکھی جائے کتاب پس دیکھے تو مجرموں کو روکنے والے ہوں گے جو کچھ بیچ اور اس کے اور کہیں گے اے افسوس ہم کو کیا ہے کتاب کو جو ہماری چھوٹی بڑی بات نہیں چھوڑتی سب گن لی ہے اور اپنے اعمال کو حاضر پالیں گے تیرا رب کس پر ظلم نہیں کرے گا"

وَتَرٰى كُلَّ اُمَّةٍ جَاثِيَةً كُلُّ اُمَّةٍ تُدْعٰى اِلٰى كِتَابِهَا مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ

ترجمہ! "مخاطب تو دیکھے گا قیامت کے دن ہر امت کے لوگ گھٹنوں کے بل زمین پر گرے ہوئے ہونگے ہر امت کو ان کے نامہ اعمال کی طرف بلایا جائے گا حکم ہو گا آج کے دن تمہارے اعمال کا تمہیں بدلہ دیا جائے گا۔ یہ ہماری کتاب جو تمہارے بارہ میں صحیح صحیح باتیں کرے گی دنیا میں ہم تمہارے اعمال لفظ بہ لفظ لکھتے رہے ہیں۔

ظَهَرَ الْفَسَادُ فِى الْبَرِّ وَالْبَحْرِ بِمَا كَسَبَتْ اَيْدِى النَّاسِ لِيُذِيْقَهُمْ بَعْضَ الَّذِىْ عَمِلُوْا لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ قُلْ سِيْرُوْا فِى الْاَرْضِ فَانْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلُ كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّشْرِكِيْنَ (پارہ 21 رکوع 8)

بگاڑ پڑ گئی خشکی میں، جنگلوں میں، چٹیل میدانوں میں، آبادیوں میں، شہروں میں، قصبوں میں، دریاؤں سمندروں، نہروں میں لوگوں کی بد اعمالیوں کی وجہ سے تاکہ اللہ انکی انکو سزا چکھائے عذاب چکھائے شائد کہ اللہ رب العزت کی طرف لوٹ آئیں۔

اے میرے نبی ﷺ لوگوں کو فرما دیجئے زمین میں سیرو سیاحت کرو اور دیکھو ان لوگوں کا انجام کیسے ہوا جو شرک کرنے والے تھے۔ آیات مذکورہ سے ثابت ہوا کہ بعض

عذابات چھوٹے موٹے جو آتے ہیں ان کا سبب معاشرے کی برائیاں غلط کاریاں اللہ کی نافرمانیاں ہر طرح کی بغاوتیں ہیں امن و سکون کی اگر مسلمان کو ضرورت ہے تو اس کا واحد ذریعہ یہی ہے کہ اللہ رب العزت کی عبادت کی جائے اللہ تعالیٰ کی اطاعت فرمانبرداری اور اس کے احکامات کو اور اتباع نبوی ﷺ کو اپنی زندگی کی حیات اور روح مقرر کرلی جائے تاکہ اللہ تعالیٰ کی رضا و رحمت اس کے بندوں پر متوجہ ہو۔ لیکن یہ احکامات خداوندی امور میں اپنے بادشاہ کے موافق اور معاون بن کے رہیں اور مسلمان بادشاہ وقت پر فرض ہے کہ خلفائے راشدین کی طرح اپنی رعایا کے معاملات کو اسلامی حدود کے مطابق نبھاہے اور آئین اسلام ان میں جاری و ساری رکھے۔ ابوداؤد شریف میں حدیث ہے کہ زمین پر ایک شرعی حد کا قائم ہونا زمین والوں کے حق میں چالیس دن کی بارش سے بہتر ہے یعنی بارش خیرو برکت کی ہو یہ اس لئے کہ حد کے قائم ہونے سے مجرم گناہوں سے بچیں گے اور جب گناہ نہ ہونگے تو آسمان و زمین کی برکتیں لوگوں کو حاصل ہوں گی۔ دوسری حدیث میں آتا ہے جب قریب قیامت حضرت عیسیٰ علیہ السلام ابن مریم علیہما السلام زمین پر اتریں گے اور اس پاک شریعت محمدی کا پرچار کریں گے شریعت کے مطابق فیصلے کریں گے مثلاً" خنزیر کا قتل کرنا' صلیب کو توڑنا' جزیئے کا ترک کرنا یعنی اسلام کی قبولیت یا جنگ پھر جب آپ کے زمانہ میں دجال اور اس کے مرید ماننے والے ہلاک ہو جائیں گے یاجوج ماجوج تباہ ہو جائیں گے تو زمین سے کہا جائے گا اپنی برکتیں لوٹا دے۔ اس دن ایک انار لوگوں کی ایک بڑی جماعت کے لئے کافی ہو گا اتنا بڑا ہو گا کہ اسکے چھلکے کے نیچے سب لوگ سایہ حاصل کر سکیں ایک اونٹنی کا دودھ اتنا زیادہ ہو گا کہ ایک پورے قبیلے کی کی کفالت کرے گا یہ ساری برکتیں صرف رسول اللہ ﷺ کی شریعت کو جاری کرنے کی وجہ سے ہونگی جوں جوں عدل و انصاف شرع شریعت کے مطابق بڑھے گا ویسے ویسے خیرو برکت بڑھتی چلی جائے گی۔ (ابن کثیر پارہ 21 صفحہ 34) اس کے برخلاف فاجر آدمی کے بارہ میں حدیث میں آتا ہے جب برا آدمی اس دنیا سے مرجاتا ہے اس کے مرنے پر تمام جانور' بندے' شہر' درخت اکثر مخلوقات راحت و آرام حاصل کرتے ہیں۔ مسند امام احمد میں ہے کہ زیاد کے زمانہ میں ایک تھیلی گندم کے دانوں کی ملی جس میں دانے کھجور کی بڑی گٹھلی کے برابر تھے اور اس میں ایک

کاغذ پر لکھا ہوا تھا کہ یہ اتنے موٹے موٹے بڑے بڑے دانے اس زمانہ میں اگتے تھے جس دور میں جس زمانہ میں عدل و انصاف کو کام میں لایا جاتا تھا عوام الناس میں شرعی حدود شرعی آئین جاری و ساری تھے۔ قرآن مجید میں رب العالمین ارشاد فرماتے ہیں وَبَلَوْنَاهُمْ بِالْحَسَنَاتِ وَالسَّيِّاٰتِ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ پارہ 9 رکوع 11)

ترجمہ! "ہم نے انہیں بھلائیوں اور برائیوں میں مبتلا کیا تاکہ وہ لوٹ جائیں" تم زمین میں آپ ہی چل پھر کر دیکھ لو تم سے پہلے جو مشرک تھے ان کے نتیجے کیا ہوئے رسولوں کو نہ ماننے خدا کے ساتھ کفر کرنے کا کیا کچھ وبال ان پر آیا یہ دیکھو اور عبرت حاصل کرو۔ پھر اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں مال اور پیداوار کی اور پھل اور اناج کی کمی بطور آزمائش کے اور بطور ان کے بعض اعمال کے بدلے کے ہے۔ فرقان حمید میں اللہ ارشاد فرماتے ہیں۔

وَلَوْ يُؤَاخِذُ اللّٰهُ النَّاسَ بِظُلْمِهِمْ مَا تَرَكَ عَلَيْهَا مِنْ دَآبَّةٍ وَّلٰكِنْ يُّؤَخِّرُهُمْ اِلٰى اَجَلٍ مُّسَمًّى فَاِذَا جَآءَ اَجَلُهُمْ لَا يَسْتَاْخِرُوْنَ سَاعَةً وَّلَا يَسْتَقْدِمُوْنَ (پارہ 14 رکوع 14)

ترجمہ! اگر اللہ تعالیٰ لوگوں کے ظلم کی وجہ سے پکڑنا چاہے تو اس تختہ زمین پر کوئی جاندار چلنے پھرنے والی کوئی چیز بھی نہ چھوڑے لیکن اللہ تعالیٰ ان کو ایک مقررہ وقت تک ڈھیل دیتے ہیں جب وقت مقررہ آجائے گا تو ایک گھڑی پل بھی آگا پیچھا نہیں ہوگا۔

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ قریب ہے کہ ایک براز کا کیڑا اپنے سوراخ میں بنی آدم کے گناہوں کی وجہ سے ہلاک ہو جائے۔ خیال فرمائیں گناہ ظلم کتنی بدترین چیز ہے کہ گناہ بنی نوع انسان کر رہا ہے لیکن عذاب کی لپیٹ میں کیڑے مکوڑے بھی آرہے ہیں۔ حضرت ابو ہریرہؓ نے ایک آدمی کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ ظالم آدمی اپنی جان کا ہی نقصان کرتا ہے تو فرمانے لگے اور اس کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا بلکہ اللہ تعالیٰ کی قسم ظالم کا ظلم اوروں کو بھی ضرر پہنچاتا اوروں کا بھی نقصان کرتا ہے یہاں تک کہ جھارے جو ایک جانور ہے اپنے آشیانہ میں اپنے گھونسلے میں اپنے اھلنے میں بھی ظالم کے ظلم کی وجہ سے ہلاک ہو جاتا ہے۔ ایک اور مقام عالیشان پر فرمایا۔

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ بَدَّلُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ كُفْرًا وَّاَحَلُّوْا قَوْمَهُمْ دَارَ الْبَوَارِ ○ جَهَنَّمَ

يَصْلَوْنَهَا وَبِئْسَ الْقَرَارُ (پارہ 13 رکوع 17)

كَمَا أَرْسَلْنَا فِيكُمْ رَسُولًا مِّنكُمْ يَتْلُوا عَلَيْكُمْ آيَاتِنَا وَيُزَكِّيكُمْ وَيُعَلِّمُكُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَيُعَلِّمُكُم مَّا لَمْ تَكُونُوا تَعْلَمُونَ فَاذْكُرُونِي أَذْكُرْكُمْ وَاشْكُرُوا لِي وَلَا تَكْفُرُونِ (پارہ 2 رکوع 2)

أَلَمْ يَرَوْا كَمْ أَهْلَكْنَا مِن قَبْلِهِم مِّن قَرْنٍ مَّكَّنَّاهُمْ فِي الْأَرْضِ مَا لَمْ نُمَكِّن لَّكُمْ وَأَرْسَلْنَا السَّمَاءَ عَلَيْهِم مِّدْرَارًا وَجَعَلْنَا الْأَنْهَارَ تَجْرِي مِن تَحْتِهِمْ فَأَهْلَكْنَاهُم بِذُنُوبِهِمْ وَأَنشَأْنَا مِن بَعْدِهِمْ قَرْنًا آخَرِينَ ○ (پارہ 7 رکوع 7)

وَلَوْ أَنَّ أَهْلَ الْكِتَابِ آمَنُوا وَاتَّقَوْا لَكَفَّرْنَا عَنْهُمْ سَيِّئَاتِهِمْ وَلَأَدْخَلْنَاهُمْ جَنَّاتِ النَّعِيمِ وَلَوْ أَنَّهُمْ أَقَامُوا التَّوْرَاةَ وَالْإِنجِيلَ وَمَا أُنزِلَ إِلَيْهِم مِّن رَّبِّهِمْ لَأَكَلُوا مِن فَوْقِهِمْ وَمِن تَحْتِ أَرْجُلِهِم مِّنْهُمْ أُمَّةٌ مُّقْتَصِدَةٌ وَكَثِيرٌ مِّنْهُمْ سَاءَ مَا يَعْمَلُونَ (پارہ 6 رکوع 13)

وَضَرَبَ اللَّهُ مَثَلًا قَرْيَةً كَانَتْ آمِنَةً مُّطْمَئِنَّةً يَأْتِيهَا رِزْقُهَا رَغَدًا مِّن كُلِّ مَكَانٍ فَكَفَرَتْ بِأَنْعُمِ اللَّهِ فَأَذَاقَهَا اللَّهُ لِبَاسَ الْجُوعِ وَالْخَوْفِ بِمَا كَانُوا يَصْنَعُونَ (پارہ 14 رکوع 21) اس آیت کریمہ کا معنی اور بیان کی اللہ تعالیٰ نے مثال ایک بستی کی جو امن و اطمینان والی تھی اس بستی والوں کے پاس بافراغت روزیاں رزق آتا تھا لیکن اس بستی والوں نے اللہ کی نعمت کی بے قدری اور ناشکری کی اللہ نے اس بستی والوں کو بھوک اور خوف کا عذاب چکھایا انکی بداعمالی کے معاوضہ میں آپ اندازہ کریں کہ اللہ رب العزت نے اہل مکہ کی نافرمانیوں کے بدولت انکو بھی معاف نہیں کیا چونکہ اہل مکہ پر امن طریقہ سے وقت بسر کر رہے تھے ان کی سرکشی کی سزا میں خداوند قدوس نے دونوں نعمتیں دو زحمتوں سے بدل دی گئیں امن خوف سے اطمینان بھوک اور گھبراہٹ سے انہوں نے اللہ کے رسول کی نہ مانی آپ کے خلاف کمر کس لی تو آپ نے اس کے لئے سات سال کی قحط سالیوں کی بدعا کی جیسے حضرت یوسف علیہ السلام کے زمانہ میں تھیں اس قحط سالی میں اونٹ کے خون میں لتھڑے ہوئے بالوں تک مردار اور ہڈیاں استعمال کیں سب سے بڑی نعمت ان پر بعثت رسول تھی جس کا جس کا انہوں نے انتہائی ناشکری اور مغروری کا مظاہرہ کیا اسی لئے تو

رب العالمین فرماتے ہیں۔ لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ بَعَثَ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ آخری آیت تک اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ بَدَّلُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ كُفْرًا وَّاَحَلُّوْا قَوْمَهُمْ دَارَ الْبَوَارِ آخری آیت تک فَاتَّقُوا اللّٰهَ يٰۤاُولِى الْاَلْبَابِ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ كَمَا اَرْسَلْنَا فِيْكُمْ رَسُوْلًا مِّنْكُمْ يَتْلُوْا عَلَيْكُمْ اٰيٰتِنَا آخری آیت تک۔ مَثَلًا قَرْيَةً پارہ 14 کے متصل جو دوسری آیہ کریمہ ہے وَلَقَدْ جَآءَهُمْ رَسُوْلٌ مِّنْهُمْ فَكَذَّبُوْهُ فَاَخَذَهُمُ الْعَذَابُ وَهُمْ ظٰلِمُوْنَ (پارہ 14 رکوع 21)

البتہ تحقیق آئے ان کے پاس رسول ان ہی میں سے ان لوگوں نے ان کو جھٹلایا پھر اللہ کے عذاب نے ان کو آپکڑا اور یہ انتہائی ظالم تھے۔ للہذا خدا اور خدا کے رسول کی نافرمانی عذاب الہٰی کو پرزور دعوت ہے۔ 88 ماہ ستمبر 28 میں مغربی پاکستان کے بعض حلقوں میں جو سیلاب آیا یعنی لاہور' شاہدرہ کا بند ٹوٹا لاہور شہر اور شاہدرہ میں کافی نقصان ہوا۔ نارنگ منڈی میں چودہ فٹ اونچا پانی کا سیلاب آیا جس سے مالی اور تعمیری کافی مالی نقصان ہوا بوریوالہ کی جی ٹی روڈ کی سڑک پر 9 فٹ اونچا پانی کا سیلاب آیا قبولہ ضلع ساہیوال کا مشہور قصبہ ہے وہاں بھی اور ہوتہ ضلع پاکپتن کا مشہور قصبہ ہے وہاں مالی فصلوں اور مکانات کا کافی نقصان ہوا ہزاروں گائیں' بھینسیں' بکریاں' بھیڑیں تباہ ہوئیں یہ سب انسانوں کی بد اعمالیوں کا نتیجہ ہے بنی آدم کی برائیوں کی وجہ سے تذلیل وَلَقَدْ ذَرَاْنَا لِجَهَنَّمَ كَثِيْرًا مِّنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ لَهُمْ قُلُوْبٌ لَّا يَفْقَهُوْنَ بِهَا بنی آدم کی شرافت و بزرگی وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِيْۤ اٰدَمَ وَحَمَلْنٰهُمْ فِى الْبَرِّ وَالْبَحْرِ اور مقام دیگر وَالتِّيْنِ وَالزَّيْتُوْنِ وَطُوْرِ سِيْنِيْنَ وَهٰذَا الْبَلَدِ الْاَمِيْنِ پوری سورہ مبارکہ انسانی مظالم کا میں ذکر کر رہا تھا۔ نارووال میں ایک داوود بھائی ہے جہاں ایک ایس پی صاحب کا خاندان رہتا تھا۔ جہاں انہوں نے پانچ سو بھینسیں رکھی ہوئی تھیں ان کے لئے انہوں نے شاندار طویلے بنائے ہوئے تھے۔ خاں صاحب کے خاندان کی یہاں بہترین کوٹھیاں تھیں۔ ان کے خاندان کے صرف تین افراد بچے باقی سب مکانات طویلے باغات جانور آدمی اسی طوفان قیامت خیز میں جو 88ء 28 ستمبر کو آیا تھا بہا کر لے گیا

نارنگ منڈی کے حلقہ میں ایک بہت بڑا پیپل تھا۔ جس کو پانی کے طوفان نے دور لیجا کر اس کے ٹکڑے کر دیئے یہ پیپل کے ٹکڑے پیپل کی جگہ سے کچھ دور فاصلہ پر ہی دیکھے گئے اسی سیلاب مذکورہ کی وجہ سے گجرات' وزیر آباد اور دیگر بعض حلقہ جات میں سیلاب کیا تھا بلکہ ایک قیامت برپا تھی سیالکوٹ پسرور وغیرہ حلقوں میں بھی کافی نقصان ہوا۔ وَلَوْ اَنَّ اَهْلَ الْقُرٰى اٰمَنُوْا وَاتَّقَوْا لَفَتَحْنَا عَلَيْهِمْ بَرَكَاتٍ مِّنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ فَاَخَذْنٰهُمْ بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ○

ترجمہ! اگر بستیوں آبادیوں شہروں کے رہنے والے لوگ ایمان لے آتے پرہیز گاری اختیار کرتے ہم ان پر آسمان و زمین کی برکات کے دروازے کھول دیتے ہیں آسمان سے خیر و عافیت کی بارشیں نازل ہوتیں زمین سے کھیتی باڑی باغات' زراعت اناج اور ہر قسم کی ضرورت کی اشیاء پیدا ہوتیں۔ لیکن زمین والوں نے اللہ تعالیٰ کے احکام کی تکذیب کی خداوند تعالیٰ کے اوامر کو ٹھکرایا نواہی کی پابندی نہ کی۔ جس وجہ سے سب پر رب العالمین نے اپنے عذاب کی گرفت نازل کی۔ ایک حدیث قدسی میں آیا ہے تاجدار مدینہ ﷺ ارشاد فرماتے ہیں اللہ رب العزت ارشاد فرماتے ہیں اگر میرے بندے فرمانبردار ہوتے تو میں رات کو بارش نازل کرتا رات کے وقت بارش برساتا اور دن کو دھوپ لگایا کرتا اور بادل کا آواز بھی ان کو نہ سنایا کرتا یعنی میرے بندوں کو ذرہ بھر بھی تکلیف نہ پہنچتی۔

بعض پہلی آسمانی کتابوں میں آتا ہے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں يَا ابْنَ اٰدَمَ تَفَرَّغْ لِعِبَادَتِيْ اَمْلَأْ صَدْرَكَ غِنًا وَاَسُدَّ فَقْرَكَ وَاِنْ لَّمْ تَكُنْ مَلَئْتُ صَدْرَكَ شُغْلًا وَلَمْ اَسُدَّ فَقْرَكَ

ترجمہ! "اے آدم کے بیٹے تو میری عبادت کے لئے میری عبادت کے وقت فارغ ہو جا اور دل جمعی سے میری عبادت کر میں تیرے سینے کو دل کے ٹکڑے کو غنا سے بھر دوں گا تیری تمام محتاجیوں کو دور کروں گا اگر تو نے ایسا نہ کیا تو میں تیرے سینے کو تیری دل کی بوٹی کو دھندوں کاروبار مصروفیات سے بھر دوں گا اور زندگی تک تیری محتاجی کو دور نہیں کروں گا۔

حدیث مذکورہ سے پہلی آیہ کے متصل ارشاد فرمایا

اَفَاَمِنَ اَهْلُ الْقُرٰی اَنْ یَّاْتِیَهُمْ بَاْسُنَا بَیَاتًا وَّهُمْ نَآئِمُوْنَ اَوَ اَمِنَ اَهْلُ الْقُرٰی اَنْ یَّاْتِیَهُمْ بَاْسُنَا ضُحًی وَّهُمْ یَلْعَبُوْنَ اَفَاَمِنُوْا مَكْرَ اللّٰهِ فَلَا یَاْمَنُ مَكْرَ اللّٰهِ اِلَّا الْقَوْمُ الْخٰسِرُوْنَ اَوَلَمْ یَهْدِ لِلَّذِیْنَ یَرِثُوْنَ الْاَرْضَ مِنْ بَعْدِ اَهْلِهَا اَنْ لَّوْ نَشَآءُ اَصَبْنٰهُمْ بِذُنُوْبِهِمْ وَنَطْبَعُ عَلٰی قُلُوْبِهِمْ لَا یَسْمَعُوْنَ تِلْكَ الْقُرٰی نَقُصُّ عَلَیْكَ بِذُنُوْبِهِمْ وَنَطْبَعُ عَلٰی قُلُوْبِهِمْ فَهُمْ لَا یَسْمَعُوْنَ تِلْكَ الْقُرٰی نَقُصُّ عَلَیْكَ مِنْ اَنْۢبَآئِهَا وَلَقَدْ جَآءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَیِّنٰتِ فَمَا كَانُوْا لِیُؤْمِنُوْا بِمَا كَذَّبُوْا مِنْ قَبْلُ كَذٰلِكَ یَطْبَعُ اللّٰهُ عَلٰی قُلُوْبِ الْكٰفِرِیْنَ ○

ترجمہ! ”کیا بستیوں کے رہنے والے لوگ نڈر ہو گئے ہیں یہ کہ آئے ان پر عذاب ہمارا رات کے وقت اور وہ سوئے ہوئے ہوں۔ کیا نڈر ہو گئے ہیں بستیوں کے رہنے والے یہ کہ آئے ان پر عذاب ہمارا دن چڑھے اور وہ کاروبار کھیل کود میں مصروف ہوں۔ کیا اللہ کی تدبیر سے نڈر ہو گئے ہیں۔ اللہ کی تدبیر سے وہی قوم نڈر بے خوف ہوتی جو خسارہ پانے والی ہے۔ کیا نہیں ظاہر ہوا ان لوگوں کے لئے جو وارث ہوئے زمین کے اس کے رہنے والوں کے بعد یہ کہ چاہتے ہم پہچانتے ہم ان کے گناہوں کے بدلے اور مہر لگا دیتے ہم ان کے دلوں پر پھر وہ نہ سن سکتے۔

یہ بستیاں ہیں جن کی خبریں ہم آپ کے سامنے بیان کرتے ہیں اور البتہ تحقیق آئے ان کے پاس پیغمبر ان کے دلیلوں کے ساتھ نہیں تھے وہ تاکہ ایمان لائیں وہ اس چیز کو جو تکذیب کے انہوں نے پہلے سے اسی طرح مہر کر دیتا ہے اللہ تعالیٰ کافروں کے دلوں پر“

آیات بینات کی روشنی میں عرض کر رہا ہوں کہ جیسے ہمارے اعمال ہیں ان کے مطابق ہی اللہ رب العزت ہمارے ساتھ سلوک کرتے ہیں۔ آج اگر ہم تہیہ کر لیں ہم اللہ کی نافرمانی نہ کریں گے تقویٰ پرہیز گاری اختیار کریں گے تو اللہ تعالیٰ کا فرمان عالی شان ہے اِنَّ رَحْمَتَ اللّٰهِ قَرِیْبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِیْنَ ترجمہ! اللہ کی رحمت نیکیوں کے قریب ہے بلکہ اللہ رب العزت یہاں تک فرماتے ہیں قُلْ یٰعِبَادِیَ الَّذِیْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰی اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِیْعًا اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ

ترجمہ! اے میرے بندو جو اپنی جانوں پر زیادتیاں کر چکے ہو اللہ کی رحمت سے ناامید نہ ہو

اللہ سارے کے سارے گناہ معاف کر دیتا ہے وہ بخشنے والا مہربان ہے دوسری جگہ ارشاد عالی ہے اِلَّا مَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا فَاُولٰٓئِکَ یُبَدِّلُ اللّٰہُ سَیِّاٰتِھِمْ حَسَنَاتٍ وَکَانَ اللّٰہُ غَفُوْرًا رَّحِیْمًا

اللہ فرماتے ہیں نَبِّئْ عِبَادِیْ اَنِّیْ اَنَا الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ وَاَنِیْبُوْا اِلٰی رَبِّکُمْ وَاَسْلِمُوْا لَهٗ مِنْ قَبْلِ اَنْ یَّاْتِیَکُمُ الْعَذَابُ ثُمَّ لَا تُنْصَرُوْنَ اِلَّا الَّذِیْنَ تَابُوْا وَاَصْلَحُوْا وَبَیَّنُوْا فَاُولٰٓئِکَ اَتُوْبُ عَلَیْھِمْ وَاَنَا التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ (پارہ 2 رکوع 3)

اس لئے اقبال نے کیا خوب لکھا ہے۔

خدا نے آج تک اس قوم کی حالت نہیں بدلی
جسے نہ ہو خیال اپنی حالت بدلنے کا

علامہ اقبال ایک مرتبہ رات کو اٹھے اور رونے لگ گئے روتے ہوئے اللہ کے سامنے عرض کی۔

شب پیش خدا بگریستم زار
مسلماناں چرا آزار ندر خوار نک
ندا آمد کہ نمے دانی کہ ایں قوم
دل دار ندر محبوب ندار ند

ترجمہ! فارسی کے اشعار کا میں ایک مرتبہ رات کو اٹھا اپنی مسلمان قوم کی حالت دیکھ کر رونے لگ گیا کہ یہ میری مسلمان قوم اس قدر کیوں ذلیل و خوار ہے آواز آئی کہ اے اقبال کیا تو اپنی قوم کی حالت کو نہیں جانتا یہ لوگ اپنے سینے میں دل تو رکھتے ہیں لیکن انہیں اپنے خالق مالک سے پیار نہیں۔ افسوس اس بات پر ہے کہ مسلمان خدا کو مانتے ہوئے بھی رسمی نماز، روزہ، حج و زکوۃ کلمہ شریف سب کچھ کرتے ہوئے بھی خداوند کا اس قدر نافرمان ہے کہ دین و دنیا میں معاشرے کی ہر برائی کو زیب تن کئے ہوئے ہے بدکاری اس میں موجود ہے اغوا لوٹ کسوٹ چوری راہ زنی شراب خوری منشیات کا استعمال رشوت سود معاملات میں خرابیاں فراڈ دن رات کا اس کا وطیرہ ہے تجارت اس کی صحیح نہیں اکثر اشیا خوردو نوش کی ان میں مکس ملاوٹ کرنا اس کی زندگی کا اہم فریضہ ہے ارادہ اور نیت اس کی

درست نہیں اخلاق میں یہ گرا ہوا ہے لڑائی جھگڑا اس کا بائیں ہاتھ کا کھیل ہے۔ معمولی معمولی بات میں گالی گلوچ بکنا اس کا ورد ہے معمولی سے لالچ میں آ کر مسلمان بھائی کو قتل کرتے ہوئے اس کے خون سے اپنے ہاتھوں رنگین کر دیتا ہے الغرض کیا کیا کچھ لکھوں ایک فارسی کے شاعر نے اس مسلمان کی اس حالت کے مطابق کیا خوب لکھا ہے۔

تن ہمہ داغ بہبہ کجا کجا نہم

بہر حال اگر یہ سب بغاوتیں سکھ کریں ہندو کریں یہودی کریں' عیسائی کریں' ملحد کریں' دہریے کریں' مرزائی کریں' آگ کی پرستش کرنے والے کریں' سورج کے پجاری کریں تو ہمیں ان پر کوئی اعتراض نہیں چونکہ یہ لوگ نہ تو شریعت کو مانتے ہیں اور نہ رب العزت کو اور ہم اللہ کو ماننے کا دعویٰ بھی کرتے ہیں پھر خدکو عملی لحاظ سے نہیں مانتے اگر خداوند تعالیٰ دین اسلام کو شریعت محمدی کو زبان دیتے تو ضروری انکی زبان سے یہ الفاظ نکلیں جو ذیل میں ہیں

من از بیگان گاں نہ نالم

ہر چہ بامن کرد آں اشنا کرد

ترجمہ! میں دشمنوں پر نہیں روتا میرے ساتھ جو مظالم کیئے ہیں یا کرتے ہیں وہ میرے اشنا دوستوں نے کیئے ہیں اور کرتے بھی ہیں۔ اب حال یہ ہے کہ اس آسماں کے نیچے اس تختہ زمیں پر مسلمانوں کے 55 ملک ہیں اور ان کے باشندوں کی انفرادی تعداد 2 ارب کے قریب ہے اور ان کو یورپ کے چند ملک ہاتھوں پر نچا رہے ہیں۔ رات دن کی تباہی بربادی کے منصوبے بنا رہے ہیں لیکن مسلمان ٹس سے مس نہیں۔ دیگر ممالک کے ماسوا امریکہ پاکستان اور سعودیہ پر نذر کیئے ہوئے ہے کہ کسی طرح ان ملکوں کی بربادی ہو یا کسی طرح ان ملکوں کو حاصل کروں اب یہ دونوں ملکوں کے حکمران اہل حکومت امریکہ کے اشارات پر چلنے پر مجبور ہو چکے ہیں اور امریکہ کھل کر ان دونوں ملکوں میں مداخلت کر رہا ہے۔ اور مسلمان عوام الناس اور اہل حکومت اس بات کو جانتے بھی ہیں لیکن پھر بھی کوئی انتظام ایسا نہیں کرتے حکومت اور عوام الناس اپنے پاؤں پر کھڑے ہوں اور کاسہ گداگری کو توڑ دیں کافر ملکوں سے بھیک مانگنے کی عادت سے رک جائیں حکومت پاکستان اور عوام

الناس جائز طریقہ سے اپنی صفوں میں اتحاد رکھیں حکومت بھی اور عوام الناس فضول خرچی اور اسراف سے اجتناب کریں حکمران پارٹی نبی ﷺ اور خلفائے راشدین کے طریقہ کو اپنائیں پاکستان کی عوام الناس صحابہ کرام اور صحابیات کی زندگیوں کی طرح زندگی گذاریں ہر مسلمان مرد و عورت اور رسول ﷺ کے احکاموں کی پابندی کریں ہر آدمی یہ خیال کرے کہ میں اس دنیا میں میں نے اللہ اور اللہ کے رسول کے لئے جینا ہے اگر مرنا ہے تو بھی اللہ اور اللہ کے رسول کی اتباع اور فرمانبرداری ان سے کئی درجے ضروری ہے۔ اے اہل پاکستان اے اہل وطن آنکھیں کھولو دل او دماغ سے سوچو کہ کس طرح مدہوشی میں زندگی گزار رہے ہو وگرنہ نہ تم رہو گے نہ تمہارا ملک رہے گا نہ فیکٹریاں' نہ ملیں' نہ کارخانے' نہ زراعت کوئی چیز نہیں رہے گی۔ حدیث شریف میں آتا ہے نبی ﷺ فرماتے ہیں

لَا یَنْقُضُوْا عَهْدَ اللّٰهِ وَعَهْدَ رَسُوْلِهٖ اِلَّا سَلَّطَ اللّٰهُ عَلَیْهِمْ عَدُوًّا مِّنْ غَیْرِهِمْ فَاَخَذُوْ بَعْضَ مَافِیْ اَیْدِیْهِمْ (ابن ماجہ)۔ رسول ﷺ نے فرمایا جو قوم اللہ اور اللہ کے رسول کا وعدہ توڑتی ہے یعنی جو قوم اللہ کی کتاب قرآن مجید اور رسول ﷺ کی حدیث پر عمل کرنا چھوڑ دیتی ہے تو اللہ تعالیٰ ان پر دشمن مسلط کر دیتا ہے جن ان کی قوم کا نہیں ہوتا اور ان کے قبضہ میں جو زر و مال دولت املاک ملک ہوتا ہے وہ سب کچھ لے لیتا ہے اب وہ قوم یا تو دشمنوں کے ہاتھوں قتل ہو جاتی ہے اگر کچھ زندہ بچ جائے تو ذلیل و خوار ہو کر رہتی ہے اگر ہماری حکومت اور عوام الناس کو اپنے اور اپنے ملک کی بقا کی ضرورت ہے تو قرآن و سنت کے پابند ہو جائیں دوسری حدیث میں آتا ہے۔

عَنْ عُمَرَ ابْنِ الْخَطَّابِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ والہ وسلم والہ وسلم اِنَّ اللّٰهَ یَرْفَعُ بِهٰذَا الْكِتَابِ اَقْوَامًا وَیَضَعُ بِهٖ اٰخَرِیْنَ (رواہ مسلم)

ترجمہ! حضرت عمر بن خطاب ؓ فرماتے ہیں نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا اللہ اس کتاب قرآن مجید کی وجہ سے بعض قوموں کو بلند کر دیتے ہیں یعنی عروج بخشتے ہیں اور بعض قوموں کو ذلیل و خوار کر دیتے ہیں۔ اب ہمیں اس بات کی اشد ضرورت ہے کہ قرآن و حدیث کے پیرو بن جائیں تاکہ ہمیں دنیا و عقبیٰ میں کامیابی و کامرانی نصیب ہو اور اللہ کے فضل سے ہم دنیا و دین کی نعمتوں سے مالا مال ہو جائیں۔ حدیث مذکورہ سے متصل پہلی حدیث میں آپ

پڑھ چکے ہیں کہ جو قوم اللہ اور اس کے رسول کے وعدہ کو پورا نہیں کرتی اللہ ان پر دشمن مسلط کر دیتا ہے۔ اب قیام پاکستان کے بعد نصف صدی گزر چکی ہے اہل پاکستان اہل وطن نے اپنے نعروں میں اپنے منشور میں یہ کہا تھا کہ پاکستان کا مطلب کیا لا الہ اللہ اس کلمہ کے ورد سے یہ معلوم ہوتا تھا کہ پاکستان بنتے ہی اللہ اور اس کے رسول کے احکامات جاری ہونگے اسلامی آئین کا نفاذ ہو گا ہر اہل وطن مرد عورت بچہ بچی جوان بوڑھا ہر ایک کی شرعی زندگی ہو گی ہر آدمی شرک و بدعات سے اجتناب کرے گا معاشرہ کی ہر برائی سے بچ کر اپنی اجتماعی انفرادی زندگی کو شرعیہ محمدی کے مطابق گزار لے گا ہندوانہ رسومات سے بڑی پختگی کے ساتھ الگ تھلگ رہے گا لیکن ان سب چیزوں کو پاکستان کا جو بھی حکمران آیا اس نے ان سب چیزوں پر پانی پھیر دیا میں بذات خود دس سال کا تھا جب ملک کی تقسیم ہوئی اور پاکستان بنا اس وقت مذکورہ نعروں کو بکثرت دہرایا جاتا تھا مسلمان مردوں عورتوں بچیوں بچوں کی زبان اور دماغ میں عجیب ولولہ تھا اور بہترین جوش و خروش تھا ایسے معلوم ہوتا تھا کہ پاکستان بنتے ہیں اسلامی دینوی آئین کا نفاذ ہو جائے گا لیکن میں عاجز فضل الرحمن بھی بچپن کی عمر کے بعد صدی کی پچاس سالوں کی پچاس بہاریں گزار چکا ہوں اس ملک کے باشندوں حکمرانوں اور عوام نے شریعت محمدی کے نفاذ کا تصور بھی ذہن میں نہیں لایا۔ لہٰذا آج جو کچھ ہو رہا ہے یہ ہماری بد عہدی اور وعدہ خلافی کا رزلٹ ہے خمیازہ ہے جو بھگت رہے ہیں اور بھگتتے رہیں گے جیسے شاعر نے لکھا۔

نہ گل اپنا نہ خار اپنا نہ ظالم باغ باں اپنا
بنایا ہم نے کس گلشن میں اشیاں اپنا
قسمت ہم کو لے آئے گلشن سے ویرانے میں
یہ آنسو بھی ناکام رہے دل کی آگ بجانے میں
یا الہی رحم کب ہو گا رہے گا امتحاں کب تک
دکھائیں گے ہم تجھے اپنے تڑپنے کا سماں کب تک

بادشاہ اور رعایا کے نیک و بد ہونے کا مضمون

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلِ اللّٰهُمَّ مَالِکَ الْمُلْکِ تُؤْتِي الْمُلْکَ مَنْ تَشَاءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْکَ مِمَّنْ تَشَاءُ وَتُعِزُّ مَنْ تَشَاءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَاءُ بِیَدِکَ الْخَیْرُ اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ (پارہ نمبر 3 رکوع 11)

ترجمہ! "کہہ دیجئے اے اللہ بادشاہوں کے بادشاہ تو جسے چاہے بادشاہی دے دے اور جس سے چاہے بدشاہی چھین لے تو جسے چاہے عزت دے اور جسے چاہے ذلیل کر دے تمام بھلائیاں تیرے ہاتھ میں ہیں اور تو ہر چیز پر قادر ہے"

وَحُشِرَ لِسُلَیْمَانَ جُنُوْدُہٗ مِنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ وَالطَّیْرِ فَهُمْ یُوْزَعُوْنَ کی آیات پڑھنا وَتَفَقَّدَ الطَّیْرَ فَقَالَ مَالِیَ لَا اَرَی الْهُدْهُدَ اَمْ کَانَ مِنَ الْغَائِبِیْنَ (پارہ 19 رکوع 17)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد پاک

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ والہ وسلم اِذَا کَانَتْ اُمَرَائُکُمْ خِیَارَکُمْ وَاَغْنِیَائُکُمْ سُمَحَائَکُمْ وَاُمُوْرُکُمْ شُوْرٰی بَیْنَکُمْ فَظَهْرُ الْاَرْضِ خَیْرٌ لَّکُمْ مِنْ بَطْنِهَا وَاِذَا کَانَتْ اُمَرَاءُکُمْ شِرَارَکُمْ وَاَغْنِیَائُکُمْ بُخَلَائَکُمْ وَاُمُوْرُکُمْ اِلٰی نِسَاءِکُمْ فَبَطْنُ الْاَرْضِ خَیْرٌ لَّکُمْ مِنْ ظَهْرِهَا (رواہ الترمذی)

وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ والہ وسلم لَنْ یُّفْلِحَ قَوْمٌ وَلَّوْا اَمْرَهُمْ اِمْرَاَۃً (رواہ البخاری)

مفہوم! آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جب تمہارے امرا سلطنت تمہارے بہترین لوگوں میں سے ہوں اور امیر لوگ تمہارا خیال رکھنے والے ہوں اور تمہارے امور سلطنت آپس میں مشورہ کے مطابق ہوں تو پھر زمین کی پشت تمہارے لئے بہتر ہے اور جب تمہارے حکمران شریر لوگ ہوں اور غنی بخیل ہوں اور تمہارے حکومتی نظام کسی عورت کی طرف سونپ دیئے جائیں پھر زمین کا پھٹ جانا تمہارے لئے اس کی پشت سے بہتر ہے یعنی تمہارے

لئے موت زندگی سے بہتر ہے۔ اس حدیث کو امام ترمذی نے بیان کیا۔

قَالَ یٰاَیُّهَا الْمَلَؤُا اَیُّكُمْ یَاْتِیْنِیْ بِعَرْشِهَا قَبْلَ اَنْ یَّاْتُوْنِیْ مُسْلِمِیْنَ قَالَ عِفْرِیْتٌ مِّنَ الْجِنِّ الخ قَالَ الَّذِیْ (عِنْدَهٗ عِلْمٌ مِّنَ الْكِتٰبِ

وزیر آصف بن برخیا کا تخت بلقیس لانے کے لئے وظیفہ پڑھنا یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ یا فرمایا یَا اِلٰهَنَا وَاِلٰهَ كُلِّ شَیْءٍ اِلٰهًا وَّاحِدًا لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اِئْتِنِیْ بِعَرْشِهَا (ابن کثیر جلد 4)

ایک دوسری حدیث میں آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ "کہ وہ قوم کبھی کامیاب نہیں ہو سکتی جن کی حکمران کوئی عورت ہو" اس حدیث کو امام بخاری نے بیان کیا۔

عدل و انصاف

محدث ابو نعیم نے حضرت ابو ہریرہؓ سے یہ روایت نقل کی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا لَعَمَلُ الْاِمَامِ الْعَادِلِ فِیْ رَعِیَّتِهٖ یَوْمًا وَّاحِدًا اَفْضَلُ عَمَلِ الْعَابِدِ فِیْ اَهْلِهٖ خَمْسِیْنَ عَامًا (مستطرف ج1 صفحہ 100 السا سیتہ الشرعیہ ابن تمیہ)

"یعنی کسی امیر وقت کا اپنی رعایا کے معاملات میں ایک دن انصاف و عدل میں بسر کرنا درجہ میں اس عمل سے بڑھ کر ہے جو عابد اپنے بچوں میں رہ کر پچاس برس تک عبادت کرنے سے حاصل ہوتا ہے۔ محدث وھب بن منبہ کا بیان ہے کہ جب امیر وقت اپنی رعایا میں جور و ظلم کا ارادہ کرتا ہے۔ تو اس مملکت سے برکت اٹھ جاتی ہے بازار، کھیت، باغات سب جگہ مظالم کا دور دورہ ہوتا ہے اور جب عدل و انصاف کو رائج کرنا چاہتا ہے تو ہر جگہ رونق اور برکت نازل ہو جاتی ہے۔

اچھے یا برے حکمران

حضرت ولید بن ہشام نے فرمایا اِنَّ الرَّعِیَّةَ لَتَصْلُحُ بِصَلَاحِ الْوَالِیْ وَتَفْسُدُ بِفَسَادِهٖ (استطرف ج1 صفحہ 102)

"یعنی رعایا کی اصلاح کا مدار امیر وقت کے صالح و عادل ہونے میں ہے اور رعایا کی بربادی امیر وقت کے فساد نیت سے متعلق ہے"۔

عادل اور ظالم بادشاہ

شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ لکھتے ہیں۔

اِنَّ اللّٰهَ یُقِیْمُ الدَّوْلَةَ وَاِنْ کَانَتْ کَافِرَةً وَلَا یُقِیْمُ الظَّالِمَةَ وَاِنْ کَانَتْ مُسْلِمَةً

اللہ تعالیٰ انصاف پسند حکومت کو قائم رکھتے ہیں اگرچہ وہ کافروں کی ہو اور ظالم حکومت کو قائم نہیں رکھتے اگرچہ وہ مسلمانوں کی حکومت ہو"

حضرت علیؓ کی نگاہ میں حضرت عمرؓ کا مقام

حضرت علیؓ نے یہی بات حضرت عمرؓ سے کہی کہ یہ سب مال و زر تمام اطراف و جوانب سے پوری دیانت داری سے اس لئے کھنچے چلے آ رہے ہیں اِنَّکَ عَفَفْتَ فَعَفَّتِ الرَّعِیَّةُ "یعنی اگر آپ کی نیت پاک صاف ہے تو آپ کی رعایا کی دعا و اعمال کی نیت بھی پاک و صاف ہے۔

عادل اور بے انصاف حکمران کی برکت اور نحوست

اسی طرح ایک حدیث قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ والہ وسلم اِنَّ اِجْلَالَ اللّٰهِ اِکْرَامُ ذِی الشَّیْبَةِ الْمُسْلِمِ وَ حَامِلِ الْقُرْاٰنِ غَیْرَ الْغَالِیْ فِیْهِ وَلَا الْجَافِیْ عَنْهُ وَاِکْرَامُ السُّلْطَانِ الْمُقْسِطِ

حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے مروی ہے ایک بادشاہ نے اپنی مملکت میں سیر کو نکلے اور رات گم نام ہو کر ایک شخص کے ہاں قیام کیا جس کی گائے کا دودھ تین گائیوں کے دودھ کے برابر تھا بادشاہ نے اپنے دل میں ارادہ کیا کہ یہ گائے ہم خرید لیں گے دوسرے دن جب وہ آدمی دودھ دھونے کے لئے بیٹھا تو آدھا دودھ بھی نہ نکلا تو بادشاہ نے تعجب سے پوچھا کہ اس کا دودھ کم کیوں نکلا ہے۔ روانہ جہاں پر چرتی ہے وہاں چرنے کے لئے نہیں گئی تھی۔ اس نے کہا یہ بات نہیں اصل بات تو یہ ہے اِنَّ مَلِکَنَا رَاٰهَا اَوْ وَصَلَهٗ خَبَرُهَا فَهَمَّ یَاْخُذُهَا فَنَقَصَ لَبَنُهَا فَاِنَّ الْمَلِکَ اِذَا هَمَّ بِالظُّلْمِ ذَهَبَتِ الْبَرَکَةُ بادشاہ کی بات سن کر گائے والا کہنے لگا کہ شاید ہمارے بادشاہ نے اس کو کسی طرح دیکھ لیا ہے اس کا دودھ کم ہو گیا ہے

کیونکہ بادشاہ جب ظلم کا ارادہ کرلیتا ہے تو برکت اٹھ جاتی ہے بادشاہ نے اسی وقت دل ہی دل میں توبہ کرلی اور خدا سے عہد کرلیا کہ آئندہ کبھی اپنی رعایا کی طرف یا انکی چیزوں کی طرف نظربد نہ اٹھاؤں گا۔ پھر دوسرے دن بادشاہ نے اپنی اس نیت پاک کا اثر دیکھ لیا کہ پھر حسب معمول گائے نے تین گائیوں کے برابر دودھ دیا (مستطرف جلد1 صفحہ 102)

نمبر2! سید ابوبکر طرطوشی نے اپنی کتاب سراج الملوک میں ایک واقعہ نقل کیا ہے کہ سرزمین مصر میں کھجور کا ایک درخت تھا جس سے سالانہ دس ارب کھجور ملتی تھی حالانکہ دوسرے درختوں سے سالانہ پانچ ارب بھی کھجور نہیں ملتی تھی سلطان مصر نے اس درخت کو بحق سلطانی ضبط کرلیا تو مصر میں مشہور تھا کہ اس سال اس عظیم درخت سے کھجور کا ایک دانہ بھی پیدا نہ ہوا۔

نمبر3! علامہ شہاب الدین ابوالفتح متوفی (850) ان واقعات کے تحت کیا خوب لکھتے ہیں۔ وَهٰكَذَا تَتَعَدّٰى سَرَائِيرَا الْمُلُوْكِ وَ عَزَائِمَهُمْ وَمَكْنُوْنُ ضَمَا يُرِهِمْ اِلَى الرَّعِيَّةِ وَاِنْ خَيْرٌ فَخَيْرٌ وَاِنْ شَرٌّ فَشَرٌّ بادشاہوں کے خیالات کا اثر ملوکھم یعنی لوگوں پر بادشاہوں کی عادات واطوار کا اثر ضرور ہوتا ہے۔

نمبر4! علامہ شہاب الدین لکھتے ہیں کہ اصحاب تواریخ نے نقل کیا ہے کہ حجاج کے دور حکومت میں جب لوگ ایک دوسرے سے ملتے تھے تو ایک دوسرے سے یہی پوچھتے تھے کہ کل کس کو قتل کیا گیا اور کس کو سولی پر لٹکایا گیا کس کو کوڑے کس کے ہاتھ پاؤں کاٹے گئے جب ولید بن ہشام کا زمانہ آیا چونکہ یہ مکانات و باغات کا شوقین تھا۔ اس لئے رعایا میں چیزوں کا چرچا عام تھا کہ تم نے کونسا مکان بنایا۔ کونسا باغیچہ لگایا کہاں نہر جاری کی ہے۔

عیاش اور زاہد سربراہ کا دور

سلیمان بن عبدالملک کا دور حکومت آیا چونکہ یہ بے حد عاشق مزاج اور لذت پرست تھا اس لئے رعایا میں بھی یہی جذبات پیدا ہوئے آپس میں لوگ ملتے تو اسی طرح کے سوالات کرتے کہ تمہارے ہاں کیا پکا ہے۔ فلاں کھانا کس طرح تیار کرتے ہو میں نے تو فلاں حسینہ سے نکاح کیا ہے وغیرہ وغیرہ۔ لیکن جب حضرت عمر بن عبدالعزیز کا دور حکومت آیا۔ تو ان

کے زہد و عبادت و خدا ترسی کا اثر تمام رعایا پر پڑا ان کے عہد حکومت کے لوگ آپس میں بھی ایسی باتیں کرتے یعنی کو آپ کو کتنی سورتیں یاد ہیں رات کو آپ کیا وظیفہ پڑھتے ہیں قرآن کتنے دن میں ختم کرتے ہیں آپ مہینے میں کتنے روزے رکھتے ہیں۔ (مستطرف ج 1 صفحہ 103)

نمبر5! صاحب اشہرا مشاہیرالاسلام لکھتے ہیں۔ جب حضرت عثمان نے اپنی دولت خدا داد میں وسعت اختیار کی اور اپنے اہل و عیال کے لئے مختلف قیمتی محلات تیار کروائے جن کے دروازے ساج اور عرعر جیسے مضبوط اور خوشبودار درختوں سے بنوائے اور بہت سے باغیچوں اور زمینوں اور چشموں کو خریدا تو عام دولتمند صحابہ کرام بھی اسی روش پر چل نکلے جس کے بارہ میں صاحب اشہر لکھتے ہیں۔

وَاَخَذَ کِبَارًا لِصَّحَابَۃِ فِی ذَالِکَ بِمَذْھَبِہٖ وَاَنَّھُمْ بَنُوالدُّوْرَ وَشَیَّدَ الْقُصُوْرَ وَ تَرَکُوْا اَمْوَالاً

یعنی عثمان غنی کی روش پر چلتے ہوئے اہل دولت صحابہ کرام نے عمدہ پختہ مکانات بنوائے زمین و جائیدادئیں خریدیں بہت مال و دولت پیدا کیا بہرحال یہ حقیقت ہے کہ رعایا پر امرا اور سلاطین کے عزائم و اطوار کے اثرات ضرور پڑتے ہیں بناء بریں امرا و سلاطین اور وزراء سلطنت و ارکان دولت کو رعایا کے معاملات میں ظلم و ستم کے عزائم سے پاک و صاف رہنا چاہئے ورنہ سلطنت کی رونق اور آبادی زوال پذیر ہوگی اور مملکت کی آب و تاب اور برکت ختم ہو جائے گی۔

شاعر کے یہ اشعار ارکان سلطنت پر کیا خوب فٹ ہوتے ہیں

اس بے درد دنیا میں ہمدرد ہمارا کوئی نہ ہوا
دل توڑنے والے سارے ہیں دل جوڑنے والا کوئی نہ ہوا
پھولوں سے زخم کھا کر کے کانٹوں سے سی رہا ہوں
باطن میں مر چکے ہیں ظاہر میں جی رہے ہیں

یا الٰہی رحم کب ہو گا رہے گا امتحان کب تک
دکھائیں گے ہم تجھے اپنے تڑپنے کا سماں کب تک

مسلمان کی خیر خواہی پر یہ دعایہ کلمات کہتا ہوں

دل کی آرزو ہے سدا آپ کی حیات میں بہار رہے
ہر ایک خوشی کو خود آپ کا انتظار رہے

یہ شعر زبان پر لاتے ہیں

یا الٰہی رحم کب ہو گا رہے گا امتحاں کب تک
دکھلائیں گے ہم تجھے اپنے تڑپنے کا سماں کب تک

ہمارے معاشرے کے سیاہ قوانین کے بارہ میں ایک رباعی

ہم مسلماں دینوی ذہن رکھنے والے اسلام کی حدود کے نفاذ کو ترستے اور سسکتے ہوئے۔

زمانے کو خبر کیا ساز عشرت کی صداؤں میں
صدائے ساز ایماں کتنی مدھم ہوتی جاتی ہے
وہی جام سیاست ہے وہی دستور ساقی ہے
سفید آقا گئے لیکن سیادہ قانون باقی ہیں

بنی مخدوم قبیلہ کی عورت کا چوری کرنا اور قبیلہ والوں کا اسامہ ابن زید سے ساز باز کر کے سفارش کا کہنا اور انہوں نے بھولے پن کی وجہ سے سفارش کر دی اس چوری کرنے والی عورت کا نام فاطمہ تھا نبی ﷺ نے حضرت اسامہ ؓ کی ایسی بات سن کر ان الفاظ سے جواب دیا۔ اَیْمُ اللّٰہِ لَوْ اَنَّ فَاطِمَۃَ بِنْتَ مُحَمَّدٍ سَرَقَتْ لَقَطَعْتُ یَدَھَا نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا مجھے اللہ کی قسم اگر فاطمہ بنت محمد بھی چوری کرتیں تو میں اس کا بھی ہاتھ کاٹ ڈالتا (مشکوۃ مترجم جلد سوم باب الشفاعہ فی الحدود بخارم و مسلم)

حضرت عمر فاروق ؓ امیر المومنین کا ایک تاریخی واقعہ

حضرت عمر ؓ اپنی خلافت کے زمانہ میں دمشق کا دورہ کرتے ہوئے وہاں کا گورنر بھی

ساتھ تھا گشت کرتے ہوئے شہر کے حالات معلوم کرتے ہوئے نماز کا وقت آ گیا گورنر کی معیت میں نماز کے لئے مسجد میں تشریف لے گئے مسجد کے باہر والے دروازہ کے پاس ایک نابینا آدمی جس کے ہاتھ میں ایک کاسہ گدائی کا تھا عقید تا" یہودی تھا اور اسے مانگتے ہوئے امیرالمومنین نے دیکھا۔ گورنر دمشق سے پوچھا یہ کون آدمی ہے جوابا" گورنر نے عرض کی کہ یہ کوئی بھیک مانگنے والا آدمی ہے امیرالمومنین نے اس کو پہچان لیا۔ اور گورنر وقت کو ڈانٹ کر فرمایا یہ یہودی ہے جب یہ سرمایہ دار تھا ہمارے بیت المال کو جزیہ دیا کرتا تھا اس سے جزیہ وصول کر کے بیت المال میں داخل کیا کرتے تھے اب یہ غریب اور نادار ہونے کی حالت میں ایک ایک دو دو پیسے مانگ کر اپنی گزر اوقات کرتا ہے۔ بیت المال سے اس کا وظیفہ مقرر کر دو اور یہ گھر بیٹھے بٹھائے باوقار باعزت طریقہ سے معذور ہونے کی حالت میں اپنی زندگی کے ایام گزارے۔ خلفائے راشدین بیگانوں اور غیر مسلموں سے اتنے حسن سلوک سے پیش آتے تھے اپنے اور مسلمانوں سے کتنا اچھا سلوک کرتے ہونگے آج کے بھی حکمران ہیں جنہوں نے مظالم کی انتہا کر دی ہے اپنے پیٹ اور اپنی حکومت کی باڑی مضبوط کرنے میں اپنی کرسی صدارت و زارت کی بقا میں ملک اجاڑا اور کنگال کیا جا رہا ہے لیکن یہ ملک کی حکومت ان کے پاس بطور امانت ہے جس کا بفضل خدا حساب ہو گا اور رعایا کے بارے میں شریعت دینوی اور دنیاوی ہر قسم کے حقوق میں جو خیانت کر رہے ہیں باز پرس ہو گی۔

فاروق اعظم حضرت عمرؓ کا دوسرا تاریخی واقعہ

حضرت عمرؓ اپنی خداداد خلافت کے زمانہ میں مسجد نبوی میں جمعتہ المبارک پڑھانے کے لئے تشریف لے گئے مسجد میں داخل ہوتے ہوئے بارش ہو رہی تھی حضرت عباس رسول اللہ ﷺ کے چچا صاحب کے مکان کا پرنالہ مسجد نبوی کے صحن میں بہہ رہا تھا جس کا پانی اور چھٹے حضرت عمر فاروقؓ کے کپڑوں پر پڑے اور کپڑے بھیگ گئے خراب ہو گئے۔ حضرت عمر فاروقؓ نے پرنالہ کو اکھیڑ کر مسجد نبوی کے صحن میں ڈال دیا۔ جب حضرت عباسؓ رسول اللہ ﷺ کے چچا کو پتہ چلا تو انہوں نے قاضی وقت کے پاس دعوہ دائر کر دیا کہ میرے

مکان کے پرنالہ کو حضرت امیرالمومنین نے اکھیڑ کر پھینک دیا ہے اور اس دعویٰ میں ایک شق یہ بھی لکھوائی اس پرنالہ کو جہاں یہ نصب تھا اور بہہ رہا تھا اللہ کے رسول ﷺ نے اپنے ہاتھ مبارک سے اس کو یہیں لگایا تھا اور فریقین کی آپس میں کوئی ناچاکی' گالی گلوچ' زبان درازی اور لڑائی جھگڑا ہمارے دور کی طرح نہیں ہوا ہمارے جیسا ماحول ہوتا تو خدا جانے قتل و غارت تک نوبت آ پہنچتی لیکن صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے ماحول پر قربان جاؤں پر امن طریقہ سے مسئلہ کے حل کی تجویز ہو رہی ہے۔ قاضی وقت نے حضرت عمرؓ کو طلب فرمایا آپ بخندہ پیشانی تشریف لائے اور قاضی صاحب نے حضرت عمر فاروقؓ کے سامنے حضرت عباسؓ کا دعویٰ پرچہ سنا دیا اور ساتھ ہی قاضی وقت نے کہا آپ اگر اپنے ساتھی حضرت عباسؓ کو راضی کرلیں تو ٹھیک وگرنہ شرعی طور پر جو فیصلہ ہو گا کیا جائے گا۔ اگر ہماری حکومت پاکستان کے عہدیدار ہوتے خواہ وہ بے نظیر اور اس کی پارٹی ہو یا نواز شریف اور اس کی پارٹی ہو اگر یہ ہوتے تو وہ ضرور کہتے کون ہے جو صدر اور وزیر اعظم کو چیلنج کرے یہ ہمارے حکمران ہوتے تو قاضی وقت کو جان کا بھی خطرہ ہوتا۔ لیکن اللہ تیرا شکر ہے کہ صحابہ کرام میں دین اسلام اور شریعت کی اتباع کا ولولہ تھا وہ اپنی آن بان شخصیت کا خیال نہیں کرتے تھے بلکہ وہ قرآن اور سنت کے تابع تھے۔ حضرت عمرؓ حضرت عباسؓ کو ملے اور درخواست کی کہ اللہ کے رسول ﷺ کے چچا مجھ سے غلطی ہو گئی ہے معاف کر دیں اور میں کھڑا ہوتا ہوں آپ میرے کندھوں پر کھڑے ہو کر اپنی جگہ پرنالہ لگا دیں اب صلح ہو گئی فریقین شیر و شکر ہو گئے۔

خداوند تعالیٰ کے انعامات کے بارے میں

يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّا خَلَقْنٰكُمْ مِنْ ذَكَرٍ وَّأُنْثٰى وَجَعَلْنٰكُمْ شُعُوْبًا وَّقَبَائِلَ لِتَعَارَفُوْا إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ أَتْقٰكُمْ إِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ خَبِيْرٌ ترجمہ! اے آدمیو ہم نے تم کو بنایا ایک مرد اور ایک عورت سے اور رکھیں تمہاری ذاتیں اور قبیلے تاکہ آپس کی پہچان ہو۔ تحقیق عزت اللہ کے یہاں اسی کو بڑی ہے جس کو رب نے بڑا بنایا ہے اور اللہ سب کچھ جانتا ہے خبردار ہے (پارہ 26 رکوع 6)

فَاِذَا نُفِخَ فِي الصُّوْرِ وَلَا اَنْسَابَ بَيْنَهُمْ يَوْمَئِذٍ وَلَا يَتَسَاءَلُوْنَ

پھر جب پھونک ماریں صور میں تو نہ قرابتیں ہیں ان میں اور نہ ایک دوسرے سے سوال کرتے ہیں (پارہ 18 رکوع 6)

فَلَا تُزَكُّوْا اَنْفُسَكُمْ هُوَ اَعْلَمُ بِمَنِ اتَّقٰى اَفَرَاَيْتَ الَّذِيْ تَوَلّٰى وَاَعْطٰى قَلِيْلًا وَّاَكْدٰى اَعِنْدَهُ عِلْمُ الْغَيْبِ فَهُوَ يَرٰى

ترجمہ! "تو تم اپنے آپ کو مقدس مت سمجھا کرو بس تقویٰ والوں کو وہی خوب جانتا ہے تو بھلا آپ نے ایسے شخص کو بھی دیکھا جس نے دین حق سے روگردانی کی اور تھوڑا مال دیا اور پھر بند کر دیا گیا اس شخص کے پاس (کسی صحیح ذریعہ سے) علم غیب ہے کہ اس کو دیکھ رہا ہے (پارہ ۲۷ رکوع ۶)

وَسَخَّرَ لَكُمُ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ دَائِبَيْنِ وَسَخَّرَ لَكُمُ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ

ترجمہ! اور تمہارے نفع کے واسطے سورج اور چاند کو مسخر بنایا۔ جو ہمیشہ چلتے ہی رہتے ہیں اور تمہارے نفع کے واسطے رات اور دن کو مسخر بنایا"

آیت مذکورہ میں اور اس کے علاوہ دوسری آیات میں بھی اللہ تعالیٰ کے انعامات کا ذکر کیا گیا ہے۔ جو اللہ تعالیٰ نے بنی نوع انسان پر کئے ہیں۔ تاکہ انسان کو پتہ چلے اور وہ اپنے رب کریم کا شکر ادا کرے جس نے انسان کی تخلیق کی ہے اور انسان کو دنیا کی تمام مخلوقات سے افضل قرار دیا ہے۔ انسان کو بھی چاہئے کہ وہ ہر وقت اپنے رب کا شکر ادا کرتا رہے۔ اور زندگی کے کسی لمحے میں بھی خدا کی یاد سے غافل نہ ہو۔

اسی طرح آگے بھی ارشاد ہوتا ہے

وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنْ صَلْصَالٍ مِّنْ حَمَاٍ مَّسْنُوْنٍ وَالْجَآنَّ خَلَقْنٰهُ مِنْ قَبْلُ مِنْ نَّارِ السَّمُوْمِ وَاِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰٓئِكَةِ اِنِّيْ خَالِقٌ بَشَرًا مِّنْ صَلْصَالٍ مِّنْ حَمَاٍ مَّسْنُوْنٍ

ترجمہ! "اور ہم نے انسان کو بجتی ہوئی مٹی سے جو کہ سڑے ہوئے گارے سے بنی تھی پیدا کیا اور جن کو اس سے قبل آگ سے کہ وہ ایک گرم ہوا تھی پیدا کر چکے تھے اور وہ وقت یاد کرنے کے قابل ہے جب آپ کے رب نے ملائکہ سے فرمایا کہ میں ایک بشر کو بجتی ہوئی مٹی سے

جو کہ سڑے ہوئے گارے سے بنی ہوگی پیدا کرنے والا ہوں" (پارہ 14 رکوع 3)

مندرجہ بالا آیت میں آدم کی تخلیق کے بارے میں بتایا گیا ہے اور یہ بھی ذکر کیا گیا ہے۔ کہ آدم کو اور جنوں کو کس سے پیدا کیا گیا ہے اور یہ بھی ذکر کیا گیا ہے۔ کہ آدم کو اور جنوں کو کس سے پیدا کیا گیا اور شیطان کے بارے میں جس نے حضرت آدم علیہ السلام کو تعظیمی سجدہ کرنے سے انکار کر دیا۔ اور جہنمی کہلایا آگے اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں۔

وَضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا قَرْيَةً كَانَتْ اٰمِنَةً مُّطْمَئِنَّةً يَّاْتِيْهَا رِزْقُهَا رَغَدًا مِّنْ كُلِّ مَكَانٍ فَكَفَرَتْ بِاَنْعُمِ اللّٰهِ فَاَذَاقَهَا اللّٰهُ لِبَاسَ الْجُوْعِ وَالْخَوْفِ بِمَا كَانُوْا يَصْنَعُوْنَ

ترجمہ! اور بیان کی اللہ تعالیٰ نے مثال ایک بستی کی یعنی اللہ تعالیٰ ایک بستی کی مثال عجیبہ بیان فرماتے ہیں کہ وہ امن و طمینان میں تھے ان کی کھانے پینے کی چیزیں بڑی فراغت سے ہر چار طرف سے ان کے پاس پہنچا کرتی تھیں سو انہوں نے خدا کی نعمتوں کی بے قدری کی اس پر اللہ تعالیٰ نے ان کو ان حرکات کے سبب ایک محیط قحط اور خوف کا مزہ چکھایا۔ (پارہ 14 رکوع 21)

مندرجہ بالا آیت میں یہ بیان کیا گیا ہے۔ بستی سے مراد مکہ کا شہر ہے۔ یہ شہر امن و چین میں تھا اس کے گرد سے لوگ اچک لئے جاتے تھے۔ یعنی لوٹ لئے جاتے تھے لیکن جو کوئی اس شہر کے اندر آجاتا وہ امن میں ہو جاتا تھا۔ اس کو کچھ ڈر نہ ہوتا تھا اور اس بستی کا رزق فراغت سے آتا تھا سہل و آسان طور سے حاصل ہوتا تھا یہ آمد ہر طرف سے تھی۔ اس بستی کا رزق فراغت سے آتا تھا یعنی سہل و آسان طور سے حاصل ہوتا تھا یہ آمد ہر طرف سے تھی۔ اس بستی والوں نے اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کی ناشکری کی سب سے بڑی نعمت بعثت رسول ﷺ کی تھی۔ رسول ﷺ نے ان پر بدعا کی۔ کہ سات سال تک زمانہ یوسف کے قحط رہے اس خشک سالی میں جو کچھ ان کے پاس تھا جاتا رہا اونٹوں کی اون خون آلودہ کھائی اور رسول ﷺ اور اصحاب کے خوف سے امن کو بھول گئے۔

تفسیر فتح البیان والے نے لکھا ہے کہ اللہ رب العزت فرماتے ہیں کہ ہم نے اہل مکہ کے کفار کو آزمایا بھوک اور خشک سالی ان پر وارد کی نبی ﷺ کی بدعا کی وجہ سے یہاں تک

کہ اہل کفار مکہ نے مردار جانوروں کو استعمال کیا انکو کھانے لگے اور جانوروں کی ہڈیوں تک پیس کے کھا گئے۔ یہ سب عذاب رسول ﷺ کی نافرمانی اور آقا ﷺ کی دشمنی کی وجہ سے یہ عذاب انکو سہنا پڑا۔

وَلَكُمْ فِيهَا جَمَالٌ حِينَ تُرِيحُونَ وَحِينَ تَسْرَحُونَ وَتَحْمِلُ أَثْقَالَكُمْ إِلَىٰ بَلَدٍ لَمْ تَكُونُوا بَالِغِيهِ إِلَّا بِشِقِّ الْأَنْفُسِ إِنَّ رَبَّكُمْ لَرَءُوفٌ رَحِيمٌ (پارہ 14 رکوع 7)
وَالْخَيْلَ وَالْبِغَالَ وَالْحَمِيرَ لِتَرْكَبُوهَا وَزِينَةً وَيَخْلُقُ مَا لَا تَعْلَمُونَ

ترجمہ! تمہارے لئے تمہارے جانوروں میں خوبصورتی ہے رونق ہے جب تم شام کو جگا لاتے ہو اور صبح جگانے کے لئے لے جاتے ہو اور اٹھاتے ہیں بوجھ تمہارا کسی شہر کے کہ نہ تھے تم اٹھانے والے مگر محبت کے ساتھ تحقیق پروردگار تمہارا شفقت کرنے والا مہربان ہے اور اللہ نے پیدا کئے تمہارے لئے گھوڑے خچریں تاکہ تم ان پر سواری کرو اور ایسی ایسی چیزیں پیدا فرماتا ہے جن کو تم جانتے تک نہیں۔ آگے ارشاد فرمایا۔

وَإِنَّ لَكُمْ فِي الْأَنْعَامِ لَعِبْرَةً نُسْقِيكُمْ مِمَّا فِي بُطُونِهِ مِنْ بَيْنِ فَرْثٍ وَدَمٍ لَبَنًا خَالِصًا سَائِغًا لِلشَّارِبِينَ وَمِنْ ثَمَرَاتِ النَّخِيلِ وَالْأَعْنَابِ تَتَّخِذُونَ مِنْهُ سَكَرًا وَرِزْقًا حَسَنًا إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَةً لِقَوْمٍ يَعْقِلُونَ

"اور بے شک تمہارے لئے جانور نعمت ہیں پلاتے ہیں ہم تم کو ان کے پیٹوں سے گوبر اور خون کے درمیان سے خالص دودھ آسانی کے ساتھ حلق سے گزرنے والا پینے والوں کے لئے۔ تحقیق اس بات میں بھی البتہ نشانی ہے واسطے اس قوم کے جو سمجھتے ہیں"

أَفَلَمْ يَنْظُرُوا إِلَى السَّمَاءِ كَيْفَ بَنَيْنَاهَا وَزَيَّنَّاهَا وَمَا لَهَا مِنْ فُرُوجٍ

ترجمہ! آیا آسمان کی طرف سے وہ نہیں دیکھتے کیسے بنایا ہم نے اس کو اور مزین کیا ہم نے اس کو اور اس میں کوئی بھی سوراخ نہیں اللہ رب العزت اپنی نعمتوں کا تذکرہ کرنے میں اپنے بندوں کو اپنی طرف امادہ کیا ہے کہ میرے بندے دنیا میں تختہ زمین پر رہ کر میرے مطیع و فرمابردار ہو کر رہیں۔

اَللّٰهُ الَّذِي جَعَلَ لَكُمُ الْأَرْضَ قَرَارًا وَالسَّمَاءَ بِنَاءً وَصَوَّرَكُمْ فَأَحْسَنَ صُوَرَكُمْ

وَرَزَقَكُم مِنَ الطَّيِّبَاتِ ذَالِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُم فَتَبَارَكَ اللّٰهُ رَبُّ الْعَالَمِينَ (پارہ ۲۴ رکوع ۱۲)

ترجمہ! "اللہ وہ ذات ہے جس نے زمین کو تمہارے لئے ٹھہرنے کی جگہ اور آسمان کو چھت بنا دیا اور تمہاری صورتیں بنائیں اور بہت ہی اچھی صورتیں بنائیں اور تمہیں کھانے کے لئے عمدہ عمدہ روزیاں دیں یہ اللہ تعالیٰ ہے پروردگار تمہارا پس برکت والا اللہ پروردگار سب جہانوں کا"۔ آگے ارشاد فرمایا۔

خَلَقَ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ وَصَوَّرَكُم فَاَحْسَنَ صُوَرَكُم وَاِلَيْهِ الْمَصِيْرُ (پارہ ۲۸ رکوع ۱۵)

ترجمہ! اللہ رب العزت نے آسمان و زمین کو حق کے ساتھ پیدا کیا پھر اللہ نے تمہاری صورتیں بنائیں بہت ہی اچھی صورتیں بنائیں اور اسی کی طرف ہی پھر جانا ہے۔ اللہ رب العزت ایک اور جگہ پر ارشاد فرماتے ہیں۔

وَمَا بِكُم مِنْ نِعْمَةٍ فَمِنَ اللّٰهِ ثُمَّ اِذَا مَسَّكُمُ الضُّرُّ فَاِلَيْهِ تَجْئَرُوْنَ (پارہ ۱۴ رکوع ۱۳)

"اور جو کچھ بھی تمہارے پاس نعمت ہے وہ اللہ ہی کی طرف سے ہے اور جب تمہیں کوئی تکلیف پہنچتی ہے پس اللہ کی طرف فریاد کرتے ہو"

ثُمَّ اِذَا كَشَفَ الضُّرَّ عَنْكُم اِذَا فَرِيْقٌ مِّنْكُم بِرَبِّهِم يُشْرِكُوْنَ لِيَكْفُرُوْا بِمَا اٰتَيْنٰهُم فَتَمَتَّعُوْا فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ (پارہ ۱۴ رکوع ۱۳)

"پھر جب کھول دیتا ہے تکلیف تم سے ناگہاں ایک فرقہ تم سے اپنے رب کے ساتھ شریک کرتے تاکہ کفر کریں وہ ساتھ اس چیز کے دیا ہے ہم نے ان کو پس فائدہ اٹھاؤ عنقریب تم جان لوگے"

مفہوم! اہل مکہ جب سمندر میں گھر جاتے باد مخالف کشتی کو پتے کی طرح جھکوئے دینے لگتی تو اہل مکہ اپنے معبودان باطل کو چھوڑ کر اللہ تعالیٰ کے سامنے عاجزی انکساری شروع کر دیتے۔ مختار کل کی تردید فَمَنْ يُّرِدِ اللّٰهُ فِتْنَتَهٗ فَلَنْ تَمْلِكَ لَهٗ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ لَمْ يُرِدِ اللّٰهُ اَنْ يُّطَهِّرَ قُلُوْبَهُم لَهُم فِي الدُّنْيَا خِزْيٌ وَّلَهُم فِي الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيْمٌ

ترجمہ! "جس شخص کے لئے اللہ تعالیٰ فتنے کا ارادہ کرے یعنی گمراہ کرنے کا پس ہر گز نہیں اختیار رکھے گا تو اس کے لئے اللہ کے ہاں کچھ بھی یہ وہی لوگ ہیں نہیں ارادہ کرتا اللہ کہ ان کے دلوں کو پاک کرے ایسے لوگوں کے لئے دنیا میں رسوائی اور آخرت میں بہت بڑا عذاب ہے۔ مختار کل کی تردید میں دوسری آیہ کریمہ وَاِنْ كَانَ كَبُرَ عَلَيْكَ اِعْرَاضُهُمْ فَاِنِ اسْتَطَعْتَ اَنْ تَبْتَغِيَ نَفَقًا فِي الْاَرْضِ اَوْ سُلَّمًا فِي السَّمَاءِ فَتَاْتِيَهُمْ بِاٰيَةٍ وَلَوْ شَاءَ اللّٰهُ لَجَمَعَهُمْ عَلَى الْهُدٰى فَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْجَاهِلِيْنَ ○ (پارہ ۷ رکوع ۱۰)

ترجمہ! "اے میرے نبی ﷺ اگر ان کفار کا تجھ پر اعراض کرنا بھاری ہے اگر تو طاقت رکھتا ہے یہ کہ تلاش کرے تو کوئی سرنگ زمین میں یا کوئی سیڑھی آسمانوں میں پس لائے تو ان کے پاس کوئی نشانی اگر خدا چاہے ان سب کو ہدایت پر جمع کر دے پس نہ ہوں آپ جاہلوں سے" ان آیات میں مختار کل کی تردید ہے چونکہ بعض مسلمان نبی علیہ السلام کے بارہ میں عجیب عقیدہ رکھتے ہیں اور یہاں تک نا ملائم عقائد ہیں اور یہ الفاظ کہتے ہیں۔

اللہ کے پلے میں وحدت کے سوا ہے کیا
ہم نے جو کچھ لینا ہو گا لے لیں گے محمد ﷺ سے

اور یہاں تک کہتے ہیں

جدوں ہاشمی گھرانے نال سنگ ہو گیا
جھگی اپنی لٹا کے رب ننگ ہو گیا

یہ بھی کہتے ہیں۔

میں سو جاؤں یا مصطفیٰ کہتے کہتے
کھلے آنکھ حبیب خدا کو خدا کہتے کہتے

بہرحال ان آیات سے قبل والی آیات مقدسات میں اللہ کی نعمتوں کا تذکرہ کر رہا تھا اللہ کی نعمتوں کی کوئی حد اور حساب نہیں خدا کی دی ہوئی نعمتیں ہاتھ نعمت' پاؤں نعمت' آنکھیں نعمت' دل و دماغ نعمت' زبان اور منہ نعمت' کان نعمت البتہ پورا انسانی ڈھانچہ خداوند تعالیٰ کی نعمتوں کا مجموعہ ہے غذا خوراک خدا کی نعمت' پانی خدا کی نعمت کھانا روٹی

پھل فروٹ سبزیات اور بے شمار خدا کی نعمتیں ہیں اور سب سے ارفع و اعلیٰ خدا کی نعمتوں میں سے بعثت محمدی ﷺ ہم پر اللہ کی بے پایاں نعمت یہ بھی ہے کہ ہمارے حصہ میں پیغمبر آخر الزماں نبی ﷺ آئے ہیں اور ہم آخری امت آپ کے حصہ کی امت ہیں۔ قرآن حکیم نے واشگاف الفاظ اور قیمتی جواہرات میں اس بات کا تذکرہ کیا ہے۔

لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ بَعَثَ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَيُزَكِّيْهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ

ترجمہ! "اللہ تعالیٰ نے مومنوں پر احسان فرمایا جب کہ بھیجا ان میں رسول ان کی جانوں سے ہی اللہ رب العزت کی آیات ان کے سامنے پڑھتا ہے اور ان کے جسموں اور روحوں کو پاک کرتا ہے اور ان کو کتاب الٰہی کی تعلیم دیتا حکمت سکھاتا ہے قبل ازیں یہ لوگ کھلی گمراہی میں پڑھے ہوئے تھے"

لہٰذا آپ وہ آخر الزماں نبی ہیں جن کی بعثت کی علامات انبیائے سابقین دیکھ کر اللہ رب العزت کے ہاں التماس کیا کرتے تھے کہ رب العالمین ہمیں پیغمبر آخر الزمان نبی کی امت سے بنا دے تاکہ ہم آپ کے امتی محمدی ہو کر دنیا میں زندگی گزاریں اسی لئے کسی شاعر اسلام نے خدا کی نعمتوں کے بارہ میں کیا خوب اعتراف کیا ہے۔

جانور پیدا کئے تیری وفا کے واسطے
یہ چاند سورج اور ستارے ہیں ضیاء کے واسطے
یہ کھیتیاں سرسبز ہیں تیری غذا کے واسطے
یہ سارا جہاں تیرے لئے اور تو خدا کے واسطے

اللہ پاک فرماتے ہیں۔ اِنَّ فِيْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافِ الَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَالْفُلْكِ الَّتِيْ تَجْرِيْ فِي الْبَحْرِ بِمَا يَنْفَعُ النَّاسَ وَمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ مِنَ السَّمَآءِ مِنْ مَّآءٍ فَاَحْيَا بِهِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا وَبَثَّ فِيْهَا مِنْ كُلِّ دَآبَّةٍ وَّتَصْرِيْفِ الرِّيٰحِ وَالسَّحَابِ الْمُسَخَّرِ بَيْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ (پارہ ۲ رکوع ۴)

ترجمہ! "تحقیق بیچ پیدائش آسمانوں اور اور زمینوں کے اور رات اور دن کے

آنے جانے میں اور کشتیاں جو چلتی ہیں دریا میں لوگوں کو نفع پہنچاتی ہیں اور آسمان سے اللہ نے پانی نازل فرمایا جس پانی کے ساتھ اللہ رب العزت نے مردہ زمین کو زندہ فرمایا زمین کے مرنے کے بعد اور اس زمین میں ہر قسم کے جانور جاندار پھیلا دیئے اور ہواؤں کے پھیرنے میں اور بادلوں جو زمین و آسماں میں مسخر ہیں البتہ نشانیاں ہیں واسطے اس قوم کے جو عقلمند ہے" شیخ سعدیؒ کیا خوب فرماتے ہیں۔

ابرو بادو ماہو خورشید و خلق درکار اند
تاں تو نان بکف اری و بغفلت نخوری
ہمہ از بہر تو سرگشتہ فرمانبردار
شرط انصاف نہ باشد کہ تو فرماں نہ بری

ایسے ہی اللہ کی نعمتوں کے شکریہ ادا کرنے عبادت خداوندی اور اطاعت رسول کے بارے میں پنجابی کے ایک بزرگ شاعر نے کیا خوب نقل کیا ہے۔

الف آیا ساں لال وہاجڑیں نوں
وشرج کولیاں دے اتھے کر بیٹھوں
تینوں حکم کستوری خریدنے دا
ڈھیر ہنگ جوائن دے لا بیٹھوں
کی دیں جواب اس شاہ تائیں
جھدی رقم نوں خاک رلا بیٹھوں
رحیم بخش سودا گری کرن آیوں
اتھے آ کے توں پیر پسار بیٹھوں

اللہ الہ العالمین اپنی نعمتوں کے بارہ ایک اور مقام عالیشان میں تذکرہ کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں۔

نَحْنُ خَلَقْنٰكُمْ فَلَوْلَا تُصَدِّقُوْنَ اَفَرَءَيْتُمْ مَّا تُمْنُوْنَ ○ءَاَنْتُمْ تَخْلُقُوْنَهٗ اَمْ نَحْنُ الْخٰلِقُوْنَ ○ نَحْنُ قَدَّرْنَا بَيْنَكُمُ الْمَوْتَ وَمَا نَحْنُ بِمَسْبُوْقِيْنَ عَلٰى اَنْ نُّبَدِّلَ اَمْثَالَكُمْ

وَنُنْشِئَكُمْ فِيْ مَالَا تَعْلَمُوْنَ ۝ وَلَقَدْ عَلِمْتُمُ النَّشْاَةَ الْاُوْلٰى فَلَوْلَا تَذَكَّرُوْنَ ۝ اَفَرَءَيْتُمْ مَا تَحْرُثُوْنَ ءَ اَنْتُمْ تَزْرَعُوْنَهٗ اَمْ نَحْنُ الزّٰرِعُوْنَ لَوْ نَشَآءُ لَجَعَلْنٰهُ حُطَامًا فَظَلْتُمْ تَفَكَّهُوْنَ ۝ اِنَّا لَمُغْرَمُوْنَ بَلْ نَحْنُ مَحْرُوْمُوْنَ ۝ اَفَرَءَيْتُمُ الْمَآءَ الَّذِيْ تَشْرَبُوْنَ ءَ اَنْتُمْ اَنْزَلْتُمُوْهُ مِنَ الْمُزْنِ اَمْ نَحْنُ الْمُنْزِلُوْنَ لَوْ نَشَآءُ جَعَلْنٰهُ اُجَاجًا فَلَوْلَا تَشْكُرُوْنَ اَفَرَءَيْتُمُ النَّارَ الَّتِيْ تُوْرُوْنَ ءَ اَنْتُمْ اَنْشَاْتُمْ شَجَرَتَهَا اَمْ نَحْنُ الْمُنْشِئُوْنَ نَحْنُ جَعَلْنٰهَا تَذْكِرَةً وَّمَتَاعًا لِّلْمُقْوِيْنَ فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيْمِ ۝ (پارہ ۲۷ رکوع ۱۵)

ترجمہ! اللہ فرماتے ہیں اے دنیا و جہان کے لوگو ہم نے تمہیں پیدا فرمایا ہے تم دوبارہ جی اٹھنے کی تصدیق کیوں نہیں کرتے آیا دیکھا تم نے جو تم عورتوں کے رحم میں منی ڈالتے ہو کیا تم اس کو بچہ ' بچی کی صورت میں پیدا کرتے ہو یا ہم پیدا کرتے ہیں ہم نے مقدر کیا درمیان تمہارے موت اور نہیں ہم عاجز اوپر اس بات کہ کہ بدل دیں مثل تمہاری اور پیدا کریں تم کو بیچ اس جہان کے کہ تم نہیں جانتے اور البتہ تحقیق جان لیا تم نے پیدائش پہلی کو پس کیوں نہیں نصیحت پکڑتے۔ کیا دیکھا تم نے جو بیج کاشت کرتے ہو تم۔ کیا تم اس کو اگاتے ہو یا ہم اگاتے ہیں۔ اگر چاہیں ہم البتہ کر دیں اس کو ریزہ ریزہ پس ہو جاؤ تم باتیں بناتے کہ ہم تاوان دیئے گئے ہیں بلکہ ہم محرمون سے ہو گئے ہیں۔ کیا پس دیکھا تم نے پانی کو جو پیتے ہو تم۔ کیا تم نے اتارا اس کو بادل سے یا ہم اتارنے والے ہیں۔ اگر چاہیں ہم کر دیں اس کو کڑوا پس کیوں نہیں شکریہ ادا کرتے تم۔ کیا دیکھا تم نے آگ کو جس کو روشن کرتے ہو تم۔ کیا تم نے پیدا کیا ہے اس کے درخت کو یا ہم پیدا کرنے والے ہیں۔ ہم نے کیا اس کو نصیحت اور فائدہ کی چیز مسافروں کے لئے پس تسبیح بیان کر تو اپنے رب بڑے شان والے کی میرا رب مزید اپنے بندوں کو اپنی طرف راغب فرما کر ارشاد فرماتا ہے۔ وَاِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ لَا تُحْصُوْهَا اِنَّ الْاِنْسَانَ لَظَلُوْمٌ كَفَّارٌ اے میرے بندو اگر میری نعتوں کو شمار کرنا گننا چاؤ تو گن تک بھی نہیں سکتے اس لئے انسان بہت بڑا ظلم کرنے والا ناشکرہ ہے خدا کی سب نعتوں میں سے سردار نعمت میرے آقا سید الانبیاء ﷺ کی بعثت ہے اگر یہ نعمت معظمہ نہ ملتی تو دوسری نعتیں بھی بیکار اور رائیگاں جاتیں اس نعمت عظمی نے دوسری نعتوں کو بھی چار چاند لگا دیئے اور اسی بے نذیر بے مثل نعمت کے سلسلہ میں موسیٰ

علیہ السلام اور عیسیٰ علیہ السلام نے پیشین گوئیاں فرمائی تھیں جیسے شاعر اسلام نے لکھا ہے۔

میں صدقے اوہ جمیاں جہدے واسطے پیشگوئیاں خدا دے رسولاں تے نبیاں بتائیاں

اوہ جمیا جہدا ذکر موسیٰ دی تورات کر دی تے موسیٰ بھی کر دے دعائیاں

اللہ مینوں امت بنا اس نبی دی جہدی شان وچ توں وی دیوں گوائیاں

اور جمیا جہنوں پیار پیارا پکارے سلیمان نبی دے دوہایاں

اور جمیاں جہنوں روح حق آکھے عیسیٰ سچائی دا روح جسنوں انجیل آکھے

گھرانہ وڈا ہاشمی سب توں اچا محمد ﷺ اچا سب توں جبرئیل آکھے

اللہ رب العزت نے اپنی نعمتوں کی یاد دہانی کے معاملہ میں بنی اسرائیل کو فرمایا۔

وَاِذْ قَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِهٖ يٰقَوْمِ اذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ جَعَلَ فِيْكُمْ اَنْبِيَآءَ وَجَعَلَكُمْ مُّلُوْكًا وَّاٰتٰىكُمْ مَّا لَمْ يُؤْتِ اَحَدًا مِّنَ الْعٰلَمِيْنَ

موسیٰ علیہ السلام اپنی قوم کو ارشاد فرماتے ہیں اے میری قوم کے لوگو اللہ کی نعمت کو یاد کرو اپنے پر کہ اللہ نے تم میں سے بعض کو نبوت کے تاج سے سرفراز فرمایا ہے اور بعض کو تم میں سے دنیا کے بادشاہ بنایا اور تمہیں ایسی ایسی نعمتیں دیں ہیں جو جہان والوں میں سے کسی کو نہیں دیں اللہ رب العزت نے بنی اسرائیل کو فرعون کی غلامی سے نجات دی۔ دریائے قلزم سے سوکھے پاؤں پار اتار دیا۔ فرعون اور ال فرعون کو بنی اسرائیل کے دیکھتے دیکھتے غرق کر دیا۔ جنگل میں پیاسے ہونے کی وجہ سے بنی اسرائیل کے لئے پتھر سے بارہ چشمے جاری کر دیئے۔ دھوپ سے بچانے کے لئے بادلوں کا سایہ کر دیا۔ بحالت بھوک بنی اسرائیل کے لئے من و سلوی کا انتظام فرمایا یہ دونوں نہایت ہی نفیس ذائقہ دار اور عمدہ کھانے تھے۔

بنی آدم کا اللہ سے وعدہ

بنی نوع انسان کو جب اللہ تعالیٰ نے عالم ارواح میں مخاطب کر کے فرمایا۔ اَلَسْتُ بِرَبِّکُمْ قَالُوْا بَلٰی ترجمہ! کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں تو سب نے بالاتفاق عرض کی کہ یا اللہ تو ہمارا رب ہے اسی کی طرف شیخ سعدیؒ اشارہ کر کے فرماتے ہیں۔

کردہ بار امانت را قبول
از کشیدن پس نباید شد ملول
روز اول خود فضولی کردہ ای
واں فضولی از جہولی کردہ ای
جنبشی کن اے پسر غافل مباش
چوں بلی گفتی بتن شتبل مباش
ہر کہ اندر طاعتش کسلاں بود
حاملش گمراہی و خذلاں بود
وقت طاعت تیز و چوں بادباش
وزہمہ کار جہاں آزاد باش

اسی طرح ایک پنجابی کے شاعر نے بھی لکھا ہے۔

اے غدار نہ ہار اقراروں انت پچھوں ہتھ ملنا
کدھر آیوں تے کدھر جانا کس سنگت وچ رلنا

حضرت مولانا رومؒ نے اچھی صحبت اور عمدہ سوسائٹی کی ایک خوشبودار مٹی کی مثال بیان کی ہے۔

گلے خوشبوئے در حمام روزے
رسید از دست محبوب بدستم
بدو گفتم کہ مشک یا عبنبری
کہ از بوئے دلاویز تو مستم

بگفتا من گل ناچیز بو دم
ولیکن مدت با گل نشستم
نیشنم اودر من اثر کرد
ولیکن من ہمہ حاکم کہ ہستم

اللہ اور اللہ کے رسول کی پوری اتباع کا مفاد جو دنیا میں ہوتا ہے یا آخرت میں ہوگا شیخ سعدی مرحوم نے نقل کیا ہے۔

یکے دیدم از عرصہ اے رو دبار
پیش ادم برپلنگ سوار
چناں ہول زان حال برمن نشت
کہ ترسید نم پائے رفتم بست
تبسم کناں دست برلب گرفت
کہ سعدی مدار آنچہ دیدی شگفت
کہ تواز حکم داور گرن متیچ
گردن نہ پیچد ز حکم توں متیچ

حیا کے بارہ میں

اِنَّ اللّٰہَ لَا یَسْتَحْیٖۤ اَنْ یَّضْرِبَ مَثَلًا مَّا بَعُوْضَۃً فَمَا فَوْقَھَا فَاَمَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا فَیَعْلَمُوْنَ اَنَّہُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّھِمْ وَاَمَّا الَّذِیْنَ کَفَرُوْا فَیَقُوْلُوْنَ مَاذَآ اَرَادَ اللّٰہُ بِھٰذَا مَثَلًا یُضِلُّ بِہٖ کَثِیْرًا وَّیَھْدِیْ بِہٖ کَثِیْرًا وَمَا یُضِلُّ بِہٖۤ اِلَّا الْفٰسِقِیْنَ

ترجمہ! "بے شک اللہ رب العزت نہیں شرم کرتے یہ کہ بیان کریں مثال مچھر کی یا اس سے بڑی چیز کی جو لوگ ایمان لائے وہ جانتے ہیں یہ حق ہے ان کے رب کی طرف سے۔ جو لوگ کافر ہیں وہ کہتے ہیں کیا ارادہ کرتا ہے اللہ تعالیٰ ان مثالوں کی وجہ سے اللہ بہت سے لوگوں کو گمراہ کرتے ہیں اور بہت لوگوں کو ہدایت کرتے ہیں نہیں گمراہ کرتے اس کی وجہ سے مگر فاسقوں کو"

حیا کا مضمون بہت لمبا چوڑا ہے۔ حیا یہ بھی ہے کہ گالی گلوچ نہ نکالنا' فحش باتیں' غیبت چغلی وغیرہ نہ کرنا ستر کا حیا یہ ہے حرام کاری سے بچنا ہاتھوں پاؤں وغیرہ جملہ اعضاؤں کا جرائم سے بچنا۔ اسی لئے رب العالمین ارشاد فرماتے ہیں۔ اِنَّ اللّٰہَ یَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِیْتَاءِ ذِالْقُرْبٰی وَیَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْکَرِ وَالْبَغْیِ یَعِظُکُمْ لَعَلَّکُمْ تَذَکَّرُوْنَ

ترجمہ! اللہ تعالیٰ عدل اور احسان کا حکم دیتے ہیں' قریبی رشتہ داروں کے ساتھ حسن سلوک کا حکم دیتے ہیں' بے حیائی اور نا معقول بری باتوں سرکشی سے منع فرماتے ہیں تمہیں نصیحت کرتے ہیں کہ تم نصیحت اختیار کرو خدا تعالیٰ کے نبیوں کی حیاء کا اندازہ کریں حضرت موسیٰ علیہ السلام جب مصر سے مدین پہنچے بھوکے پیاسے تھے حضرت شعیب علیہ السلام کی بکریوں کو کنوئیں سے پانی پلایا حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پوچھنے پر حضرت شعیب علیہ السلام نے اپنی بیٹیوں کو بھیجا کہ جاؤں مسافر کو بلا لاؤ اب قرآن مجید نے بیان کیا۔

وَ جَائَتْ اِحْدٰھُمَا تَمْشِیْ عَلَی اسْتِحْیَاءٍ قَالَتْ اِنَّ اَبِیْ یَدْعُوْکَ لِیَجْزِیَکَ اَجْرَمَا سَقَیْتَ لَنَا

حضرت شعیب علیہ السلام کی ایک بیٹی بطور شرم شرماتی ہوئی آئی کہ میرے ابا جی آپ کو بلاتے ہیں تاکہ آپ کو آپ کے کام کی محنت دیں۔ مطلب یہ ہے کہ یہ نبی کی لڑکی حیا والی تھی۔ حضرت یوسف کا حیاء دیکھیں۔

وَرَاوَدَتْہُ الَّتِیْ ھُوَ فِیْ بَیْتِھَا عَنْ نَّفْسِہٖ وَغَلَّقَتِ الْاَبْوَابَ وَقَالَتْ ھَیْتَ لَکَ قَالَ مَعَاذَ اللّٰہِ اِنَّہٗ رَبِّیْ اَحْسَنَ مَثْوَایَ اِنَّہٗ لَا یُفْلِحُ الظّٰلِمُوْنَ

ترجمہ! ذلیخہ نے دروازے بند کر کے یوسف آؤ میں تم کو بلاتی ہوں لیکن اللہ کے نبی حیا والے ارشاد فرماتے ہیں اللہ کی پناہ وہ میرا مربی ہے جس نے مجھے کتنی اچھی طرح رکھا تحقیق وہ نہیں فلاح پاتے اس کے پاس ظالم لوگ"

اللہ کے نبی یوسف علیہ السلام کا کتنا شاندار حیا ہے برائی کے قریب تک نہیں گئے۔ ذلیخہ نے ایسے موقع پر اپنے معبود بت پر کپڑا ڈال دیا تھا اس کے چہرہ کو ڈھانپ دیا تھا جب اسے پوچھا گیا تو یہ کہنے لگی یہ میرے برے فعل کو نہ دیکھے اس لئے اس کے چہرے کو ڈھانپ رہی ہوں۔ حضرت یوسف علیہ السلام فرمانے لگے کیا میں اپنے حقیقی معبود سے شرم نہ کروں نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا ایمان کی ستر سے زیادہ شاخیں ہیں سب سے افضل شاخ یہ ہے شھادۃ ان لا الہ اللہ وان محمدا رسول اللہ سب سے کم شاخ یہ ہے راستہ سے تکلیف دینے والی چیز کو دور کر دینا۔ نبی ﷺ کا فرمان ہے الحیاء ھو الایمان یعنی حیا ہی ایمان ہے دوسری جگہ آپ نے ارشاد فرمایا الحیاء شعبہ من الایمان ایک آدمی اپنے بیٹے کو ڈانٹ رہا تھا کہ تو حیاء کا پابند ہو دنیا میں کامیاب نہیں ہو سکے گا حضور ﷺ اس کی طرف متوجہ ہوئے فرمایا اسے چھوڑ دو انشاء اللہ اسے دنیا میں بھی کامیابی سے ہمکنار کریں گے حیا کئی طرح کا ہوتا ہے آنکھوں کا حیا غیر محرم کی طرف نہ دیکھنا گانا بجانا رنگ راگ اور ہر طرح کی بے حیائی کے کاموں کی طرف نہ دیکھنا۔ اس دور میں بہترین اور عمدہ حیا یہ بھی ہے کہ کہ مسلمان پانچ بنائے اسلام کا پورے اخلاص سے پابند ہو یعنی کلمہ توحید یا کلمہ طیبہ پڑھتے ہوئے پوری زندگی کے ہر شعبہ میں پیر پرستی' بزرگ پرستی' قبر پرستی' مزار پرستی' بھائی پرستی' بہن پرستی' قوم پرستی' والدین پرستی' والدین کے غلط عقیدہ کو اپنانا یہ حقیقت میں ان کی پوجا ہے اولاد پرستی جب تک ان اشیاء سے پرہیز نہیں کرے گا کلمہ توحید کا تقاضا پورا نہیں ہو گا اپنے مال سے زکوٰۃ ادا نہیں کرے گا' رمضان المبارک کے روضے نہیں رکھے گا' حیاء کی تکمیل نہیں ہو گی۔ اس بدترین معاشرہ میں ٹیلی ویژن اور وی سی آر کے جو پروگرام بے پردہ فلمیں رنگ راگ ڈرامے رقص و سرور کے مغنیات کے ننگے ناچ انتہائی عریانی کی جو صورتیں ہیں جب تک ان سے پرہیز

نہیں کیا جائے حیا کی تکمیل نہیں ہوتی اور مومن مرد عورت پانچ بنائے اسلام کے مطالبات اور ایمان کے جزئیات کی پابندی نہیں کی اور اسی لئے ایک دیندار شاعر نے کیا خوب کہا ہے۔

پڑھتے ہو کلمہ عمل نہیں کرتے کلمہ ہے یہ ترانہ نہیں ہے

بہروپ والو ڈرامہ نہ سمجھو یہ اسلام ہے افسانہ نہیں ہے

اسی لئے تاجدار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اِذَا لَمْ تَسْتَحْیِ فَاصْنَعْ مَا شِئْتَ اے انسان جب تو بے حیا ہو جائے تو جو کچھ تیرا دل کرتا ہے کر قارئین کرام میں گذارش کرتا ہوں کہ خود بھی اور اپنے اہل و عیال کو مذکورہ جرائم سے بچنے بچانے کی صعوبت برداشت کرنا تاکہ عند اللہ ماجور ہوں اور اللہ رب العزت نے اس سلسلہ میں ہر مسلمان کو دعوت دی ہے۔ یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا قُوْٓا اَنْفُسَکُمْ وَاَھْلِیْکُمْ نَارًا وَّقُوْدُھَا النَّاسُ وَالْحِجَارَۃُ ترجمہ! "اے لوگو جو ایمان لائے ہو اپنے آپ کو اور اپنے اہل و عیال کو جہنم کی آگ سے بچاؤ جس کا ایندھن جس کا بالن انسان اور پتھر ہیں"

دوسرے مقام پر ارشاد فرمایا یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تُلْھِکُمْ اَمْوَالُکُمْ وَلَآ اَوْلَادُکُمْ عَنْ ذِکْرِ اللّٰہِ وَمَنْ یَّفْعَلْ ذٰلِکَ فَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الْخٰسِرُوْنَ اے لوگو جو ایمان لائے ہو نہ غافل کریں تم کو مال تمہارے اور نہ اولاد تمہاری اللہ رب العزت کے ذکر سے جو شخص ایسا کرے گا وہ خسارہ پانے والوں سے ہو گا۔

نماز جنازہ کا مضمون

پہلی دعا جنازہ کی مسنون دعائیں آخری تکبیر میں

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِحَیِّنَا وَمَیِّتِنَا وَشَاھِدِنَا وَغَائِبِنَا وَصَغِیْرِنَا وَکَبِیْرِنَا وَذَکَرِنَا وَاُنْثَانَا اَللّٰھُمَّ مَنْ اَحْیَیْتَہٗ مِنَّا فَاَحْیِہٖ عَلَی الْاِسْلَامِ وَمَنْ تَوَفَّیْتَہٗ مِنَّا فَتَوَفَّہٗ عَلَی الْاِیْمَانِ اَللّٰھُمَّ لَا تَحْرِمْنَا اَجْرَہٗ وَلَا تَفْتِنَّا بَعْدَہٗ (مسلم شریف)

دوسری دعا

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لَہٗ وَارْحَمْہُ وَعَافِہٖ وَاعْفُ عَنْہُ وَاَکْرِمْ نُزُلَہٗ وَوَسِّعْ مُدْخَلَہٗ وَاغْسِلْہُ بِالْمَاءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَنَقِّہٖ مِنَ الْخَطَایَا کَمَا نَقَّیْتَ الثَّوْبَ الْاَبْیَضَ مِنَ الدَّنَسِ وَاَبْدِلْہُ دَارًا خَیْرًا مِّنْ دَارِہٖ وَاَھْلًا خَیْرًا مِّنْ اَھْلِہٖ وَزَوْجًا خَیْرًا مِّنْ زَوْجِہٖ وَاَدْخِلْہُ الْجَنَّۃَ وَاَعِذْہُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ

وَمِنْ عَذَابِ النَّارِ (مسلم شریف)

تیسری دعا

اَللّٰھُمَّ عَبْدُکَ وَ ابْنُ اَمَتِکَ کَانَ یَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ وَحْدَکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ وَیَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُکَ وَرَسُوْلُکَ اَصْبَحَ فَقِیْرًا اِلٰی رَحْمَتِکَ وَاَصْبَحْتَ غَنِیًّا عَنْ عَذَابِہٖ تَخَلّٰی مِنَ الدُّنْیَا وَاَھْلِھَا اَللّٰھُمَّ اِنْ کَانَ زَاکِیًا فَزَکِّہٖ وَاِنْ کَانَ مُخْطِئًا فَاغْفِرْلَہٗ اَللّٰھُمَّ لَا تَحْرِمْنَا اَجْرَہٗ وَلَا تُضِلَّنَا بَعْدَہٗ (حصن حصین شریف)

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ رَبُّھَا وَاَنْتَ خَلَقْتَھَا وَاَنْتَ ھَدَیْتَھَا اِلَی الْاِسْلَامِ وَاَنْتَ قَبَضْتَ رُوْحَھَا وَاَنْتَ اَعْلَمُ بِسِرِّھَا وَعَلَانِیَتِھَا جِئْنَا شُفَعَآءَ فَاغْفِرْلَہٗ (مشکوۃ شریف)

اَللّٰھُمَّ اِنَّ فُلَانَ ابْنَ فُلَانٍ فِیْ ذِمَّتِکَ وَحَبْلِ جِوَارِکَ فَقِہٖ مِنْ فِتْنَۃِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ النَّارِ وَاَنْتَ اَھْلُ الْوَفَآءِ وَالْحَقِّ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلَہٗ وَارْحَمْہُ اِنَّکَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ (مشکوۃ شریف)

نوٹ! ان فلان ابن فلان کی جگہ میت اور اس کے باپ کا نام لینا۔

اَللّٰھُمَّ ثَبِّتْہُ بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ یُثَبِّتُ اللّٰہُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِی الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا وَ فِی الْاٰخِرَۃِ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ قَبْرَہٗ رَوْضَۃً مِّنْ رِّیَاضِ الْجَنَّۃِ

رَبَّنَا اغْفِرْلَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِیْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِیْمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِیْ قُلُوْبِنَا غِلًّا لِّلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا رَبَّنَا اِنَّکَ رَءُوْفٌ الرَّحِیْمُ

اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَعُوْذُ بِکَ مِنْ عَذَابِ جَھَنَّمَ وَنَعُوْذُ بِکَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَنَعُوْذُ بِکَ مِنْ فِتْنَۃِ الْمَسِیْحِ الدَّجَّالِ وَنَعُوْذُ بِکَ مِنْ فِتْنَۃِ الْمَحْیَا وَفِتْنَۃِ الْمَمَاتِ ○

لڑکی کے جنازہ کی دعا۔ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْہُ لَنَا فَرَطًا وَّاجْعَلْہُ لَنَا اَجْرًا وَّذُخْرًا وَّاجْعَلْہُ لَنَا شَافِعًا وَّمُشَفَّعًا

لڑکے کے جنازہ کی دعا! اَللّٰھُمَّ اجْعَلْہُ لَنَا سَلَفًا وَّفَرَطًا وَّذُخْرًا وَّاَجْرًا (مشکوۃ شریف)

نوٹ! ہر ذی علم کو پتہ ہے پہلی تکبیر جنازہ کے بعد الحمد شریف اور قرآن شریف کی کوئی سورت دوسری تکبیر کے بعد درود شریف ابراہیمی تیسری تکبیر کے بعد اوپر والی مسنون دعائیں

پڑھی جاتی ہیں چوتھی تکبیر کے بعد سلام پھیر کر نماز جنازہ سے فارغ ہو جاتے ہیں نماز جنازہ کے فضائل میں پیچھے چند حدیثیں نقل کر آیا ہوں وہاں ضرور نذر ثانی کر لیں۔

فقہائے حنفیہ کے نزدیک جرابوں پر مسح کرنے کا ثبوت

مَارُوِیَ اَنَّہٗ مَسَحَ عَلَی الْجَوْرَبَیْنِ وَھُوَ مَذْھَبُ عَلِیِّ ابْنِ اَبِیْ طَالِبٍ وَابْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہما وَیُرْوٰی رُجُوْعُ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ اِلٰی قَوْلِھِمَا قَبْلَ مَوْتِہٖ ثَلَاثَۃَ اَیَّامٍ وَقِیْلَ سَبْعَۃَ اَیَّامٍ وَعَلَیْہِ الْفَتْوٰی ۱۲ زیلعی ملخصا

جو روایت کی گئی ہے کہ حضور ﷺ نے جرابوں پر مسح کیا ہے اور یہی مذہب علی ابن ابی طالب اور عبداللہ بن مسعودؓ کا ہے اور روایت بیان کی گئی ہے کہ امام ابی حنیفہؒ نے اپنے سابقہ قول کو ترک کر کے ان دونوں صحابہؓ کے قول کی طرف رجوع کیا اپنے انتقال سے تین دن پہلے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ سات دن پہلے اور اسی پر فتویٰ ہے۔ امام زیلعی نے اپنی کتاب نصب الرایا بھی لکھی ہے۔ مشکوۃ شریف کتاب الطہارت میں حدیث آتی ہے وعن المغیرۃ ابن شعبہ رضی اللہ عنہ قال توضا النبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم ومسخ علی الجوربین والنعلین مسح کیا اس سے معلوم ہوا کہ جرابوں پر مسح کرنا بلا اختلاف جائز ہے لیکن احناف اس کے مخالف ہیں

عن عمر رضی اللہ تعالی عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم مضمون ایک موضوع روایت کا اذنب ادم الذنب الذی اذنب رفع راسہ الی السماء فقال اسئلک بحق محمد الاغفرت لی فاوحی اللہ الیہ من محمد فقال تبارک اسمک کما خلقتنی رفعت راسی الی عرشک فاذا فیہ مکتوب لا الہ الا اللہ محمد والرسول اللہ فعلمت انہ لیس احد اعظم عندک قدرا ممن جعلت اسمہ مع اسمک فاوح اللہ الیہ یا ادم انہ اخر انبین من ذریتک ولولا ھو ما خلقتک

جب آدم علیہ السلام سے گناہ سرزد ہوا تو اپنے سر کو آسمان کی طرف اٹھایا عرض کی محمد الرسول اللہ ﷺ کے وسیلہ سے تجھ سے مغفرت طلب کرتا ہوں اللہ نے وحی بھیجی کہ محمد ﷺ کون ہیں آدم نے عرض کی اے اللہ تیرا نام برکت والا ہے جب تو نے مجھے پیدا فرمایا میں نے اپنے سر کو آسمان کی طرف اٹھایا تو میں نے دیکھا کہ عرش پر لکھا ہوا تھا لا الہ الا اللہ محمد الرسول اللہ تو میں نے جان لیا کہ آپؐ سے زیادہ عظمت والا آپ کے پاس اور کوئی نہیں جس کے نام کو آپ نے

اپنے نام کے ساتھ ملا رکھا ہے اللہ نے آدم علیہ السلام کی طرف وحی بھیجی کہ اے آدم یہ تمام نبیوں سے آخری نبی ہیں تیری اولاد سے اگر وہ نہ ہوتے تو تم بھی پیدا نہ کئے جاتے۔ اس موضوع روایت کی تائید میں حضرت مولنا محمد زکریا صاحب ایک اور موضوع روایت پیش کرتے ہیں لولاک لما خلقت الا فلاک معنی اے میرے نبی اگر میں آپ کو پیدا نہ کرتا تو آسمان و زمین بلکہ کوئی کائنات نہ پیدا کرتا۔ حوالہ یہ ہے قال القاری فی الموضوعات الکبیر موضوع الکن معناہ صحیح ترجمہ ملاں علی قاری فرماتے ہیں اپنی کتاب موضوعات میں کہ یہ روایت موضوع ہے لیکن اس کا معنی صحیح ہے آپ اندازہ کریں کہ آدم علیہ السلام کی توبہ کے بارہ میں کسی قدر موضوع روایات کا سہارا لیا جاتا ہے۔ جو قران عظیم کے قطعی کے بھی خلاف ہے قرآن مجید نے بیان کیا پہلے سپارہ ہی میں فتلقی ادم من الربہ کلمات فتاب علیہ انہ ھوالتواب الرحیم آدم علیہ السلام نے گناہ ہو جانے کے بعد اللہ تعالیٰ سے کچھ کلمات سیکھے اللہ تعالیٰ کے ہاں توبہ کی اور اللہ نے توبہ قبول فرمائی کلمات کیا تھے پارہ ۸ رکوع ۹ سورہ اعراف میں ارشاد فرمایا قالا ربنا ظلمنا انفسنا وان لم تغفرلنا و ترحمنا لنکونن من الخاسرین ترجمہ! آدم اور ام حوا علیہ السلام نے دربار خداوندی میں عرض کی اے ہمارے رب ہم اپنی جانوں پر ظلم کرچکے اگر تو ہمیں نہ بخشے اور ہم پر رحم نہ فرمائے ہم خسارہ پانے والوں سے ہو جائیں گے۔ آیات خداوندی کو دیکھ کر چھوڑ کر آدم علیہ السلام کی توبہ کے بارہ ادھر ادھر کے موضوعات روایات کو نقل کرنے کی کوشش کی ہے۔ تبلیغی نصاب فضائل ذکر فصل سوم صفحہ 132 مصنفہ حضرت مولنا محمد زکریا صاحب۔

حضرت آدم علیہ السلام کی پیدائش کی مٹی اٹھانے کے لئے جبرئیل وغیرہ فرشتوں کا زمین پر آنا

حضرت جبرائیل امین پیدائش آدم کے لئے مٹی لینے کے لئے زمین پر آئے اور مٹی اٹھانے لگے تو زمین نے رونا دھونا شروع کردیا۔ چیخو پکار شروع کردی ہاڑے واسطے ترلے منتیں کرنے لگی اے جبرائیل تم مجھ سے مٹی نہ لے جاؤ مجھ سے میری مٹی کو کم نہ کرو چونکہ آدم کی اولاد مجھ پر لڑائیاں فساد خون ریزی کرے گی یہ باتیں زمین اس لئے کرنے لگی کہ قبل ازیں اس زمین پر جنات بستے تھے رہائش پذیر تھے اور انہوں نے بہت زیادہ فسادات مچائے تھے جن کا یہ نقشہ زمین کے

سامنے تھا جس بنا پر زمین نے جبرئیل کے سامنے ترک مٹی پر بہت زیادہ اصرار کیا جبریل ترس کھا کر بغیر مٹی لئے واپس ہو گئے اور رب العزت کے ہاں زمین کی معذرت پیش کر دی اب اللہ احکم الحاکمین نے میکائیل کو حکم دیا کہ تخلیق آدم کے لئے زمین سے مٹی لاؤ حضرت میکائیل آئے مٹی لینے لگے تو زمین حسب سابقہ رونے دھونے لگے جو جو باتیں جبرائیل امین سے کہی تھیں وہی باتیں میکائیل سے بھی عرض کیں حضرت میکائیل بھی ترس کھا کر واپس ہو گئے اور جناب باری تعالیٰ کے ہاں زمین کی معذرت پیش کر دی اس کے بعد خداوند تعالیٰ حضرت اسرافیل علیہ السلام کو مٹی لینے کے لئے ارشاد فرمایا اسرافیل علیہ السلام بھی مٹی اٹھانے کے لئے آئے اور مٹی لینی چاہی زمین نے پھر رونا دھونا شروع کر دیا جیسے جبرائیل وغیرہ فرشتوں کے سامنے کیا تھا ایسے ہی حضرت اسرافیل کے سامنے کیا حضرت اسرافیل ترس کھا کر واپس ہو گئے اور دربار خداوندی میں زمین کی معذرت پیش کر دی۔ اب خدائے ذوالجلال والاکرام نے حضرت عزرائیل علیہ السلام کو حکم ارشاد فرمایا کہ تخلیق آدم کے لئے زمین سے مٹی لاؤ اب حضرت عزرائیل تشریف لائے تو زمین نے حسب دستور سابقہ رونا دھونا چیخو پکار کرنا شروع کر دیا جیسے جبرائیل' اسرافیل' میکائیل کے سامنے کیا تھا۔ لیکن عزرائیل علیہ السلام نے کہا اے زمین خواہ تو روئے دھوئے چیخ و پکار کرے میں پھر بھی نہیں چھوڑوں گا مٹی لینے سے نہیں رکوں گا ضرور ہی مٹی لے کر جاؤں گا اب حضرت عزرائیل علیہ السلام مٹی لیکر دربار خداوندی میں حاضر خدمت ہوئے اور تخلیق آدم کی مٹی رب العزت کی بارگاہ میں پیش کر دی زمین نے حضرت عزرائیل کے سامنے یہاں تک عرض و معروض کی اور یہاں تک کہا کہ جبریل علیہ السلام مٹی لینے کے لئے آئے اور میں نے رونا دھونا شروع کیا تو وہ بھی ترس کھا کر واپس چلے گئے۔ میکائیل آئے تو میں نے رونا دھونا شروع کیا تو وہ بھی ترس کھا کر چلے گئے۔ اسرافیل آئے میں نے رونا دھونا شروع کیا تو مجھ پر ترس کھا کر واپس ہو گئے لیکن عزرائیل علیہ السلام نے ایک نہ مانی اور زمین سے مٹی لے کر دربار خداوندی میں حاضر ہو گئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے عزرائیل جیسے زمین رو رہی تھی چیخو پکار کر رہی تھی ایسے بعض لوگوں کے خویش اقارب رو رہے ہوں گے اور پریشان غمزدہ ہونگے اور تو ان کی روحوں کو قبض کر کے میرے دربار میں پیش کر دیا کرے گا۔ اب یہی حال ہے والدین رو رہے ہیں' بیٹا بیٹی کا روح قبض ہو رہا ہے بچے بچیاں رو رہے ہیں والدین کا سایہ شفقت ختم ہو رہا ہے۔ بھائی بہن کو روتا ہے کہ ہمشیرہ کی جدائی ہو رہی ہے

بھائی بھائی کو رو رہا ہے کہ ہمارا بازو کٹ گیا ہے داماد سسرال کو رو رہے ہیں کہ بزرگوں کی ہمیشہ کے لئے جدائی ہو گئی ہے سسرال دمادوں کو رو رہے ہیں کہ وفادار بیٹے اس دنیا فانی سے اوجل ہو کر داغ فراق دے چکے ہیں شوہر بیوی کو رو رہا ہے کہ میرے گھر کا چانن گل ہو گیا ان ہی ایام میں مجھے ایک محترم دوست یا محترم بزرگ ملے جو عمر میں مجھ سے بڑے تھے بتایا کہ وہ اپنے تمام بیٹوں بیٹیوں کا فریضہ نکاح ادا کرنے کے بعد تقریباً" ڈیڑھ سال ہو چکا ہے قضائے الٰہی سے فوت ہو گئے ہیں اور یہ بات آب دیدہ ہو کر بتانے لگے اور کہیں بیوی اپنے شوہر کی فوتگی پر آنسو بہاتے ہوئے یہ الفاظ اپنی زبان سے نکال رہی ہے کہ لوگو میرے سر کا سایہ اٹھ گیا اور ڈھائیں مار کر چہرہ آنسوؤں سے تر ہے۔ اب تو لطف اس بات کا ہے کہ خویش و اقارب اپنے فوت ہونے والے بھائی یا رشتہ دار کو روتے ہوں اور یہ فوت ہونے والا آدمی ہشاش بشاش اللہ رب العزت کے دربار میں ہنستا ہوا گلاب کے پھول کی طرح کھڑا ہوا دربار خداوندی میں حاضری دے جیسے عربی کے شاعر نے لکھا ہے۔

ولدتک امک یا بن ادم باکیا

والناس حولک یضحکون سرورا

فاجھد لنفسک اذا بکوا

فی یوم موتک ضاحکا مسرورا

نوٹ! یہ جو تفسیر کا واقعہ میں نے عرض کیا ہے بعض مفسرین نے اس پر جراح کی ہے اور اس کے صحیح نہ ہونے کے دلائل پیش کئے ہیں بعض نے مختصر بیان کیا ہے بعض نے ذرا تفصیلاً" اس سلسلہ میں میرا موقف علامہ ابن کثیر کی طرح ہے۔

شیعہ کے مذہب کے باطل ہونے کے بارے میں

مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللّٰہِ وَالَّذِیْنَ مَعَہٗ اَشِدَّاءُ عَلَی الْکُفَّارِ رُحَمَاءُ بَیْنَھُمْ تَرٰھُمْ رُکَّعًا سُجَّدًا یَّبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰہِ وَرِضْوَانًا سِیْمَاھُمْ فِیْ وُجُوْھِھِمْ مِّنْ اَثَرِ السُّجُوْدِ ذٰلِکَ مَثَلُھُمْ فِی التَّوْرٰتِ وَمَثَلُھُمْ فِی الْاِنْجِیْلِ کَزَرْعٍ اَخْرَجَ شَطْـَٔہٗ فَاٰزَرَہٗ فَاسْتَغْلَظَ فَاسْتَوٰی عَلٰی سُوْقِہٖ یُعْجِبُ الزُّرَّاعَ لِیَغِیْظَ بِھِمُ الْکُفَّارَ وَعَدَ اللّٰہُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مِنْھُمْ مَّغْفِرَۃً وَّاَجْرًا عَظِیْمًا

ترجمہ! محمد رسول اللہ ﷺ کا اور جو لوگ ان کے ساتھ ہیں زور آور ہیں کافروں پر نرم دل ہیں آپس میں تو دیکھئے ان کو رکوع میں اور سجدے میں ڈھونڈتے ہیں اللہ کا فضل اور اس کی خوشی اور نشانی ان کی ان کے منہ پر ہے سجدہ کے اثر سے یہ مثال انکی تورات میں ہے اور مثال ان کی انجیل میں جیسے کھیتی سے نکالا اپنا پٹھا پھر اس کی کمر مضبوط کی پھر موٹا ہوا اور پھر اٹھ کھڑا ہوا اپنی نال پر خوش لگتا ہے کھیتی والوں کو تا کہ جلائے ان سے جی کافروں کا وعدہ کیا ہے اللہ نے ان سے جو یقین لائے ہیں اور کئے ہیں بھلے کام ان میں سے معافی کا اور بڑے ثواب کا۔

آنحضرت ﷺ کے صحابہ اور ساتھی ایسے تھے کہ اور کسی رسول کے ساتھی ایسے وفادار نہ ہوئے۔ لیکن شیعہ کا یہ عقیدہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھیوں میں صرف چار آدمی اسلام پر قائم رہے یعنی حضرت مقدادؓ، حضرت سلیمانؓ، حضرت علیؓ، حضرت ابوذرؓ اور باقی اسلام سے منحرف ہو گئے تھے۔ نعوذ باللہ من ذالک حالانکہ حمیر میں جو شیعوں کی کتاب ہے مشہور شیعہ اکابر لکھتا ہے جیسے ہمارے پیغمبر کو خدا تعالیٰ نے افضل بنایا ہے اسی طرح آپ کے صحابہ کو بھی افضل بنایا ہے۔ چنانچہ جب حضرت عائشہ صدیقہ ؓ نے جب آسمان کے بکثرت ستاروں کو دیکھ کر پوچھا کہ حضور آسمان کے ستاروں کے برابر بھی کسی کی نیکیاں ہوں گی۔ تو آپ نے جواب میں فرمایا کہ حضرت عمرؓ کی نیکیاں ان کے برابر ہیں۔

حضرت عائشہ صدیقہ نے اپنے اباجان صدیق اکبر کی نیکیوں کے متعلق دریافت کیا فرمایا کہ عمر فاروق کی زندگی کی تمام نیکیاں حضرت ابوبکر صدیق کی ہجرت کی ایک رات کی نیکی کے برابر ہیں گویا حضور ﷺ نے ثابت کیا کہ صدیقہ تم ابوبکر صدیق کی نیکیوں کے لئے آسمان کے ستاروں کو پیمانہ بناتی ہو۔ بلکہ صدیق کی نیکیاں آسمان کے ستاروں سے بھی زیادہ ہیں۔ ایک مائی صاحبہ مغلہ حضور ﷺ کی خدمت عالیہ میں حاضر ہوئی اور کہنے لگی یا رسول اللہ ﷺ میرے ساتھ کچھ تعاون فرمائیں آپ نے اپنی اہلیہ سے دریافت فرمایا زوجہ محترمہ نے فرمایا کہ حضرت جی کوئی چیز موجود نہیں حضور نے فرمایا حضرت ابوبکر صدیق کے پاس جاؤ چونکہ حضور کو اپنے محبوب صحابی کا علم تھا کہ اگر صدیق کے پاس کچھ بھی موجود ہو تو سائل واپس نہیں جاتا۔ حضور ﷺ نے اپنی آخری عمر میں علالت کے دوران ارشاد فرمایا کہ حضرت ابوبکر صدیق کو نماز پڑھانے کا کہو۔ صدیقہ نے عرض کی کہ یا حضرت میرے اباجی ضعیف اور رقیق القلب ہیں گر پڑیں گے آپ کسی اور صحابی کو نماز پڑھانے کا

ارشاد فرمائیں آپ نے فرمایا کہ حضرت ابوبکر صدیق کی امامت کا میں ہی نہیں کہہ رہا بلکہ ان کی امامت کا خداوند تعالیٰ نے بھی حکم دیا ہے حالانکہ شعیوں کی کتابوں میں ہے کہ جب امام پیدا ہوتا ہے تو معصوم اور حافظ قرآن پیدا ہوتا ہے اور امامت کرا سکتا ہے۔

اور تین سال کی عمر میں مصلیٰ پر کھڑا ہو کر نماز پڑھا سکتا ہے اور جب صدیق اکبر نے امامت کرائی تو حضرت امام حسن ؓ کی عمر آٹھ سال اور حضرت امام حسین ؓ کی عمر سات سال کی تھی۔ اگر بقول شعیہ دیکھا جائے تو امامت کے حقدار حسین تھے لیکن حضور نے امامت کے منصب پر کمالات و فضائل کو ملحوظ خاطر رکھ کر حضرت ابوبکر صدیق کو نماز باجماعت کا امام بنایا۔ نبی علیہ السلام ہجرت کی رات میں صدیق کے گھر تشریف لے گئے حضور ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے ایسی خوشبو عطا فرمائی تھی کہ جس جگہ ہوتے یا جس راہ پر گذر ہوتا خوشبوئے نبوت کی لپٹیں آتیں اور حضرت ابوبکر صدیق ؓ خوشبو محسوس کر کے اس طرح چل پڑتے حضرت ابوبکر صدیق ؓ گھر تشریف لائے تو حضور ﷺ کی خوشبو معلوم کی۔

حضور ﷺ نے فرمایا ابوبکر مجھے ہجرت کا حکم ہوا ہے اور میری ہجرت کے ساتھ تجھ ہی یاد فرمایا ہے۔ حضرت صدیق ؓ نے عرض کی آقا جی اللہ تعالیٰ نے میرا نام لے کر فرمایا ہے آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہاں تیرا نام اللہ نے لیا ہے اور ارشاد خداوندی ہے۔ اِذْ یَقُوْلُ لِصَاحِبِہٖ لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰہَ مَعَنَا یہ نہیں فرمایا اِنَّ اللّٰہَ مَعِیْ یا اِنَّ اللّٰہَ مَعَکَ بلکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ان اللہ معنا نبی علیہ السلام کی زندگی میں بے شمار سفر تھے لیکن سفر ہجرت اور سفر معراج یہ عجیب و غریب سفر تھا۔

سفر معراج میں آپ کے خصوصی یار حضرت جبرائیل تھے جو براق کے ذریعے آنحضور ﷺ کو ساتوں آسمانوں کا سفر کراتے ہوئے سدرۃ المنتہیٰ تک پہنچے اور سفر ہجرت میں حضرت ابوبکر صدیق ؓ نے آپ کو اٹھا کر غار ثور میں لے گئے غار ثور سے اپنے اونٹ پر سوار کر کے مدینہ طیبہ تک لے گئے۔ سفر و حضر اور غزوات میں ساتھ دیا غزوہ بدر میں آپ کی نگہبانی کا کافروں کے مقابلہ میں خدمت کا فریضہ خود ادا کیا۔ شعیہ کہتے ہیں کہ حضرت ابوبکر صدیق ؓ نے حضرت علی ؓ کی خلافت چھینی ہے لیکن شعیہ کتب کے باب القضاء فی ایام ابوبکر باب القضافی ایام عمر ؓ ان سب بزرگوں کے زمانہ میں حضرت علی ؓ قضاء کے عہدہ پر فائز تھے۔ اگر حضرت ابوبکر صدیق ؓ نے حضرت علی ؓ کا حق خلافت چھینا تھا تو حضرت علی ؓ نے عہدہ قضاء کو کیوں قبول کیا۔

حضرت عمر فاروق ﷺ نے اپنی خلافت کے ایام میں کئی بار بیرونی ممالک کے دورہ پر تشریف لے گئے اور اپنی خلافت نیابت حضرت علیؓ کے سپرد کر گئے اگر حضرت علیؓ خلافت کو اپنا حق جانتے تو واپس نہ کرتے۔

شیخ طوسیٰ جو غالبا" کیا عقیدہ رکھتا تھا خیر الخلائق بعد رسول اللہ علی۔ حضرت علی ؓ نے منادی کروائی اور بہت سے لوگ جمع ہو گئے تو آپ نے خطبہ پڑھا اور فرمایا خیر الخلائق بعد رسول اللہ ﷺ ابو بکر ؓ و بعد ابو بکر و عمرؓ اور ساتھ ہی حضرت علیؓ نے ارشاد فرمایا آج کے بعد جو شخص حضرت ابو بکر صدیقؓ اور حضرت عمرؓ پر مجھے فضیلت دے گا تو میں اسے درے لگاؤں گا حضرت فاطمہؓ کی زندگی میں حضرت علیؓ نے دوسری شادی نہیں کی جب حضرت فاطمہ کا انتقال ہوا تو آپ نے دوسری شادی کی۔

جب اللہ تعالیٰ نے بچہ عنایت فرمایا تو اس کا نام محمد رکھا' لوگوں نے مبارک باد پیش کی۔ تو آپ نے جواب دیا نام پوچھا فرمایا میں نے اس کا نام محمد رکھا ہے۔ دوسرا بیٹا اللہ تعالیٰ نے دیا لوگوں کی دعوت کی تو لوگوں نے مبارک باد پیش کی تو آپ نے جواب دیا لوگوں نے دریافت کیا کہ نام کیا ہے فرمایا ابو بکر' پھر تیسرا بیٹا اللہ تعالیٰ نے دیا تو حسب دستور لوگوں کی دعوت کی تو انہوں نے نام دریافت کیا آپ نے فرمایا عمر چوتھے کا نام عثمان اور پانچویں کا نام عباس رکھا۔

شیعہ کی مشہور گیارہ کتابوں کا حوالہ ہے اور یہ نام حضرت علیؓ نے اپنے بیٹوں کے رکھے ہیں اگر حضرت ابو بکر' عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم سے حضرت علی مرتضیٰؓ کو عداوت ہوتی تو وہ ایسے نام اپنے بیٹوں کے کیوں رکھتے۔ معلوم ہوا کہ فاتح خیبر کو خلفائے راشدین کے ان تینوں بزرگوں سے دلی محبت تھی۔ جس کی بناء پر اپنے بیٹوں کے لئے بھی یہ نام مرتب فرمائے یہ شیعہ جب کبھی کربلا کا ذکر کرتے ہیں تو ان مذکورہ حضرت علیؓ کے بیٹوں کا نام تک نہیں لیتے میدان کربلا سے جب حضرت زین العابدین زندہ واپس ہوائے کچھ عرصہ کے بعد ان کی شادی ہوئی خداوند تعالیٰ نے انہیں صاحب اولاد کیا تو فرمانے لگے میرے باپ حضرت علیؓ کے بیٹوں میں سے کوئے ایسے ناموں والا نہیں رہا اب میں اپنی اولاد کے نام ابو بکر' عمر اور عثمان رکھوں گا اور پھر یہ نام رکھے۔

صراط مستقیم کے بارے میں تفصیلی مضمون

وَاَنِ اعْبُدُوْنِیْ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِیْمٌ۔ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْهِمْ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْهِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ۔ آمین

ترجمہ! "اور عبادت کرو تم میرے اور یہ سیدھا راستہ ہے۔ ان کا راستہ جن پر تونے کرم کیا اور نہ ان کا جن پر غصے ہوا اور نہ ان کا جو بھک گئے"۔

بندہ جب وضو کر کے اپنے ہاتوں کو دربار خداوندی میں کھڑا ہوتا ہے اور سُبْحَانَکَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِکَ پوری ثناء پڑھتا ہے اور طرح طرح کی تعریفیں اپنے مولا کی بیان کرا ہے پھر بسم اللہ شریف پڑھ کر الحمد شریف شروع کر دیتا ہے اور اس انداز میں عجیب و غریب تعریفیں کرتا ہے پھر کہتا ہے اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ پڑھتا ہے اور نہایت عاجزی اور انکساری کی حالت میں تعریفیں ہی تعریفیں کر رہا ہے۔ ہو بہو منگتے کی طرح جس طرح ایک منگتا مانگتا ہے۔ جیتے رہو وسدے رہو۔ تمہاری سات پشتوں تک خیر رہے پھر کہتا ہے گھر والو میرے کشکول میں کچھ ڈال دو اسی طرح اللہ تعالیٰ کے ہاں سوالات کئے جاتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کا بندہ سوال کرتے کرتی یہاں تک عرض کرتا ہے غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْهِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ آمین یا اللہ جن لوگوں پر تیرا غضب ہوا ہے ان سے بچا۔ مَغْضُوْبٌ عَلَیْهِمْ یہود نصاری کفار اور منکرین وغیرہ کے لئے استعمال ہوا ہے اَنْعَمْتَ عَلَیْهِمْ وہ لوگ ہیں جن کی بابت قرآن کریم میں ارشاد گرامی ہے وَمَنْ یُّطِعِ اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ فَاُولٰٓئِکَ مَعَ الَّذِیْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَیْهِمْ مِّنَ النَّبِیّٖنَ الخ پھر بندہ کہتا ہے اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ

اسی کی بابت کچھ آیات درج کی جارہی ہیں جیسا کہ سورت یاسین میں ارشاد ہوتا ہے۔

وَامْتَازُوا الْیَوْمَ اَیُّهَا الْمُجْرِمُوْنَ اَلَمْ اَعْهَدْ اِلَیْکُمْ یٰبَنِیْٓ اٰدَمَ اَنْ لَّا تَعْبُدُوا الشَّیْطٰنَ اِنَّهٗ لَکُمْ عَدُوٌّ مُّبِیْنٌ وَّاَنِ اعْبُدُوْنِیْ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِیْمًا فَاتَّبِعُوْهُ وَلَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِکُمْ عَنْ سَبِیْلِهٖ ذٰلِکُمْ وَصّٰکُمْ بِهٖ لَعَلَّکُمْ تَتَّقُوْنَ

ترجمہ! "اور کہا یہ ہے راہ میری راہ سیدھی۔ سو اس پر چلو اور مت چلو کئی راہیں۔ پھر تم

کو بھٹکادیں اس کی راہ سے یہ کہہ دیا ہے میں نے تم کو شاید تم بچتے رہو" (پارہ 8 رکوع 4)

قُلْ اِنَّنِیْ هَدَانِیْ رَبِّیْ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ دِیْنًا قِیَمًا مِّلَّةَ اِبْرَاهِیْمَ حَنِیْفًا وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِیْنَ

ترجمہ! "تو کہہ مجھ کو دکھائی میرے رب نے راہ سیدھی دین صحیح ملت ابراہیم کا جو ایک طرف تھا اور نہ تھا شریک کرنے والوں میں سے" (پارہ 8 رکوع 7)

ایک نبی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں بتاتا ہوں فرماتے ہیں۔

قَالَ اِنِّیْ عَبْدُ اللّٰهِ اٰتٰنِیَ الْكِتٰبَ وَجَعَلَنِیْ نَبِیًّا وَجَعَلَنِیْ مُبٰرَكًا اَیْنَ مَا كُنْتُ وَاَوْصٰنِیْ بِالصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ مَا دُمْتُ حَیًّا میں آپ سے پوچھتا ہوں کہ کبھی بھینس نے کٹے کی کمائی کھائی ہے نہیں کبھی گائے نے بچھڑے کی کمائی کھائی ہے نہیں کھائی کٹے کو کھول دو بھینس کی بے تابی دیکھو۔ بچھڑے کو کھول دو گائے کی بے تابی دیکھو۔ لیکن ایک نبی کا بیٹا گم ہو گیا ہے لیکن نبی فرماتے ہیں اِنَّمَا اَشْكُوْا بَثِّیْ وَحُزْنِیْٓ اِلَی اللّٰهِ وَاَعْلَمُ مِنَ اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ یہ واقعہ کہ جب حضرت مریم علیہ السلام کی گود میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام پیدا ہوئے تو حضرت مریم جب بیٹے کو اٹھا کر قوم کے پاس لاتیں ہیں تو قوم یہی کہتی ہے لَقَدْ جِئْتِ شَیْئًا فَرِیًّا یٰٓاُخْتَ هٰرُوْنَ مَا كَانَ اَبُوْكِ امْرَاَ سَوْءٍ وَّمَا كَانَتْ اُمُّكِ بَغِیًّا فَاَشَارَتْ اِلَیْهِ قَالُوْا كَیْفَ نُكَلِّمُ مَنْ كَانَ فِی الْمَهْدِ صَبِیًّا اللہ تعالیٰ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو بلاتے ہیں آپ فرماتے ہیں قَالَ اِنِّیْ عَبْدُ اللّٰهِ اٰتٰنِیَ الْكِتٰبَ وَجَعَلَنِیْ نَبِیًّا وَّجَعَلَنِیْ مُبٰرَكًا اَیْنَ مَا كُنْتُ الخ

آگے ایک اور نبی کا ارشاد فرماتے ہیں وَتِلْکَ حُجَّتُنَا اٰتَیْنٰھَا اِبْرٰہِیْمَ عَلٰی قَوْمِہٖ نَرْفَعُ دَرَجٰتٍ مَّنْ نَّشَاۗءُ اِنَّ رَبَّکَ حَکِیْمٌ عَلِیْمٌ وَوَھَبْنَا لَہٗ اِسْحٰقَ وَیَعْقُوْبَ وَکُلًّا ھَدَیْنَا کی آیات مبارکہ نازل کرنے کے بعد فرمایا وَھَدَیْنٰھُمْ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ ذٰلِکَ ھُدَی اللّٰہِ یَھْدِیْ بِہٖ مَنْ یَّشَاۗءُ مِنْ عِبَادِہٖ وَلَوْ اَشْرَکُوْا لَحَبِطَ عَنْھُمْ مَّا کَانُوْا یَعْمَلُوْنَ

سورۃ یاسین میں صراط مستقیم کی بابت اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا یٰسٓ وَالْقُرْاٰنِ الْحَکِیْمِ اِنَّکَ لَمِنَ الْمُرْسَلِیْنَ اللہ تعالیٰ نے حضرت جبرائیل کو بلایا جبرائیل حاضر خدمت ہوئے عرض کی کیا کہوں فرمایا کہہ دو

یَا اِبْرٰہِیْمُ قَدْ صَدَّقْتَ الرُّءْیَا الخ یَا نُوْحُ اِنَّہٗ لَیْسَ مِنْ اَھْلِکَ اِنَّہٗ عَمَلٌ غَیْرُ صَالِحٍ فَلَا تَسْئَلْنِ مَا لَیْسَ لَکَ بِہٖ عِلْمٌ اِنِّیْ اَعِظُکَ اَنْ تَکُوْنَ مِنَ الْجٰھِلِیْنَ

ترجمہ! "اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے نوح وہ تیرے گھر والوں میں سے نہیں ہے اس کے گن اچھے نہیں ہیں پھر جو بات تجھ کو معلوم نہیں وہ مجھ سے مت مانگ میں تجھ کو نادانوں میں شریک ہونے سے روکتا ہوں"۔ (پارہ 12 رکوع 4)

یَا عِیْسٰی اِنِّیْ مُتَوَفِّیْکَ وَرَافِعُکَ اِلَیَّ وَمُطَھِّرُکَ مِنَ الَّذِیْنَ

وَاِذْ قَالَ اللّٰہُ یٰعِیْسَی ابْنَ مَرْیَمَ ءَاَنْتَ قُلْتَ لِلنَّاسِ اتَّخِذُوْنِیْ وَاُمِّیَ اِلٰھَیْنِ مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ قَالَ سُبْحٰنَکَ مَا یَکُوْنُ لِیْٓ اَنْ اَقُوْلَ مَا لَیْسَ لِیْ بِحَقٍّ اِنْ کُنْتُ قُلْتُہٗ فَقَدْ عَلِمْتَہٗ تَعْلَمُ مَا فِیْ نَفْسِیْ وَلَآ اَعْلَمُ مَا فِیْ نَفْسِکَ اِنَّکَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ

ترجمہ! اور جب کہے گا اللہ اے عیسیٰ مریم کے بیٹے تو نے کیا لوگوں کو کہا ٹھہرالو مجھ کو اور میری ماں کو معبود سوائے اللہ کے کہا تو پاک ہے مجھ کو لائق نہیں کہ کہوں ایسی بات جس کا مجھ کو حق نہیں اگر میں نے یہ کہا ہو گا تو تجھ کو ضرور معلوم ہو گا۔ تو جانتا ہے جو میرے جی میں ہے اور میں نہیں جانتا جو تیرے جی میں ہے۔ بے شک تو ہی ہے جاننے والا چھپی باتوں کا" (پارہ 7 رکوع 5)

يَا زَكَرِيَّا إِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلَامٍ اسْمُهُ يَحْيَىٰ لَمْ نَجْعَل لَّهُ مِن قَبْلُ سَمِيًّا

ترجمہ! اے زکریا ہم تجھ کو خوشخبری سناتے ہیں ایک لڑکے کی جس کا نام یحیٰی ہے نہیں کیا ہم نے پہلے اس نام کا کوئی یَا يَحْيَىٰ خُذِ الْكِتَابَ بِقُوَّةٍ وَآتَيْنَاهُ الْحُكْمَ صَبِيًّا

ترجمہ! "اے یحیٰی اٹھالے کتاب زور سے اور دیا ہم نے اس کو حکم کرنا لڑکپن میں" (پارہ 16 رکوع 4)

ان تمام مذکورہ انبیاء علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے نام لے کر مخاطب کیا اور ہمارے آقا. سرکار مدینہ ﷺ کے خطاب کی باری آئی تو خداوند قدوس نے فرمایا۔

يَاسِينَ وَالْقُرْآنِ الْحَكِيمِ إِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِينَ- يَا أَيُّهَا الرَّسُولُ بَلِّغْ مَا أُنزِلَ إِلَيْكَ مِن رَّبِّكَ اور کہیں فرمایا يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ شَاهِدًا وَمُبَشِّرًا وَنَذِيرًا اور کہیں فرمایا يَا أَيُّهَا الْمُزَّمِّلُ، يَا أَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ الغرض صراط مستقیم کے بارے بات ہو رہی ہے۔

اللہ تعالیٰ قرآن حکیم میں فرماتے ہیں

إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِينًا لِّيَغْفِرَ لَكَ اللَّهُ مَا تَقَدَّمَ مِن ذَنبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ وَيُتِمَّ نِعْمَتَهُ عَلَيْكَ وَيَهْدِيَكَ صِرَاطًا مُّسْتَقِيمًا

جیسے نوح علیہ السلام کے بارہ فرماتے ہیں

وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا نُوحًا إِلَىٰ قَوْمِهِ إِنِّي لَكُمْ نَذِيرٌ مُّبِينٌ - أَن لَّا تَعْبُدُوا إِلَّا اللَّهَ إِنِّي أَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيمٍ

ترجمہ! اور بے شک ہم نے نوح علیہ السلام کو اس کی قوم کی طرف بھیجا میں تم کو ڈرانے والوں ہوں ظاہر اور یہ کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کو نہ پوجو کیونکہ میں ڈرتا ہوں کہ تم کو عذاب کے دن کی تکلیف نہ ہو" (پارہ ۱۲ رکوع ۳)

وَإِلَىٰ عَادٍ أَخَاهُمْ هُودًا قَالَ يَا قَوْمِ اعْبُدُوا اللَّهَ مَا لَكُم مِّنْ إِلَٰهٍ غَيْرُهُ إِنْ أَنتُمْ إِلَّا مُفْتَرُونَ

ترجمہ! اور عاد کی طرف ہم نے ھود علیہ السلام کو بھیجا اس نے کہا اللہ تعالیٰ ہی کو پوجو۔ اس کے سوا تمہارا کوئی خدا نہیں تم کچھ نہیں مگر جھوٹ باندھتے ہو۔

وَاِلٰی ثَمُوْدَ اَخَاهُمْ صٰلِحًا قَالَ یٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَیْرُهٗ هُوَ اَنْشَاَكُمْ مِّنَ الْاَرْضِ وَاسْتَعْمَرَكُمْ فِیْهَا فَاسْتَغْفِرُوْهُ ثُمَّ تُوْبُوْا اِلَیْهِ اِنَّ رَبِّیْ قَرِیْبٌ مُّجِیْبٌ

ترجمہ! "اور ثمود کی طرف ہم نے ان کے بھائی کو بھیجا اس نے کہا بھائیو اللہ تعالیٰ کو پوجو اس کے سوا تمہارا کوئی سچا خدا نہیں ہے اس نے تم کو زمین سے نکالا اور زمین میں بسایا۔ تو اس کی بخشش چاہو پھر اس کی درگاہ میں توبہ کرو بے شک میرا مالک نزدیک ہے"۔ (پارہ ۱۲ رکوع ٦)

وَاِلٰی مَدْیَنَ اَخَاهُمْ شُعَیْبًا قَالَ یٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَیْرُهٗ وَلَا تَنْقُصُوا الْمِكْیَالَ وَالْمِیْزَانَ اِنِّیْ اَرٰىكُمْ بِخَیْرٍ وَّاِنِّیْ اَخَافُ عَلَیْكُمْ عَذَابَ یَوْمٍ مُّحِیْطٍ

ترجمہ! "اور ہم نے مدین قوم کی طرف اس کے بھائی شعیب کو بھیجا۔ اس نے کہا بھائیو اللہ کو پوجو اس کے سوا تمہارا کوئی سچا خدا نہیں اور ناپ اور تول میں فرق نہ کرو میں تو دیکھتا ہوں کہ تم آسودہ ہو اور مجھ کو تم پر ایسے دن کے عذاب کا ڈر ہے جو تم سب کو گھیر لے گا۔ (پارہ 12 رکوع 8)

حضرت ابراہیم علیہ السلام فرماتے ہیں۔

اِذْ قَالَ لِاَبِیْهِ وَقَوْمِهٖ مَا هٰذِهِ التَّمَاثِیْلُ الَّتِیْ اَنْتُمْ لَهَا عٰكِفُوْنَ

ترجمہ! "جب کہا اس نے اپنے باپ کو اور اپنی قوم کو یہ کیسی مورتیں جن پر تم مجاور بنے بیٹھے ہو"۔ (پارہ ۱۷ رکوع ۵)

یہ سب انبیائے کرام اپنی قوموں کو صراط مستقیم کی طرف ہی دعوت دیتے رہے انبیائے کرام میں سے ایک اور نبی کے بارے میں بتاتا چلوں وہ اللہ تعالیٰ کے نبی جیل میں جاتے ہیں لیکن ان کے علاوہ جیل میں کوئی بدکاری کر کے جاتا ہے کوئی ڈاکہ مار کر اور کوئی

قتل کر کے اور کوئی شراب پی کر اور کوئی دیگر جرائم کر کے جاتا ہے لیکن اللہ کی قدرت کہ یوسف علیہ السلام بدکاری سے بچنے پر جیل جاتے ہیں۔ جن کی بابت اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

وَلَمَّا بَلَغَ اَشُدَّهٗۤ اٰتَيْنٰهُ حُكْمًا وَّعِلْمًا وَكَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ ایسی آیات کے بعد حضرت یوسف علیہ السلام فرماتے ہیں وَاِلَّا تَصْرِفْ عَنِّيْ كَيْدَهُنَّ اَصْبُ اِلَيْهِنَّ وَاَكُنْ مِّنَ الْجٰهِلِيْنَ فَاسْتَجَابَ لَهٗ رَبُّهٗ فَصَرَفَ عَنْهُ كَيْدَهُنَّ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ایسے موقع پر حضرت یوسف علیہ السلام سے پہلے ہی دو آدمی موجود تھے اور اپنی زبان حال سے یہ کہہ رہے تھے گھوڑے شاہ، تانگے شاہ، کھوتی شاہ (یہ مثال کے طور پر ہیں) آپ نے ان کی ایسی باتوں کو سن کر ان کی اصلاح کرتے ہوئے فرمایا۔

يٰصَاحِبَيِ السِّجْنِ ءَاَرْبَابٌ مُّتَفَرِّقُوْنَ خَيْرٌ اَمِ اللّٰهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ مَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖۤ اِلَّاۤ اَسْمَآءً الخ جب کہ آج کے مسلمانوں کا یہ حال ہے کہ کوئی کہتا ہے کہ ہمارا امام بڑا ہے دوسرا کہتا ہے کہ ہمارا امام بڑا ہے۔ سیاہ اور کالے لباس والوں میں سے ایک نکلا اور کہنے لگا سب اماموں والے جھوٹے ہیں سب کے امام جھوٹے ہیں ایک امام ہی امام کائنات ہے وہ بڑا ہے۔ جیسے حدیث میں آتا ہے آپ ؐ خود ارشاد فرماتے ہیں اَنَا سَيِّدُ وُلْدِ اٰدَمَ وَلَا فَخْرَ حضرت یوسف علیہ السلام بھی صدیق ہیں يُوْسُفُ اَيُّهَا الصِّدِّيْقُ اَفْتِنَا فِيْ سَبْعِ بَقَرٰتٍ سِمَانٍ الخ حضرت ابراہیم بھی صدیق ہیں وَاذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ اِبْرٰهِيْمَ اِنَّهٗ كَانَ صِدِّيْقًا نَّبِيًّا امت میں حضرت ابوبکر صدیق بھی صدیق ہیں۔ جیسے اللہ رب العزت فرماتے ہیں۔ مَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ (الخ)

حضرت حبیب ؓ کو دشمنوں نے کئی دن تک بھوکا رکھا کھانا بند کر دیا تھا بھوکے رہنے پر مالکوں نے خیال کیا کہ مر گیا ہو گا گھر والوں کی لڑکی نے کہا میں دیکھتی ہوں کیا دیکھتی ہے حضرت حبیب ؓ انگور کھا رہے ہیں حالانکہ انگور کا موسم بھی نہ تھا اور انگور کا یہ خوشہ بڑے آدمی کے

سر کے برابر تھا۔ حدیث میں صراط مستقیم کے بارے میں آتا ہے۔ قَالَ خَطَّ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ والہ وسلم خَطًّا الحدیث وَاِنَّ بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ تَفَرَّقَتْ عَلٰی ثِنْتَیْنِ وَ سَبْعِیْنَ مِلَّۃً وَتَفْتَرِقُ اُمَّتِیْ عَلٰی ثَلَاثٍ وَّسَبْعِیْنَ مِلَّۃً

صراط مستقیم کے بارے میں کچھ آیات مندرجہ ذیل ہیں

اِنَّ اِبْرٰہِیْمَ کَانَ اُمَّۃً قَانِتًا لِّلّٰہِ حَنِیْفًا وَلَمْ یَکُ مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ شَاکِرًا لِّاَنْعُمِہٖ اِجْتَبٰہُ وَھَدَاہُ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ وَاٰتَیْنٰہُ فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَاِنَّہٗ فِی الْاٰخِرَۃِ لَمِنَ الصّٰلِحِیْنَ

ترجمہ! "بے شک ابراہیم لوگوں کا پیشوا تھا۔ خدا کا تابعدار بندہ ایک طرف والا اور وہ مشرک نہ تھا خدا کی نعمتوں کا شکر گزار اس کو اللہ نے چن لیا اور چلایا سیدھی راہ پر اور دی ہم نے دنیا میں اس کو خوبی اور وہ آخرت میں اچھے لوگوں میں ہے (پارہ ۱۴ رکوع ۱۲)

وَمَنْ یَّرْغَبُ عَنْ مِّلَّۃِ اِبْرٰہِیْمَ اِلَّا مَنْ سَفِہَ نَفْسَہٗ وَلَقَدِ اصْطَفَیْنٰہُ فِی الدُّنْیَا وَاِنَّہٗ فِی الْاٰخِرَۃِ لَمِنَ الصّٰلِحِیْنَ اِذْ قَالَ لَہٗ رَبُّہٗ اَسْلِمْ قَالَ اَسْلَمْتُ لِرَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَوَصّٰی بِھَا اِبْرٰہِیْمُ بَنِیْہِ وَیَعْقُوْبُ یٰبَنِیَّ اِنَّ اللّٰہَ اصْطَفٰی لَکُمُ الدِّیْنَ فَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ

ترجمہ! اور ابراہیم کے طریق سے وہی نفرت کرے گا جو احمق ہو گا اور ہم نے اس کو دنیا میں چن لیا۔ اور آخرت میں وہ نیک ہے جب پروردگار نے اس سے فرمایا کہ اسلام پر مضبوط ہو جاؤ تو کہنے لگا میں اللہ کا تابعدار بن گیا جو سارے جہان کا مالک ہے اور ابراہیم نے اپنے بیٹوں اور یعقوب نے بھی اپنے بیٹوں کو اسی دین کی وصیت کی کہ بیٹا اللہ تعالی نے تمہارے لئے یہ دین یعنی اسلام پسند کیا ہے تو مسلمان ہی ہو کر دنیا سے جانا" (پارہ 1 رکوع 14)

فکر آخرت کا دوسرا مضمون

کُلُّ مَنْ عَلَیْھَا فَانٍ وَّیَبْقٰی وَجْہُ رَبِّکَ ذُو الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ۔ یَسْئَلُہٗ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ کُلَّ یَوْمٍ ھُوَ فِیْ شَاْنٍ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ۔ سَنَفْرُغُ لَکُمْ اَیُّہَ الثَّقَلٰنِ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ یٰمَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ اِنِ اسْتَطَعْتُمْ

اَنۡ تَنۡفُذُوۡا مِنۡ اَقۡطَارِ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ فَانۡفُذُوۡا ؕ لَا تَنۡفُذُوۡنَ اِلَّا بِسُلۡطٰنٍ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ

ترجمہ! "جو کوئی زمین پر فنا ہونے والا ہے اور باقی رہے گی ذات تیرے رب بزرگی والا اور عظمت والا پھر کیا کیا نعمتیں اپنے رب کی جھٹلاؤ گے۔ اس سے مانگتے ہیں جو کوئی ہے آسمان اور زمین میں ہر روز اس کو ایک دھندا ہے پھر کیا کیا نعمتیں اپنے رب کی جھٹلاؤ گے ہم جلد فارغ ہونے والے ہیں تمہاری طرف بھاری قافلوں سے پھر کیا کیا نعمتیں اپنے رب کی جھٹلاؤ گے۔ اے گروہ جنوں اور انسانوں کے اگر تم سے ہو سکے تو نکل بھاگو آسمانوں اور زمین کے کناروں سے تو نکل بھاگو نہیں نکل سکیں گے مگر سند کے ساتھ پھر کیا کیا نعمتیں اپنے رب کی جھٹلاؤ گے"۔ جیسا کہ کوئی شاعر کہتا ہے

کسی ہور نوں ہور دی چاہ ہوسی
مینوں چاہ اس بدر منیر دی اے
جہدے نام دی شرم خدا کھاوے
جہدی انگلی چن نوں چیر دی اے

سابقہ آیات کی روشنی میں مرنے کے بعد کیا ہو گا کہ یہ جگ مٹھا اگلا کس ڈٹھا بالکل غلط ہے پیارے پیغمبر کے ایک صحابی نے اپنی جھولی میں کھجوریں ڈالیں ہوئیں تھیں اور کھجوریں کھا رہا تھا عرض کی آقا جنت کتنی دور ہے آپ ﷺ نے فرمایا جنت اس پہاڑ کے پیچھے ہے تو صحابی رسول نے کھجوریں ڈال دیں اور کہنے لگا وہاں ہی جا کر کھاؤں گا اس کا مطلب یہ ہے کہ یہ دنیا تحقیق دار فنا ہے اور اس میں دل نہیں لگانا چاہئے۔

یہ دنیا ہے تحقیق دار فنا
تو ہرگز کبھی اس میں دل مت لگا
نہ آیا کوئی جو کہ باقی رہا
نہ ساغر رہا نہ ساقی رہا

ایک صحابی جہاد پر گیا بیوی نے کہا واپس کب آؤ گے کہا میں جلدی واپس نہیں آؤں گا۔ ایک خاتون کو اپنے باپ کی بیماری کی خبر ملی جواب میں کہا میرا خاوند مجھے جاتے ہوئے اجازت دے کر نہیں گیا اس لئے میں معذور ہوں۔ دوبارہ اطلاع ملی پھر یہی جواب دیا پھر اطلاع ملی تو حضور ﷺ سے مسئلہ پوچھا گیا فرمایا کہ جس معاملہ کی اجازت خاوند نے نہیں دی۔ میں کیسے دے سکتا ہوں۔ پھر اس خاتون مذکورہ کو پیغام موصول ہوا کہ تمہارے باپ قضائے الٰہی سے فوت ہو چکے ہیں خاتون مذکورہ اپنے بھائیوں کو پیغام بھیجتی ہے کہ میرے باپ فوت شدہ کی میت کو میرے گھر سے لے کر جانا تاکہ میں اپنے والد کے مکھڑے کو دیکھ سکوں۔ باپ کی میت کو لایا گیا۔ دعا مانگی الٰہی میرے باپ کو معاف فرما دے امید ہے اللہ تعالیٰ نے معاف فرما دیا ہو گا۔ اسی بابت شاعر کہتا ہے۔

نہ گور سکندر نہ ہے قبر دارا
مٹے نامیوں کے نشان کیسے کیسے
رستم رہا زمین پہ نہ سام رہ گیا
مردوں کا آسمان تلے نام رہ گیا

حضرت سعدؓ کو ایک جنگ کے موقع پر تیر لگا اور ان کی رگ اکحل کٹ گئی تھی اور خون جاری ہو گیا دعا مانگتے ہیں الٰہی جب تک میں اپنے نبی کے دشمنوں کو قتل ہوتے نہ دیکھ لوں مجھے موت نہ دینا دعا قبول ہوئی خون تھم گیا بنی قریظہ کے لوگوں نے کہا کہ سعد ابن معاذ جو فیصلہ کریں گے ہمیں منظور ہے۔ حضرت سعدؓ نے فیصلہ فرمایا کہ بنی قریظہ کے مردوں کو قتل کیا جائے عورتوں' بچیوں اور بچوں کا غلام بنایا جائے اور صحابی مذکورہ فوت ہو گئے ان کا جنازہ کا وقت آیا۔

تو حضور ﷺ کے پاؤں زمین پر نہ ٹکتے تھے۔ صحابہ کرام نے پوچھا۔ اے اللہ کے رسول کیا بات ہے پاؤں میں کیا تکلیف ہے آپ ﷺ نے فرمایا پاؤں میں تو کوئی تکلیف نہیں البتہ حضرت سعدؓ کے جنازہ کے ساتھ فرشتے بہت زیادہ تعداد میں آئے ہیں۔ جس کی بناء پر

پاؤں رکھنے کی جگہ کم ہے دفن کرنے کے بعد حضور ﷺ استغفار پڑھ رہے تھے صحابہ کرام نے پوچھا تو حضور ﷺ نے فرمایا کہ سعد ابن معاذ کو قبر نے گھٹ دیا ہے دیکھو صحابی کا مقام لیکن کسی گناہ کی وجہ سے قبر نے گھٹ دیا ہے

حدیث میں آتا ہے سَبْعَةٌ يُظِلُّهُمُ اللّٰهُ فِي ظِلِّهٖ يَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلُّهٗ وَرَجُلٌ دَعَتْهُ اِمْرَأَةٌ ذَاتُ حَسَبٍ وَّجَمَالٍ فَقَالَ اِنِّيْ اَخَافُ اللّٰهَ۔ الحدیث مسلم شریف مترجم کے چھٹے باب میں تین آدمیوں کا واقع ہے جو کہ غار میں تھے اور غار کا منہ پتھر سے بند ہو گیا تھا۔ انہوں نے جو نیک اعمال اللہ تعالیٰ کی رضا مندی کے لئے کئے تھے۔ انہوں نے اپنے اعمال کے نام لے کر اللہ رب العزت سے التجا کی۔ تو اللہ تعالیٰ نے پتھر کو ہٹا دیا اور وہ تینوں آدمی غار سے باہر نکلنے میں کامیاب ہو گئے۔ باغیوں کے سلسلہ میں ارشاد فرمایا۔

اَلْيَوْمَ نَخْتِمُ عَلٰى اَفْوَاهِهِمْ وَتُكَلِّمُنَا اَيْدِيْهِمْ وَتَشْهَدُ اَرْجُلُهُمْ بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ

حساب و کتاب کے بارے میں حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ سب سے پہلے میرا حساب ہو گا۔ کہ جب میں دربار خداوندی میں حاضر ہوں گا تو اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائیں گے کہ اے میرے حبیب خیر سے آئے ہو آپ ﷺ فرمائیں گے جی ہاں پھر حضرت ابوبکر صدیق ؓ کا پھر حضرت عمر ؓ کا پھر حضرت علی ؓ کا حساب ہو گا حضرت علی نے حضور ﷺ سے پوچھا یارسول اللہ ﷺ حضرت عثمان ؓ کا حضور ﷺ نے فرمایا حضرت عثمان ؓ کا حساب نہیں ہو گا۔

اَرَضِيْتُمْ بِالْحَيٰوةِ الدُّنْيَا مِنَ الْاٰخِرَةِ (پارہ ۱۰ ابن کثیر صفحہ ۶۱)

کے تحت حضور ﷺ نے اپنی شہادت کی انگلی کی طرف اشارہ کر کے ارشاد فرمایا اس انگلی کو کوئی سمندر میں ڈبو کر نکالے اس پر جتنا پانی سمندر کے مقابلہ میں ہے اتنا ہی مقابلہ دنیا کا آخرت سے ہے۔ حضرت عمر بن عبدالعزیز بن مروان نے اپنے انتقال کے وقت کفن منگوایا۔ اسے دیکھ کر فرمایا بس میرا دنیا سے یہی حصہ ہے میں اتنا ہی دنیا سے لے کر جا رہا

ہوں۔ پھر پیٹھ پھیر کر فرمانے لگے اور رونے لگے ہائے دنیا تیرا حصہ تو بہت ہی کم ہے ہم تو دھوکے میں ہی رہے۔

اس فانی دنیا کی بے ثباتی اور ناپائیداری کی دو مثالیں ہیں تھانہ احمد یار کی طرف جانے والی سڑک پر ایک گاؤں چک نمبر(9) ہے یہ علاقہ منڈی عارفوالہ کا واقع ہے یہاں ایک لڑکا میٹرک میں پڑھتا تھا سالانہ امتحان شروع ہونے والے تھے۔ رات اپنے ایک دوست کی بیٹھک میں دیر تک سکول کا کام کرتا رہا۔ جب نیند آئی اور وہ گیارہ بجے کے قریب گھر جانے لگا اور اپنے دوست کو کہا کہ میں جاتا ہوں اور اگر مجھے صبح اٹھنے میں دیر ہو جائے تو مجھے اٹھا لینا اس نے کہا بہت اچھا اور وہ اپنے گھر جا کر سو گیا جب صبح ہوئی تو یہ دوسرا لڑکا اپنے اس ساتھی کو بلانے کے لئے ان کے گھر گیا اور اس کے گھر والوں سے پوچھا انہوں نے کہا کہ وہ تمہارے گھر سے آیا ہی نہیں جب بیٹھک کا دروازہ کھولا تو معلوم ہوا کہ سویا پڑا ہے کئی مرتبہ بلانے کے بعد رضائی ایک طرف کی تو معلوم ہوا کہ سویا گیا ہے بلکہ اپنے معبود حقیقی کے ہاں پہنچ گیا ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

دوسری مثال یہ ہے کہ ریاست بہاولنگر میں ایک خاندان میں شادی تھی اور شادی والوں کا ایک رشتہ دار ان سے ناراض تھا اس کو منانے کی بڑی کوشش کی لیکن وہ بڑی مشکل کے ساتھ رضامند ہوا دوسرے دن بارات جانی تھی۔ رات کو موچی کے پاس گیا کہ راتو رات مجھے جوتا تیار کر دو تاکہ میں دن کو جوتا پہن کر بارات کے ساتھ جا سکوں اور کاریگری کو جوتی کی قیمت 150 روپے پہلے ادا کر دیئے اور تاکید کی کہ زیادہ رقم پیشگی اس لئے دے رہا ہوں کہ صبح جوتا تیار رہ جائے۔ ایک طرف صبح شادی والوں کی طرف سے منادی ہو رہی تھی کہ جن آدمیوں نے برات کے ساتھ جانا ہے وہ تیار ہو جائیں اور دوسری طرف اس جوتی والے کی منادی ہو رہی ہے کہ فلاں آدمی فوت ہو گیا ہے۔ لہذا اس کے کفن و دفن اور نماز جنازہ کی تیاری کرو اور تیاری کی جا رہی ہے جنازہ کے مقررہ ٹائم کا بعد میں اعلان ہو گا۔

آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات حسرت آیات کی طرف اشارہ

بے کر زندہ ہوندے نبی اللہ تے فاطمہ کیوں کرلاوے
بابل دے گیا وچھوڑا تے اج کس نوں حال سناوے
حسنؓ حسینؓ نواسے دویں ہوئے بے چین بے چارے
نانے باہجھ نواسیاں تائیں راتاں دن دہاڑے
بلال پیارے چھڈی اذان تے چھڈیا شہر مدینہ
رخصت ہو گئے شام ملک وچ تے پایا کفن دفینہ
اباجان پیارے میرے کیہڑا باجوں تیرے
کون دیوے گا تسلی تے ونڈے گا غم میرے
اباجاں پیارے میرے ایہہ گل مینوں دس جائیں
پھر کدوں نوں مڑ کے آسیں اندر انہیں جائیں
تے وسدا اے اج شہر مدینہ سنجا پیا چفیرے
لے چل مینوں نال توں اپنے اے باپ پیارے میرے
تے ہتھ یتیماں دے سر اتے پھیرے گا ہون کیڑا
میں بھی اج یتیم ہوئی آ پایا ای باپ وچھوڑا
بیٹی پیاری دل دا ٹکڑا ایہہ اعرابی نائیں
ایہہ جو کردا یتیم بالاں تائیں اج کرن تساں نوں آیا
ماں پیو کولوں بال نمانے لے جاوے زور لگا کے
اج حسن حسین آیا نے میتھوں جدا کرن نوں آیا
اج عائشہ، حفصہ، زینت تائیں بیوہ کر دکھلایا
اج تینوں مینوں بیٹی پیاری نوں دکھ بھاون آیا

آباد کنندہ ہے قبراں تائیں تے شہراں کرے اجاڑے

ایہہ موت پیالہ پلاوسے سبھناں اج مینوں پلاون آیا

آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دفنانے کے بعد حضرت فاطمہ کہتی ہیں

انس بلال نبی دے او یارو نبی کتھے چھڈ آئے

ایڈے سوہنے مکھڑے تائیں کیونکر اندر خاک چھپائے

وے تسی وی او پاک نبی تھیں جاناں گھول گھماندے

پھر دسو کیوں یار یاراں نوں اندر خاک چھپاندے

وس نہ رہ گیا کچھ ساڈے تے جدوں ورت گئیاں تقدیراں

ہوش حواس گم ہو گئے تے بھل گئیاں تقدیراں

سن سن زاری نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھیں اکھیں نہر بھاون

ہو لاچار تمامی اگھوں اے جواب سناون

بابے شاہ دولہ کے بارے میں بعض لوگوں کا عجیب عقیدہ

وچ گجراتے اک دولہ سی رہندا شکلاں خوب وگاڑے

شکلاں دی اور جڑ پیا پٹے تے سچا نہ بدلاوے

نک منہ متھا ہتھ پیر دولہ خوب بناوے

سر بناون دی واری اوے تے مک مثالہ جاوے

قبر کیا کہتی ہے

آویں ساتھی لے کے نی ایہہ قبر تینوں آکھدی

میں وی تیرے واسطے وچھائی خاک دی

اج تینوں آوند نہ سمجھ میری بات دی

کناں کولوں لگندا ای میرا سمجھاونا

رویں گیں جندے ویلا ہتھیں نہیں آوناں

وقال الذین کفروا لا تسمعوا لھذا القران والغوفیه (پاره ۲۸ رکوع ۱۸)

یایھا النبی اذا جائک المومنات یبایعنک علی ان لا (پاره ۲۸ رکوع ۸)

ان المسلمین والمسلمت والمومنین والمومنات (پاره ۲۲ رکوع ۲)

ومن یعمل من الصلحت من ذکر او انثی وھو مومن (پاره ۵ رکوع ۱۵)

وان لکم فی الا نعام لعبر ۃ نسقیکم مما فی بطونها ولکم فیها (پاره ۱۸ رکوع ۱)

انما یرید الله لیذھب عنکم الرجس اھل البیت وطھرکم (پاره ۲۲ رکوع ۱)

الله الذی رفع السموات والا رض

او صلاح بین الناس ومن یفعل ذالک ابتغا مرضات الله (پاره ۵ رکوع ۱۴)

عسی ربه ان طلقکن ان یبدله ازاجا خیرا من کن (پاره ۲۸ رکوع ۱۹)

وعنده مفاتح الغیب لا یعلمھا الا ھو ویعلم (پاره ۷ رکوع ۱۳)

وقرن فی بیوتکن ولا تبرجن تبرج الجاہلیت (پاره ۲۲ رکوع ۱)

وکاین من دابته لا یحمل رزقھا الله یرزقھا (پاره ۲۱ رکوع ۲)

یایھا النبی قل لا زواجک وبنتک ونساء المومنین (پاره ۲۲ رکوع ۵)

فارتقب یوم تات السماء بدخان مبین یغشی الناس (پاره ۲۵ رکوع ۱۴)

والذین یوتون ما اتو وقلوبھم وجلته انھم الی (پاره ۱۸ رکوع ۴)

ازفت الا زفت لیس لھا من دون الله کاشفه (پاره ۲۷ رکوع ۷)

ان الذین کفرو لو ان لھم ما فی الا رض جمیعا ومثله معه (پاره ٦ رکوع ۱۰)

فاذا جائت الصاخه یوم یفر المومن اخیه وامه (پاره ۳۰ رکوع ۵)

یسئلونک عن الساعه ایان مرساھا قل انما علمھا (پاره ۹ رکوع ۱۳)

قل لا اقول لکم عندی خزائن الله ولا اعلم الغیب (پاره ۷ رکوع ۱۱)

وما اتیتم من الربا لیربو فی اموال الناس (پارہ ۲۱ رکوع ۷)

ومن یبتغ غیر الاسلام دینا فلن یقبل منہ وھو فی الاخرۃ (پارہ ۳ رکوع ۱۷)

قل لا یعلم من فی السموات والارض الغیب (پارہ ۲۰ رکوع ۱)

انک لا تسمع الموت ولا تسمع الصم الدعا (پارہ ۲۰ رکوع ۲)

وما انت بھدی العمی عن ضللتھم (پارہ ۲۰ رکوع ۲)

وقالوا ربنا انا اطعنا سادتنا وکبرانا (پارہ ۲۲ رکوع ۵)

اولم یروالی ما خلق اللہ من شی (پارہ ۱۴ رکوع ۱۲)

ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلتہ فاتقو (پارہ ۴ رکوع ۴)

یقول الذین استضعفوا الذین استکبروا (پارہ ۲۲ رکوع ۱۰)

ان یکن منکم عشرون صابرون یغبلو مائتین (پارہ ۱۰ رکوع ۵)

الذین امنوا یقاتلون فی سبیل اللہ والمستصعفین (پارہ ۵ رکوع ۷)

ازن للذین یقتلون بانھم ظلموا وان اللہ (پارہ ۱۷ رکوع ۱۳)

الن یکفیکم ان یمدکم ربکم بثلثتہ الاف (پارہ ۴ رکوع ۴)

ویسئلونک عن المحیض قل ھواذی (پارہ ۲ رکوع ۱۲)

لقد نصنرکم اللہ فی مواطن کثیرۃ ویوم حنین (پارہ ۱۰ رکوع ۱۰)

کم من فئتہ قلیلہ غلبت علی فتنہ کثیرۃ (پارہ ۲ رکوع ۱۷)

ثم لم یرتابوا وجاھدوا باموالھم وانفسھم (پارہ ۲۶ رکوع ۱۴)

فضل اللہ المجاہدین باموالھم وانفسھم (پارہ ۵ رکوع ۱۰)

یایھا الذین امنوا ارکعوا واسجدوا واعبدوا (پارہ ۱۷ رکوع ۱۷)

وجاھدوا فی اللہ حق جھادہ ھواجتبکم (پارہ ۱۷ رکوع ۱۷)

واذا مس الانسان الضر دعانا لجنبہ (پارہ ۱۱ رکوع ۷)

انفروا خفافا وثقالا وجاھدوا باموالکم (پارہ ۱۰ رکوع ۱۲)

واذا بشر احدھم بالانثی ظل وجھہ (پارہ ۱۴ رکوع ۱۳)

وقتلوا وقتلوا لاکفرن عنھم سیاتھم (پارہ ۴ رکوع ۱۱)

ان اللہ اشتری من المومنین انفسھم واموالھم (پارہ ۱۱ رکوع ۳)

تومنون باللہ ورسولہ وتجاھدون فی سبیل اللہ (پارہ ۲۸ رکوع ۱۰)

یایھا النبی جاھد الکفار والمنفقین واغلظ (پارہ ۲۸ رکوع ۲۰)

مثل الذین ینفقون اموالھم فی سبیل اللہ کمثل (پارہ ۳ رکوع ۴)

لن تنالوا البر حتی تنفقوا مما تحبون وما تنفقو (پارہ ۴ رکوع ۱)

وھو الذی انشا جنت معروشت وغیر (پارہ ۸ رکوع ۴)

ومنھم من عھد اللہ لئن اتنا من فضلہ (پارہ ۱۰ رکوع ۱۶)

انما المومنون الذین اذا ذکر اللہ وجلت (پارہ ۹ رکوع ۱۵)

انما یخشی اللہ من عبادہ العلمواان اللہ (پارہ ۲۲ رکوع ۱۶)

لہ معقبت من بین یدیہ ومن خلفہ (پارہ ۱۳ رکوع ۸)

وللہ علی الناس حج البیت من استطاع الیہ (پارہ ۴ رکوع ۱)

وقال اللہ انی معکم لئن اقمتم الصلوۃ واتیتم (پارہ ۶ رکوع ۷)

رجال لا تلھیھم تجارۃ ولا بیع عن زکر اللہ (پارہ ۱۸ رکوع ۱۱)

قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ (پارہ ۳ رکوع ۱۲)

افغیر اللہ ابتغی حکما وھو الذی انزل الیکم (پارہ ۸ رکوع ۱)

افغیر دین اللہ یبغون ولہ اسلم من فی السموات (پارہ ۳ رکوع ۱۷)

وقالوا مال ھذا الرسول یاکل الطعام ویمشی (پارہ ۱۸ رکوع ۱۶)

یایھا الذین امنوان من ازواجکم واولادکم (پارہ ۲۸ رکوع ۱۶)

ویرزقه من حیث لا یحتسب ومن یتوکل علی الله (پارہ ۲۸ رکوع ۱۷)

وما اتکم الرسول فخذوه وما نھکم عنه فانتھو (پارہ ۲۸ رکوع ۴)

یایھا الذین امنوا اتقوا الله وقولو قولا (پارہ ۲۲ رکوع ٦)

واذا سمعوا ما انزل الی الرسول تری اعلینھم (پارہ ۷ رکوع ۱)

الله نزل احسن الحدیث کتبا متشابھا (پارہ ۲۳ رکوع ۱۷)

ویخرون للاذقان یبکون ویزیدھم خشوعا (پارہ ۱۵ رکوع ۱۲)

والذین اذا ذکروا بایت ربھم له (پارہ ۱۹ رکوع ۴)

واذا قری القران فاستمعوا له وانصتوا (پارہ ۹ رکوع ۱۴)

یایھا الذین امنوا لا تتخذوا الیھود والنصری (پارہ ٦ رکوع ۱۲)

یایھا الذین امنوا لا تتخذوا عدوی (پارہ ۲۸ رکوع ۷)

فسوف یاتی الله بقوم یحبھم ویحبونه (پارہ ٦ رکوع ۱۲)

ھوالذی خلقکم من تراب ثم من (پارہ ۲۴ رکوع ۱۲)

والمطلقت یتربصن بانفسھن ثلثه (پارہ ۲ رکوع ۱۲)

ومن یفعل ذلک یلق اثاما (پارہ ۱۹ رکوع ۴)

ولما جاء موسی لمیقاتنا وکلمه ربه (پارہ ۹ رکوع ۷)

الا من تاب وامن وعمل عملا صالحا (پارہ ۱۹ رکوع ۴)

وسارعوا الی مغفیرة من ربکم وجنه (پارہ ۴ رکوع ۵)

لیتفقھو فی الدین ولینذروا قومھم (پارہ ۱۱ رکوع ۴)

قل یعبا الذین امنوا اتقوا ربکم (پارہ ۲۳ رکوع ۱٦)

ولقد خلقنا الانسان من سلله من طین (پارہ ۱۸ رکوع ۱)

فکفرت بانعم الله فاذاقھا الله لباس (پارہ ۱۴ رکوع ۱۲)

ولا تقتلوا اولادکم خشیہ املاق (پارہ ۱۵ رکوع ۴)

واوفوا بالعھد ان العھد کان مسئولا (پارہ ۱۵ رکوع ۴)

وقالوا لن نومن لک حتی تفجر لنا من (پارہ ۱۵ رکوع ۱۰)

اقترب الناس حسابھم وھم فی (پارہ ۱۷ رکوع ۱)

لقد جاءکم رسول من انفسکم عزیز (پارہ ۱۱ رکوع ۵)

یایھا الذین امنوا ارکعوا واسجدوا (پارہ ۱۷ رکوع ۱۷)

انما یوفی الصبرون اجرھم بغیر حساب (پارہ ۲۳ رکوع ۱۶)

تبرک الذی نزل الفرقان علی عبدہ (پارہ ۱۸ رکوع ۱۶)

ولتکن منکم امتہ یدعون الی الخیر (پارہ ۴ رکوع ۲)

واتخذوا من دونہ الھہ لا یخلقون شیا (پارہ ۱۸ رکوع ۱۶)

کنتم خیر امہ اخرجت للناس تامرون (پارہ ۴ رکوع ۳)

لا یمسہ الا المطھرون تنزیل من رب (پارہ ۲۷ رکوع ۱۶)

لنذیقنھم من العذاب الادنی دون (پارہ ۲۱ رکوع ۱۵)

بلی من کسب سیتہ واحاطت بہ خطیہ (پارہ ۱ رکوع ۸)

اقتربت الساعہ وانشق القمروان یروا (پارہ ۲۷ رکوع ۸)

لقد جاءکم رسول من انفسکم عزیز علیہ (پارہ ۱۱ رکوع ۵)

الذی جعل لکم الارض فراشا والسماء (پارہ ۱ رکوع ۳)

ان فی خلق السموت والارض واختلاف الیل (پارہ ۲ رکوع ۴)

یایھا الناس کلوا مما فی الارض حللا طیبا (پارہ ۲ رکوع ۵)

قال رب انی یکون لی غلام وقد (پارہ ۳ رکوع ۱۲)

الم احسب الناس ان یترکوان یقولو (پارہ ۲ رکوع ۱۳)

ما نعبدھم الا لیقربونا الی اللہ زلفی (پارہ ۲۳ رکوع ۱۵)

یوم نحشر المتقین الی الرحمن وفدا (پارہ ۱۶ رکوع ۹)

قل ما کنت بدعا من الرسل وما ادری (پارہ ۲۶ رکوع ۱)

رسول کریم ﷺ کا اپنے حق میں بطور خود اور ذاتی طور پر علم غیب سے انکار۔

یایھا الذین امنوا اطیعوا اللہ واطیعو رسول (پارہ ۲۶ رکوع ۸)

ومن یطیع اللہ ورسولہ یدخلہ جنت (پارہ 26 رکوع 10)

دعوا اللہ مخلصین لہ الدین لئن انجیتنا (پارہ 11 رکوع 8)

ھنالک تبلوا کل نفس ما اسلفت (پارہ 11 رکوع 8)

آیت مذکورہ کے تحت حشر کی ہولناکیوں میں پسینہ اس قدر ہوگا جس میں کشتیاں چل سکیں گئیں۔

ویھدی من یشاء الی صراط مستقیم (پارہ 11 رکوع 8)

قل اننی ھدانی الی صرط مستقیم (پارہ 8 رکوع 7)

وسبق الذین کفروا الی جھنم زمرا (پارہ 24 رکوع 5)

قال فبمھا اغویتنی لا قصدن لھم فراطک (پارہ 8 رکوع 9)

فمن کان یرجو لقا ربہ فلیعمل (پارہ 16 رکوع 3)

آیت مذکورہ کے تحت جو لوگ ننگے دھڑنگے پھرتے ہیں اور لوگ ان کو ولی سمجھتے ہیں درحقیقت وہ ولی الشیطان ہیں۔

ان اولیاوہ الا المتقون ولکن اکثرھم (پارہ 9 رکوع 18)

اللہ ولی الذین امنوا یخجھم من الظلمت (پارہ 3 رکوع 2)

آیت مذکورہ کا بھی اللہ اور اولیاء اللہ کے تعارفی مضمون کے ساتھ تعلق ہے۔

الا خلا یومئذ بعضھم لبعض عدوا الا (پارہ 25 رکوع 12)

انما ولیکم الله ورسوله والذین امنوا (پارہ 6 رکوع 13)

ویقولون ہولا شفعاونا عندالله (پارہ 11 رکوع 7)

یایہا الذین امنوا اتقوالله وابتغوالیه (پارہ 6 رکوع 10)

ولا تفسدوا فی الارض بعد اصلاحہا ذالکم خیرلکم (پارہ 8 رکوع 17)

وما عملت من سوتودلوان بینہا وبینه (پارہ 3 رکوع 11)

فیہا فوج سالہم خزنتہا الم یاتکم نذیر (پارہ 29 رکوع 1)

واما من خاف مقام ربه ونہی النفس (پارہ 30 رکوع 4)

ان للمتقین مفازا حدائق واعنابا وکواعب (پارہ 30 رکوع 2)

والذین اذا فعلوفاحشته وظلموانفسہم (پارہ 4 رکوع 5)

ولا تکونوا کالذین خرجوا من دیارہم (پارہ 10 رکوع 2)

آیت مذکورہ کے تحت دولہا کا ہمراہ سواری کے شہر یا گاؤں میں پھرانا جائز نہیں۔

اذ یریکہم الله فی منامک قلیلا ولوارئکہم (پارہ 10 رکوع 1)

کالذی ینفق ماله رئا الناس ولا (پارہ 3 رکوع 4)

ہل اتک حدیث ضیف ابراہیم المکرمین (پارہ 26 رکوع 18)

ولقد جاءت رسلنا ابراہیم بالبشری قالوا (پارہ 12 رکوع 7)

وقالت الیہود عزیز ابن الله وقالت النصری (پارہ 10 رکوع 11)

ذالک من انباء الغیب نوحیه الیک وما کنت (پارہ 13 رکوع 5)

وما ارسلنا من قبلک من رسول الا نوحی (پارہ 17 رکوع 2)

ولا تدع من دون الله مالا ینفعک ولا یفرک (پارہ 11 رکوع 16)

ہوالذی یسرکم فی البر والبحر حتی اذا کنتم (پارہ 11 رکوع 8)

قل لمن الارض ومن فیہا ان کنتم تعلمون (پارہ 18 رکوع 5)

یایها الناس اذکروا نعمت اللہ علیکم ھل من (پارہ ۲۲ رکوع ۱۳)

یھب لمن یشاء اناثا ویھب لمن یشاء (پارہ 25 رکوع 6)

ما نعبدھم لا الیقربونا الی اللہ زلفی ان اللہ (پارہ 23 رکوع 15)

وما اھل لغیر اللہ بہ والمنخنققہ والموقودہ (پارہ 6 رکوع 5)

ان الذین عند اللہ الاسلام وما اختلف (پارہ 3 رکوع 10)

تبلیغ کے بارے میں

یایھا المدثر قم فانذر ○ بلغ ما انزل الیک ○ فادع واستقم کما امرت ○ فذکر بالقران من یخاف وعید

حضرت علیؓ کو ایک مرتبہ حضور ﷺ نے فرمایا اے علی تمہاری کوشش سے ایک آدمی کا بھی دین حق قبول کرلینا دنیا کی بڑی سے بڑی دولت سے بڑھ کر ہے۔ (صحیح مسلم)

لینذر من کان حیا ویحق القول علی الکفرین (پارہ ۲۳ رکوع ۴)

لتنذر ام القری ومن حولھا وتنذر (پارہ ۲۵ رکوع ۲)

ھذا بلغ للناس ولینذ ربہ ولیعلموا (پارہ ۱۳ رکوع ۱۹)

ادع الی سبیل ربک بالحکمہ الحسنہ (پارہ 14 رکوع 22)

فاعرض عنھم وعظھم اقل لھم فی انفسھم (پارہ ۵ رکوع ۶)

ان الدار الاخرۃ لھی الحیوان لو کانو یعملون (پارہ ۲۱ رکوع ۳)

ومن اراد الاخرۃ وسعی لھا سعیھا وھو (پارہ 15 رکوع 2)

تلک الدار الاخرۃ نجعلھا للذین لا یردون (پارہ 20 رکوع 12)

واتل علیھم نبا الذی اتینہ ایتنا فانسلخ (پارہ 9 رکوع 12)

حرمت علیکم المیتہ والدم ولحم الخنزیر (پارہ 6 رکوع 5)

کالذی ینفق مالہ رئا الناس ولا یومن (پارہ ۳ رکوع ۴)

سابقوا الی مغفرۃ من ربکم وجنہ عرضھا (پارہ 27 رکوع 19)

واذا تخلق من الطین کھیہ الطیر باذنی فتنفخ (پارہ 7 رکوع 5)

فلما اتھما صالحا جعلا لہ شرکاء فیھا (پارہ 9 رکوع 14)

آیت مذکورہ پر برحاشیہ معجزہ نما قرآن شریف مترجم میں شرک فی التسمیہ کی تردید نبی بخش عبدالرسول عبدالکعبہ مراد بخش وغیرہ شرکیہ نام ہیں۔

قل ادعوا اللہ اوادالرحمان ایاما تدعوا فلہ (پارہ 15 رکوع 14)

وانکحوا الایامی منکم والصلحین من عبادکم (پارہ 18 رکوع 10)

وان یمسسک فلا کاشف لہ الا ھو (پارہ ۱۱ رکوع ۱۶)

معجزہ نما کلام قرآن شریف برحاشیہ پر آنحضرت ﷺ کا ابن عباس کو فرمانا

وان یمسسک اللہ بغیر فلا کاشف لہ الا ھو (پارہ 7 رکوع 8)

حضور ﷺ کا ابن عباس ؓ کو فرمانا کہ اگر تمام مخلوق جمع ہو کر تجھ کو فائدہ پہنچانا چاہیں۔ تو اللہ کے حکم کے بغیر کوئی فائدہ نہیں پہنچا سکیں گئیں۔ حاشیہ میں یہ دعا مذکور ہے جو حضور ﷺ پنج گانہ نماز کے بعد کیا کرتے تھے۔

اللھم لا مانع لما اعطیت ولا مطعی لما منعت انا انزلنہ فی لیلہ مبرکہ انا کنا منذرین (پارہ ۲۵ رکوع ۱۴)

وکذلک اوحینا الیک روحا من امرنا وما کنت (پارہ 25 رکوع 6)

لا تجد قوما یومنون باللہ والیوم الاخر یوادون (پارہ 28 رکوع 3)

قل لئن اجتمعت الانس والجن علی ان یاتو (پارہ 15 رکوع 10)

ویوم یعض الظالم علی یدیہ یقول یلیتنی (پارہ 19 رکوع 1)

آیت مذکورہ بدعات کی تردید میں بیان کرنا

لا تجعلوا دعاء الرسول بینکم کدعا بعضکم (پارہ 18 رکوع 15)

وتوبوا الی اللہ جمیعا ایہ المومنون لعلکم (پارہ 18 رکوع 10)

وقولھم انا قتلنا المسیح عیسی ابن مریم رسول (پارہ ٦ رکوع ٢)

لقد کفر الذین قالوا ان اللہ ھو المسیح ابن (پارہ 6 رکوع 7)

قل ھو القادر علی ان یبعث علیکم عذابا من (پارہ 7 رکوع 14)

افامن اھل القری ان یاتیھم باسنا ضحی (پارہ 9 رکوع 5)

قالوا اوزینا من قبل ان تاتینا ومن بعد (پارہ 9 رکوع 5)

واختار موسی (پارہ 9 رکوع 9)

وسئلھم عن القریہ التی کانت حاضرۃ البحر (پارہ 9 رکوع 11)

واذ قالت امہ منھم لہ تعظون قوما اللہ (پارہ 9 رکوع 11)

ولا ضلنھم ولا منینھم ولا مرنھم فلیبتکن (پارہ 5 رکوع 15)

والذی ھو یطعمنی ویسقین واذا مرضت فھو (پارہ 19 رکوع 9)

وفی انفسکم افلا تبصرون وفی السماء رزقکم وما (پارہ 26 رکوع 18)

ان الانسان خلق ھلوعا اذا مسہ اشر (پارہ 29 رکوع 7)

یایھا الذین امنوا استجیبوا اللہ وللرسول (پارہ 9 رکوع 17)

قدیسوا من الاخرۃ کما یئس الکفار من (پارہ 28 رکوع 8)

آیت مذکورہ کا معنی بریلوی یہ کرتے ہیں۔ کہ جو لوگ قبروں والے بزرگوں سے مانگنے میں نا امید ہیں وہ کافر ہیں یہ بالکل غلط ہے بلکہ اصل معنی یہ ہے کہ زندہ کافر اپنے مرد کافروں کے دوبارہ زندہ ہونے سے مایوس ہو چکے ہیں۔ (حوالہ تفسیر ابن کثیر پارہ 28 رکوع 8)

یایھا الذین امنوا توبوا الی اللہ توبتہ نصوحا (پارہ 28 رکوع 20)

التائبون العبدون الحامدون السائحون (پارہ 11 رکوع 3)

وکل انسان الزمنہ طائرۃ فی عنقہ ونخرج (پارہ 15 رکوع 2)

قال اریتک ھذاالذی کرمت علی لئن (پارہ 15 رکوع 7)

وانذرھم یوم الا زفہ اذاالقلوب لدی (پارہ 24 رکوع 7)

اللہ الذی جعل لکم الانعام لترکبوا منھا (پارہ 24 رکوع 14)

سبحن الذی سخرلنا ھذا وما کنا لہ مقرنین (پارہ ۲۵ رکوع ۷)

آیت مذکورہ اور مندرجہ بالا کئی آیتوں میں اللہ تعالٰی کے انعامات کے بارے میں

وضرب اللہ مثلا قریہ کانت امنہ مطمئنہ (پارہ ۱۴ رکوع ۲۱)

فکلوا مما رزقکم اللہ حللا طیبا واشکروا نعمت (پارہ 14 رکوع 21)

فاذا نفخ فی الصور فلا انساب بینھم یومئذ (پارہ 18 رکوع 6)

فمن ثقلت موازینہ فاولئک ھم المفلحون (پارہ 18 رکوع 6)

ومن یطع اللہ ورسولہ ویخش اللہ ویتقہ (پارہ 18 رکوع 13)

ما ھذہ التماثیل التی انتم لھا عاکفون (پارہ 17 رکوع 5)

برحاشیہ آیت مذکورہ معجزہ نما کلاں قرآن مجید میں بروائت حضرت علی رضی اللہ عنہ شطرنج یا تاش کھیلنے کی مذمت

وعلمک مالم تکن تعلیم وکان فضل اللہ (پارہ 5 رکوع 14)

من عمل صالحا من زکرا اوانثی وھومومن (پارہ 14 رکوع 19)

اولئک الذین یدعون یبتغون الی ربھم (پارہ 15 رکوع 6)

آیت مذکورہ میں مقرب بندوں کو مرنے کے بعد وسیلہ بنانا ناجائز ہے حوالہ مولانا احمد رضا خاں بریلوی کا مترجم حاشیہ سے

ولا تنازعو فتفشلو وتذھب ریحکم واصبروا ان (پارہ 10 رکوع 1)

واتو حقہ یوم حصادہ ولا تسروا انہ لا یحب (پارہ 8 رکوع 4)

ومنھم من عھد اللہ لئن اتنا من فضلہ (پارہ 10 رکوع 16)

انما الصدقت للفقرا والمسکین والعلمین (پارہ 10 رکوع 14)

والشمس والقمر والنجوم مسخرات بامرہ الا لہ (پارہ 8 رکوع 14)

والذین اذا فعلوا فاحشہ اوظلموا انفسھم (پارہ 4 رکوع 5)

الم یان للذین امنوا این تخشع قلوبھم (پارہ 27 رکوع 18)

والشمس والقمر والنجوم والجبال والشجر والدواب (پارہ ۱۷ رکوع ۹)

یسئلونک عن الاھلتہ قل ھی موقیت للناس (پارہ 2 رکوع 8)

انا زینا السماء الدنیا بزینتہ الکواکب (پارہ ۲۳ رکوع ۵)

قل متاع الدنیا قلیل والاخرۃ خیر لمن اتقی ولا تظلمون فتیلا (پارہ ۵ رکوع ۸)

قل متاع الدنیا قلیل والاخرۃ خیرلکم

این ما تکونوا یدرتکم الموت ولو کنتم فی (پارہ 5 رکوع 8)

قال عیسی ابن مریم اللھم ربنا انزل علینا (پارہ 7 رکوع 5)

وما انت بمسمع من فی القبور ان انت الا (پارہ 22 رکوع 15)

آیت مذکورہ میں کافروں کے مکانوں کے چھتیں اور دروازے سونے چاندی وغیرہ کے بتائے گئے ہیں اور یہ سب کچھ بھی اہمیت نہیں رکھتا جب کہ مومنوں کی آخرت میں سے سے کہیں زیادہ بہت ہے۔

فما اوتیتم من شی فمتاع الحیوۃ الدنیا (پارہ 25 رکوع 5)

قل اونبئکم بخر من ذلکم للذین اتقوا (پارہ 3 رکوع 10)

الصبرین والصدیقین والقنتین والمستغفرین (پارہ 3 رکوع 10)

ان اللہ یامرکم ان تودوا الامنت الی اھلھا (پارہ 5 رکوع 5)

ان الذین قالوا ربنا اللہ ثم استقاموا (پارہ 24 رکوع 18)

ان الذین قالو ربنا اللہ ثم استقامو فلا خوف علهیم ولا هم یحزنون (پارہ ۲۶ رکوع ۲)

قال یایها الناس انی رسول اللہ جمیعا الذی له ملک السموات والا رض لا اله الا هو یحی و یمیت (پارہ 9 رکوع 10)

میں نے یہ چند اوراق جو صرف آیات قرآنی کے چند چند الفاظ لکھ کر سپاروں اور رکوعوں کے نمبر لکھے ہیں اس میں صرف غیر حفاظ اور غیر قرائی کی سہولت کے لئے تاکہ آیات مبارکات میں سے جو ضرورت ہوں وہ گھنٹوں کے حساب سے تلاش نہ کرنی پڑیں۔ احباب قارئین کرام و عزیزان عظام میں نے اپنی علمی استعداد کے مطابق جو جو اشیاء مناسب سمجھیں یا جو جو اشیاء اللہ رب العالمین نے میرے دل میں ڈالیں میں نے بفضل خدا بحکم خدا نصرت ایزدی کی مدد سے عرض کر دی ہیں اللہ احکم الحاکمین میری بھول چوک معاف فرمائے اور عملی علمی زندگی میں اضافہ فرمائے۔ بلکہ ہر مطبع فکر و توحید کو علم و عمل کا شاہ سوار بنائے اور آخری گھڑی موت فوت اپنی توحید اور سنت مصطفیٰ ﷺ پر ثابت قدم رکھے اور ثابت قدمی کو اپنے ہاں شرف قبولیت بھی فرمائے آمین یا الہ العالمین

الراقم فضل الرحمٰن ہزاروی کچی فتومند

محلہ امیر پارک جناح روڈ گوجرانوالہ گلی نمبر9

وما توفیقی الا باللہ

جب نہ ہو گا جہاں میں میری ہستی کا نشان
یاد تازہ ہو گئی میری اس تحریر سے

صحابہ کرام رضوان اللہ کی عملی زندگی اور بعض مسلمانان پاکستان کی بد عملی

فالذین ھاجروا واخرجوا من دیارھم واوذوفی سبیلی وقتلوا وقتلوا لاکفرن عنھم سیاتھم ولادخلنھم جنت تجری من تحتھا الانھر ثوابا من عنداللہ واللہ عندہ حسن الثواب ○

ترجمہ! "سو جن لوگوں نے ترک وطن کیا اور اپنے گھروں سے نکالے گئے اور میری راہ میں تکلیفیں دیئے گئے اور جہاد کیا اور شہید ہو گئے ضرور ان لوگوں کی تمام خطائیں معاف کر دوں گا اور ایسی جنت دوں گا جن کے نیچے نہریں جاری ہونگیں اور ان کو اللہ کے پاس سے اچھا ثواب ملے گا اور بے شک اللہ کے پاس ہی اچھا عوض ہے" (پارہ 4 رکوع 11)

صحابہ کرام نے دین اسلام قبول کر کے جب دیکھ کہ کفار مشرکین دین اسلام پر عمل کرنے کے معاملہ میں مداخلت کرتے ہیں تو صحابہ کرام نے ہجرت کی اور راہ خدا میں طرح طرح کی تکالیف برداشت کیں گھربار چھوڑا کاروبار چھوڑا معیشت و گذر اوقات میں ہر طرح کے مصائب برداشت کئے۔ بعض صحابہ کرام نے کفار کے ہاتھوں مار بھی کھائی خداوند تعالیٰ کے راستے میں جہاد و قتال بھی کیا۔ اللہ کے راستے میں شہید بھی ہو گئے۔ تب ہی تو رب العالمین نے ارشاد فرمایا۔ کہ میں ان کی سب برائیاں دور کر دوں گا اور نہروں والی بہشت میں ان کو جگہ دوں گا۔

اگر صرف نمازیں پڑھنے' روزے رکھنے سے جنت مل سکتی یا اسلام کا بول بالا ہو سکتا تو صحابہ کرام اپنی جانوں کو میدان کارزار میں شہید نہ کرتے' میدان جنگ میں اپنا اور اپنے اہل و عیال کا یوں نذرانہ پیش نہ کرتے۔ اگر لا الہ الا اللہ سے مذہب اسلام کے تقاضے پورے ہو سکتے تو صحابہ اپنی انفرادی اور اجتماعی زندگی غرضیکہ ہر

طرح سے اپنی زندگیوں کو دین اسلام کے لئے مقدم نہ کرتے بلکہ صحابہ کرام نے کھانے پینے میں لباس پہننے میں شادی اور موت فوت میں ملازمت اور کاروبار میں اپنے جسم و جان کی روح دین اسلام کو تصور کیا۔ جہاں بھی اور جس وقت بھی دین اسلام نے صحابہ کرام کے سامنے جو چیز بھی پیش کی صحابہ کرام نے اس پر عمل کر کے دکھایا کہ ہمارے پیدا ہونے کا مقصد ہی یہی ہے کہ ہم اسلام کے اصولوں پر اور احکامات پر عمل کریں۔ کیونکہ ہم دین اسلام کے ہی بیٹے اور بیٹیاں ہیں

بلکہ صحابہ کرام نے اس دین کو صرف اپنے تک ہی محدود نہیں رکھا بلکہ اسلام کی تعلیمات کو ملک کے کونے کونے میں پہنچایا اور اس کو اس انداز میں پیش کیا کہ سننے والے کے لئے کسی قسم کے شک و شبہ کی گنجائش باقی نہ رہے۔

حاضرین بات یہ ہے کہ انگریز یہاں سو سال تک حکومت کر کے چلا گیا ہے کبھی انگریز نے کسی مسلمان کو نماز سے نہیں روکا۔ اگر کوئی مسلمان دن میں پانچ نمازوں کی بجائے دس نمازیں پڑھے انگریز کی طرف سے کوئی پابندی نہیں تھی رمضان المبارک کے تیس روزوں کی بجائے کوئی پورے سال کے روزے رکھے تو انگریز کی طرف سے کوئی رکاوٹ نہیں تھی اسی طرح حج و عمرہ جیسے دین کے کاموں میں فرنگی کی طرف سے کوئی رکاوٹ نہیں تھی۔ لیکن قانون انگریز کا چلتا تھا اب بھی انفرادی و اجتماعی طور پر ہمارے معاشرے میں انگریز کا قانون لاگو ہوتا نظر آ رہا ہے سودوں کا کاروبار زوروں پر ہے غیر شرعی رسومات انتہا کو پہنچ چکی ہیں۔ شراب خوری' جوا بازی' بدکاری' دفتروں میں جھوٹ' عدالتوں میں کذب' چوری' راہزنی' قتل و غارت جیسے بدترین اور غیر اخلاقی افعال اس مسلم معاشرے میں رواج پا گئے ہیں جو کہ ایک غیر مسلم معاشرے کو زیب دیتے ہیں۔ جس مسلم قوم کی بنیاد ہی نظریہ توحید اور عقیدہ

توحید پر رکھی گئی تھی۔ پوری دنیا میں کوئی بھی ملک اس بنیاد پر نہیں بنا۔ بس بنیاد پر پاکستان بنا اور اس کی بنیاد خالصتا" ایک نظریئے پر رکھی گئی اور وہ نظریہ یہ تھا کہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ یعنی اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں اس لحاظ سے یہ پوری دنیا میں ایک ممتاز ملک ہے اور اس نظریئے کو عملاً" لاگو کرنے کے لئے ہمارے اسلاف نے بہت زیادہ قربانیاں دیں لیکن بدقسمتی سے ہمارے ملک میں سے غیر اخلاقی اور بدترین رسوم و رواجات تشکیل پا گئے ہیں جن کی موجودگی میں مسلم قوم نے اللہ تعالیٰ کے بہت سے احکامات مثلا" نماز' روزہ' حج' زکوۃ اور آخرت کو پس پشت ڈال دیا ہے اور انگریزوں کے طور طریقوں کو اپنے اوپر حاوی کیا ہوا ہے اسی لئے کسی شاعر نے کیا خوب کہا ہے۔

زمانے کو خبر کیا ساز عشرت کی صداؤں میں
صدائے ساز ایمان کتنی مدھم ہوتی جاتی ہے
وہی جام سیاست ہے وہی دستور ساقی ہے
سفید آقا گئے لیکن سیاہ قانون باقی ہے

ایک مسلمان کو چاہئے کہ وہ اس دین کو یہودی' عیسائی' سکھ اور دوسرے غیر مسلموں تک پہنچائے جیسے نبی کریم ﷺ کے صحابہ نے یہ اسلام روم' چین' سندھ اور ہندوستان تک پہنچایا اور اسی لئے اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے

هو الذی ارسل رسوله بالهدی و دین الحق لیظهره علی الدین كله ولو كره الكفرون

ترجمہ! وہ ذات پاک ہے جس نے اپنے نبی ﷺ کو ہدایت اور دین حق کے ساتھ بھیجا تاکہ وہ اس کو پورے کے پورے کو ظاہر کرے اگرچہ وہ کافروں کو ناخوش لگے

الداعی فضل الرحمٰن ہزاروی کیمسٹری سٹوڈنٹ
محلہ امیر پارک جناح روڈ گوجرانوالہ گلی نمبر 9

خطباتِ رحمٰن
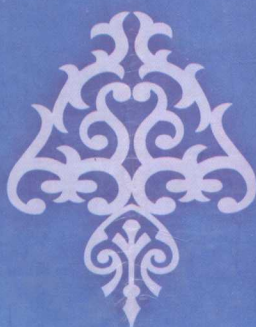
مولف: فضل الرحمٰن عفی عنہ ہزاروی